78869

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الآثار امام محمدؒ

مترجم اردو

حضرت امام محمدؒ کے مرتب کردہ تقریباً نو سو آثار کا مجموعہ

معہ ترجمہ و فوائد

از

حضرت ابو الفتح محمد صغیر الدین صاحب

ناشران

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی

قرآن محل ـــــ مقابل مولوی مسافر خانہ ـــــ کراچی

مجلد آٹھ روپے

۲۶۵۱
۱۳۸۱
66153
۲۶۰

تعارف

اہل نظر سے مخفی نہیں ہے کہ مسلمانوں کی حیات اسلامیہ کیلئے کتاب و سنت اور آثار صحابہ و تابعین شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہیں اگر خدانخواستہ ان کا دامن ہاتھ سے چھوٹا تو نہ مسلمانوں کی زندگی اسلامی حیثیت سے باقی رہے اور نہ وہ ان ثمرات و برکات کے مستحق ہوں جو اس پر مرتب ہوتے ہیں۔

پھر دینداروں سے پوشیدہ نہیں کہ راس الائمہ امام ابوحنیفہ رح کے بعض شاگردوں مثلاً امام محمد، امام ابویوسف رحمہما اللہ کا فقہ حنفی کے اصول و فروع کی تشکیل اور نشر و اشاعت میں کیا رتبہ رہا ہے کہ جن مسائل میں یہ دو شاگرد اپنے استاد کے ساتھ متفق ہو گئے ہوں پھر کسی کو کبھی اختلاف کی جرأت نہ ہو سکی۔ ان ائمہ نے دین کی خدمات انجام دے کر صفحہ ہستی پر اپنا نقش دوام ثبت کیا ہے۔ چنانچہ کارنامے جو ہمارے لئے مشعل راہ کے طور پر چھوڑ گئے ہیں۔ ان کو زندہ اور قائم نہ رکھنا بڑی ناانصافی ہوتی۔ اس لئے ان ائمہ دین کی کتابوں کی نشر و اشاعت اور عام مسلمانوں کے گھروں میں ان کا پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

امام محمد کی حدیث میں دو کتابیں بہت مشہور ہیں۔ ایک مؤطا امام محمد جو مرفوع اور مسند احادیث کا مجموعہ ہے۔ دوسری کتاب الآثار جس میں زیادہ تر صحابہ و ائمہ فقہ کے اقوال ہیں۔ اسی وجہ اس کا نام کتاب الآثار رکھا گیا۔ آثار جمع اثر کی ہے۔ اثر کا اطلاق اصطلاحی معنی میں صحابہ اور ائمہ کے قول و فعل پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث کے لغوی معنی مطلق بات و قول کے ہیں۔ اور اصطلاحاً حدیث کے معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے ہوتے ہیں۔

کتاب الآثار میں کم و بیش نوسو آثار امام محمد نے جمع کئے ہیں۔ جو روزمرہ کی فقہی ضروریات اور مسائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس میں اثر یا حدیث بیان کرنے کے بعد اپنی رائے بیان کی ہے۔ اردو دان طبقہ اس فائدہ سے محروم رہتا اگر صرف عربی متن شائع کیا جاتا۔ اس لئے عوام اور اردو دان حضرات کے لئے اس کو مفید بنانے کی غرض سے ترجمہ اور مختصر شرح کے ساتھ شائع کر رہا ہوں۔ مذہبی کتابوں کی نشر و اشاعت اپنا نصب العین رہا ہے اور ان کی افادیت میں اضافہ ہمارے مقاصد میں داخل ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

محمد سعید عفی عنہ چشتی قادری

Marfat.com

دیباچہ

پورا نام ابو عبداللہ محمد بن حسن شیبانی تھا۔ اصلی وطن دمشق کے قریب حرستا نامی ایک گاؤں تھا۔
لیکن ان کے والد وطن چھوڑ کر واسط چلے آئے اور یہیں ۱۳۵ھ سنہ ہجری میں امام محمد کی ولادت ہوئی
سن رشد کی ابتدا میں کوفہ گئے امام ابو حنیفہ کے شاگرد رہے اور تحصیل حدیث میں بڑے بڑے محدثین
سے فیض یاب ہوئے انکے شیوخ [illegible] مسعر بن کدام سفیان ثوری، عمرو بن دینار، مالک ابن مغول
مالک ابن انس، اوزاعی، [illegible] بکیر وغیرہم جیسے جلیل القدر محدثین ہیں۔
امام محمد سے [illegible] شافعی۔ ابو سلیمان موسیٰ بن سلیمان، ہشام بن عبیداللہ
ابو عبید القاسم [illegible] ابو حفص کبیر خلف بن ایوب وغیرہم کے اسمائے گرامی
پائے [illegible] کر چکے۔

[illegible] جمع کیا ہے۔ جو خود امام وقت تھے
[illegible]
[illegible] سوا آج ہمارے پاس سنن
[illegible] کا شرف حاصل ہوا اور یہ
[illegible] مشکوٰۃ حافظ ابن حجر
عسقلانی کے فتاویٰ سے ناقل ہیں۔

دقیق مسائل [illegible] فرمایا [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible]

انه ادرك جماعة من الصحابة كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين فهو من طبقة التابعين ولم يثبت ذلك لاحد من ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري بالكوفة ومالك بالمدينة المشرفة والليث بن سعد بمصر (الخيرات الحسان فصل سادس از علامہ ابن حجر مکی)

[illegible] عالم تھے
تھے [illegible]
طبقہ میں ہر جگہ [illegible] سے بڑھ
کسی کی نسبت [illegible]
اور حماد بن سلمہ اور حماد [illegible] کے سپرد کی جب امام محمد کا انتقال
سفیان ثوری کی نسبت [illegible] کسائی نحوی کا بھی وہیں انتقال
جو مدینہ شریف میں تھے اور لیث [illegible] نہیں ہوسکی چنانچہ انکی
تھے ثابت نہیں ہوئی۔ [illegible] میں بھی اجتہاد

امام ممدوح کی جلالت قدر کے لیے اس سے زیادہ کیا درکار ہے کہ وہ امام [illegible] پڑھ کر نہیں دیکھا
لقب سے مشہور ہیں اور ان کے اجتہادی مسائل پر اسلامی دنیا کی دو تہائی آبادی بارہ سو برس [illegible]ت کا اندازہ
آرہی ہے تمام اکابر ائمہ آپ کے فضل و کمال کے معترف ہیں ابن مبارک کا بیان ہے کہ میں اما[م]
میں حاضر تھا ایک بزرگ آئے اور جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو امام موصوف نے فرمایا جانتے [illegible] یہ کون
نے عرض کیا نہیں (اور میں ان کو پہچان چکا تھا) فرمانے لگے [illegible]

Marfat.com

فقہ میں ان کی تصنیفات جن پر فقہ حنفی کا دار و مدار ہے مندرجہ ذیل ہیں۔ مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر، زیادات۔ فن سیر کے متعلق پہلے سیر صغیر لکھی جس کا ایک نسخہ امام اوزاعی کی نظر سے گزرا تو انہوں نے کہا کہ عراق والوں کو فن سیر سے کیا نسبت۔ جب امام محمدؒ کو یہ معلوم ہوا تو سیر کبیر لکھنا شروع کی جو ساٹھ جلدوں میں آئی تو اس کو ایک خچر پر لاد کر ہارون الرشید کے دربار میں بھجوا دیا۔

حدیث میں ان کی مشہور کتاب موطّا ہے جس سے حدیث میں بھی ان کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ موطّا دراصل امام مالک کی لکھی ہوئی ہے جس کے کم و بیش پندرہ نسخے دیار عرب میں پائے جاتے ہیں یعنی امام مالک کے پندرہ شاگردوں کے نام سے یہ نسخے مشہور ہیں۔ ان میں یحییٰ اندلسی اور امام محمد کے موطّا کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ جب مطلقاً موطّا بولتے ہیں تو اس سے یحییٰ اندلسی کا نسخہ سمجھا جاتا ہے۔ مولانا عبدالحی صاحبؒ مرحوم نے امام محمد صاحب کی موطّا کو بعض وجوہ کی بنا پر ترجیح دی ہے اور یحییٰ اندلسی کے نسخہ پر اس کی برتری ثابت کی ہے۔

اس اہم بالشان کتاب کا حق تھا کہ اردو دان حضرات بھی اس سے مستفید ہوتے۔ چنانچہ اس
کارنامے ہوا ہد… سے شائع ہوا تھا لیکن وہ ترجمہ سلیس اور بامحاورہ نہ تھا۔ دوسرے اس کا ترجمہ ان
انصافی ہوئی۔ اس لیے اح… فقہ حنفی کے مقلد نہ تھے اور اس کی شرح بھی انہیں کے ہاتھوں سے ہوئی
مسلک احناف کے ساتھ انصاف ہوگا۔ اس لئے اس کی ضرورت
… حنفی کی روشنی میں ہو
… المومنین۔ مطبع سعیدی کراچی موطّا اور اس
… ہوتی ہیں اور عبداللہ بن … اص کے لئے یکساں
… بن سعید قاضی العلماء ہیں اور ابوحنیفہ تا… بڑی مزار
اور جو شخص تمہیں عرب آیا ہوئی ہے۔

میں ان کا پہنچانا اپنا فرض سمجھ
امام محمد کی حدیث میں دو
احادیث کا مجموعہ ہے۔ دوسرا
اس کا نام کتاب الآثار
ائمہ کے قول و فعل پر ہونا
احد… احادیث کے مجم…
… [illegible]

اور امام یحییٰ بن معین جن پر فن جرح و تعدیل کا دار و مدار ہے فرماتے ہیں۔

کان ابو حنیفة ثقة لا یحدث بالحدیث الا بما یحفظه ولا یحدث بما لا یحفظ [3]

ابو حنیفہ ثقہ ہیں جو حدیث ان کو یاد ہوتی ہے وہی بیان کرتے ہیں اور جو حفظ نہیں ہوتی اس کو بیان نہیں کرتے۔

امام عبداللہ بن مبارک جن کی جلالت شان پر سارے محدثین کا اتفاق ہے انہوں نے امام ابوحنیفہ

---

[1] مناقب الامام الاعظم جلد ۱ صفحہ ۹۵ [2] عقود الجواہر المنیفہ جلد ۱ صفحہ ۲۳ طبع مصر [3] مناقب صدر الائمہ جلد ۱ صفحہ ۱۹۲ [4] جامع مسانید الامام الاعظم از محدث خوارزمی جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ طبع دائرۃ المعارف [5] تاریخ بغداد۔ تہذیب التہذیب از حافظ ابن حجر اور "طبقات الحفاظ" امام سیوطی میں امام ابوحنیفہ کا ترجمہ دیکھو۔ سیوطی کی "طبقات الحفاظ" کا قلمی نسخہ مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن" کے کتب خانہ میں ہماری نظر سے گزرا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ کتاب الآثار

(از مولانا محمد عبد الرشید نعمانی)

کسی کتاب کی اہمیت اور عظمت شان کا اندازہ لگانے کے لئے حسب ذیل امور پر نظر ڈالنا ضروری ہے

(۱) مصنف کا فضل و کمال۔

(۲) صحت کا التزام۔

(۳) حسن ترتیب اور موضوع سے متعلق تمام اہم مباحث کا استیعاب۔

(۴) قبولیت عام اور شہرت۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ان تمام اوصاف کے لحاظ سے "کتاب الآثار" فقہ یعنی علم سنن و احکام کی جملہ تصانیف سے فائق ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مصنف کا فضل و کمال اس سلسلہ میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ کتاب الآثار کے سوا آج ہمارے پاس سنن کی کوئی کتاب ایسی موجود نہیں کہ جس کے مصنف کو تابعیت کا شرف حاصل ہوا اور یہ

اتی اللہ ... عہد کے تمام نامور ائمہ میں ممتاز ہیں چنانچہ علامہ ابن حجر کی شارح مشکوٰۃ حافظ ابن حجر فمن شاء فلیرض و من شاء فلیسخط۔ چاہے ...

صحت کا التزام پہلے اس پر غور کیجئے کہ علم حدیث میں امام ابو حنیفہ کا کیا پایہ ہے شمس الائمہ ... کان اعلم اهل عصره بالحدیث وہ اپنے معاصرین میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے

پھر مرتب فرمایا اور اس خوبی و خوش اسلوبی سے مرتب فرمایا[1] آج ... المدینی کہا کرتے کہ ہیں نے ان سے پڑھ کی فقہی ترتیب کے مطابق مرتب و مدون ہوتی چلی آرہی ہیں سب سے پہلے امام مالک کے لئے رہے ہیں ابن المدینی ہیں امام ابو حنیفہ کا تتبع کیا اور بعد کو تمام ائمہ نے اسی طریقہ کو اختیار کر لیا۔ حسن قبول اسی کا نام ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؎

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں:۔

من مناقب ابی حنیفۃ التی انفرد بها	امام ابو حنیفہ کے ان خصوصی مناقب میں سے جن میں وہ منفرد
انه اول من دون علم الشریعۃ و رتبه	ہیں ایک یہ بھی ہے کہ آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے
ابوابا ثم تبعه مالک بن انس فی ترتیب	علم شریعت کو مدون کیا اور اسکی ابواب پر ترتیب کی پھر

[1] مناقب صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ [2] مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۱ [3] ان صحیفوں میں سے مشہور تابعی ہمام بن منبہ کا صحیفہ جو ۵۸ھ سے پہلے کی تالیف ہے اردو ترجمہ کے ساتھ گزشتہ سال ہی حیدر آباد دکن سے شائع ہوا ہے۔

Marfat.com

هذا ابوحنیفة النعمان لو قال هذه الاسطوانة من ذهب لخرجت کما قال — یہ ابوحنیفہ نعمان ہیں اگر یہ کہہ دیں کہ یہ ستون سونے کا ہے تو ویسا ہی نکل آئے

لقد وفق له الفقه حتی ما علیه فیه کثیر مؤنة[۵] — ان کو فقہ میں ایسی توفیق دی گئی ہے کہ اس فن میں انہیں ذرا مشقت نہیں ہوتی

امام شافعی فرماتے ہیں الناس عیال علی ابی حنیفة فی الفقه[۶] (لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے محتاج ہیں)

ابوبکر مروزی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے سنا کہ

لم یصح عندنا ان ابا حنیفة قال القرآن مخلوق۔ — ہمارے نزدیک یہ بات ثابت نہیں کہ ابوحنیفہ نے قرآن کو مخلوق کہا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ "الحمد للہ" اے ابوعبداللہ (یہ امام احمد کی کنیت ہے) ان کا تو علم میں بڑا مقام ہے" فرمانے لگے

سبحان الله هو من العلم والورع وایثار الدار الآخرة بمحل لا یدرکه احد[۳] — سبحان اللہ وہ تو علم و ورع، زہد اور عالم آخرت کو اختیار کرنے میں اس مقام پر ہیں کہ جہاں کسی کی رسائی نہیں۔

امام سفیان بن عیینہ شہادت دیتے ہیں کہ ما مقلت عینی مثل ابی حنیفة[۴] (میری آنکھ نے ابوحنیفہ کی مثل نہیں دیکھا) وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ العلماء ابن عباس فی زمانه والشعبی فی زمانه وابوحنیفة فی زمانه[۵] (علماء تو یہ تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے زمانہ میں شعبی اپنے زمانہ میں اور ابوحنیفہ اپنے زمانہ میں) عبدالرحمن بن مہدی جو فن رجال کے مشہور امام ہیں فرماتے ہیں۔

کنت نقالا للحدیث فرأیت سفیان الثوری امیر المومنین فی العلماء وسفیان بن عیینة ... — میں حدیث کا بڑا ناقل تھا سو میں نے دیکھا کہ سفیان ثوری تو علماء ... امیر المومنین ہیں ... موطا اور ... ہوتی ہیں اور عبداللہ بن مبارک ... کے لئے یکساں ... بن سعید قاضی العلماء ہیں اور ابوحنیفہ قاضی ... بڑی ... اور جو شخص تمہیں اس کے سوا کچھ اور بتائے تو اسے بنی سلیم کے گھوڑے پر پھینک دو۔

ما ... لیم ... ول ہے کہ

... ا عالما ... زمانہ سمعت ... ل زمانہ انہ ما ... — ابوحنیفہ متقی پاکیزہ صفات، زاہد، عالم، زبان کے سچے اور اپنے اہل زمانہ میں سب سے بڑے حافظ حدیث تھے میں نے ان کے معاصرین میں سے جتنے لوگوں کو پایا سب کو یہی کہتے سنا کہ ان سے زیادہ فقیہ نہیں دیکھا گیا۔

... بیان ہے کہ لم ار اعقل ولا افضل ولا اورع من ابی حنیفة (میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ عاقل ...

... از محدث صیمری اس کتاب کا قلمی نسخہ کتب خانہ "مجلس علمی کراچی" میں موجود ہے[۲] مناقب ابی حنیفہ از حافظ ذہبی صفحہ ۱۹ طبع مصر ... بی حنیفہ" از ذہبی صفحہ ۲۷[۳] ایضاً صفحہ ۱۹[۴] مناقب صیمری[۵] مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ کی جلد ۲ صفحہ ۵ طبع دائرہ ... حیدرآباد دکن[۶] مناقب ... ذہبی صفحہ ۲۶

Marfat.com

ان سے فضل اور ان سے زیادہ پاکباز نہیں دیکھا) امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں کہ

انه والله لاعلم هذه الامة بما جاء عن الله عن رسوله[۱] — واللہ ابوحنیفہ اس امت میں خدا اور اس کے رسول سے جو کچھ وارد ہوا ہے اس کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

سید الحفاظ یحییٰ بن معین سے ایک بار ان کے شاگرد احمد بن محمد البغدادی نے ابوحنیفہ کے متعلق ان کی رائے دریافت کی۔ فرمانے لگے عدل ثقة ماظنك بمن عدله ابن المبارك ووكيع[۲] سراپا عدالت ہیں ثقہ ہیں ایسے شخص کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جس کی ابن مبارک اور وکیع نے توثیق کی ہے۔

امام عبداللہ بن المبارک کہا کرتے تھے لولا ان الله تداركني بابي حنيفة وسفيان لكنت بدعيا[۳] (اگر اللہ تعالیٰ نے ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعہ میرا تدارک نہ کیا ہوتا تو میں بدعتی ہوتا۔

شیخ الاسلام ابوعبدالرحمٰن مقری امام ابوحنیفہ سے حدیث روایت کرتے تو ان الفاظ میں کیا کرتے حدثنا ابوحنیفة شاهنشاه[۴] ائمہ اعلام کی ان شہادتوں سے جو صحیح ترین ماخذ سے منقول ہیں آپ ابوحنیفہ کی جلالت علمی کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امت محمدیہ میں ان کا مقام کیا ہے امام اہل بلخ خلف ابن ایوب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ

صار العلم من الله تعالیٰ الی محمد صلى الله عليه وسلم ثم صار الى اصحابه ثم صار الى التابعين ثم صار الى ابي حنيفة واصحابه فمن شاء فليرض ومن شاء فليسخط[۵]۔

اللہ تعالیٰ سے علم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔ آپ کے بعد آپ کے صحابہ کو صحابہ کے بعد تابعین کو۔ پھر تابعین سے امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کو ملا۔ اس پر چاہے کوئی خوش ہو یا ناراض۔

صحت کا التزام

پہلے اس پر غور کیجئے کہ علم حدیث میں امام ابوحنیفہ کا کیا پایہ ہے شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں کان اعلم اهل عصره بالحديث[۶] وہ اپنے معاصرین میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے

شیخ الاسلام یزید بن ہارون المتوفی سنہ ۲۰۶ھ نے تو یہاں تک فرمایا کہ (علی بن المدینی کہا کرتے کہ میں نے ان سے بڑھ کر حافظ حدیث نہیں دیکھا) اور سید الحفاظ یحییٰ بن سعید القطان (جو سب سے پہلے امام مالک کے لئے رہے ہیں) ابن المدینی کا قول ہے کہ ان سے بڑھ کر رجال کا علم میری نظر سے نہیں گزرا) کی تصریحات اس سلسلہ میں ابھی آپ کی نظر سے گزریں پھر اس امر کو نظر میں رکھیئے کہ امام ابوحنیفہ کی نظر انتخاب نے چالیس ہزار[۷] احادیث کے مجموعہ سے چن کر

---

[۱] مقدمہ کتاب التعلیم از مسعود بن شیبہ سندی بحوالہ تاریخ امام طحاوی اس کتاب کا قلمی نسخہ مجلس علمی کراچی کے کتبخانہ میں موجود ہے۔ [۲] مناقب الامام الاعظم از علامہ کردری ج ۱ صفحہ ۹۱ طبع دائرۃ المعارف [۳] مناقب ابی حنیفہ از حافظ ذہبی صفحہ ۱۸ [۴] مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ ج ۲ صفحہ ۳۲ [۵] تاریخ بغداد از محدث خطیب بغدادی ترجمہ امام ابوحنیفہ [۶] اصول الفقہ از امام سرخسی جلد ۱ صفحہ ۳۵۰ طبع مصر ۱۳۷۲ھ [۷] یہ چالیس ہزار متون احادیث کی تعداد نہیں اسانید کی ہے اور اس تعداد میں صحابہ کرام کے اقوال اور تابعین کے فتاویٰ بھی داخل ہیں کیونکہ سلف کی اصطلاح میں ان سب کے لئے حدیث اور اثر کا لفظ استعمال ہوتا تھا امام ابوحنیفہ کے زمانہ میں احادیث کے طرق و اسانید کی تعداد چالیس پچاس ہزار سے متجاوز نہ تھی بعد کو بخاری و مسلم کے عہد میں یہی تعداد لاکھوں تک جا پہنچی کیونکہ جب ایک شیخ نے کسی حدیث کو مثلاً دس شاگردوں سے بیان کیا تو اب محدثین کی اصطلاح کے مطابق اس حدیث کی دس اسنادیں اور دس طریقے ہو گئے۔ چنانچہ اگر آپ کتاب الآثار اور موطا کی احادیث کی تخریج بقیہ کتب احادیث سے

Marfat.com

اس کتاب کو مرتب کیا ہے چنانچہ صدر الائمہ موفق بن احمد مکی امام الائمہ بکر بن محمد زرنجری المتوفی ۵۱۲ھ کے حوالے سے جو بڑے پایہ کے محدث گزرے ہیں ناقل ہیں۔

وانتخب ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ الآثار من اربعین الف حدیث[1]

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے "کتاب الآثار" کا انتخاب چالیس ہزار احادیث سے کیا ہے۔

حافظ ابو نعیم اصفہانی نے مسند ابی حنیفہ میں بہ سند متصل یحییٰ بن نصر بن حاجب کی زبانی نقل کیا ہے کہ

دخلت علی ابی حنیفۃ فی بیت مملوء کتبا فقلت ما هذه قال هذه احادیث کلها وما حدثت به الا الیسیر الذی ینتفع به[2]

میں ابوحنیفہ کے یہاں ایسے مکان میں داخل ہوا کہ جو کتابوں سے بھرا ہوا تھا میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا کتابیں ہیں فرمایا یہ سب حدیثیں ہیں اور میں نے ان میں سے صرف تھوڑی سی حدیثیں بیان کی ہیں جن سے انتفاع ہو۔

پھر یہ دیکھئے کہ بڑے بڑے محدثین نے امام ابوحنیفہ کی اس احتیاط کا کن لفظوں میں اعتراف کیا ہے۔ حافظ ابو محمد عبد اللہ حارثی بسند متصل وکیع سے جو حدیث کے بہت بڑے امام ہیں نقل کرتے ہیں کہ

اخبرنا القاسم بن عباد سمعت یوسف الصفار یقول سمعت وکیعا یقول لقد وجد الورع عن ابی حنیفۃ فی الحدیث ما لم یوجد عن غیره[3]

جیسی احتیاط امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث میں پائی گئی کسی دوسرے سے نہیں پائی گئی۔

اسی طرح علی بن جعد جوہری سے جو حدیث کے بہت بڑے حافظ اور امام بخاری و ابوداؤد کے شیخ ہیں نقل کیا ہے کہ

قال القاسم بن عباد فی حدیثه قال علی بن الجعد ابو حنیفۃ اذا جاء بالحدیث جاء به مثل الدر[4]

امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) جب حدیث بیان کرتے ہیں تو موتی کی طرح آبدار ہوتی ہے۔

اور امام یحییٰ بن معین جن پر فن جرح و تعدیل کا دارومدار ہے فرماتے ہیں۔

کان ابو حنیفۃ ثقۃ لا یحدث بالحدیث الا بما یحفظه ولا یحدث بما لا یحفظ[5]

ابوحنیفہ ثقہ ہیں جو حدیث ان کو یاد ہوتی ہے وہی بیان کرتے ہیں اور جو حفظ نہیں ہوتی اس کو بیان نہیں کرتے۔

امام عبد اللہ بن مبارک جن کی جلالت شان پر سارے محدثین کا اتفاق ہے انہوں نے امام ابوحنیفہ

---

[1] مناقب الامام الاعظم جلد ا صفحہ ۹۶ [2] عقود الجواہر المنیفہ جلد ا صفحہ ۲۳ طبع مصر [3] مناقب صدر الائمہ جلد ا صفحہ ۱۹۷
[4] جامع مسانید الامام الاعظم از محدث خوارزمی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸ طبع دائرۃ المعارف [5] تاریخ بغداد۔ تہذیب التہذیب از حافظ ابن حجر اور "طبقات الحفاظ" امام سیوطی میں امام ابوحنیفہ کا ترجمہ دیکھئے سیوطی کی "طبقات الحفاظ" کا قلمی نسخہ مدرسہ نظامیہ حیدر آباد دکن کے کتب خانہ میں ہماری نظر سے گزرا ہے۔

Marfat.com

کی مدح میں جو اشعار کہے ہیں ان میں کتاب الآثار کا ذکر اس طرح کیا ہے ؎

روی آثارہ فاجاب فیہا | کطیران الصقور من المنیفۃ

(انہوں نے آثار کو روایت کیا تو اس سرعت سے رواں ہوئے جیسے بلندی سے شکاری پرندے اڑتے ہوں)

فلم یک بالعراق لہ نظیر | ولا بالمشرقین ولا بکوفۃ

(سو نہ تو عراق میں ان کی نظیر تھی۔ نہ مشرق و مغرب میں اور نہ کوفہ میں)۔

اسی طرح امام اہل سمرقند ابو مقاتل سمرقندی اپنی ایک نظم میں جو انہوں نے امام ممدوح کی منقبت میں کہی ہے فرماتے ہیں ؎

روی الآثار عن نبل ثقات | غزار العلم مشیخۃ حصیفۃ[1]

(انہوں نے الآثار کو ان نبلاء ثقات سے روایت کیا ہے جو بڑے وسیع العلم اور پکے مشائخ تھے)۔

اب خود سوچ لیجئے کہ "کتاب الآثار" کی روایات صحت کے کس اعلیٰ معیار پر ہیں۔

حسن ترتیب و استیعاب مباحث

تاریخ و رجال کی کتابوں میں علم حدیث کے متعلق صحابہ و تابعین کے بہت سے نوشتوں اور صحیفوں[2] کا ذکر ملتا ہے جو اس کثرت سے تھے کہ محدث ابو نعیم اصفہانی کی روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ کا مکان ان سے بھرا ہوا تھا اور اگرچہ اس میں شک نہیں کہ کوفہ میں علم حدیث کا جس قدر تحریری سرمایہ تھا وہ سب امام ممدوح نے اپنے پاس جمع کر لیا تھا۔ تاہم نہیں کہا جا سکتا کہ دوسرے بلاد اسلامیہ میں اور کس قدر ذخیرہ موجود ہو گا لیکن اس کثرت کے باوجود ابھی تک حدیث نبوی کے جتنے صحیفے اور مجموعے لکھے گئے تھے ان کی ترتیب فنی نہ تھی بلکہ ان کے جامعین نے کیف ما اتفق جس قدر حدیثیں ان کو یاد تھیں انہیں قلمبند کر لیا تھا تمام امت میں امام ابو حنیفہ کو اس بارے میں شرف اولیت حاصل ہے کہ انہوں نے علم شریعت کو باقاعدہ ابواب پر مرتب فرمایا اور اس خوبی و خوش اسلوبی سے مرتب فرمایا کہ آج تک سنن و احکام کی تمام کتابیں انہی کی فقہی ترتیب کے مطابق مرتب و مدون ہوتی چلی آ رہی ہیں سب سے پہلے امام مالک نے موطا کی ترتیب میں امام ابو حنیفہ کا تتبع کیا اور بعد کو تمام ائمہ نے اسی طریقہ کو اختیار کر لیا۔ حسن قبول اسی کا نام ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست | تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں:۔

من مناقب ابی حنیفۃ التی انفرد بہا انہ اول من دون علم الشریعۃ ورتبہ ابوابا ثم تبعہ مالک بن انس فی ترتیب

امام ابو حنیفہ کے ان خصوصی مناقب میں سے جن میں وہ منفرد ہیں ایک یہ بھی ہے کہ آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور اسکی ابواب پر ترتیب کی پھر

[1] مناقب صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ [2] مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۱ [3] ان صحیفوں میں سے مشہور تابعی ہمام بن منبہ کا صحیفہ جو ۵۸ھ سے پہلے کی تالیف ہے اردو ترجمہ کے ساتھ گزشتہ سال ہی حیدرآباد دکن سے شائع ہوا ہے۔

Marfat.com

الموطا ولم یسبق اباحنیفۃ احد۔ (تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہ صفحہ ۳۶ سطر ۱)

امام مالک بن انس نے موطا کی ترتیب میں انہی کی پیروی کی اور اس امر میں امام ابوحنیفہ پر کسی کو اولیت حاصل نہیں ہے۔

امام ابوبکر عتیق بن داؤد یمانی رحمہ اللہ نے جن کا شمار متقدمین فقہا میں سے ہے اس سلسلہ میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ

فاذا کان اللہ تعالیٰ قد ضمن لنبیہ صلے اللہ علیہ وسلم حفظ الشریعۃ وکان ابوحنیفۃ اول من دونہا فیبعد ان یکون اللہ تعالیٰ قد ضمنہا ثم یکون اول من دونہا علی خطاء[۲]

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی شریعت کے متعلق حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور امام ابوحنیفہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس کو مدون فرمایا تو اب یہ بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اس کی حفاظت کی ضمانت لے اور پھر اس کا پہلا مدون ہی غلط تدوین کر دے۔

قبولیت عام اور شہرت

قبول عام اور شہرت دوام کا یہ حال ہے کہ امت مرحومہ کا سواد اعظم جس کی تعداد کا اندازہ دو ثلث اہل اسلام کیا جاتا ہے فقہ میں جس مذہب کا پیرو ہے وہ مذہب حنفی ہے اور اس مذہب کے مسائل فقہ کی بنا اسی "کتاب الآثار" کی احادیث و روایات پر ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین" میں "کتاب الآثار" کو حنفیوں کی امہات کتب میں شمار کیا ہے[۳] اور تصریح کی ہے کہ

"مسند ابی حنیفہ و آثار محمد بنائے فقہ حنفیہ است[۴]" (فقہ حنفی کی بنا مسند ابی حنیفہ اور آثار محمد پر ہے)

امام ابوحنیفہ کی تصانیف سے امام مالک کے استفادہ کا ذکر کتب تاریخ میں بصراحت مذکور ہے قاضی ابوالعباس محمد بن عبداللہ بن ابی العوام اپنی کتاب "اخبار ابی حنیفہ" میں بسند ناقل ہیں۔

حدثنی یوسف بن احمد المکی ثنا محمد بن حازم الفقیہ ثنا محمد بن علی الصائغ بمکۃ ثنا ابراہیم بن محمد بن الشافعی عن عبدالعزیز الدراوردی قال کان مالک بن انس ینظر فی کتب ابی حنیفۃ وینتفع بہا[۵]

امام شافعی فرماتے ہیں کہ عبدالعزیز دراوردی کا بیان ہے کہ امام مالک بن انس امام ابوحنیفہ کی تصانیف کا مطالعہ کرتے اور ان سے نفع اندوز ہوتے تھے۔

خود امام شافعی نے تصریح کی ہے کہ

من لم ینظر فی کتب ابی حنیفۃ لم یتبحر فی الفقہ[۶]۔

جو شخص امام ابوحنیفہ کی تصانیف کو نہیں دیکھے گا فقہ میں تبحر نہیں ہوگا۔

ابومسلم مستملی نے ایک بار شیخ الاسلام یزید بن ہارون سے بغداد میں سوال کیا کہ

یا اباخالد ما تقول فی ابی حنیفۃ والنظر فی کتبہ۔

اے ابوخالد ابوحنیفہ اور ان کی تصانیف کے مطالعہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔

---

۱ طبع دائرۃ المعارف ۲ مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۷ ۳ کتاب مذکور صفحہ ۸۵ طبع مجتبائی دہلی ۴ ایضاً صفحہ ۱۷۱
۵ تعلیقات الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الفقہاء از محدث کوثری صفحہ ۱۲ طبع مصر ۶ مناقب ابی حنیفہ از صیمری۔

Marfat.com

شیخ الاسلام نے جواب دیا:

انظروا فیہا ان کنتم تریدون ان تفقہوا[1] — اگر تم فقیہ بننا چاہتے ہو تو ان کا مطالعہ کیا کرو۔

ایک اور موقع پر جب یزید بن ہارون حدیث کا درس دے رہے تھے طلبا کو خطاب کرکے فرمانے لگے:

ہمتکم السماع والجمع لو کان ہمتکم العلم لطلبتم تفسیر الحدیث ومعانیہ ونظرتم فی کتب ابی حنیفۃ واقاویلہ فیفسر لکم الحدیث۔ — تمہارا مقصد تو بس حدیث کا سننا اور جمع کر لینا ہے اگر علم تم لوگوں کا مقصد ہوتا تو حدیث کی تفسیر اور اس کے معانی کی تلاش رکھتے اور ابوحنیفہ کی تصانیف اور ان کے اقوال میں غور کرتے تب حدیث کی تشریح تم پر کھلتی۔

اور حافظ عبداللہ بن داؤد خریبی فرماتے ہیں۔

من اراد ان یخرج من ذل العمی والجہل ویجد لذۃ الفقہ فلینظر فی کتب ابی حنیفۃ[2] — جو شخص چاہتا ہے کہ نابینائی اور جہالت کی ذلت سے نکلے اور فقہ کی لذت سے آشنا ہو اس کو چاہیے کہ ابوحنیفہ کی کتابیں دیکھے۔

حافظ ابویعلیٰ خلیلی نے "کتاب الارشاد" میں امام مزنی کے ترجمہ میں جو امام شافعی کے اجل تلامذہ میں سے شمار کئے جاتے ہیں لکھا ہے کہ امام طحاوی، مزنی کے بھانجے تھے، ایک بار محمد بن احمد شروطی نے ان سے دریافت کیا کہ

لم خالفت خالک واخترت مذہب ابی حنیفۃ — آپ نے اپنے ماموں کے خلاف ابوحنیفہ کا مذہب کیوں اختیار کر لیا۔

امام طحاوی نے فرمایا

لانی کنت اری خالی یدیم النظر فی کتب ابی حنیفۃ فلذلک انتقلت الیہ — اس لئے کہ میں اپنے ماموں کو دیکھا کرتا تھا کہ وہ ہمیشہ ابوحنیفہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے لہذا میں نے انہیں کے مذہب کو اختیار کر لیا۔

(تاریخ ابن خلکان، ترجمہ امام طحاوی)

یہ تھیں ائمہ فقہ وحدیث کی تصریحات اور یہ تھا ان کا طرز عمل امام ابوحنیفہ کی تصانیف کے بارے میں اب ذرا اس پر بھی نظر ڈالئے کہ کتاب الآثار کی تصنیف نے اس فن کی تدوین پر کیا اثر ڈالا روایات کی تبویب اور حسن ترتیب کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہ نے جو طریقہ اختیار کیا تھا بعد کے تمام مولفین نے اسی کو قائم رکھا "موطا" کی ترتیب اسی کو سامنے رکھ کر کی گئی۔ اسی طرح روایات کے انتخاب اور ان کی صحت کے بارے میں امام ابوحنیفہ نے جو معیار قائم کیا تھا بعد کے ارباب صحاح نے باوجود اختلاف ذوق کے اس کا پورا پورا خیال رکھا۔ روایت سے احتجاج کے باب میں امام ابوحنیفہ نے اپنا طرز عمل یہ بتلایا ہے

---

[1] تاریخ بغداد از خطیب۔ [2] مناقب صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۸۲

[3] مناقب صیمری۔

Marfat.com

انی اخذ بکتاب اللہ اذا وجدتہ فما لم اجدہ فیہ اخذت بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والآثار الصحاح عنہ التی فشت فی ایدی الثقات[۱]۔

میں مسئلہ کو جب کتاب اللہ میں پاتا ہوں تو وہاں سے لیتا ہوں اور جو وہاں نہ ملے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور آپ کی ان صحیح احادیث سے لیتا ہوں کہ جو ثقات کے ہاتھوں شائع ہو چکی ہیں۔

امام ابو سفیان ثوری نے آپ کے اس طرز عمل کی شہادت ان الفاظ میں دی ہے۔

یاخذ بما صح عندہ من الاحادیث التی کان یحملھا الثقات وبالآخر من فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[۲]

جو حدیثیں ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہیں اور جن کو ثقات روایت کرتے چلے آتے ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل ہوتا ہے یہ اسی سے لیتے ہیں۔

"کتاب الآثار" میں امام ابو حنیفہ نے ان ہی "آثار صحاح" کو جن کی اشاعت ثقات کے ہاتھوں عمل میں آئی ہے جمع کر دیا ہے۔ امام ممدوح نے اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری افعال دہدایات کو غبار اول اور آثار صحابہ و تابعین کو غبار ثانی قرار دیا ہے۔ غور کیجیے بعینہ یہی طرز امام صاحب کے تتبع میں امام مالک نے "موطا" میں اختیار فرمایا ہے جو بقول شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی "اصل وام صحیحین است" اس اعتبار سے "کتاب الآثار" صحیحین کی "ام الام" ہوئی۔ شاہ صاحب موصوف نے "عجالہ نافعہ" میں یہ بھی لکھا ہے کہ

صحیح بخاری و صحیح مسلم ہر چند در بسط و کثرت احادیث دہ چند "موطا" باشند لیکن طریق روایت احادیث و تمیز رجال در راہ اعتبار و استنباط از "موطا" آموختہ اند[۳]

صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہر چند کہ بسط و کثرت احادیث کے اعتبار سے موطا سے دس گنی ہیں لیکن روایت احادیث کا طریقہ رجال کی تمیز اور اعتبار و استنباط کا ڈھنگ موطا ہی سے سیکھا ہے۔

ادھر فقہا محدثین کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے ترتیب مضامین تو در کنار اپنی تصنیفات کے نام تک تجویز کرنے میں اس کی ہم آہنگی کی چنانچہ امام بلخی نے اپنی کتاب کا نام "تصحیح الآثار" اور امام طحاوی رح نے "معانی الآثار" اور "مشکل الآثار" اور امام طبری نے "تہذیب الآثار" رکھا۔

بہر حال یہ ایک حقیقت ہے "کتاب الآثار" سے پہلے حدیث کی کوئی کتاب ابواب پر مرتب نہ تھی۔ "کتاب الآثار" تصنیف ہوئی تو حدیث کی تبویب کا رواج ہوا اور چونکہ اس میں تبویب کے ساتھ ساتھ صحیح روایات کے درج کرنے کا التزام تھا اس لیے بعد کو ابواب پر تصنیف کے لیے یہ ضروری سمجھا گیا کہ جہاں تک ہو سکے صحیح تر روایات درج کتاب کی جائیں چنانچہ حافظ سیوطی "تدریب الراوی" میں لکھتے ہیں۔ ان المصنف علی الابواب انما یورد اصح ما فیہ لیصلح للاحتجاج[۴]

ابواب پر تصنیف کرنے والا اس مضمون کی صحیح تر روایت کو لاتا ہے جو استدلال کے لائق ہو۔

---

[۱] مناقب صمیری ۔ الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہاء از حافظ ابن عبدالبر صفحہ ۱۴۲ طبع مصر[۲] ۔ عجالہ نافعہ صفحہ ۶ طبع مجتبائی دہلی۔ [۴] تدریب الراوی صفحہ ۵۶ طبع مصر۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حسن ترتیب، جودت تالیف، صحت روایات اور ان کے انتخاب کے بارے میں "کتاب الآثار" نے بعد کی تصنیفات پر کتنا عمدہ اثر ڈالا ہے۔

کتاب الآثار کے نسخے

موطا، صحیح بخاری، سنن نسائی، سنن ابی داؤد اور دیگر کتب حدیث کی طرح "کتاب الآثار" کے بھی متعدد نسخے ہیں جن میں روایات کی تعداد کے لحاظ سے بھی فرق ہے اور ابواب کی تقدیم و تاخیر کے اعتبار سے بھی چنانچہ بعض نسخوں میں بہت سی روایات ایسی ملتی ہیں جو دوسرے نسخوں میں نہیں پائی جاتیں اسی طرح کسی نسخے میں کوئی روایت کہیں مذکور ہے اور کسی میں کہیں، اس قسم کا اختلاف کتب مذکورہ میں بھی پایا جاتا ہے اور ایسا ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ امام ابو حنیفہ کے تمام شاگردوں نے "کتاب الآثار" کو ایک ہی وقت میں امام موصوف سے حاصل نہیں کیا تھا۔ بلکہ مختلف شاگردوں نے مختلف اوقات میں اس کا سماع کیا تھا۔ اس زمانہ میں دستور تھا کہ استاد اپنے حفظ سے احادیث کا املا کراتا اور شاگرد اس کو لکھ لیا کرتے اس اختلاف اشخاص اور اختلاف اوقات کی بنا پر ناگزیر تھا کہ روایات کی تعداد اور ابواب کی تقدیم و تاخیر میں کسی قدر اختلاف ضرور ہو۔ علاوہ ازیں نظر ثانی کے وقت اکثر اس میں اضافہ ہوتا رہتا تھا چنانچہ امام عبداللہ بن مبارک جو امام ابوحنیفہ کے مشہور شاگرد ہیں فرماتے ہیں۔

کتبت کتب ابی حنیفۃ غیر مرۃ کان یقع فیھا زیادات فاکتبھا[1]	میں نے امام ابوحنیفہ کی تصانیف کو کئی بار نقل کیا کیونکہ ان میں اضافے ہوتے رہتے اور مجھے انہیں لکھنا پڑتا۔

محدثین نے "کتاب الآثار" کے جن نسخوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کتاب الآثار بروایت امام زفر بن الہذیل المتوفی ۱۵۸ھ[2] ان کے نسخہ کا ذکر حافظ امیر بن ماکولا المتوفی ۴۷۵ھ نے اپنی مشہور کتاب "الاکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف والمختلف من الاسماء والکنی والانساب" کے باب الحصینی والجصینی میں کیا ہے۔ چنانچہ محدث احمد بن بکر حصینی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ

احمد بن بکر بن سیف ابو بکر الحصینی ثقۃ یمیل میل اھل النظر روی عن ابی وھب عن زفر بن الھذیل عن ابی حنیفۃ کتاب الآثار[3]	احمد بن بکر بن سیف ابوبکر حصینی ثقہ ہیں اہل نظر یعنی فقہاء حنفیہ کی طرف میلان رکھتے ہیں اور امام ابوحنیفہ سے کتاب الآثار کو بواسطہ امام زفر بن الہذیل ان کے شاگرد ابو وہب سے روایت کرتے ہیں۔

امام زفر کے اس نسخہ کا ذکر حافظ ابوسعد سمعانی شافعی نے "کتاب الانساب"[4] میں اور حافظ عبدالقادر قرشی حنفی نے "الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ"[5] میں بھی کیا ہے۔

---

[1] مناقب صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۶۸ [2] اس کتاب کے قلمی نسخے کتب خانہ ریاست ٹونک اور کتب خانہ حیدرآباد دکن میں ہماری نظر سے گزرے ہیں [3] ملاحظہ ہو کتاب الانساب لسبت الحصینی [4] کتاب لیڈن (ہالینڈ یورپ) میں چھپی ہے [5] الجواہر المضیہ میں احمد بن بکر کا تذکرہ کیجیے

واضح رہے کہ امام زفرؒ سے "کتاب الآثار" کی روایت ان کے تین شاگردوں نے کی ہے۔ ایک یہی ابو وہب محمد بن مزاحم مروزی۔ دوسرے شداد بن حکیم بلخی جن کے نسخے سے "جامع مسانید الامام الاعظم للخوارزمی" میں "مسند حافظ ابن خسرو بلخی" وغیرہ کے حوالہ سے بکثرت روایتیں منقول ہیں اور تیسرے حکم بن ایوب۔ پہلے دو نسخوں کا ذکر محدث حاکم نیشاپوری نے بھی اپنی مشہور کتاب "معرفۃ علوم الحدیث" میں بایں الفاظ کیا ہے۔

نسخة لزفر بن الهذيل الجعفي تفرد بها عنه شداد بن حكيم البلخي ونسخة ايضًا لزفر بن الهذيل الجعفي تفرد بها ابو وهب محمد بن مزاحم المروزي عنه[۱]

زفر بن ہذیل جعفی کا ایک نسخہ ہے جس کو ان سے صرف شداد بن حکیم بلخی روایت کرتے ہیں اور زفر ہی کا ایک اور نسخہ ہے جس کو ان سے صرف ابو وہب محمد بن مزاحم مروزی روایت کرتے ہیں۔

امام زفر کے تیسرے نسخہ کا ذکر حافظ ابو الشیخ بن حیان نے اپنی کتاب "طبقات المحدثین باصبہان والواردین علیہا" میں احمد بن رستہ کے ترجمہ میں کیا ہے چنانچہ ان کی عبارت درج ذیل ہے۔

احمد بن رستہ بن بنت محمد بن المغیرۃ كان عنده "السنن" عن محمد عن الحكم بن ايوب عن زفر عن ابی حنيفة[۲]

احمد بن رستہ جو محمد بن المغیرہ کے نواسے ہیں ان کے ہاں "سنن" تھی جس کو وہ اپنے نانا محمد سے وہ حکم بن ایوب سے وہ زفر سے اور وہ امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے تھے۔

حافظ ابو الشیخ نے یہاں "کتاب الآثار" کو "السنن" کے نام سے ذکر کیا ہے اور چونکہ وہ اس کتاب میں ہر راوی کے ترجمہ میں اس کی روایت سے ایک دو حدیثیں بھی ذکر کرتے ہیں اس لئے اپنے معمول کے مطابق اس نسخہ سے بھی دو حدیثیں درج کتاب کی ہیں اسی طرح حافظ ابو نعیم اصفہانی نے بھی "تاریخ اصبہان" میں اس نسخہ کی روایتیں نقل کی ہیں۔ امام طبرانی کی "المعجم الصغیر" میں بھی اس نسخہ کی ایک روایت موجود ہے۔

۲۔ کتاب الآثار بروایت امام ابو یوسف المتوفی سنہ ۱۸۲ھ۔ اس نسخہ کا ذکر حافظ عبدالقادر قرشی نے "الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ" میں کیا ہے چنانچہ امام یوسف بن ابی یوسف کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

روی "کتاب الآثار" عن ابیه عن ابی حنیفة وهو مجلد ضخم۔

یہ اپنے والد کی سند سے امام ابو حنیفہ سے کتاب الآثار کی روایت کرتے ہیں جو ایک ضخیم جلد میں ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مولانا ابو الوفا افغانی صدر "مجلس احیاء المعارف النعمانیہ حیدرآباد دکن" کو کہ انہوں نے بڑی تلاش اور کوشش سے اس نسخہ کو فراہم کر کے تصحیح و تحشیہ کے اہتمام کے ساتھ نہایت

---

۱ معرفۃ علوم الحدیث صفحہ ۱۶۴ طبع دار الکتب المصریہ ۱۳۳۷ھ ۲ اس کتاب کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہماری نظر سے گزرا ہے ۳ یہ کتاب اب یورپ میں طبع ہو چکی ہے ہم نے اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں دیکھا ہے ۴ ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰۳ طبع انصاری دہلی۔

عمدہ کاغذ پر ۱۳۷۵ھ میں مصر میں سے طبع کرا کر شائع کیا۔
امام ابو یوسف سے بھی "کتاب الآثار" کے اس نسخہ کو دو شخص روایت کرتے ہیں ایک یہی انکے صاحبزادے امام یوسف مذکور اور دوسرے عمرو بن ابی عمرو، محدث خوارزمی نے عمرو کی روایت کو "جامع المسانید" میں "نسخہ ابی یوسف" سے موسوم کیا ہے اور اس کتاب کے باب ثانی میں اس نسخہ کی اسناد بھی امام ابو یوسف تک نقل کر دی ہے۔

۳۔ کتاب الآثار بروایت امام محمد بن حسن شیبانی المتوفی ۱۸۹ھ ان کا نسخہ "کتاب الآثار" کے تمام نسخوں میں متداول ترین مشہور ترین اور مقبول ترین ہے اور اسی کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے "تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الائمۃ الاربعۃ" کے مقدمہ میں یہ لکھا ہے کہ

والموجود من حدیث ابی حنیفۃ مفردًا انما هو کتاب الآثار التی رواها محمد بن الحسن عنه۔

حدیث میں امام ابو حنیفہ کی مستقل کتاب موجود ہے وہ "کتاب الآثار" ہے جس کو امام محمد بن حسن نے ان سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس نسخے میں جن راویوں سے حدیثیں مروی ہیں ان کے حالات میں دو ام کتابیں لکھی گئی ہیں پہلی تصنیف جو مستقل طور پر رجال "کتاب الآثار" سے متعلق ہے اس کا نام "الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار" ہے اس کتاب کا قلمی نسخہ میرے پاس بھی موجود ہے دوسری کتاب یہی "تعجیل المنفعۃ" ہے جس میں حافظ صاحب موصوف نے صرف ان رواۃ حدیث کا تذکرہ لکھا ہے کہ جن سے ائمہ اربعہ امام اعظم امام مالک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل نے اپنی اپنی تصانیف میں حدیثیں نقل کی ہیں مگر صحاح ستہ میں ان کے سلسلے سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے چنانچہ اسی ذیل میں انہوں نے "تعجیل المنفعۃ" میں "کتاب الآثار" امام محمد کے زوائد رجال کو بھی جمع کر دیا ہے۔ محدث سخاوی نے "الاعلان بالتوبیخ لمن ذم التاریخ" میں لکھا ہے کہ حافظ زین الدین قاسم بن قطلوبغا المتوفی ۸۷۹ھ نے بھی رجال کتاب الآثار امام محمد پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے ملا کاتب چلپی نے "کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون" میں "کتاب الآثار امام محمد" پر امام طحاوی کی شرح کا بھی ذکر کیا ہے اور شمس الائمہ سرخسی نے بھی "مبسوط" میں "کتاب الآثار" کے متعلق خود امام محمد کی شرح کا حوالہ دیا ہے[۲]۔ اور علامہ تقی الدین احمد بن علی مقریزی نے "العقود فی تاریخ العهود"[۳] میں حافظ قاسم بن قطلوبغا کی تصنیفات میں ان کی ایک کتاب "التعلیقۃ علی کتاب الآثار" کا بھی ذکر کیا ہے جو رجال "کتاب الآثار" کے علاوہ ہے۔ اسی طرح علامہ مرادی نے بھی "سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر" میں "شیخ ابو الفضل نور الدین علی بن مراد موصلی عمری شافعی المتوفی ۱۱۴۷ھ" کے ترجمہ میں ان کی "شرح کتاب الآثار امام محمد" کا ذکر کیا ہے خود ہم نے اس کے رجال پر مستقل کتاب لکھی ہے اور اس نسخہ کی احادیث کو مسانید صحابہ پر مرتب کیا ہے۔ حال میں مولانا مفتی مہدی

---

[۱] کتاب مذکور صفحہ ۱۱ طبع دمشق ۱۳۴۹ھ۔ [۲] ملاحظہ ہو مبسوط سرخسی جلد ۲ صفحہ ۸۰ طبع مصر ۱۳۲۴ھ اس کی اصل عبارت یہ ہے: تعدد ذکر محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فی شرح الآثار۔ [۳] الخ۔ "الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع" للسخاوی میں حافظ قاسم کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

حسن شاہجہان پوری نے بھی اس پر دو ضخیم جلدوں میں ایک مبسوط و محققانہ شرح لکھی ہے جس کے بارے میں مولانا ابو الوفا افغانی نے شرحا حسنًا لم یر مثلہ (ایسی عمدہ شرح کہ جس کی نظیر دیکھنے میں نہیں آئی) کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔[1]

امام محمد سے بھی اس نسخہ کو ان کے متعدد شاگردوں نے روایت کیا ہے مطبوعہ نسخہ امام ابو حفص کبیر اور امام ابو سلیمان جوزجانی کا روایت کردہ ہے۔ ان دونوں بزرگوں کے علاوہ امام ممدوح کے ایک اور شاگرد عمرو بن ابی عمرو بھی ان سے اس کتاب کی روایت کرتے ہیں اور محدث خوارزمی نے "جامع المسانید" میں اسی کو نسخہ امام محمد سے موسوم کیا ہے غالبًا اس نسخہ میں فتاوے تابعین کو ذکر نہیں کیا گیا بلکہ صرف احادیث ہی درج ہیں اور شاید اسی بنا پر اس کو "مسند ابی حنیفہ" کہا جاتا ہے۔

امام ابو حفص کبیر اور امام ابو سلیمان جوزجانی چونکہ فقہ حنفی کے ارکان نقل ہیں۔ اس لئے کتاب الآثار کے تمام نسخوں میں ان ہی حضرات کی روایت کو زیادہ فروغ ہوا۔ کاتب الحروف بھی کتاب "الآثار" امام محمد کو امام ابو حفص کبیر ہی کے طریق سے روایت کرتا ہے جس کی سند درج ذیل ہے۔

اجازنی الشیخ الفقیہ العالم المحدث مولانا ابو الوفا الافغانی ادامہ اللہ بالنعم والکرامۃ قال اجازنی الشیخ عبد القادر بن الشیخ محمد الجوار الزبیری المدنی مدیر مکتبۃ شیخ الاسلام عارف حکمت بمدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر اللہ المحرم سنۃ ۱۳۴۱ھ عن الشیخ علی ظاہر الوتری عن الشیخ عبد الغنی الدہلوی عن الشیخ محمد عابد السندی عن عمہ الشیخ محمد حسین بن محمد مراد الانصاری قال اجازنی الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی قال قرأت علی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ احمد بن محمد النخلی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی عن ابی النجا سالم بن محمد السنہوری عن النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی عن شیخ الاسلام ذکریا الانصاری عن الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی انا بہا ابو عبد اللہ الجریری محمد بن علی بن صلاح انا القوام امیر کاتب بن امیر عمر بن غازی الاتقانی انا البرہان احمد بن اسعد بن محمد البخاری والحسام حسین بن علی السغناقی قالا انا فخر الحرمین حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری انا الامام محمد بن عبد الستار الکردری انا عمر بن عبد الکریم الورسکی انا عبد الرحمٰن بن محمد الکرمانی انا ابو بکر بن الحسین بن سار بندی انا ابو عبد اللہ الزوزنی انا ابو زید الدبوسی انا ابو جعفر الاستروشنی و ابو علی الحسین بن خضر النسفی انا ابو بکر محمد بن الفضل انا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی انا ابو عبد اللہ محمد بن ابی حفص الکبیر انا ابی انا الامام محمد بن الحسن الشیبانی

---

[1] مقدمہ کتاب الآثار امام ابو یوسف از مولانا افغانی دامت برکاتہم

Marfat.com

۴۔ کتاب الآثار بروایت امام حسن بن زیاد لؤلؤی المتوفی سنہ ۲۰۴ھ اس نسخہ کا ذکر حافظ ابن حجر عسقلانی نے "لسان المیزان" میں کیا ہے چنانچہ محدث محمد بن ابراہیم حبیش بغوی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں۔

محمد بن ابراهیم بن حبیش البغوی روی عن محمد شجاع الثلجی عن الحسن بن زیاد عن ابی حنیفۃ "کتاب الآثار"[1]

محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ محمد بن شجاع ثلجی سے وہ امام حسن بن زیاد سے اور وہ امام ابو حنیفہ سے "کتاب الآثار" کو روایت کرتے ہیں۔

حافظ ابن القیم کی "اعلام الموقعین" کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نسخہ ان کے بھی پیش نظر تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس نسخہ سے حسب ذیل حدیث نقل کی ہے۔

قال الحسن بن زیاد اللؤلؤی ثنا ابو حنیفۃ قال کنا عند محارب بن دثار .... وکان متکئا فاستوی جالسا ثم قال سمعت ابن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیاتین علی الناس یوم تشیب فیہ الولدان وتضع الحوامل ما فی بطونہا الحدیث[2]۔

محدث علی بن عبد المحسن دوالیبی حنبلی نے اپنے "ثبت" میں اس نسخہ سے ساٹھ (۶۰) حدیثیں نقل کی ہیں جن کو محدث ناقد شیخ محمد زاہد کوثری حنفی نے اپنی مشہور تصنیف "الامتاع بسیرۃ الامامین الحسن بن زیاد وصاحبہ محمد بن شجاع" میں بہ تمام وکمال نقل کر دیا ہے۔

---

[1] واضح رہے کہ "لسان المیزان" کے مطبوعہ نسخہ میں یہ عبارت اس طرح مذکور ہے۔

"محمد بن ابراهیم بن حسن البغوی روی عن محمد بن نجیح البلخی عن الحسن بن زیاد عن محمد بن الحسن عن ابی حنیفۃ "کتاب الآثار"

لیکن طباعت کے اندر اسماء میں سخت تصحیف ہوگئی ہے حبیش البغوی کی بجائے حسن البغوی غلط چھپ گیا۔ اسی طرح شجاع الثلجی کی جگہ نجیح البلخی محض غلط ہے اور عن الحسن بن زیاد عن ابی حنیفۃ کے درمیان "عن محمد بن الحسن" کا اضافہ اگر اصل منقول عنہ میں بھی موجود ہے تو یقیناً غلط ہے۔ بہرحال مطبع کے مصححین نے یہاں تصحیح کا اہتمام بالکل نہیں کیا۔ قلمی نوشتوں کے پڑھنے میں اسماء کی غلطی تو بالکل معمولی بات ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کے متعلق تو مشہور ہے کہ وہ نہایت بدخط تھے خود ہم نے حافظ صاحب کے قلم کا لکھا ہوا "اتحاف المہرۃ" کا نسخہ دیکھا ہے فی الواقع ان کے نوشتہ کا صحیح پڑھ لینا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی اور امام محمد بن شجاع ثلجی دونوں بڑے مشہور و معروف محدث گزرے ہیں حافظ خطیب بغدادی نے ان ہر دو حضرات کا مفصل تذکرہ تاریخ بغداد میں لکھا ہے اور چونکہ یہ دونوں حنفی ہیں اس لئے وہ اپنی عادت کے مطابق ان دونوں کے خلاف تعصب کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

[2] "اعلام الموقعین" جلد ۱ صفحہ ۴۳ طبع اشرف المطابع دہلی سنہ ۱۳۱۳ھ۔

Marfat.com

محدث خوارزمی نے "جامع مسانید" میں اس نسخہ کو "مسند ابی حنیفہ للحسن بن زیاد" سے موسوم کیا ہے اور کتاب مذکور کے باب ثانی میں اس نسخہ کی اسناد بھی امام لؤلؤی تک نقل کر دی ہے خوارزمی کی دیگر محدثین سے بھی اس کو "مسند ابی حنیفہ" ہی کے نام سے روایت کرتے ہیں خود حافظ ابن حجر عسقلانی کی مرویات میں بھی یہ نسخہ موجود تھا۔ اس نسخہ کی اسانید و اجازات کو محدث علی بن عبد المحسن الدوالیبی الحنبلی نے اپنے "ثبت" میں اور حافظ ابن طولون حنفی نے "الفہرست الاوسط" میں اور حافظ محمد بن یوسف دمشقی شافعی مصنف "سیرۃ شامیہ" نے "عقود الجمان" میں اور محدث ایوب خلوتی حنفی نے اپنے "ثبت" میں اور خاتمۃ الحفاظ ملا محمد عابد سندھی نے "حصر الشارد فی اسانید الشیخ محمد عابد" میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے اور علامہ محدث محمد زاہد کوثری نے ان سب کو "الاشاع" میں نقل کر دیا ہے جو ۱۳۶۸ھ میں مصر سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔

ان حضرات کے علاوہ خود حضرت امام کے صاحبزادے الامام بن الامام حماد بن ابی حنیفہ المتوفے ۱۷۰ھ اور مشہور محدث محمد بن خالد الوہبی المتوفے قبل سنہ ۱۹۰ھ کی روایت سے بھی "کتاب الآثار" کے نسخے مروی ہیں چنانچہ "جامع مسانید" میں محدث خوارزمی نے ان دونوں نسخوں سے حدیثوں کی روایت کی ہے۔ اور کتاب مذکور کے باب ثانی میں اپنی اسناد بھی ان دونوں حضرات تک نقل کر دی ہے خوارزمی نے ان دونوں نسخوں کا ذکر بھی "مسند ابی حنیفہ" ہی کے نام سے کیا ہے۔

یہ ملحوظ خاطر رہے کہ چونکہ محدث خوارزمی نے ان نسخوں کو "مسند" کہا ہے اس لئے بعد کے اکثر مصنفین بھی ان کو مسند ہی کے نام سے ذکر کرنے لگے متقدمین کا دستور ہے کہ وہ ایک کتاب کو متعدد ناموں سے ذکر کر دیا کرتے ہیں مثلاً دارمی کی تصنیف کو "مسند دارمی" بھی کہتے ہیں اور "سنن دارمی" بھی، یا ترمذی کی کتاب کو سنن بھی کہتے ہیں اور جامع بھی۔ اسی طرح "کتاب الآثار" کے ان نسخوں کو کبھی علماء نے "مسند" کے نام سے ذکر کیا ہے اور کبھی "سنن" کے نام سے اور کبھی "کتاب الآثار" کے نام سے اور کبھی صرف نسخہ ہی لکھ دیا ہے لیکن امام ابو حنیفہ کے مجموعہ حدیث کا اصل نام جس کو خود امام محمدؒ نے مرتب فرمایا تھا "کتاب الآثار" ہی ہے۔ ملک العلماء امام علاء الدین کاشانی نے بھی "بدائع الصنائع" میں اس کا ذکر "آثار ابی حنیفہ" ہی کے نام سے کیا ہے[۱]۔

شیخ محمد سعید سنبل نے لکھا ہے۔ کہ چونکہ "کتاب الآثار" امام محمد میں تابعین سے زیادہ روایتیں منقول ہیں۔ اس بنا پر خود انہوں نے اس کا نام "الآثار" رکھا ہے[۲] لیکن شیخ صاحب کو شاید یہ معلوم نہیں کہ تابعی کے قول کو "اثر" سے تعبیر کرنا متاخرین کی اصطلاح ہے متقدمین کے یہاں اثر کا اطلاق موقوف مرفوع سب پر ہوتا تھا۔ خود امام محمد نے بھی "کتاب الآثار" اور "موطا" میں اس لفظ کو اس کے عام معنی ہی میں استعمال کیا ہے۔ ہاں اس کتاب کے جن نسخوں کو علماء نے "مسند" سے موسوم کیا ہے وہ

---

[۱] بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع جلد ۱ صفحہ ۲۲۰ طبع مصر۔
[۲] اوائل شیخ محمد سعید سنبل صفحہ ۳ طبع احمدی دہلی۔

Marfat.com

اسی بنا پر کیا ہے کہ ان نسخوں میں مرفوع حدیثیں زیادہ ہیں۔ اور چونکہ کتاب الآثار کا موضوع احادیث احکام یعنی سنن ہیں اس بنا پر بعض محدثین نے اس نام سے بھی اس کا ذکر کر دیا ہے۔

مذکورہ بالا چھ حضرات کے علاوہ کہ جن کے ذریعہ سے "کتاب الآثار" کا سلسلہ اُمت میں باقی رہا کتب تاریخ میں اور جن محدثین کے متعلق یہ پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے امام ابو حنیفہ سے اس کتاب کا سماع کیا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ امام عبد اللہ بن المبارکؒ جن کی تصریح سابق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ "میں نے امام ابو حنیفہ کی کتابوں کو کئی دفعہ لکھا ہے اور محدث خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" میں حمیدی شیخ بخاری کی زبانی نقل کیا ہے کہ

سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول کتبت عن ابی حنیفۃ اربعمائۃ حدیث — میں نے عبد اللہ بن مبارک کو یہ کہتے سنا کہ امام ابو حنیفہ سے میں نے چار سو حدیثیں لکھی ہیں۔

۲۔ امام حفص بن غیاث ان سے حافظ حارثی نے بسند نقل کیا ہے کہ

سمعت من ابی حنیفۃ کتبہ و آثارہ[۱] — میں نے امام ابو حنیفہ سے ان کی کتابوں کو اور ان کے آثار کو سنا ہے۔

۳۔ شیخ الاسلام عبد اللہ بن یزید مقری ان کے بارے میں علامہ کردری لکھتے ہیں۔

سمع من الامام تسعمائۃ حدیث[۲] — انہوں نے امام حنیفہ سے نوسو حدیثیں سنی ہیں۔

۴۔ امام وکیع بن الجراحؒ۔ ان کے متعلق حافظ ابن عبد البر "جامع بیان العلم" میں سید الحفاظ یحییٰ بن معین سے ناقل ہیں کہ

ما رایت احدا اقدمہ علی وکیع وکان یفتی برای ابی حنیفۃ وکان یحفظ حدیثہ کلہ وکان قد سمع من ابی حنیفۃ حدیثا کثیرا[۳] — میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ جسے وکیع پر مقدم کروں اور وہ ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے اور اُن کی حدیثیں ساری انہیں حفظ تھیں اور انہوں نے امام ابو حنیفہ سے بہت حدیثیں سنی تھیں۔

۵۔ حماد بن زیدؒ یہی حافظ ابن عبد البر "الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلثۃ الفقہاء" میں رقمطراز ہیں

وروی حماد بن زید عن ابی حنیفۃ احادیث کثیرۃ[۴] — حماد بن زید نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔

۶۔ خالد الواسطی ان کے بارے میں بھی ابن عبد البر نے الانتقاء میں یہی تصریح کی ہے وروی عن خالد الواسطی احادیث کثیرۃ[۵] واضح رہے کہ حافظ ابن عبد البر کے نزدیک احادیث کثیرہ کی تعداد کم از کم اتنی ہے جتنی کہ موطا کی روایات ہیں کیونکہ انہوں نے امام محمد کے تذکرہ میں لکھی

---

[۱] ملاحظہ ہو مناقب الامام الاعظم از صدر الائمۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ [۲] "مناقب الامام الاعظم" از امام کردری ج ۲ صفحہ ۲۳۱
[۳] جامع بیان العلم جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ طبع مصر [۴] الانتقاء صفحہ ۱۳۰ طبع مصر [۵] ایضاً صفحہ ۱۳۶۔

یہی الفاظ لکھے ہیں کتب عن مالک کتبا من حدیثه[۱] حالانکہ امام محمد نے امام مالک سے پوری موطا کا سماع کیا ہے)۔

۷۔ اسد بن عمرو، محدث صیمری نے ابو نعیم فضل بن دکین سے بسند ان کے متعلق تصریح نقل کی ہے کہ

اول من کتب کتب ابی حنیفۃ اسد بن عمرو[۲] — اسد بن عمرو پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ کی کتابوں کو لکھا ہے۔

یہ وہ تیرہ ارکان نقل ہیں کہ جن میں سے ہر ایک علم فقہ وحدیث کا آفتاب و ماہتاب ہے۔ یاد رہے بجز موطا امام مالک کے اور کسی کتاب کے راوی اس قدر جلالت علمی کے حامل نہیں ہیں یہ بھی خیال رہے کہ یہ صرف ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے امام ابو حنیفہ سے اس کتاب کو سنا ہے ورنہ امام ممدوح سے روایت حدیث کا سلسلہ تو اتنا وسیع ہے کہ بقول حافظ ذہبی

روی عنہ من المحدثین والفقہاء عدة لا یحصون[۳] — ان سے محدثین اور فقہاء کی اتنی بڑی تعداد نے حدیثیں روایت کی ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم

---

[۱] یعنی انہوں نے امام مالک سے ان کی بہت سی حدیثیں لکھی ہیں (الانتقاء صفحہ ۱۴۲)۔

[۲] "الجواہر المضیہ" ترجمہ اسد بن عمرو۔

[۳] مناقب ابی حنیفہ از حافظ ذہبی صفحہ ۱۱۔

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر باب	عنوان	نمبر صفحہ
۱	وضوء کا بیان	۱۲
۲	گھوڑے، خچر، گدھے اور بلی کے جھوٹے سے وضو درست ہونیکا بیان	۱۴
۳	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۵
۴	آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو کا بیان	۱۷
۵	بوسہ اور قے سے وضو ٹوٹنے کا بیان	۱۹
۶	ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو کا بیان	۲۰
۷	زمین پانی اور جنبی وغیرہ کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی	۲۱
۸	زخم یا چیچک کے مریض کے وضو کا بیان	۲۲
۹	تیمم کا بیان	۲۳
۱۰	چارپایوں وغیرہ کے پیشاب کا بیان	۲۴
۱۱	استنجا کا بیان	۲۶
۱۲	وضو کے بعد رومال سے منہ پونچھنے اور لبیں کاٹنے کا بیان	۲۷
۱۳	مسواک کا بیان	۲۸
۱۴	عورت کے وضو اور دوپٹہ پر مسح کا بیان	۲۸
۱۵	غسل جنابت کا بیان	۲۹
۱۶	ایک ہی برتن سے مرد و عورت کے غسل جنابت کا بیان	۳۰
۱۷	حائضہ اور مستحاضہ کے غسل کا بیان	۳۱
۱۸	نماز کے وقت حیض آنے کا بیان	۳۲
۱۹	نفاس والی اور حائضہ خون دیکھنے پر کیا کرے	۳۳
۲۰	مرد کی طرح عورت کے احتلام کا بیان	۳۴
۲۱	اذان کا بیان	۳۴
۲۲	نماز کے اوقات کا بیان	۳۶
۲۳	جمعہ اور عیدین کے دن غسل کا بیان	۳۷
۲۴	نماز شروع کرنے ہاتھ اٹھانے اور پگڑی پر سجدے کا بیان	۳۸
۲۵	نماز میں بلند آواز سے قرأت کا بیان	۴۰
۲۶	تشہد کا بیان	۴۰
۲۷	بسم اللہ کو جہر سے پڑھنا	۴۱
۲۸	امام کے پیچھے قرأت اور اسکی تلقین	۴۲
۲۸ ا	صفوں کا برابر کرنا اور پہلی صف کی فضیلت	۴۴
۲۹	دو یا زیادہ آدمیوں کی امامت کرنیوالے شخص کا بیان	۴۵
۳۰	فرض نماز کی ادائیگی کے بعد جماعت کے ملنے کا حکم	۴۷
۳۱	نفل نماز کا بیان	۴۸
۳۲	محراب میں نماز پڑھنے کا بیان	۴۹
۳۳	امام کا سلام پھیرنا اور بیٹھنا	۵۰
۳۴	جماعت کی فضیلت اور فجر کی دو سنتوں کا بیان	۵۱
۳۵	امام اور مقتدی کے درمیان دیوار یا رستہ کے حائل ہونے کا حکم	۵۲
۳۶	فراغت نماز سے قبل منہ سے مٹی پونچھنا	۵۳
۳۷	بیٹھ کر یا ٹیک لگا کر اور سترہ کی طرف نماز پڑھنا	۵۴
۳۸	وتر اور اس تکبیر کا بیان جو اسمیں کہی جاتی ہے	۵۴
۳۹	مسجد میں اقامت سننے والے کا حکم	۵۵
۴۰	مسبوق کا بیان	۵۶
۴۱	بغیر اذان گھر میں نماز پڑھنے والے کا حکم	۵۹
۴۲	نماز کو کیا چیز توڑتی ہے	۵۹

Marfat.com

باب نمبر	عنوان	نمبر صفحہ
٤٣	نماز میں تکبیر چھوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان	٦١
٤٤	مکروہات نماز اور اسکا اعادہ کا بیان	٦٢
٤٥	نماز میں تری پانیوالے کا حکم	٦٥
٤٦	نماز میں قہقہہ کا حکم اور مکروہات کا بیان	٦٦
٤٧	نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو ٹوٹنے کا بیان	٦٨
٤٨	بیہوش آدمی کی نماز کا بیان	٧٠
٤٩	سجدہ سہو کا بیان	٧٠
٥٠	خطبہ یا نماز کی حالت میں سلام کرنیکا بیان	٧٣
٥١	نماز میں تخفیف کا بیان	٧٥
٥٢	سفر کی نماز کا بیان	٧٦
٥٣	نماز خوف کا بیان	٧٨
٥٤	نفاق سے ڈرنیوالے کی نماز کا بیان	٨٠
٥٥	چھینکنے والے کو جواب دینا	٨٠
٥٦	جمعہ کی نماز اور خطبہ کا بیان	٨٠
٥٧	عیدین کی نماز کا بیان	٨١
٥٨	عورتوں کا عیدین کی نماز میں باہر نکلنا اور چاند دیکھنا	٨٢
٥٩	عیدگاہ جانے سے پہلے کھانیکا بیان	٨٣
٦٠	تشریق کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان	٨٣
٦١	سورہ ص میں سجدہ کرنے کا بیان	٨٤
٦٢	نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان	٨٤
٦٣	عورتوں کی امامت اور اسکے بیٹھنے کا طریقہ	٨٦
٦٤	لونڈی کی نماز کا بیان	٨٦
٦٥	گہن کی نماز کا بیان	٨٧
٦٦	جنازوں اور مردوں کے نہلانیکا بیان	٨٨
٦٧	عورت کے نہلانے اور کفنانے کا بیان	٨٩
٦٨	میت کو نہلا کر غسل کرنیکا بیان	٩٠
٦٩	جنازہ اٹھانے کا بیان	٩١
٧٠	نماز جنازہ کا بیان	٩١
٧١	مردے کو قبر میں داخل کرنے کا بیان	٩٣
٧٢	مردوں اور عورتوں کے جنازے کا بیان	٩٤
٧٣	جنازہ کے ساتھ چلنے کا بیان	٩٥
٧٤	قبروں کا اونٹ کی کوہان کی طرح بنانا اور مربع کرنا	٩٦
٧٥	جنازہ کی نماز پڑھانیکا مستحق کون ہے	٩٧
٧٦	آواز کے ساتھ بچہ کا رونا اور اس پر نماز پڑھنا	٩٧
٧٧	شہید کے نہلانے کا بیان	٩٨
٧٨	قبروں کی زیارت کا بیان	٩٩
٧٩	قرآن پڑھنے کا بیان	١٠٠
٨٠	حمام میں اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے کا بیان	١٠٢
٨١	سفر میں روزہ اور افطار کا بیان	١٠٣
٨٢	روزہ دار کے بوسہ لینے اور مباشرت کا بیان	١٠٣
٨٣	روزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے	١٠٤
٨٤	روزے کی فضیلت	١٠٦
٨٥	سونے اور چاندی کی زکوٰۃ اور یتیم کے مال کا بیان	١٠٦
٨٦	زیور کی زکوٰۃ کا بیان	١٠٩
٨٧	صدقہ فطر اور غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان	١١٠
٨٨	کام کرنیوالے چارپایوں کی زکوٰۃ کا بیان	١١١
٨٩	کھیتی کی زکوٰۃ اور عشر کا بیان	١١١
٩٠	زکوٰۃ کس طرح دی جائے	١١٣
٩١	اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان	١١٤

Marfat.com

باب نمبر	عنوان	نمبر صفحہ
۹۲	بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان	۱۱۵
۹۳	گائے کی زکوٰۃ کا بیان	۱۱۶
۹۴	اپنا مال مسکینوں کیلئے وقف کرنیکا بیان	۱۱۷
۹۵	احرام اور لبیک کہنے کا بیان	۱۱۸
۹۶	قرآن اور احرام کی فضیلت	۱۱۹
۹۷	طواف اور کعبہ میں قرآن پڑھنے کا بیان	۱۲۱
۹۸	لبیک کہنی کب موقوف کرے اور حج میں	
۹۸	شرط کرنے کا بیان۔	۱۲۳
۹۹	حج کے مہینوں اور دیگر ایام میں عمرہ کرنیکا بیان	۱۲۳
۱۰۰	عرفات اور مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان	۱۲۵
۱۰۱	بحالت احرام بیوی سے جماع کرنیوالے کا حکم	۱۲۶
۱۰۲	جس نے قربانی ذبح کی تو احرام سے نکل گیا	۱۲۷
۱۰۳	احرام کی حالت میں سینگی لگوانے اور سر منڈوانے کا بیان	۱۲۷
۱۰۴	بحالت احرام مرض کی بنا پر ضرورت کا بیان	۱۲۸
۱۰۵	بحالت احرام شکار کرنے کا بیان	۱۲۹
۱۰۶	جس کی قربانی راہ میں مرنے کے قریب ہو جائے	۱۳۱
۱۰۷	محرم کیلئے کونسا لباس اور خوشبو جائز ہے	۱۳۲
۱۰۸	محرم کیلئے کن جانوروں کا قتل جائز ہے	۱۳۳
۱۰۹	احرام کی حالت میں نکاح کرنیکا بیان	۱۳۴
۱۱۰	مکے کے گھروں کے بیچنے اور ان کی اجرت کا بیان	۱۳۴
۱۱۱	ایمان کا بیان	۱۳۴
۱۱۲	شفاعت کا بیان	۱۳۸
۱۱۳	تقدیر کی تصدیق کا بیان	۱۴۰
۱۱۴	آزاد مرد کیلئے کتنی عورتوں سے نکاح جائز ہے	۱۴۵

باب نمبر	عنوان	نمبر صفحہ
۱۱۵	غلام کیلئے کتنی عورتوں سے نکاح جائز ہے	۱۴۷
۱۱۶	ام ولد سے کسی کے نکاح کر دینے کا بیان	۱۴۸
۱۱۷	شادی کے بعد مرد یا عورت میں عیب نکل آنے کا بیان	۱۴۹
۱۱۸	ممنوع نکاح اور کنواری عورت سے اجازت لینے کا بیان	۱۵۰
۱۱۹	اگر کوئی شخص مہر کی تعیین کئے بغیر نکاح کرے اور مر جائے۔	۱۵۱
۱۲۰	عدت میں نکاح کے بعد طلاق دینے کا بیان	۱۵۲
۱۲۱	ان دو عورتوں کا حکم جو اپنے مصاحب کے خاوند پر داخل کی جائیں	۱۵۳
۱۲۲	مطلقہ یا خلع والی عورت سے نکاح کا بیان	۱۵۴
۱۲۳	اگر کوئی مرد کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو وہ اسکو محصن نہیں کرتی	۱۵۵
۱۲۴	بحالت شرک نکاح کرنے پھر مسلمان ہو جانے کا بیان	۱۵۶
۱۲۵	لونڈی سے نکاح کرنے پھر اسے خریدنے اور آزاد کرنے کا بیان	۱۵۹
۱۲۶	نکاح کے بعد زوجین میں سے ایک کا زنا کرنا	۱۶۲
۱۲۷	نکاح متعہ کا بیان	۱۶۳
۱۲۸	اس نکاح کا بیان جو حرام ہے	۱۶۴
۱۲۹	نشے والے کے نکاح کا بیان	۱۶۵
۱۳۰	کسی عورت سے نکاح پڑا سے کنواری نہ پانے کا بیان	۱۶۵
۱۳۱	کفو میں شادی اور خاوند کے حقوق کا بیان	۱۶۶
۱۳۲	خاوند کی موت کی اطلاع پر نکاح کر لینے کا بیان	۱۶۸
۱۳۳	عزل کا بیان اور عورتوں سے کس چیز میں جماع کرنا منع ہے۔	۱۶۹

Marfat.com

باب نمبر	عنوان	نمبر صفحہ
۱۳۴	ان دو لونڈیوں سے جماع کی کراہت جو سگی بہنیں ہوں۔	۱۷۱
۱۳۵	خاوند والی لونڈی کے بیچنے اور ہبہ کیے جانے کا بیان	۱۷۲
۱۳۶	طلاق اور عدت کا بیان	۱۷۳
۱۳۷	حاملہ کی طلاق کا بیان	۱۷۵
۱۳۸	اس لڑکی کے طلاق اور عدت کا بیان جسے ابھی حیض نہ آیا ہو۔	۱۷۵
۱۳۹	مطلقہ عورت کا کسی مرد سے شادی کے بعد زوج اول کے پاس لوٹ آنیکا بیان	۱۷۵
۱۴۰	اگر کوئی عورت کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرے تو عورت کس وقت تک عدت میں بیٹھے۔	۱۷۷
۱۴۱	جماع سے پہلے تین طلاقیں دینے کا بیان	۱۷۷
۱۴۲	مرض الموت میں قبل جماع یا بعد جماع طلاق دینے کا بیان	۱۷۸
۱۴۳	اس مطلقہ کی عدت جو حیض سے ناامید ہو چکی ہو	۱۷۹
۱۴۴	اس مطلقہ کی عدت جسکا حیض رک گیا ہو	۱۸۰
۱۴۵	بحالت حمل طلاق دی ہوئی عورت کی عدت	۱۸۰
۱۴۶	مستحاضہ کی عدت کا بیان	۱۸۱
۱۴۷	طلاق کے بعد عدت ہی میں رجوع کر لینے کا بیان	۱۸۲
۱۴۸	اس مطلقہ عورت کا حکم جسے شوہر نے رجوع کر لیا تھا لیکن اسے خبر نہ تھی اور دوسرے شوہر سے شادی کر لی	۱۸۳
۱۴۹	تین طلاق دے یا ایک طلاق دیکر تین کی نیت کرے	۱۸۴
۱۵۰	طلاق میں رجوع کرنے کا بیان	۱۸۵
۱۵۱	لونڈی کو طلاق رجعی دینے کا بیان	۱۸۶
۱۵۲	خلع کا بیان	۱۸۶

باب نمبر	عنوان	نمبر صفحہ
۱۵۳	عنین کا بیان	۱۸۶
۱۵۴	طلاق دیکر انکار کرنے کا بیان	۱۸۷
۱۵۵	مذاق کے طور پر طلاق دینے کا بیان	۱۸۷
۱۵۶	طلاق بتہ کا بیان	۱۸۸
۱۵۷	لکھ کر طلاق دینے کا بیان	۱۸۹
۱۵۸	بیہوشی، نیند اور مستی کی حالت میں طلاق کا بیان	۱۹۰
۱۵۹	بادشاہ کے دباؤ سے طلاق یا آزاد کر دینے کا بیان	۱۹۱
۱۶۰	مکروہ طلاق کا بیان	۱۹۲
۱۶۱	اگر کوئی مرد کہے کہ فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے	۱۹۲
۱۶۲	نصرانی اور یہودی کا اپنی بیوی کو طلاق دینے کا بیان	۱۹۳
۱۶۳	مطلقہ اور بیوہ کی عدت کا بیان	۱۹۳
۱۶۴	طلاق میں انشاء اللہ کہنے کا بیان	۱۹۴
۱۶۵	اگر کوئی مرد اپنی بیوی سے کہے تو عدت گذار	۱۹۵
۱۶۶	غیر مدخولہ کے نفقہ کا بیان	۱۹۶
۱۶۷	خلع والی عورت کا بیان	۱۹۷
۱۶۸	اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے تو مجھ پر حرام ہے	۱۹۸
۱۶۹	لعان کا بیان	۱۹۸
۱۷۰	کسی کا عورت سے یہ کہنا کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے	۲۰۰
۱۷۱	ایلا کا بیان	۲۰۳
۱۷۲	ایلا کے بعد طلاق دینے کا بیان	۲۰۶
۱۷۳	ظہار کا بیان	۲۰۶
۱۷۴	لونڈی کی ظہار کا بیان	۲۰۹

Marfat.com

باب نمبر	عنوان	نمبر صفحہ
۱۷۵	دیت اور اس چیز کا بیان جو چاندی اور مواشی والوں پر واجب ہے۔	۲۰۹
۱۷۶	بعض عضو کی دیت جو انسان کے جسم میں صرف ایک ہے	۲۱۰
۱۷۷	دانت پلک اور انگلیوں کی دیت کا بیان	۲۱۲
۱۷۸	جس زخم میں قصاص نہ لیا جا سکے۔	۲۱۴
۱۷۹	خطا کی دیت کا بیان	۲۱۶
۱۸۰	اگر کچھ لوگ دیوار کھودیں اور وہ ان پر گر پڑے	۲۱۸
۱۸۱	عورت کی دیت اور اسکے زخموں کا بیان	۲۱۸
۱۸۲	غلاموں کے زخموں کا بیان	۲۱۹
۱۸۳	مکاتب، مدبر اور ام ولد کی جنایت کا بیان	۲۲۰
۱۸۴	عہد والے کافر کی دیت کا بیان	۲۲۱
۱۸۵	عورت کے مرتد ہونے کا بیان	۲۲۲
۱۸۶	بعض ولی کے قصاص معاف کر دینے کا بیان	۲۲۳
۱۸۷	غلام یا رشتہ دار کو قتل کر دینے کا بیان	۲۲۴
۱۸۸	اگر کسی کے گھر میں مقتول پایا جائے	۲۲۶
۱۸۹	لعان اور بچے سے انکار کر دینے کا بیان	۲۲۶
۱۹۰	ساری قوم پر زنا کی تہمت لگانیکا بیان	۲۲۹
۱۹۱	تعزیر کا بیان	۲۳۰
۱۹۲	کئی حدوں کے جمع ہونے پر قتل کرنیکا بیان	۲۳۱
۱۹۳	زنا بالجبر کا بیان	۲۳۲
۱۹۴	عورت کے زنا پر چند گواہ موجود ہونیکا بیان	۲۳۲
۱۹۵	غیر شادی شدہ کے زنا کی حد کا بیان	۲۳۳
۱۹۶	لوطی کی حد کا بیان	۲۳۳
۱۹۷	لونڈی کے زنا کی حد کا بیان	۲۳۳
۱۹۸	شبہ کی بنا پر زنا کا بیان	۲۳۴
۱۹۹	حدوں کے دفع کرنیکا بیان	۲۳۵
۲۰۰	نشے والے کی حد کا بیان	۲۳۶
۲۰۱	راہزنی یا چوری کی حد کا بیان	۲۳۷
۲۰۲	کفن چور کی حد کا بیان	۲۴۱
۲۰۳	مسلمانوں کے معاملہ میں ذمیوں کی شہادت کا بیان	۲۴۲
۲۰۴	حدوں کی شہادت کا بیان	۲۴۲
۲۰۵	جھوٹی گواہی کا بیان	۲۴۳
۲۰۶	عورتوں کی گواہی کے جائز یا ناجائز ہونیکا بیان	۲۴۴
۲۰۷	قرابت داروں کیلئے گواہی درست ہونیکا بیان	۲۴۴
۲۰۸	بچوں کی گواہی کا بیان	۲۴۵
۲۰۹	کس حد تک وصیت جائز ہے	۲۴۶
۲۱۰	چند وصیتیں کرنے یا غلام آزاد کرنیکی وصیت کا بیان	۲۴۷
۲۱۱	غلام آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان	۲۵۲
۲۱۲	مدبر اور ام ولد کے آزاد کرنے کا بیان	۲۵۲
۲۱۳	دو شریکوں میں سے ایک کا اپنے غلام کو آزاد کرنیکا بیان	۲۵۳
۲۱۴	اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کرنیکا بیان	۲۵۴
۲۱۵	دو شریکوں میں سے ایک کا اپنے غلام کو مکاتب کر دینے کا بیان	۲۵۵
۲۱۶	مکاتب کی کتابت کا بیان	۲۵۵
۲۱۷	مکاتب سے ضمانت لینے کا بیان	۲۵۷
۲۱۸	قاتل کی میراث کا بیان	۲۵۸
۲۱۹	اگر مرنیوالا مسلمان وارث نہ چھوڑے	۲۵۸
۲۲۰	مرنیوالا اپنی بیوی چھوڑے اور اسباب میں اختلاف ہو	۲۶۰
۲۲۱	آزاد شدہ غلاموں کی میراث کا بیان	۲۶۱
۲۲۲	دو لعان کرنیوالوں اور لعان کرنیوالی عورت کے بیٹے کی میراث کا بیان	۲۶۲
۲۲۳	عمریٰ کا بیان	۲۶۵
۲۲۴	اٹھائے ہوئے اور اس لڑکے کی میراث کا بیان جس کے دو دعویدار ہوں	۲۶۶
۲۲۵	بچے کا مستحق کون ہے اور نفقہ کی ذمہ داری کس پر ہے	۲۶۷
۲۲۶	شوہر کا بیوی کو یا بیوی کا شوہر کو ہبہ کرنیکا بیان	۲۶۸

Marfat.com

باب نمبر	عنوان	نمبر صفحہ
۲۲۷	قسموں اور کفاروں کا بیان	۲۶۸
۲۲۸	قسم کے کفارے میں کس قسم کا غلام آزاد کرنا کافی ہے	۲۶۹
۲۲۹	قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان	۲۶۹
۲۳۰	گناہ کی نذر ماننے کا بیان	۲۷۱
۲۳۱	کفارہ میں اختیار اور اپنا مال مساکین کو دینے کا بیان	۲۷۲
۲۳۲	اپنے اوپر کسی چیز کے واجب قرار دینے کا بیان	۲۷۳
۲۳۳	اپنے بیٹے یا اپنی جان ذبح کرنے کی نذر ماننے کا بیان	۲۷۳
۲۳۴	مظلوم کے قسم کھانیکا بیان	۲۷۴
۲۳۵	تجارت اور بیع میں شرط کا بیان	۲۷۵
۲۳۶	پیوند کئے ہوئے درخت یا مالدار غلام بیچنے کا بیان	۲۷۷
۲۳۷	خریدے ہوئے اسباب میں عیب یا حمل پانے کا بیان	۲۷۸
۲۳۸	لونڈی کے شوہر یا بیٹے کے درمیان جدائی کرنے کا بیان	۲۸۰
۲۳۹	کیلی یا وزنی چیزوں میں بیع سلم کرنیکا بیان	۲۸۱
۲۴۰	میووں میں عطاء وغیرہ تک بیع سلم کرنے کا بیان	۲۸۲
۲۴۱	حیوان میں بیع سلم کرنے کا بیان	۲۸۳
۲۴۲	بیع سلم میں رہن اور ضامن رکھنے کا بیان	۲۸۳
۲۴۳	بیع سلم میں کچھ مال اور کچھ راس المال لینا	۲۸۴
۲۴۴	کپڑوں میں بیع سلم کرنے کا بیان	۲۸۴
۲۴۵	اپنے بھائی کے مول پر مول تول کرنا	۲۸۴
۲۴۶	دار الحرب کی طرف مال تجارت بھیجنے کا بیان	۲۸۵

باب نمبر	عنوان	نمبر صفحہ
۲۴۷	بجوڑی ہوئی چیز اور شراب میں تجارت کا بیان	۲۸۶
۲۴۸	جنگل کے بالس اور مچھلی کے بیچنے کا بیان	۲۸۷
۲۴۹	اس سونے اور چاندی کے خریدنے کا بیان جو سیسہ اور جوہر میں ہوں	۲۸۷
۲۵۰	ہلکے درہموں سے بھاری درہموں کو خریدنے اور سود کا بیان	۲۸۸
۲۵۱	قرض لینے کا بیان	۲۸۹
۲۵۲	رہن اور شفعہ کا بیان	۲۹۰
۲۵۳	تہائی حصہ پر اور یتیم کے مال سے مضاربت کرنا	۲۹۱
۲۵۴	اگر کسی کے پاس مضاربہ یا امانت کا مال ہو	۲۹۲
۲۵۵	تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کرنے کا بیان	۲۹۲
۲۵۶	ایک چیز اجرت پر لے کر دوسرے شخص کو زیادہ اجرت پر دینے کا بیان	۲۹۳
۲۵۷	غلام ضامن ہے اگر اس کا مالک اس کو تجارت کی اجازت دے	۲۹۴
۲۵۸	مشترک مزدوری کی ضمانت کا بیان	۲۹۴
۲۵۹	حیوان وغیرہ کے رہن عاریۃ اور امانت کا بیان	۲۹۵
۲۶۰	کسی شخص پر حق کے دعوی کا بیان	۲۹۶
۲۶۱	اپنے صحن کے علاوہ کسی چیز میں نئی بات پیدا کرنے والا ضامن ہے	۲۹۶
۲۶۲	قربانی اور زرکے خصی کرنیکا بیان	۲۹۷
۲۶۳	ذبیحہ کا بیان	۲۹۹
۲۶۴	جنین کے ذبح اور عقیقہ کا بیان	۳۰۱

Marfat.com

باب نمبر	عنوان	نمبر صفحہ
۲۶۵	بکری کی کیا چیز مکروہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان	۳۰۱
۲۶۶	کون سے جنگلی اور دریائی جانور کا کھانا درست ہے	۳۰۲
۲۶۷	درندوں کے گوشت اور گدھوں کے دودھ کا بیان	۳۰۲
۲۶۸	پنیر کھانے کا بیان	۳۰۳
۲۶۹	شکار کو تیر مارنے کا بیان	۳۰۴
۲۷۰	کتے کے شکار کا بیان	۳۰۵
۲۷۱	پینے کی چیزوں اور نبیذ کھڑے ہو کر پینے کا بیان	۳۰۷
۲۷۲	گاڑھی نبیذ کا بیان	۳۰۸
۲۷۳	نبیذ اور پکائے ہوئے عصیر کا بیان	۳۰۹
۲۷۴	سکر اور شراب کا بیان	۳۱۰
۲۷۵	برتنوں اور تھلیا وغیرہ میں پینے کا بیان	۳۱۱
۲۷۶	سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے کا بیان	۳۱۲
۲۷۷	ریشم اور خز کے پہننے کا بیان	۳۱۳
۲۷۸	درندوں کا چمڑا پہننے اور دباغت کا بیان	۳۱۵
۲۷۹	سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہننے اور اس کے نقش کا بیان	۳۱۵
۲۸۰	جہاد فی سبیل اللہ اور جن کو دعوت اسلام نہ پہنچی ہو ان کو دعوت دینے کا بیان	۳۱۶
۲۸۱	مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان	۳۱۸

باب نمبر	عنوان	نمبر صفحہ
۲۸۲	صحابہ کے فضائل اور فقہ کا تذکرہ کرنے والے صحابہ کا بیان	۳۱۹
۲۸۳	صدق وکذب غیبت اور بہتان کا بیان	۳۲۱
۲۸۴	صلہ رحم اور والدین کے ساتھ نیک سلوک بیان	۳۲۱
۲۸۵	اولاد کے مال میں سے کیا چیز حلال ہے	۳۲۳
۲۸۶	نیک راہ بتانیوالا کرنیوالے کے مثل ہے	۳۲۴
۲۸۷	ولیمہ کا بیان	۳۲۵
۲۸۸	زہد کا بیان	۳۲۵
۲۸۹	دعوت کا بیان	۳۲۵
۲۹۰	محصلین کے ہدیوں کا بیان	۳۲۷
۲۹۱	نرمی اور سختی کرنے کا بیان	۳۲۸
۲۹۲	جھاڑ پھونک اور داغنے کا بیان	۳۲۸
۲۹۳	گری پڑی چیز کے خرچ کا بیان	۳۳۰
۲۹۴	بھاگنے والے کی اجرت کا بیان	۳۳۰
۲۹۵	گری پڑی چیز کے اعلان کا بیان	۳۳۰
۲۹۶	بدن گودنے بال ملانے اور حلالہ کرنے کا بیان	۳۳۱
۲۹۷	منہ سے بال لینے کا بیان	۳۳۲
۲۹۸	مہندی وغیرہ سے خضاب کرنیکا بیان	[illegible]
۲۹۹	دوا اور گائے کا دودھ پینا اور داغنے کا بیان	۳۳۳
۳۰۰	علم کے لکھنے کا بیان	۳۳۴
۳۰۱	مسلمان کو ذمی کے سلام کرنیکا بیان	۳۳۴
۳۰۲	شب قدر کا بیان	۳۳۵
۳۰۳	نیک عمل کرنیوالوں کو اللہ اپنی چادر پہنا دیگا	۳۳۵
۳۰۴	امارت کا بیان	۳۳۵

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ الْوُضُوْءِ — وضو کا بیان

ح ۱ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّهٗ تَوَضَّاءَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَثْنٰى وَتَمَضْمَضَ مَثْنٰى وَاسْتَنْشَقَ مَثْنٰى وَغَسَلَ وَجْهَهٗ مَثْنٰى وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مَثْنٰى مُقْبِلًا وَّمُدْبِرًا وَمَسَحَ رَاْسَهٗ مَثْنٰى وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَثْنٰى وَقَالَ حَمَّادٌ اَلْوَاحِدَةُ تُجْزِئُ اِذَا اُسْبِغَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

ترجمہ امام محمدؒ نے کہا کہ خبر دی ہم کو امام ابوحنیفہؒ نے انہوں نے روایت کی حماد سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے وضو کیا سو آپ نے ہاتھ دھوئے دو بار اور کلّی کی دو بار اور ناک میں پانی ڈالا دو بار اور آپنا منہ دھویا دو بار پھر آپ نے کلائیاں دھوئیں دو بار اس حال میں کہ ان کو آگے سے دھوتے تھے اور پیچھے سے پھر آپ نے سر کا مسح کیا دو بار اور آپنے پاؤں دھوئے دو بار اور حماد نے کہا کہ وضو میں اعضاء کو ایک ایک بار دھونا بھی کافی ہے جبکہ کامل کرے تو وضو کو امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں سب اعضاء کو دو دو بار دھونا بھی درست ہے اور ایک ایک بار دھونا بھی درست ہے۔ بشرطیکہ کوئی جگہ خشک نہ رہے امام طحاوی نے کہا کہ فرض وضو میں اعضا کا ایک ایک بار دھونا ہے اور تین تین بار دھونا افضل ہے فرض نہیں انتہی اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سر کا مسح دو بار کرنا بھی درست ہے

ح ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اغْسِلْ مُقَدَّمَ اُذُنَيْكَ مَعَ الْوَجْهِ وَامْسَحْ مُؤَخَّرَ اُذُنَيْكَ مَعَ الرَّاْسِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَؒ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ يُعْجِبُنَا اَنْ نَمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ الرَّاْسِ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

ترجمہ امام محمدؒ نے کہا کہ خبر دی ہم کو امام ابوحنیفہؒ نے انہوں نے روایت کی حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے کہا کہ چہرے کے ساتھ اپنے کانوں کے اگلے حصہ کو دھو اور ان کے پچھلے حصہ کا سر کے ساتھ امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ پہنچی ہم کو یہ حدیث کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کان سر میں سے ہیں۔ امام محمدؒ نے کہا کہ خوش لگتا ہے ہم کو یہ کہ ہم کانوں کی اگلی طرف اور پچھلی طرف کا سر کے ساتھ مسح کریں اور اسی کو ہم لیتے ہیں

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کانوں کی اگلی طرف منہ کے ساتھ نہ دھووے بلکہ ان کی اگلی اور

Marfat.com

پچھلی دونوں طرف کا سر کے ساتھ مسح کرے پس ثابت ہوا کہ ابراہیم کا قول ضعیف ہے۔ اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ کانوں کے اگلی طرف کا حکم منہ کا ہے۔ اور اس کو منہ کے ساتھ دھویا جاوے اور ان کی پچھلی طرف کا حکم سر کا ہے کہ اس کو سر کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مخالفت کی ان کی اس میں اور لوگوں نے اور کہا کہ کان سر میں سے ہیں مسح کیا جائے ان کے اگلی طرف اور پچھلی طرف کا ساتھ سر کے اور دلیل ان کی وہ حدیث ہے جو حضرت عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا۔ تو مسح کیا آپ نے سر کا اور آپنے دونوں کانوں کا اندر سے اور باہر سے اور کہا کہ میں نے حضرت کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد کا اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا انتہے۔

۳۴ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَالتَّکْبِیْرُ تَحْرِیْمُهَا وَالتَّسْلِیْمُ تَحْلِیْلُهَا وَلَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَمَعَهَا غَیْرُهَا وَفِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ تَسْلِیْمٌ یَعْنِیْ فَتَشَهَّدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنْ قَرَءَ بِاُمِّ الْکِتٰبِ وَحْدَهَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتُجْزِئُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اِمَامُكَ اِنْ شِئْتَ فَاَقْلِلْ مِنْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَاَكْثِرْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

ترجمہ امام محمدؒ نے کہا کہ خبر دی ہم کو امام ابوحنیفہ رح نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسفیان نے انہوں نے روایت کی ابی نضرہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید خدری سے کہ حضرت نے فرمایا۔ کہ وضو کنجی ہے نماز کی اور اللہ اکبر کہنا حرام کرنا اس کا ہے۔ اور سلام پھیرنا حلال کرنا ہے اور نہیں کافی ہے نماز مگر ساتھ سورۃ الحمد کے اس حال میں کہ اس کے ساتھ اور قرآن بھی ہو اور ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی قول کو ہم لیتے ہیں کہ سورۃ الحمد کے ساتھ اور قرآن بھی پڑھے۔ اور اگر فقط سورۃ الحمد پڑھے اور اس کے ساتھ قرآن کی اور کوئی سورۃ نہ ملاوے تو گنہ گار ہوگا اور کفایت کرے گی اس کو۔ امام محمد رح نے کہا کہ خبر پہنچی ہم کو ابن عباس سے کسی نے نماز میں قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا تو ابن عباس نے کہا کہ قرآن تیرا امام ہے یعنی نماز میں اس کا پڑھنا فرض ہے اگر تو چاہے تو تھوڑا پڑھ اور اگر چاہے تو زیادہ پڑھ اور یہی قول ہے۔ امام ابوحنیفہ رح کا۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن نہ پڑھے لیکن اکثر حدیثوں میں ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑھنا ثابت ہو چکا ہے اس لئے دیگر لوگوں کے قول کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ نماز میں قیام کرنا فرض ہے۔ اور اسی طرح رکوع

Marfat.com

اور سجود بھی فرض ہے۔ اور نماز اُن کو متضمن ہے اگر ان میں سے کوئی چیز چھوڑ دیوے۔ تو نماز درست نہیں ہوتی اور یہ سب نمازوں میں برابر ہے۔ اور پہلا قعدہ بالاتفاق سنت ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں اور وہ سب نمازوں میں برابر ہے اور دوسرے قعدے میں اختلاف ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ وہ فرض ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سنت ہے ہر گروہ کے نزدیک وہ سب نمازوں میں برابر ہے۔ تو ان چیزوں میں سے جو چیز کہ فرض ہے وہ سب نمازوں میں فرض ہوگی۔ اور رات کی نماز میں پکار کر قرآن پڑھنا فرض نہیں۔ بلکہ سنت ہے بعض نمازوں میں ثابت ہے اور بعضی میں نہیں اور جو چیز کہ فرض ہے اور نماز اس کو متضمن ہے۔ کہ بدوں اس کے درست نہیں جب بعض نمازوں میں فرض ہوتی تو اسی طرح سب نمازوں میں فرض ہوگی۔ اور جب کہ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھنا سب کے نزدیک فرض ہے۔ کہ بدوں اس کے نماز درست نہیں تو اسی طرح ظہر اور عصر کی نماز میں بھی فرض ہوگا پس یہ دلیل قاطع ہے اس شخص پر کہ ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن کو فرض نہیں کہتا۔ اور ان کے سوائے اور نمازوں میں فرض کہتا ہے۔ انتہی۔

باب ۲ مَا يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ وَالْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَالسِّنَّوْرِ

گھوڑے خچر اور گدھے اور بلی کے جھوٹے سے وضو کے درست ہونے کا بیان

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّنَّوْرِ يَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ قَالَ هِيَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ لَا بَاْسَ بِشُرْبِ فَضْلِهَا فَسَاَلْتُهُ اَيُتَطَهَّرُ بِفَضْلِهَا لِلصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَرْخَصَ الْمَاءَ وَلَمْ يَاْمُرْ وَلَمْ يَنْهَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ غَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ وَاِنْ تَوَضَّاَ مِنْهُ اَجْزَاَهُ وَاِنْ شَرِبَهُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ نَاْخُذُ۔

ترجمہ امام محمدؒ نے کہا کہ خبر دی ہم کو امام ابو حنیفہؒ نے حماد سے انہوں نے روایت کی ابراہیم سے بلی کے حکم میں کہ جو برتن میں سے پانی پیئے۔ ابراہیم نے کہا کہ گھر والوں میں سے ہے۔ اس کے جھوٹے کے پینے کا کچھ ڈر نہیں۔ حماد نے کہا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا اس کے جھوٹے سے نماز کے لئے وضو کرنا درست ہے۔ ابراہیم نے کہا کہ خدا نے پانی کی اجازت دی اور اس کا حکم کیا اور نہ اس سے منع کیا۔ امام محمدؒ نے کہا امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اس کے جھوٹے کے سوا اور پانی مجھ کو بہت پیارا ہے اس سے اور اگر اس سے وضو کرے تو اس کو کافی ہے اور اگر اس کو پیئے تو اس میں بھی کچھ ڈر نہیں۔ امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کے ہی کو ہم بھی لیتے ہیں۔

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ بلی کے جھوٹے کو پینا اور اس کے ساتھ وضو کرنا درست ہے اور

Marfat.com

قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ بلی کے جھوٹے کا کچھ ڈر نہیں اور یہ قول ابو یوسف رح اور محمد کا ہے۔ اور اور لوگ ان کے مخالف ہیں کہتے ہیں کہ بلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ اور کہتے ہیں کہ جس حدیث میں آیا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے مراد اس سے یہ ہے کہ اس کا گھروں میں رہنا اور کپڑوں کو چھونا درست ہے اس سے گھر اور کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اور اس میں پانی کے برتن میں منہ ڈالنے کا ذکر نہیں کہ وہ موجب نجاست ہے یا نہیں پس باوجود احتمال کے اس حدیث سے دلیل پکڑنی مناسب نہیں پھر کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا انتہی ملخصاً

۵ ح ۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْ سُؤْرِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَلَا يَتَوَضَّأُ اَحَدٌ بِسُؤْرِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَيَتَوَضَّأُ مِنْ سُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبِرْذَوْنِ وَالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو حنیفہ رح نے حماد سے انہوں نے روایت کی ابراہیم سے انہوں نے کہا کہ نہیں ہے بہتری خچر اور گدھے کے جھوٹے میں اور نہ وضو کرے کوئی ساتھ جھوٹے خچر اور گدھے کے اور وضو کرے گھوڑے کے جھوٹے سے اور ترکی گھوڑے کے جھوٹے سے اور بکری اور اونٹ کے جھوٹے سے اور امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں

باب ۳ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۶ ح ۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ جَهْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ لِغَزْوَةِ جَلُوْلَاءَ فَرَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رض يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا سَعْدُ قَالَ اِذَا لَقِيْتَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ مَسْئَلَةً قَالَ فَلَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا صَنَعَ سَعْدٌ قَالَ عُمَرُ رض صَدَقَ سَعْدٌ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ فَصَنَعْنَاهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں جلولا (ایک جگہ کا نام ہے بغداد میں) جنگ کے لئے گیا تو میں نے سعد بن ابی وقاص کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا میں نے کہا کیا ہے یہ اے سعد یعنی موزوں پر مسح کرنے سے تعجب کیا سعد نے کہا کہ جب امیر المومنین رض حضرت عمر سے ملاقات ہو تو ان سے یہ حکم پوچھنا میں عمر سے ملا اور میں نے ان کو سعد کے فعل سے خبر دی عمر نے کہا کہ سعد سچا ہے ہم نے حضرت کو دیکھا کہ آپ موزوں پر مسح کرتے تھے تو ہم نے بھی موزوں پر مسح کیا۔ امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں

Marfat.com

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں موزوں پر مسح کرنا درست ہے یعنی جبکہ ان کو پورا وضو کر کے پہنا ہو۔

ح ۷ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ نُبَاتَةَ الْجُعْفِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّلِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ اِذَا لَبِسْتَهُمَا وَاَنْتَ طَاهِرٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ حنظلہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جائز ہے مسح کرنا موزوں پر مقیم کو ایک دن رات اور مسافر کو تین دن رات جب کہ تو نے اُن کو وضو کر کے پہنا ہو۔ امام محمدؒ نے کہا یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

ح ۸ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ سَعْدٌ اَمْسَحُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا يُعْجِبُنِيْ فَاَتَيَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَصَّا عَلَيْهِ قِصَّتَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ عَمُّكَ اَفْقَهُ مِنْكَ

ترجمہ سالم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص موزوں کے مسح میں جھگڑے سعد نے کہا کہ میں موزوں پر مسح کرتا ہوں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھ کو پسند نہیں آتا وہ دونوں عمر کے پاس آئے اور ان سے قصہ بیان کیا تو عمر نے کہا کہ تیرا چچا تجھ سے زیادہ فقیہ ہے یعنے موزوں پر مسح کرنا درست ہے جیسا کہ سعد کہتا ہے۔

ح ۹ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رض اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُوْمِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَرَفَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيْهَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْ اِدَاوَةٍ مَّعِيْ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ لَمْ يَنْزِعْهُمَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم چلے یعنی پاخانہ کو اور اپنی حاجت ادا کی اور واپس لوٹے اور آپ پر رومی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں مغیرہ نے کہا کہ میں آپ پر پانی ڈالنے لگا ایک لوٹے سے کہ میرے پاس تھا تو آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ اور اُن کو نہ اُتارا پھر آگے بڑھے اور امام بنے اور نماز پڑھی۔

ح ۱۰ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَمَّنْ رَاٰى جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمًا تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ وَاِنَّمَا صَحِبْتُهٗ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا۔ اور اپنے موزوں پر مسح کیا تو ایک شخص نے اُن سے اس کا حکم پوچھا جریر نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں پر مسح کرتے تھے۔ اور میں نے سورۂ مائدہ اترنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں۔

Marfat.com

ف بعض لوگ کہتے تھے کہ سورت مائدہ کی آیت فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ مسح موزوں کی ناسخ ہے تو جریر نے کہا کہ میں نے سورۂ مائدہ کے اترنے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے یعنی یہ آیت مسح موزے کی ناسخ نہیں بلکہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم باقی ہے اور موزوں پر مسح کرنا ہمیشہ درست ہے

١١ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ صَحِبَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فِيْ سَفَرٍ فَاَتَتْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ لَيَالِيْهَا لَا يَنْزِعُ

ترجمہ محمد بن عمرو سے روایت ہے کہ عمرو بن حارث ایک سفر میں ابن مسعود رضہ کے ساتھ تھے ان پر تین دن رات آئے اپنے موزے نہ اتارے تھے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مسح کرنا موزوں پر مسافر کو تین دن رات تک اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ موزوں کے مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں جتنے دن تک مسح کرے درست ہے خواہ تین دن ہوں یا زیادہ اور خواہ سفر میں ہو یا حضر میں ہو اور اور علما کہتے ہیں کہ مسح کرنے کی مدت مقرر ہے پس مقیم کو ایک دن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور مسافر کو تین دن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور حدیثیں اس میں متواتر آچکی ہیں اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رح کا ہے۔

١٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجُرْمُوْقَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم رح جرموقوں[1] پر مسح کرتے تھے امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

١٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كُنْتَ عَلٰى مَسْحٍ وَاَنْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ فَنَزَعْتَ خُفَّيْكَ فَاغْسِلْ قَدَمَيْكَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو موزوں پر مسح کرے اور تو وضو سے ہو پھر تو اپنے موزے اتار دے تو اپنے پاؤں دھو ڈال۔ امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ
آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنے کا بیان

١٤ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَئِنْ اُتِيْتُ

... ترجمہ عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ اگر میرے پاس روٹی اور گوشت کا بڑا پیالہ لایا جائے اور اس سے پیٹ بھر کر کھاؤں

[1] جرموق اس کو کہتے ہیں جو موزے کے اوپر پہنے جاتے ہیں ۱۲

Marfat.com

بِجَفْنَةٍ مِّنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَمَا اَكَلْتُ مِنْهَا
حَتّٰى اَشْبَعَ وَبِعُسٍّ مِّنْ لَبَنِ اِبِلٍ فَشَرِبْتُ
مِنْهُ حَتّٰى اَتَضَلَّعَ وَاَنَا عَلٰى وُضُوْءٍ مَّا
اُبَالِیْ اَنْ لَّا اَمَسَّ مَاءً اَتَوَضَّاءُ مِنَ
الطَّيِّبٰتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ
حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا وُضُوْءَ
مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاِنَّمَا
الْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ وَ
لَيْسَ مِمَّا دَخَلَ

اور اونٹ کے دودھ کا پیالہ لایا جائے۔ اور اس سے
پیوں یہاں تک کہ میری کوکھیں نکلیں اور میں وضو
سے ہوں تو میں پانی کے نہ چھونے کی کچھ پرواہ نہیں
کرتا کیا میں پاک چیزوں سے وضو کروں امام محمدؒ
نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اسی کو
ہم لیتے ہیں کہ آگ کی پکی چیز سے وضو لازم نہیں
وضو تو صرف اسی چیز سے واجب ہوتا ہے جو بدن
سے نکلے اور نہیں واجب اس چیز سے کہ داخل
ہووے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ ١٥
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَاذَانَ
عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضؓ قَالَ دَخَلَ
عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِیْ
فَاَتَيْتُهٗ بِلَحْمٍ قَدْ شُوِیَ فَطَعِمَ مِنْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ
فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءً

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر
میں تشریف لائے تو میں آپ کے پاس بھونا ہوا گوشت
لایا حضرت نے اس سے کھایا پھر پانی منگایا
اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر نماز
پڑھی اور نیا وضو نہ کیا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ کی پکی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہیں۔

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ ١٦
حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ كُنْتُ
قَاعِدًا عِنْدَ عَدِیِّ بْنِ اَرْطَاةَ اِذْ
سَاَلَ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ اَتَوَضَّاُ مِمَّا
مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهٗ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ عَلٰى عَمَّتِهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَقَدَّمَتْ لَهٗ مِنْ كَتِفٍ بَارِدَةٍ فَطَعِمَ مِنْهَا وَلَمْ
يُحْدِثْ وُضُوْءً قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِقَوْلِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْمُزَنِیِّ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ شیبہ سے روایت ہے کہ میں عدی بن
ارطاہ کے پاس بیٹھا تھا تو انہوں نے حسن بصری
سے پوچھا کہ کیا میں آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو
کروں حسن نے کہا ہاں تو بکر بن عبداللہ مزنی نے
کہا کہ حضرت اپنے پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب
کے پاس آئے انہوں نے آپ کے لئے بکری کے
ایک سرد مونڈھے سے گوشت کاٹا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کھایا اور نیا
وضو نہ کیا امام محمدؒ نے کہا کہ ہم بکر بن عبداللہ کے
قول کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ ١٧
حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ مَاجِدٍ
الْحَنَفِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ

ترجمہ ابی ماجد سے روایت ہے کہ جس حالت میں
کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے
تھے کہ اچانک لوگ ایک بڑا پیالہ کھانے کا اور

Marfat.com

فِي الْمَسْجِدِ نَعُوْدُ امْرَأَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ إِذْ
أُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ وَقُلَّةٍ مِنْ مَاءٍ مِنْ بَابِ
الْفِيْلِ نَحْوَنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنِّي لَا
أَرَاكُمْ تُرَادُوْنَ بِهٰذِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ أَجَلْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
مَأْدُبَةٌ كَانَتْ فِي الْحَيِّ فَوُضِعَتْ فَطَعِمَ
مِنْهَا وَشَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ صَبَّ
عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهٗ
وَذِرَاعَيْهِ بِبَلَلِ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ
هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا بَأْسَ
بِالْوُضُوْءِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ قَذَرٍ

مٹکا پانی کا باب الفیل سے ہماری طرف لائے ابن
مسعود نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ تمہارے
لیے لائے ہیں اس جماعت میں سے ایک شخص
نے کہا کہ ہاں اے ابا عبدالرحمان (یہ ابن مسعود کی
کنیت ہے) کہ محلے میں دعوت تھی سو وہ بڑا کاسہ رکھا
گیا اور ابن مسعود نے اس سے کھانا کھایا اور پانی
پیا پھر اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا
اور اپنی ہاتھ کی تری سے اپنا منہ اور بازو ملے پھر
کہا کہ یہ وضو اس کا ہے جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو امام
محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی
کو ہم لیتے ہیں اور نہیں ڈر ہے ساتھ وضو کرنے کے
مسجد میں جبکہ کوئی گندگی نہ ہو۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ آگ کی پکی چیز سے وضو کرنا واجب ہے اور بعض علما کہتے ہیں کہ آگ کی پکی چیز کھانے سے وضو واجب نہیں دلیل ان کی یہ حدیث ابن عباسؓ وغیرہ کی ہے کہ حضرتؐ نے بکری کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا پھر بہت سی حدیثیں نقل کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا منسوخ ہے پھر کہا کہ بعضے لوگ اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کرتے ہیں کہ بکری کے گوشت کھانے سے وضو واجب نہیں اور اونٹ کے گوشت سے وضو واجب ہے۔ اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ کسی چیز کے گوشت سے وضو واجب نہیں خواہ اونٹ کا ہو یا بکری وغیرہ کا اور مراد وضو سے ہاتھ دھونے ہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ بیچ کے جائز ہونے اور دودھ پینے نیز گوشت کے پاک ہونے میں اونٹ اور بکری دونوں برابر ہیں۔ ان کے احکام میں سے کسی چیز میں فرق نہیں۔ اس لئے قیاس مقتضی ہے کہ کھانے میں دونوں کا گوشت برابر ہو پس جس طرح بکری کے گوشت سے وضو واجب نہیں۔ اسی طرح اونٹ کے گوشت سے بھی وضو واجب نہ ہوگا۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمدؒ کا۔

بَابُ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْقَلْسِ

بوسے اور قے سے کس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ

ترجمہ امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے

Marfat.com

إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قِئْتَ مِلْءَ فِيكَ فَأَعِدْ وُضُوءَكَ وَإِذَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ مِلْءِ فِيكَ فَلَا تُعِدْ وُضُوءَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ

کہا کہ جب تو منہ بھر کر قے کرے تو وضو پھر کرے اور اگر تیرے منہ بھرنے سے کم ہو تو وضو پھر نہ کر۔ امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

ف اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر منہ بھر کے قے کرے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر اس سے کم ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۱۹ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ فَتُقَبِّلُهُ خَالَتُهُ أَوْ عَمَّتُهُ أَوِ امْرَأَةٌ مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا وَلٰكِنْ إِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَدَثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلَا نَرَى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءً عَلَى حَالٍ إِلَّا أَنْ يُمْذِيَ فَيَجِبَ عَلَيْهِ لِلْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد سفر سے آوے تو اس کی خالہ یا پھوپھی یا کوئی اور عورت جس کا نکاح کرنا اس پر حرام ہو اس کو چومے تو اس پر وضو واجب نہیں جبکہ چومے اس کو وہ جس سے نکاح کرنا اس حرام ہے لیکن جبکہ چومے اس کو وہ عورت کہ اس سے نکاح کرنا اس کو حلال ہے تو اس پر وضو واجب ہے اور وہ بجائے وضو ٹوٹنے کے ہے امام محمد رح نے کہا کہ یہ قول ابراہیم کا ہے ہم اس کو نہیں لیتے اور ہم بوسے سے کسی حال میں وضو واجب نہیں کہتے مگر یہ کہ مذی آجائے تو مذی کے لئے اس پر وضو واجب ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنے کا بیان

۲۰ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي مَسِّ الذَّكَرِ أَنَّهُ قَالَ مَا أُبَالِي أَمَسَسْتُهُ أَمْ طَرَفَ أَنْفِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے ذکر کے ہاتھ لگانے کے متعلق کہا کہ نہیں پرواہ کرتا میں یہ کہ ہاتھ لگاؤں اس کو یا اپنے ناک کے کنارے کو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۲۱ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رض

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے ابن مسعود رض سے ذکر کے ہاتھ لگانے سے وضو کرنے

Marfat.com

سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ يَعْنِي اَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهٖ

کا حکم پوچھا ابن مسعود رض نے کہا کہ اگر وہ ناپاک ہے تو اس کو کاٹ ڈال یعنے اس کو ہاتھ لگانے کا کوئی ڈر نہیں۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علماء کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اپنے ذکر کو ہاتھ لگاوے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور بعض علما کہتے ہیں کہ ذکر کے ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور پھر کہا کہ وضو واجب کرلے کی حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اور وضو نہ کرنے کی حدیث صحیح ہے۔ پس اس کے ساتھ عمل کرنا اولیٰ ہے۔ اس سے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اس پر کہ اگر کوئی اپنی ہتھیلی کی پیٹھ سے یا بازو سے اپنے ذکر کو چھوئے تو اس پر وضو واجب نہیں پس قیاس چاہتا ہے کہ ہاتھ کے اندر کی طرف کے ساتھ چھونے سے بھی وضو واجب نہ ہوا اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رح کا۔

۲۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَرَّ بِرَجُلٍ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ وَيْحَكَ اِنَّ هٰذَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَغَسْلُهٗ اَحَبُّ اِلَيْنَا اِذَا بَالَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص ایک شخص کے پاس سے گذرے جو اپنا ذکر دھوتا تھا سو سعد نے کہا کہ تو کیا کرتا ہے۔ تجھ کو خرابی ہو اس کا دھونا تجھ پر فرض نہیں امام محمد نے کہا کہ دھونا اس کا ہمارے نزدیک بہت پیارا ہے جب کہ پیشاب کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

بَابُ مَا لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ اَلْمَاءُ وَالْاَرْضُ وَالْجُنُبُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ

زمین پانی اور جنبی وغیرہ کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی

۲۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا يُنَجِّسُهَا شَيْءٌ اَلْجَسَدُ وَالثَّوْبُ وَالْمَاءُ وَالْاَرْضُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنَّ ذٰلِكَ اِذَا اَصَابَهُ الْقَذَرُ فَغُسِلَ ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنْهُ فَلَمْ يَحْمِلْ قَذَرًا وَاَمَّا مَعْنَاهُ فِي الْمَاءِ اِذَا كَانَ كَثِيْرًا وَجَارِيًا اَنَّهٗ لَا يَحْمِلُ خَبَثًا

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ چار چیزیں ہیں ان کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔ بدن اور کپڑا اور پانی اور زمین امام محمد رح نے کہا کہ اس کی تفسیر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جب اس کو گندگی لگے اور دھو ڈالے تو وہ گندگی اس سے دور ہو جاتی ہے۔ اور کپڑا وغیرہ پاک ہو جاتا ہے سو وہ گندگی نہیں اٹھاتا اور پانی کے متعلق اس کے معنی یہ ہیں کہ جب پانی بہت ہو یا جاری ہو تو وہ ناپاکی کو نہیں اٹھاتا یعنی نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

Marfat.com

۲۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخْرِجُ رَاْسَہٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَکِفٌ فَتَغْسِلُہٗ عَائِشَۃُ وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰی بِہٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت اپنا سر نکال لیتے تھے مسجد سے اور آپ اعتکاف میں ہوتے تو عائشہ آپ کا سر دھوتیں اس حال میں کہ حائض ہوتیں امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اس کے ساتھ کچھ خوف نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کا بدن پاک ہے حیض سے اس کا بدن ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا هُوَ یَمْشِیْ اِذْ عَرَضَ لَہٗ حُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ رض فَاعْتَمَدَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَخَّرَ حُذَیْفَۃُ یَدَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا لَکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ جُنُبٌ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیْسَ بِنَجَسٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ لَا نَرٰی بِمُصَافَحَۃِ الْجُنُبِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے جاتے تھے کہ ناگاہ حذیفہ بن یمان آپ کو پیش آئے سو حضرت نے ان پر تکیہ کیا تو حذیفہ نے اپنا ہاتھ آپ سے دور کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ہے تجھ کو اس نے عرض کی کہ یا حضرت میں جنابت سے ہوں یعنی مجھ کو نہانے کی حاجت ہے سو حضرت نے فرمایا کہ ایمان دار ناپاک نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ ہم حضرت کی حدیث ہی کو لیتے ہیں اور جنبی کے ساتھ مصافحہ کرنے کا کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ لِمَنْ بِہٖ قُرُوْحٌ اَوْ جُدَرِیٌّ اَوْ جِرَاحٌ
زخم یا چیچک سے مریض کے وضو کا بیان

۲۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْمَرِیْضِ لَا یَسْتَطِیْعُ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ اَوِ الْحَائِضِ قَالَ یَتَیَمَّمُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی نے کہا کہ اگر کوئی بیمار جنابت کے غسل کی طاقت نہ رکھتا ہو یا حیض والی حیض سے نہانے کی طاقت رکھتی ہو تو اس کو تیمم کرکے نماز پڑھنا درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جو بیمار کہ اپنے گھر

66153

Marfat.com

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْمَرِيضَ الْمُقِيمَ فِي أَهْلِهِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ مِنَ الْجُدَرِيِّ وَالْجِرَاحَةِ الَّتِي يُتَّقَى عَلَيْهَا الْمَاءُ أَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ الَّذِي لَا يَجِدُ الْمَاءَ يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ

میں رہتا ہو ...... اور چیچک اور زخم کے سبب سے جس پر پانی کا ڈر ہو وضو کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ بیمار بجائے مسافر کے ہے کہ پانی نہ پاوے کہ اس کو تیمم کرنا درست ہے۔ امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۲۸ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ[1] قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنْ كَانَ يَخَافُ عَلَيْهِ مِنْ مَسْحِهِ عَلَى الْجَبَائِرِ تَرَكَ ذٰلِكَ أَيْضًا وَأَجْزَأَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے اس کے حق میں کہا کہ کھپاچ سے باندھے ہو کہ جب جنابت کے سبب سے نہاوے تو کھپاچ پر مسح کرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر کھپاچ پر مسح کرنے سے بھی ضرر کا خوف ہو تو اس کو بھی چھوڑ دیوے۔ اور کفایت کرتا ہے اس کو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

۲۹ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي التَّيَمُّمِ قَالَ تَضَعُ رَاحَتَيْكَ فِي الصَّعِيدِ فَتَمْسَحُ وَجْهَكَ ثُمَّ تَضَعُهُمَا ثَانِيَةً فَتَنْفُضُهُمَا فَتَمْسَحُ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَنَرَى مَعَ ذٰلِكَ أَنْ يَنْفُضَ يَدَيْهِ فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے تیمم کے بارے میں کہا کہ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں مٹی میں رکھ اور اپنے منہ پر مل پھر دوسری دفعہ ان کو مٹی پر مار اور ان کو جھاڑ اور اپنے دونوں ہاتھ اور بازو کہنیوں تک مل امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں ساتھ اس کے یہ کہ اپنے دونوں ہاتھ ہر بار جھاڑے اپنے منہ اور بازوؤں کے ملنے سے پہلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

ف اس قول سے معلوم ہوا کہ جنبی کے لئے تیمم کرنا درست ہے

۳۰ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَيَمَّمَ الرَّجُلُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد تیمم کرے تو وہ اپنے تیمم پر

---

[1] جبیرہ ان لکڑیوں کو کہتے ہیں کہ ٹوٹے ہوئے عضو پر باندھی جاتی ہیں ۔ ٹوٹا ہوا عضو کھپاچ سے باندھا جاتا ہو اور مریض جنبی ہو تو وہ کھپاچ پر ہی مسح کرے ۱۲ رضا۔

فهو على تيمّمه مالم يجد الماء او يحدث قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رح — ہے، جب تک کہ پانی نہ پاوے، یا بے وضو نہ ہو۔

ف اس قول سے معلوم ہوا کہ ایک تیمّم سے جس قدر نمازیں پڑھے درست ہیں اور تیمّم باقی رہتا ہے جب تک کہ پانی پا دے یا بے وضو ہو وے یا اور کسی چیز سے تیمّم ٹوٹ جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

۳۱/۳ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة رح قال حدثنا حماد عن ابراهیم قال انه احب الیّ اذا تیمّم ان یبلغ المرفقین قال محمد وبه ناخذ ولا یجزئه التیمّم حتی یتیمم الی المرفقین وهو قول ابی حنیفة رضی الله تعالٰی عنه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بہت پیارا میرے نزدیک یہ ہے کہ جب کوئی تیمم کرے تو دونو بازو کہنیوں تک ملے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ تیمم اس کو کافی نہیں یہاں تک کہ دونوں بازو کہنیوں تک ملے۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب واسطے منہ کے ہے اور ایک ضرب واسطے دونوں بازوؤں کے مونڈھوں تک اور بعضے کہتے ہیں کہ تیمم میں اپنے دونو بازو کہنیوں تک ملے اور بعضے کہتے ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ پہنچے تک ملے پھر کہا کہ صحیح قول یہ ہے تیمم میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ تیمم میں مٹی سے منہ کا مسح کیا جاتا ہے جیسے کہ پانی سے دھویا جاتا ہے اور سر اور دونوں پاؤں کا مسح نہیں کیا جاتا اور جس چیز کے بعض سے مسح ساقط ہے اس کے کل سے بھی ساقط ہے اور جس میں تیمم واجب ہے وہ وضو کے برابر ہوگا۔ اس واسطے کہ تیمم بدل ہے وضو کا۔ تو ثابت ہوا کہ تیمم میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملے جاویں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور ابو یوسف اور محمد کا۔

باب ابوال البهائم وغیرها

چارپایوں وغیرہ کے پیشاب کا بیان

۳۲/۱ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا رجل من اهل البصرة عن الحسن البصری انه قال لا باس ببول کل ذوات کرش قال محمد وکان ابو حنیفة یکرهه وکان یقول اذا وقع فی وضوء افسد الوضوء وان اصاب الثوب منه

ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ نہیں ہے کوئی ڈر پیشاب سے ہر صاحب کرش یعنی اوجھری والے جانور کے۔ جو جگالی کرے امام محمد نے کہا کہ مکروہ رکھتے تھے اسکو امام ابو حنیفہ رح اور کہتے تھے کہ جب پانی میں پڑ جاوے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور اگر اس سے بہت پیشاب کپڑے

Marfat.com

شَیْئٌ کَثِیْرٌ ثُمَّ صَلّٰی فِیْهِ اَعَادَ الصَّلٰوۃَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرٰی بِهٖ بَاسًا لَا یُنَجِّسُ الْمَآءَ ..... وَلَا ثَوْبًا

کو لگ جائے پھر اُس میں نماز پڑھے تو نماز دہرائی جاوے امام محمد نے کہا کہ ہم اس سے کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ نہ وہ پانی کو ناپاک کرتا ہے اور نہ کپڑے کو

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اس کا پیشاب بھی پاک ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہیں کہ حدیث عرنیین کی محمول ہے ضرورت پر پس اس سے ان کے پیشاب کی طہارت نہیں ثابت ہوتی اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ آدمی کا گوشت بالاتفاق پاک ہے اور اس کا پیشاب ناپاک ہے۔ پس اُن کا پیشاب اُن کے خون کا حکم رکھتا ہے۔ اُن کے گوشت کا حکم نہیں رکھتا پس قیاس چاہتا ہے کہ اونٹوں کا پیشاب بھی ناپاک ہو اور اُن کے پیشاب کا حکم اُن کے خون کی طرح ہو پس ثابت ہوا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا کہ سب جانوروں کا پیشاب ناپاک ہے۔ خواہ اُن کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو۔

۳۳ ۴۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُصِیْبُ ثَوْبَهٗ بَوْلُ الصَّبِیِّ قَالَ اِذَا لَمْ یَکُنْ اَکَلَ وَشَرِبَ اَجْزَاَکَ اَنْ تَصُبَّ الْمَآءَ صَبًّا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَعْجَبُ ذٰلِکَ اَنْ تَغْسِلَهٗ غَسْلًا وَّهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ اگر لڑکے کا پیشاب کسی کے کپڑے کو لگ جاوے اور وہ کھاتا پیتا نہ ہو تو اس پر پانی بہانا کافی ہے۔ امام محمد نے کہا کہ بہت پسند یہ ہے۔ کہ اس کو دھو ڈالے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ شیر خوار لڑکے کا پیشاب کہ طعام نہ کھاتا ہو پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے یعنی خواہ طعام کھاتی ہو یا نہ کھاتی ہو اور دیگر علما کہتے ہیں۔ کہ دونوں کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہیں کہ حدیث میں پانی چھڑکنے سے پانی بہانا مراد ہے جیسے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے پھر بہت سی حدیثوں کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ شیر خوار لڑکے کے پیشاب کا حکم یہ ہے کہ اس کو دھو یا جاوے لیکن اس میں صرف پانی بہا دینا بھی کافی ہے بخلاف لڑکی کے کہ اس میں دھونا متعین ہے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کھانا کھانے کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کے پیشاب کا ایک حکم ہے۔ پس قیاس چاہتا ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے بھی دونوں کا پیشاب ناپاک ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رح کا۔

۳۴ ۴۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَبُوْلُ قَائِمًا وَّمَعَهٗ دَرَاهِمُ فِیْهَا کِتَابٌ یَّعْنِی الْقُرْاٰنَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اُس مرد کے حق میں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرے اور اس کے ساتھ درہم ہوں کہ اُن میں قرآن لکھا ہو تو ابراہیم نے کہا اُس

Marfat.com

فَكَرِهَهُ وَقَالَ تَكُوْنُ فِيْ هِمْيَانٍ اَوْ مَصْرُوْرَةٍ اَحْسَنُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ نَكْرَهُ اَنْ يُبَاشِرَهَا بِيَدِهٖ وَفِيْهَا الْقُرْاٰنُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

کو مکروہ رکھا اور کہا کہ درہموں کا ہمیانی اور تھیلی میں ہونا اچھا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ ان کو ہاتھ لگانا ہمارے نزدیک مکروہ ہے حالانکہ اُن میں قرآن ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

۲۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَبُوْلُ قَائِمًا قَالَ اَنْتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَفَحَّجَ ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنْ نُفَحِّجَهُ تَشَفُّقًا مِنَ الْبَوْلِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اُس مرد کے حق میں کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرے ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم کی گھوڑے پاس آئے اور آپ کیساتھ اصحاب تھے سو آپ نے پاؤں کشادہ کئے پھر کھڑے ہوکر پیشاب کیا سو بعض اصحاب نے کہا کہ یہانتک کہ ہم نے آپ کے پاؤں میں کشادگی دیکھی واسطے خوف پیشاب کے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہے مگر جہاں تک ممکن ہو پاؤں کو کھول کر رکھے کہ کوئی چھینٹ نہ پڑے

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ

استنجے کا بیان

۳۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقُوا الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا نَرٰى اَنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَاْتُوْنَ الْخَلَاءَ اِسْتِهْزَاءً بِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَعَمْ فَسَاَلُوْهُمْ فَقَالُوْا اَمَرَنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرُوْجِنَا وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ وَلَا بِرَجِيْعٍ وَاَنْ نَسْتَنْجِيَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالْغُسْلُ بِالْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مشرکین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں سے ملے تو استہزاءً کہنے لگے کہ تمہارا صاحب تم کو پاخانے کا طریق سکھاتا ہے مسلمانوں نے کہا کہ ہاں مشرکین نے ان سے پوچھا مسلمانوں نے کہا کہ حکم کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ متوجہ ہوں ہم قبلہ کی طرف اپنے ستروں کے ساتھ اور نہ استنجا کریں اپنے داہنے ہاتھ سے اور نہ استنجا کریں ہڈی کے ساتھ نہ گوبر کے ساتھ اور یہ کہ استنجا کریں ہم تین پتھروں کے ساتھ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ ڈھیلوں سے استنجا کرنا کافی ہے اور پانی سے استنجا

لہ یعنی کافروں نے بطور تمسخر و استہزا مسلمانوں سے دریافت کیا تھا کہ کیا تمہارا رسول تم کو پاخانے و پیشاب کرنے کا بھی طریقہ سکھلاتا ہے مسلمانوں نے اس کے جواب میں کہا کہ ہاں اور یہ حدیث بیان کی۔

اَحَبُّ اِلَیْنَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ۔ کرنا ہمارے نزدیک بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ تین سے کم ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنا درست نہیں اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ سلیمان سے روایت ہے کہ منع کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ اکتفا کریں تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ اور بعض علماء کہتے ہیں کہ کوئی عدد معین واجب نہیں بلکہ واجب وہ چیز ہے جس سے گندگی دور ہوا ور محل پاک ہوجاوے خواہ تین ڈھیلے ہوں یا اس سے کم وبیش اور طاق ہوں یا جفت اور کہتے ہیں کہ تین ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم استحباب پر محمول ہے حضرت ابوہریرہ کی حدیث کی بنا پر کہ جو کوئی ڈھیلے لے تو چاہیئے کہ طاق لے جس نے یہ کیا اس نے اچھا کیا ورنہ کچھ حرج نہیں اور ابن مسعود کی حدیث کی بنا پر کہ میں حضرت کے پاس دو پتھر اور لید لایا تو آپ نے پتھر لئے اور لید پھینک دی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین اور طاق ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم استحبابی ہے فرضی نہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب پانی سے استنجا کیا جائے اور پاخانے اور پیشاب کا رنگ اور بو باقی نہ رہے تو استنجے کی جگہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اس کا رنگ اور بو دور نہ ہو تو پھر دھونے کی حاجت پڑتی ہے یہاں تک کہ اس کا رنگ اور بو دور ہو خواہ دوسری بار ہو یا تیسری چوتھی وغیرہ بار میں ہو یعنی پانی کے ساتھ استنجا کرنے میں کوئی عدد معین واجب نہیں کہ مثلاً دو بار ہو یا تین بار بلکہ اس میں واجب وہ چیز ہے کہ اس سے پاکی حاصل ہو اور پاخانے اور پیشاب کا نشان باقی نہ رہے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ ڈھیلوں میں بھی کوئی عدد معین واجب نہ ہو کہ اس سے کم وبیش کفایت نہ کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح اور ابویوسف اور محمد رح کا۔

بَابُ ۱۲ مَسْحِ الْوَجْهِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِالْمِنْدِيْلِ وَقَصِّ الشَّارِبِ
وضو کے بعد رومال سے منہ پونچھنے اور لبین کاٹنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَتَوَضَّأُ فَیَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالثَّوْبِ قَالَ لَا بَاْسَ ثُمَّ قَالَ اَرَاَیْتَ لَوِ اغْتَسَلَ فِیْ لَیْلَۃٍ بَارِدَۃٍ اَیَقُوْمُ حَتّٰی یَجِفَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی وضو کے بعد اپنا منہ کپڑے سے پونچھے تو کچھ حرج نہیں پھر ابراہیم نے کہا کہ بھلا تو کہ اگر کوئی جاڑے کی رات میں نہالے تو کیا کھڑا رہے یہاں تک کہ اس کا بدن خشک ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

Marfat.com

٣٨/٢ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم فی الرجل یقص اظفاره و یاخذ من شعره قال یمر علیه الماء قال محمد وسمعت ابا حنیفة یقول ربما قصصت اظفاری واخذت من شعری فلم اصبه الماء حتی اصلی قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول الحسن البصری

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنے ناخن کاٹے یا بال لے تو اس پر پانی بہائے امام محمدؒ نے کہا کہ میں نے ابو حنیفہ سے سنا کہتے تھے کہ میں نے اکثر اوقات اپنے ناخن کاٹے اور اپنے بال کترے اور میں نے ان کو پانی نہیں لگایا۔ یہاں تک کہ میں نے نماز پڑھی امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے حسن بصری کا۔

باب السواک

مسواک کرنیکا بیان

٣٩/١ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو علی عن تمام عن جعفر بن ابی طالب عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال ما لی اراکم تدخلون علی قلحا استاکوا ولولا ان اشق علی امتی لامرتهم ان یستاکوا عند کل صلوة قال محمد والسواک عندنا من السنة لا ینبغی ان یترک

ترجمہ جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ہے مجھ کو کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ داخل ہوتے ہو مجھ پر اس حال میں کہ تمہارے دانت زرد ہیں مسواک کرو اور اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا۔ امام محمد نے کہا کہ مسواک کرنا ہمارے نزدیک سنت ہے۔ اس کو چھوڑنا مناسب نہیں

٤٠/٢ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال یستاک المحرم من الرجال والنساء قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مسواک کرے محرم احرام کی حالت میں مرد ہو یا عورت۔ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

باب وضوء المرأة ومسح الخمار

عورت کے وضو کرنے اور دوپٹہ پر مسح کرنے کا بیان

٤١/١ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال تمسح المرأة علی راسها علی الشعر ولا یجزئ لها ان تمسح علی خمارها

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وضو میں عورت اپنے سر کے بالوں پر مسح کرے اور اپنی اوڑھنی پر مسح کرنا اس کو کافی نہیں۔ امام محمدؒ

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح کا

٣٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا یُجْزِئُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَمْسَحَ صُدْغَیْهَا حَتّٰی تَمْسَحَ رَاْسَهَا كَمَا یَمْسَحُ الرَّجُلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ اِذَا مَسَحَتْ مَوْضِعَ الشَّعْرِ فَمَسَحَتْ مِنْ ذٰلِكَ مِقْدَارَ ثَلٰثِ اَصَابِعَ اَجْزَاهَا وَاَحَبُّ اِلَیْنَا اَنْ تَمْسَحَ كَمَا یَمْسَحُ الرَّجُلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم نخعی نے کہا کہ نہیں کفایت کرتا عورت کو مسح کرنا اپنے دونوں کنپٹیوں پر یہاں تک کہ مرد کی طرح اپنے سر کا مسح کرے امام محمد رح نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جب بقدر تین انگلیوں کے بالوں کی جگہ پر مسح کرے تو اس کو کفایت کرتا ہے اور محبوب تر ہمارے نزدیک یہ بات ہے کہ عورت مرد کی طرح مسح کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ ۱۵

غسل جنابت کا بیان

٣٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب مرد اور عورت کی ختنے کی جگہ آپس میں ملے تو نہانا واجب ہوجاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ف یعنے جب مرد کا ذکر عورت کے فرج میں غائب ہو تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی خواہ منی نکلے یا نہ نکلے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور اصحاب اور تابعین کا اور جو ان کے پیچھے ہیں، اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ اگر منی نہ نکلے تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگرچہ مرد کا ذکر عورت کے فرج میں داخل ہو، امام طحاوی نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہے اور غسل ہر حال میں واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اور اس پر اب اجماع ہو چکا ہے۔

٣٤ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ السَّبِیْعِیُّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصِیْبُ مِنْ اَهْلِهٖ اَوَّلَ اللَّیْلِ فَیَنَامُ وَلَا یُصِیْبُ مَاءً فَاِنِ اسْتَیْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت اول رات کو اپنی بی بی سے صحبت کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے اگر پچھلے رات کو جاگتے تو پھر صحبت کرتے اور غسل کرتے امام محمد رح نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ جب مرد اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر غسل یا وضو کرنے سے پہلے سو جائے

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا بَأْسَ اِذَا اَصَابَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ اَوْ يَتَوَضَّأَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ — تو اس میں کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی کو جنابت کی حالت میں سونا درست ہے اگرچہ نہ غسل کیا ہو نہ وضو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہانے میں دیر کرنی درست ہے

۷۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ الْوَطْئُ يُوْجِبُ الصَّدَاقَ وَيَهْدِمُ الطَّلَاقَ وَيُوْجِبُ الْعِدَّةَ وَلَا يُوْجِبُ صَاعًا مِنْ مَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مرد کا عورت سے صحبت کرنا مہر کو واجب کرتا ہے اور طلاق کو ڈھا دیتا ہے اور عدت کو واجب کرتا ہے تو ایک صاع پانی کو کیوں واجب نہیں کرتا یعنی جب محض دخول سے مہر واجب ہو جاتا ہے اور رجوع ثابت ہوتا ہے اور عدت واجب[1] ہو جاتی ہے اگرچہ منی نہ نکلے تو پھر اس سے غسل واجب کیوں نہیں ہوتا امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ جب دونوں ختنے آپس میں ملیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ
ایک ہی برتن سے مرد و عورت کے غسل جنابت کا بیان

۷۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ اَزْوَاجِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيْعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا بِغُسْلِ الْمَرْاَةِ مَعَ الرَّجُلِ بَدَاَتْ قَبْلَهٗ اَوْ بَدَا قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی بعض بی بی غسل کرتے تھے ایک برتن سے اس حال میں کہ دونوں تنازع کرتے تھے یعنی باری سے ایک دوسرے کے بعد برتن سے پانی اٹھاتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو مرد کے ساتھ غسل کرنے میں کچھ ڈر نہیں خواہ عورت پانی اٹھاوے یا مرد اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مرد کو عورت کے بچے پانی سے وضو کرنا اور عورت کو مرد کے بچے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ اس میں کچھ ڈر نہیں اور دلیل ان کی عائشہؓ اور ام سلمہؓ وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ایک بیوی ایک برتن سے نہاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ

[1] اسواسطے کہ اگر صحبت کے پیشتر طلاق دے دے تو عدت واجب نہیں ہوتی۔

Marfat.com

مجھ سے پہلے پانی اُٹھاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم ایک دوسرے سے آگے پیچھے پانی اُٹھاتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے پھر کہا کہ اس پر عقلی دلیل یہ ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جب مرد اور عورت دونوں اکٹھے ایک برتن سے پانی اُٹھاویں تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجاست کے پڑنے سے پانی ہر حال میں ناپاک ہو جاتا ہے خواہ وضو سے پہلے نجاست پڑے یا اس کے ساتھ پڑے اور جبکہ مرد اور عورت کا ایک باسن سے اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا تو قیاس چاہتا ہے کہ ایک دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا بھی درست ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا اور ابو یوسف رح اور محمد رح کا۔

بَابُ غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَالْحَائِضِ

حائضہ اور مستحاضہ کے غسل کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِنَّمَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتِ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمَكَّثُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ وَقْتِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتّٰى تَفْرُغَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ اَنَّهَا تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ فِيْ وَقْتِ الْاٰخِرِ وَلَيْسَ عَلَيْهَا عِنْدَنَا الَّا غُسْلٌ وَّاحِدٌ حَتّٰى تَمْضِيَ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۴۷ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ استحاضہ والی عورت ظہر کی نماز چھوڑ دے یہاں تک کہ جب اخیر وقت ہو تو نہائے اور ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے پھر ٹھیرے یہاں تک کہ جب مغرب کی نماز کا وقت ہو تو نماز چھوڑ دے یہاں تک کہ جب اس کا اخیر وقت ہو تو نہائے اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھے یہاں تک کہ فارغ ہو۔ امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے، لیکن ہم دوسری حدیث کو لیتے ہیں کہ استحاضہ والی ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے اور اخیر وقت میں ہر نماز پڑھے اور نہیں واجب ہے اس پر مگر ایک بار نہانا یہاں تک کہ اس کے حیض کے دن گذر یں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ قَاضِي الْيَمَامَةِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا اِذَا مَضَتْ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۴۸ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے استحاضہ والی کا حکم پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ جب اس کے حیض کے دن گذر جاویں تو نہائے پھر ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے اور نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی حدیث کو ہم لیتے ہیں۔

Marfat.com

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لئے تازہ غسل کرے اُن کی دلیل ام حبیبہؓ کی حدیث ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ظہر اور عصر کی نماز کیلئے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشاء کی نماز کے لئے ایک غسل کرے اور ظہر[1] اور مغرب کی نماز اخیر وقت میں پڑھے اور عصر اور عشا کی نماز اوّل وقت میں پڑھے اور بعضے کہتے ہیں کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر نہائے اور ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے اُن کی دلیل فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث ہے پھر کہا کہ ہر نماز کے لئے غسل کرنا یا ایک غسل سے دو نمازیں جمع کرنا یہ دونوں حکم منسوخ ہیں ان پر عمل کرنا درست نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جب حیض کے دن گذر جاویں تو غسل کرے پھر ہر نماز کے لئے نیا وضو کیا کرے اور جب تک نماز کا وقت باقی رہے وضو باقی رہتا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح اور محمد رح کا۔

بَابُ الْحَائِضِ فِیْ صَلٰوتِہَا

نماز کے وقت حیض آنے کا بیان

۴۹ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِیْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَیْسَ عَلَیْهَا اَنْ تَقْضِیَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ فَاِذَا طَهُرَتْ فِیْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلْتُصَلِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز کے وقت کسی عورت کو حیض آجاوے۔ تو اُس پر اُس نماز کا قضا کرنا واجب نہیں اور جب نماز کے وقت حیض سے پاک ہو تو چاہیئے کہ نماز پڑھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۵۰ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اُجْنِبَتِ الْمَرْاَةُ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَیْسَ عَلَیْهَا غُسْلٌ فَاِنَّ مَا بِهَا مِنَ الْحَیْضِ اَشَدُّ مِمَّا بِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا غُسْلَ عَلَیْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ مِنْ حَیْضِهَا فَتَغْتَسِلُ غُسْلًا

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت جنبی ہو پھر اس کو حیض آوے یعنی نہانے سے پہلے تو اس پر جنابت کے سبب سے نہانا فرض نہیں اسواسطے کہ حیض سخت تر ہے جنابت سے یعنی نہانے سے پاکی حاصل نہیں ہوتی اس واسطے کہ حیض جنابت سے زیادہ تر ناپاک ہے پس جنابت سے نہانے کا کچھ فائدہ نہیں امام محمد نے کہا

---

[1] یعنی ظہر کی نماز کو اس وقت تک تاخیر کرے کہ عصر کی نماز کا اول وقت ہو جائے پھر ظہر اور عصر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھے۔ ایسا ہی مغرب کی نماز کو تاخیر کرے کہ عشا کی نماز کا اول وقت ہو جائے پھر مغرب اور عشا دونوں نمازیں اکٹھی پڑھے ۱۲ منہ ۱۲

Marfat.com

وَاحِدًا لَهُمَا جَمِيعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رح

٥١ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَهُرَتِ الْمَرْاَةُ فِي وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتّٰى يَذْهَبَ الْوَقْتُ بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ مَشْغُوْلَةً فِيْ غُسْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ فِيْ وَقْتٍ لَا تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ تَغْتَسِلَ فِيْهِ حَتّٰى يَمْضِيَ الْوَقْتُ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ

کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسپر نہانا واجب نہیں یہانتک کہ اپنے حیض سے پاک ہو حیض اور جنابت دونوں کیلئے صرف ایکبار نہانا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت نماز کے وقت حیض سے پاک ہو اور غسل نہ کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت گذر جاوے بعد اس کے وہ نہانے میں مشغول ہو تو اس پر نماز کی قضا نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب خون ایسے وقت میں بند ہو کہ نماز کے وقت گذرنے سے پہلے نہانے پر قادر نہ ہو تو اس پر اس نماز کا دہرانا فرض نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ النِّسَاءِ وَالْحُبْلٰى تَرَى الدَّمَ ١٩

نفاس والی اور حاملہ خون دیکھنے پر کیا کرے

٥٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ النُّفَسَاءُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَقْتٌ تَقَعَّدَتْ بِاَيَّامِ نِسَاءِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّهَا نُفَسَاءُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ اِزْدَادَتْ عَلٰى ذٰلِكَ اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّاَتْ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَصَلَّتْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نفاس والی عورت کا کوئی وقت معین نہ ہو تو اپنے قبیلے کی عورتوں کے دنوں کا اندازہ کرے یعنی اتنے دن نفاس شمار کرے امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے لیکن وہ چالیس دن نفاس والی ہے یعنی چالیس دن تک وہ خون نفاس شمار کیا جاوے گا اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو تو غسل کرے اور ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

٥٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا رَاَتِ الْحُبْلَى الدَّمَ فَلَيْسَتْ بِحَائِضٍ فَلْتُصَلِّ وَلْتَصُمْ وَلْيَاْتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الطَّاهِرَةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جب حمل والی عورت خون دیکھے تو وہ حیض نہیں پس چاہیئے کہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اس کا خاوند اس سے صحبت کرے اور کرے جو پاک عورت کرتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

Marfat.com

۵۴ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال الحبلی تصلی ابدا مالم تضع وان رأت الدم لان الحبل لا یکون حیضا وان اوصت وھی تطلق ثم ماتت فوصیتھا من الثلث قال محمد وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ حمل والی ہمیشہ نماز پڑھتی رہے یہاں تک کہ بچہ جنے۔ اگرچہ خون دیکھے اسواسطے کہ حمل حیض نہیں ہوتا۔ اور اگر وصیت کرے خیرات وغیرہ کی اس حال میں کہ بچہ جنے کی درد میں مبتلا ہو پھر مر جائے تو اس کی وصیت تہائی مال ہی سے جاری ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

باب المرأۃ تری فی المنام مایری الرجل

مرد کی طرح عورت کے احتلام کا بیان

۵۵ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم ان ام سلیم بنت ملحان اتت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسألہ عن المرأۃ تری فی المنام مایری الرجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأت المرأۃ منکن مایری الرجل فلتغتسل قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ام سلیم حضرت کے پاس آئیں اس عورت کا حکم پوچھنے کو کہ خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے یعنے احتلام کو تو حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی عورت خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو چاہیئے کہ نہائے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب الاذان

اذان کا بیان

۵۶ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم قال لا باس بان یؤذن المؤذن وھو علی غیر وضوء قال محمد وبہ ناخذ لا نری بذلک باسا ونکرہ ان یؤذن جنبا وھو قول ابی حنیفۃ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر مؤذن بے وضو اذان دے تو کچھ گناہ نہیں امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ گناہ نہیں دیکھتے اور جنبی کو اذان دینی مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

۵۷ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم انہ قال فی المؤذن یتکلم فی اذانہ قال لا آمرہ ولا انہاہ قال محمد واما نحن فنری ان لا یفعل وان فعل لم ینقض

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر مؤذن آذان میں کلام کرے تو میں نہ اس کو حکم کرتا ہوں نہ منع کرتا ہوں امام محمد نے کہا کہ ایسا نہ کرے اور اگر ایسا کیا تو اس سے اذان نہیں ٹوٹتی اور یہی

ذٰلِكَ اِذَا نِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

قول ہے امام ابو حنیفہ کا

٥٨/٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنِ التَّثْوِيْبِ قَالَ هُوَ مِمَّا اَحْدَثَهُ النَّاسُ وَهُوَ حَسَنٌ مِمَّا اَحْدَثُوْا وَذَكَرَ اَنَّ تَثْوِيْبَهُمْ كَانَ حِيْنَ يَفْرُغُ الْمُؤَذِّنُ مِنْ اَذَانِهِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے تثویب کا حکم پوچھا۔ اس نے کہا کہ یہ بدعت لوگوں نے نکالی ہے اور وہ اچھی بدعت ہے اور اس نے ذکر کیا کہ تھی تثویب اُن کی جب کہ فارغ ہوتا مؤذن اذان سے یہ کہ نماز سونے سے بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

ف تثویب کے معنی ہیں پکارنے کے واسطے نماز کے یعنی اذان کے بعد دوسری بار لوگوں کو نماز کے لئے پکارنا درست ہے اور جب پکارے تو اس طور سے کہے الصلوٰۃ جامعۃ یا کہے الصلوٰۃ خیر من النوم

٥٩/٤ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بلال کی اذان کا اخیر یہ تھا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہیں کوئی لائق بندگی کے سوا اُس کے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

٦٠/٥ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اذان اور تکبیر دو دو کلمے ہیں یعنی انکا ہر کلمہ دو دو بار کہنا چاہیئے سوائے پہلی تکبیر کے کہ وہ چار بار کہنی چاہیئے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ اذان کے ابتدا میں اللہ اکبر دو بار کہنا چاہیئے اور دوسرے علماء کا یہ مذہب ہے کہ چار بار کہنا چاہیئے اور یہی قول صحیح ہے اور حدیثوں کے موافق ہے

٦١/٦ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِلْقَوْمِ اَنْ يَّقُوْمُوْا فَيَصُفُّوْا فَاِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ كَبَّرَ الْاِمَامُ

ترجمہ طلحہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو لوگوں کو لائق ہے کہ اٹھ کھڑے ہوں اور صفیں باندھیں اور جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو اسوقت امام تکبیر تحریمہ کہے امام محمد نے

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اِنْ كَفَّ الْاِمَامُ حَتّٰی یَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ اِقَامَتِهٖ ثُمَّ كَبَّرَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اَیْضًا كُلُّ ذَالِكَ حَسَنٌ۔

کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اگر ٹھہر رہا امام یہاں تک کہ مؤذن تکبیر سے فارغ ہو پھر تکبیر تحریمہ کہی تو اس میں بھی کچھ گناہ نہیں سب طرح سے بہتر ہے

۶۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ اَذَانٌ وَلَا اِقَامَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ عورتوں کو اذان دینے اور اقامت کہنے کا حکم نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

بَابُ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ

نماز کے اوقات کا بیان

۶۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَحْضُرَ الصَّلٰوتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یُبَكِّرَ بِالصَّلٰوتِ ثُمَّ اَمَرَهٗ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فَاَخَّرَ الصَّلٰوَاتِ كُلَّهَا ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوتِ مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ وَقْتٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالْمَغْرِبُ وَغَیْرُهَا عِنْدَنَا فِیْ هٰذَا سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّا نَكْرَهُ تَاْخِیْرَهَا اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس نماز کا وقت پوچھنے کو آیا تو حضرت نے اس کو حکم کیا کہ آپ کے ساتھ سب نمازوں میں حاضر رہے پھر آپ نے بلال کو سب نمازیں اول وقت پڑھنے کا حکم دیا پھر آپ نے اس کو دوسرے دن حکم کیا سب نمازیں اخیر وقت میں پڑھیں پھر فرمایا کہاں ہے نمازوں کا وقت پوچھنے والا ان دونوں وقتوں کے درمیان نمازوں کا وقت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ہمارے نزدیک مغرب کی نماز وغیرہ اس میں برابر ہے لیکن جب آفتاب ڈوب جاوے تو اس کو تاخیر کرنا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۶۴ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ عَنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ یُؤَخَّرُ الظُّهْرُ فِی الصَّیْفِ حَتّٰی تَبْرُدَ وَبِهَا وَنُصَلِّیْ فِی الشِّتَاءِ حِیْنَ تَزُوْلُ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ ظہر کی نماز دوزخ کے جوش سے ٹھنڈے وقت پڑھا کرو امام محمد نے کہا کہ گرمی میں ظہر کی نماز میں تاخیر کیجاوے یہاں تک کہ ٹھنڈے وقت میں پڑھی جاوے اور سردی میں

Marfat.com

الشَّمْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

جب آفتاب ڈھلے تو اس وقت پڑھی جائے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

٦٥ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَظَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِلَى الشَّمْسِ حِينَ غَرَبَتْ فَقَالَ هٰذَا حِينُ دُلُوكِهَا۔

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب سورج ڈوبا تو ابن مسعود نے اس کی طرف نظر کی اور یہ فرمایا یہ وقت دلوک کا یعنی آیت میں دلوک الشمس سے مراد آفتاب کا ڈوبنا ہے

ف اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت مغرب کا وہ ہے جب کہ آفتاب غروب ہو اور اس کے اخیر وقت میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ جب سرخی دور ہو جائے تو مغرب کا وقت نکل جاتا ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سفیدی ڈوبنے تک باقی رہتا ہے یہ قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ اس کا وقت سفیدی ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔ انتہی۔

بَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ

جمعہ اور عیدین کے دن نہانے کا بیان

٦٦ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ إِنِ اغْتَسَلْتَ فَهُوَ حَسَنٌ وَإِنْ تَرَكْتَهُ فَحَسَنٌ

ترجمہ ابراہیم نے جمعہ کے غسل کے متعلق کہا کہ اگر تو نہائے تو بہتر ہے اگر نہ نہائے تو بہتر ہے

٦٧ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ وَلَا يَغْتَسِلُ قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا اغْتَسَلْتَ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ فَهُوَ أَفْضَلُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ فَلَا بَأْسَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ عیدگاہ کی طرف نکلے اور غسل نہ کیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو جمعہ اور عید کے دن نہا لے تو افضل ہے اور اگر نہ نہائے تو اس میں بھی کچھ گناہ نہیں

٦٨ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَأْتِي فِي الْعِيدَيْنِ وَمَا نَغْتَسِلُ وَقَالَ إِنِ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہم عیدین میں آتے تھے اور غسل نہ کرتے تھے اور کہا اگر تو نہائے تو بہتر ہے۔

٦٩ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَبِهَا وَنِعْمَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن نہایا تو اس نے اچھا کیا۔ اور جو نہ نہایا تو اس نے بھی اچھی خصلت لی اور وہ بہتر خصلت ہے امام محمد نے کہا کہ اس سب کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

Marfat.com

باب ۲۷ افتتاح الصلوٰۃ ورفع الایدی والسجود علی العمامۃ
نماز شروع کرنے ہاتھ اٹھانے اور پگڑی پر سجدہ کرنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم ان ناسا من اہل البصرۃ اتوا عمر بن الخطاب لم یاتوہ الا لیسالوہ عن افتتاح الصلوٰۃ قال فقام عمر بن الخطاب فافتتح الصلوٰۃ وہم خلفہ ثم جہر فقال سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک **قال محمد** وبھذا ناخذ فی افتتاح الصلوٰۃ ولکنا لا نریٰ ان یجھر بذالک الامام ولا من خلفہ وانما جھر بذالک عمر لیعلمہم ما سالوہ عنہ وکذالک بلغنا عن ابراہیم انہ قال لا ترفع یدیک فی شیٔ من صلاتک بعد المرۃ الاولیٰ قال محمد وبہ ناخذ وھو

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ بصرے کے لوگ عمر کے پاس آئے صرف اس واسطے ان کے پاس آئے۔ کہ ان سے نماز کی ابتدا کے متعلق پوچھیں۔ تو عمر نے نماز شروع کی اور وہ ان کے پیچھے کھڑے تھے پھر سبحانک اللھم آخر تک پکار کر کہا یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہوں تیری ساتھ فاضل توفیق تیری کے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بادشاہی تیری اور نہیں لائق بندگی کے کوئی سوا تیرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں نماز کی ابتدا میں لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس کو پکار کر نہ کہے نہ امام اور نہ مقتادی اور حضرت عمر رض نے صرف اس واسطے پکار کر پڑھا تھا کہ ان کو سکھادیں جو انہوں نے ان سے پوچھا۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ جب کوئی نماز شروع کرے تو اعوذ کے سوا اس پر کوئی چیز زیادہ نہ کرے خواہ امام ہو یا تنہا یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور اور علما کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ وجہت وجہی اخیر تک اس پر زیادہ کرے کہ یہ دعا حدیث سے ثابت ہو چکی ہے۔ یہ قول ابو یوسف کا ہے۔ امام محمد نے کہا کہ اسی طرح پہنچی ہم کو روایت ابراہیم سے کہ کہا کہ تو اپنی نماز میں پہلی بار کے سوا کسی چیز میں ہاتھ نہ اٹھا یعنے تکبیر تحریمہ کے سوا کسی جگہ رفع یدین نہ کر۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہیں کہ رکوع میں جاتے اور اس سے سر اٹھاتے اور پہلے التحیات سے کھڑے ہونے کے وقت رفع یدین کرنا یعنے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے واجب ہیں ان کی دلیل ابن عمر رض وغیرہ کی حدیث ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاوے ان کی دلیل عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے کہ حضرت پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے تھے۔ اور اسی طرح

Marfat.com

روایت آئی ہے علیؓ وغیرہ سے پس اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ پہلی تکبیر کے سوا کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے تھے اور یہ ہمارے نزدیک محال ہے کہ عمرؓ نے حضرتؐ کو رکوع کے وقت رفع یدین کرتے نہ دیکھا ہو اور خواص سے کچھ کم درجے کے اصحاب ہیں انہوں نے حضرت کو رفع یدین کرتے دیکھا ہو اور عمرؓ پر انکار نہ کیا پس یہی دلیل حق ہے اور صحیح ہے جس کے خلاف کرنا مناسب نہیں اور ابن عمر سے ابھی روایت کے خلاف ثابت ہو چکا ہے جیسے کہ مجاہد سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی سو پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے تھے پس معلوم ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہے ورنہ ابن عمرؓ اس کے خلاف نہ کرتے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ اجماع ہے سب کا اس پر کہ نمازی پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے اور سجدوں کے درمیان کی تکبیر کے ساتھ نہ اٹھاوے اور تکبیر تحریمہ فرض ہے بغیر اس کے نماز درست نہیں اور سجدوں کی تکبیر سنت ہے اس کی ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور ہم دیکھتے ہیں کہ رکوع وغیرہ کی تکبیر بھی سنت ہے پس اس میں بھی رفع یدین نہ کی جاوے گی اور یہی قول ہے امام ابو یوسف اور ابو حنیفہ اور محمد کا۔

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُكَبِّرْ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ فَلَيْسَ فِيْ صَلٰوةٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ حِيْنَ كَبَّرَ تَكْبِيْرَةَ الرُّكُوْعِ كَبَّرَهَا مُنْتَصِبًا يُرِيْدُ بِهَا (اي قائماً) الدُّخُوْلَ فِي الصَّلٰوةِ فَيُجْزِئُهٗ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی نماز کے شروع کے وقت تکبیر نہ کہے اس کی نماز نہیں۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں مگر یہ کہ رکوع کرنے کے وقت رکوع کی تکبیر کھڑے ہونے کی حالت میں کہی ہو اور اس سے نماز میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کو رکوع کی تکبیر کافی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْهَبٍ اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ عثمان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی جب وہ سجدہ کرتے تھے یا سجدے سے اٹھتے تو اس وقت اللہ اکبر کہتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

ف اول زمانے میں اس مسئلے میں اختلاف تھا بعضے کہتے تھے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا اور کوئی تکبیر نہیں لیکن اب سب کا اجماع ہو چکا ہے اس پر کہ ہر نیچے جانے اور سر اٹھانے کے ساتھ اللہ اکبر کہے

Marfat.com

۱۳۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالسُّجُوْدِ عَلَى الْعِمَامَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ پگڑی پر سجدہ کرنے کا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ پگڑی پر سجدہ کرنے کا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ ۲۵

نماز میں بلند آواز سے قرأت کا بیان

۱۳۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ صَلّٰى فِيْ جَانِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَحَرَصَ عَلٰى اَنْ يَّسْمَعَ صَوْتَهٗ فَلَمْ يَسْمَعْ غَيْرَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا يُرَدِّدُهَا مِرَارًا فَظَنَّ الرَّجُلُ اَنَّهٗ يَقْرَأُ طٰهٰ قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا فِيْ صَلٰوةِ النَّهَارِ فَلَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّقِفَ الرَّجُلُ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ مِثْلِ هٰذَا يَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ فِي التَّطَوُّعِ فَاَمَّا فِي الْمَكْتُوْبَةِ فَلَا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو اس شخص نے کہ ابن مسعود کے پہلو میں نماز پڑھی اور اس کی آواز سننے کی حرص تھی مگر نہ سنی لیکن اس نے سنا کہتے تھے رب زدنی علما اس کو بار بار پڑھتے تھے۔ اس مرد نے گمان کیا کہ وہ سورۃ طٰہٰ پڑھتے تھے امام محمد رح نے کہا کہ یہ حکم دن کی نماز میں ہے کہ ہم اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ آدمی قرآن کی کسی آیت پر اس طرح ٹھہر کر نفل نماز میں اپنے لئے دعا مانگے لیکن فرض نماز میں اس طرح دعا مانگنی درست نہیں

بَابُ التَّشَهُّدِ ۲۶

تشہد کا بیان

۱۳۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَالتَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت سکھاتے ہم کو نماز میں التحیات پڑھنا اور تکبیر کہنا جیسے کہ ہم کو سورہ قرآن کی سکھاتے تھے۔

۱۳۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى اَنْ يُّزَادَ فِي التَّشَهُّدِ وَلَا يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد نے کہا کہ میں کہتا تھا بسم اللہ ابراہیم نے کہا کہ کہہ التحیات للہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ التحیات میں نہ کوئی حرف زیادہ کرے اور نہ کم کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

۱۳۷ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَتَشَهَّدُوْنَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت کے زمانے میں التحیات پڑھتے تھے سو اپنے

Marfat.com

عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُوْنَ فِیْ تَشَهُّدِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

التحیات میں کہتے تھے خدا پر سلام کو حضرت ایک دن نماز سے پھرے اور اپنے منہ سے اُن کے سامنے ہوئے اور فرمایا نہ کہو خدا پر سلام اسلئے کہ خدا صاحب ہے سلامتی کا لیکن اس طرح کہو کہ سلام ہے ہم پر اور خدا کے سب نیک بندوں پر امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ نماز کی نماز میں حضرت عمرؓ کا التحیات پڑھے کہ اس میں التحیات للہ کے بعد الزاکیات للہ کا لفظ زیادہ ہے۔ اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ ابن مسعود کا التحیات پڑھے یعنی جو کہ اب لوگوں میں مشہور اور مروج ہے پھر کہا کہ اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس پر سب کا اجماع ہے بخلاف اور التحیات کے کہ اس پر اجماع نہیں اور نیز اس میں زیادہ تشدید ہے کہ اس کے غیر میں اس قدر تشدید نہیں اور نیز ابن مسعود کی حدیث بالاتفاق صحیح ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمدؒ کا

بَابُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ کو جہر سے پڑھنا

۴۸/۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهٗ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَعِنْ عَنْ کَلِمَاتِکَ هٰذِهٖ فَاِنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَلَمْ اَسْمَعْهَا مِنْهُمْ۔

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ اُس نے پکار کر بسم اللہ کہی۔ تو جب وہ نماز سے پھرا۔ تو عبداللہ (یہ بریدہ کی کنیت ہے) نے کہا یہ کلمے تیرے کسی سے مروی ہیں یعنی تو نے بسم اللہ کا پکار کر کہنا کس سے لیا ہے تحقیق کہ میں نے نماز پڑھی پیچھے حضرت کے اور پیچھے ابوبکرؓ کے اور پیچھے عمرؓ کے اور پیچھے عثمانؓ کے سو میں نے ان سے بسم اللہ نہیں سنی۔

۴۹/۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِی الرَّجُلِ یَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ نے اس مرد کے حق میں کہا جو بسم اللہ پکار کر پڑھے کہ وہ گنوار ہے اور نہ ابن مسعود بسم اللہ

Marfat.com

أَنَّهَا أَعْرَابِيَّةٌ وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

پکار کر کہتے تھے اور نہ کوئی اُن کے ساتھیوں میں سے کہتا تھا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحؒ کا۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ سورۃ الحمد کی جزء ہے اور سورۃ الحمد کے ساتھ جہریہ نماز میں پکار کر اور سریہ میں آہستہ پڑھی جائے اور بعضے کہتے ہیں کہ سب نمازوں میں آہستہ کہی جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ بالکل نہ کہی جاوے نہ پکار کر اور نہ آہستہ پھر بسم اللہ آہستہ پڑھنے کی بہت سی حدیثیں بیان کیں پھر کہا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ قرآن کی جزء نہیں اس واسطے کہ اگر قرآن کی جزء ہوتی تو جس جگہ قرآن پکار کر پڑھا جاتا ہے وہاں بسم اللہ بھی پکار کر پڑھی جاتی جیسے کہ سورۂ نمل میں پکار کر پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بسم اللہ آہستہ پڑھی جائے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور ابو محمد کا۔

۸۰ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْإِمَامُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَآمِينَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزیں ہیں کہ امام ان کو آہستہ پڑھے سبحانک اللہم اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین ..... امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحؒ کا

بَابُ ۲۸ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَتَلْقِينِهِ

امام کے پیچھے قرأت اور اس کی تلقین

۸۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا قَرَأَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ قَطُّ فِيمَا يُجْهَرُ فِيهِ وَلَا فِيمَا لَا يُجْهَرُ فِيهِ وَلَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ أُمَّ الْقُرْآنِ وَلَا غَيْرَهَا خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوٰةِ يُجْهَرُ فِيهِ أَوْ لَا يُجْهَرُ فِيهِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے امام کے پیچھے اور پچھلی دو رکعتوں میں کبھی کچھ نہیں پڑھا نہ الحمد اور نہ اس کے علاوہ اور نہ اس نماز میں جس میں قرآن پکار کر پڑھا جاتا ہے۔ اور جس میں آہستہ پڑھا جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ کسی نماز میں ہم امام کے پیچھے قرآن پڑھنا نہیں مناسب دیکھتے خواہ اس میں قرآن پکار کر پڑھا جاتا ہو یا آہستہ۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ حدیثیں اس باب میں مختلف آئی ہیں اور قیاس چاہتا ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے اسواسطے کہ ضرورت کے وقت امام کے پیچھے

Marfat.com

قرآن پڑھنا ساقط ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی امام کو رکوع میں پائے کہ اس حال میں اس سے امام کے پیچھے قرأت ساقط ہو جاتی ہے اور وہ رکعت صحیح ہو جاتی ہے اور جو چیز فرض ہو وہ کسی وقت ساقط نہیں ہوتی نہ ضرورت کے وقت نہ غیر ضرورت کے وقت پس اس سے ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا فرض نہیں ورنہ ضرورت کے وقت ساقط نہ ہوتا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا

۸۲ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَزِدْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تو اخیر دو رکعتوں میں الحمد پر کوئی چیز زیادہ نہ کر امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۸۳ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ خَلْفَهٗ يَقْرَاُ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَتَنْهَانِيْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعَا حَتّٰى ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت نے نماز پڑھی اور ایک مرد آپ کے پیچھے قرآن پڑھتا تھا تو حضرت کے ایک صحابی مرد اس کو نماز میں قرآن پڑھنے سے منع کرنے لگے اس نے کہا کہ کیا تو مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرآن پڑھنے سے منع کرتا ہے وہ دونوں جھگڑے یہاں تک کہ یہ بات کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی تو حضرت نے فرمایا۔ کہ جو کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اس کو کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۸۴ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَلَا تَقْرَاْ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ تو امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑھ اور ان کے سوا اور نمازوں میں نہ پڑھ امام محمد رح نے کہا کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرآن پڑھنا مناسب نہیں۔

۸۵ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاِمَامِ يَغْلَطُ بِالْاٰيَةِ قَالَ يَقْرَاُ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَاِنْ لَمْ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر امام کسی آیت میں غلطی کرے تو اس کی پچھلی آیت پڑھے اگر یہ نہ کرے تو اس کے سوا کوئی اور سورۃ پڑھے۔ اگر یہ بھی نہ کرے

Marfat.com

يفعل قرء سورة غيرها فإن لم يفعل فليركع إذا كان قد قرأ ثلاث آيات أو نحوها فإن لم يفعل فافتح عليه وهو مسيء قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

تو چاہیئے کہ رکوع کرے جب کہ تین آیتیں یا ان کے برابر پڑھ چکا ہو اگر یہ بھی نہ کرے تو مقتدی اس کو بتلا دے اور وہ گنہگار ہوتا ہے کہ اس نے رکوع کیوں نہ کیا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

(۲۸ الف) باب إقامة الصفوف وفضل الصف الأول

صفوں کا برابر کرنا اور پہلی صف کی فضیلت

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يقول سووا مناكبكم تراصوا ولا يتخللنكم الشيطان كأولاد الحذف إن الله وملائكته يصلون على مقيمي الصفوف قال محمد وبه نأخذ لا ينبغي أن يترك الصف وفيه الخلل حتى يسووا وهو قول أبي حنيفة ۸۶ ح ۱

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کہتا تھا کہ برابر کیا کرو اپنی صفوں کو اور برابر کیا کرو اپنے اپنے مونڈھوں کو اور آپس میں مل کر کھڑے ہوا کرو کہ صفوں کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہے ورنہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے درمیان گھس جاوے گا اسواسطے کہ خدا اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں صفوں کے برابر کرنے والوں پر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ صف میں کوئی جگہ خالی چھوڑنی مناسب نہیں یہاں تک کہ برابر کریں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال سألت إبراهيم عن الصف الأول أله فضل على الصف الثاني قال إنما كان يقال لا تقم في الصف يعني الثاني حتى يتكامل الصف الأول قال محمد وبه نأخذ لا ينبغي إذا تكامل الأول أن يزاحم عليه فإنه يؤذي والقيام في الصف الثاني خير من الأول ۸۷ ح ۲

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ کیا پہلی صف کو دوسری صف پر فضیلت ہے اس نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ کہا جاتا تھا کہ دوسری صف میں کھڑا نہ ہو یہاں تک کہ پہلی صف پوری ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب پہلی صف پوری ہو جاوے تو اس پر ہجوم کرنا لائق نہیں کہ وہ ایذا دیتا ہے اور دوسری صف میں کھڑے ہونا بہتر ہے پہلی سے

Marfat.com

باب ٢٩ الرجل يؤم القوم او يؤم الرجلين

دو یا زیادہ آدمیوں کی امامت کرنے والے کا حکم

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال يؤم اقرأهم لكتاب الله فان كانوا في القراءة سواء فاقدمهم هجرة فان كانوا في الهجرة سواء فاقدمهم سنا قال محمد وبه ناخذ وانما قيل اقرأهم لكتاب الله لان الناس كانوا في ذلك الزمان اقرأهم للقرآن افقههم في الدين فاذا كانوا في هذا الزمان على ذلك فليؤمهم اقرأهم فان كان غيره افقه منه واعلمهم بسنة الصلوة وهو يقرأ نحوا من قراءته فافقههما واعلمهما بسنة الصلوة اولهما بالامامة وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ امامت کرے قوم کی جو اُن میں قرآن کا بڑا قاری ہو، اگر وہ لوگ قرات میں سب برابر ہوں تو امامت کرے جس نے ان میں سے اوّل ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو ان میں سے بڑی عمر والا امامت کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جو اُن میں قرآن کا بڑا قاری ہو۔ وہ امامت کرے تو یہ صرف اس واسطے فرمایا کہ اُس زمانے میں جو قرآن کا بڑا قاری ہوتا تھا۔ وہ سب سے بڑا فقیہ ہوتا تھا اور دین کا ماہر ہوتا تھا اس لئے اس زمانے میں بھی لوگ اسی طرح پر ہوں تو ان کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو۔ اور اگر اس کا غیر اس سے زیادہ فقیہ ہو اور نماز کا عالم ہو تو امامت کے زیادہ لائق ہے۔ اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا بأس بان يؤمهم الاعرابي والعبد وولد الزنا اذا قرأ القرآن قال محمد وبه ناخذ اذا كان فقيها عالما بامر الصلوة وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس میں کہ قوم کی امامت کرے گنوار اور غلام اور حرامی جب کہ قرآن کا قاری ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب کہ فقیہ اور عالم ساتھ طریق نماز کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجلين يؤم احدهما صاحبه قال يقوم

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر دو مرد ہوں، اور ایک دوسرے کی امامت کرے، تو امام بائیں طرف کھڑا ہو امام محمد نے کہا کہ

Marfat.com

الْإِمَامُ فِي جَانِبِ الْأَيْسَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ يَكُونُ
الْمَأْمُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ

91 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا زَادَ عَلَى الْوَاحِدِ
فِي الصَّلٰوةِ فَهِيَ جَمَاعَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

92 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
قَيْسٍ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ
يُصَلِّي فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَأَقَامَ أَحَدَنَا عَنْ
يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ قَامَ بَيْنَنَا
فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هٰكَذَا اصْنَعُوا إِذَا كُنْتُمْ
ثَلٰثَةً وَكَانَ إِذَا رَكَعَ طَبَّقَ وَصَلّٰى
بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ يُجْزِئُنَا إِقَامَةُ
النَّاسِ حَوْلَنَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
لَسْنَا نَأْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ
فِي الثَّلٰثَةِ وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ إِذَا
كَانُوا ثَلٰثَةً تَقَدَّمَهُمْ إِمَامُهُمْ
وَصَلَّى الْبَاقِيَانِ خَلْفَهُ وَلَسْنَا
نَأْخُذُ أَيْضًا بِقَوْلِهِ فِي التَّطْبِيقِ
بَيْنَ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ ثُمَّ يَجْعَلُهُمَا
بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَلٰكِنَّا نَرَى أَنْ
يَضَعَ الرَّجُلُ رَاحَتَيْهِ
عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيُفَرِّجُ
بَيْنَ أَصَابِعِهِ تَحْتَ
الرُّكْبَتَيْنِ وَأَمَّا بِغَيْرِ
أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَذٰلِكَ

اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ مقتدی امام کی داہنی طرف کھڑا ہو

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز میں ایک سے زیادہ آدمی ہوں تو وہ جماعت ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

ترجمہ علقمہ بن قیس سے اور اسود سے روایت ہے کہ ہم دونوں ابن مسعود کے پاس تھے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ہم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تو ہم میں سے ایک کو اپنے داہنے کھڑا کیا اور دوسرے کو اپنے بائیں کھڑا کیا پھر آپ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ جب تم تین آدمی ہو تو اسی طرح کیا کرو۔ اور جب رکوع کرتے تھے تو تطبیق کیا کرتے تھے یعنی اپنے دونوں ہاتھ قینچی کرکے اپنی رانوں کے درمیان رکھتے تھے اور ابن مسعود نے نماز پڑھی بغیر اذان اور اقامت کے اور کہا کہ ہمارے گرد کے لوگوں کی تکبیر کافی ہے۔ امام محمد نے کہا کہ ہم تین آدمیوں میں ابن مسعود کا قول نہیں لیتے لیکن ہم کہتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو امام ان کے آگے بڑھے اور باقی اس کے پیچھے نماز پڑھیں اور تطبیق کے حکم میں بھی ہم ابن مسعود کے قول کو نہیں لیتے کہ جب وہ رکوع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ میں تطبیق کرتے تھے پھر ان کو اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ آدمی اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونو

Marfat.com

يُجْزِئ وَالْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ أَفْضَلُ وَإِنْ أَقَامَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُؤَذِّنْ فَذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ التَّرْكِ لِلْإِقَامَةِ لِأَنَّ الْقَوْمَ صَلَّوْا جَمَاعَةً هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیاں کھولکر رکھے گھٹنوں سے نیچے اور بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھنا کافی ہے لیکن اذان اور تکبیر کہنا افضل ہے اور اگر نماز کی تکبیر کہے اور اذان نہ دی تو تکبیر کے ترک کرنے سے افضل ہے اسواسطے کہ قوم جماعت سے نماز پڑھتی تھی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۹۳/۶ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَهُمَا خَلْفَهُ وَصَلَّى بَيْنَ أَيْدِيهِمَا وَكَانَ يَجْعَلُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ صَنِيعُ عُمَرَ رض أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ صَنِيعِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے اُن کو اپنے پیچھے کیا اور اُن کے آگے بڑھ کے نماز پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے ابراہیم نے کہا کہ عمر کا فعل ہمارے نزدیک محبوب تر ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور وہ بہت بہتر ہے ہمارے نزدیک ابن مسعود کے فعل سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ ۳ مَنْ صَلَّى الْفَرِيضَةَ

فرض کی ادائیگی کے بعد جماعت کے ملنے کا حکم

۹۵/۷ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِي مَنَازِلِهِمَا وَهُمَا يَرَيَانِ أَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ فَجَاءَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا وَلَمْ يَدْخُلَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا فَأَقْبَلَا وَمَفَاصِلُهُمَا تُرْعَدُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ حَدَثَ فِيهِمَا شَيْءٌ فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے دو مردوں نے اپنی جگہ میں نماز پڑھی اور وہ خیال کرتے تھے کہ نماز ہو چکی ہے وہ دونوں آئے اور حضرت نماز میں تھے تو وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں داخل نہ ہوئے جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو اُن کو بلایا وہ آگے بڑھے اِس حال میں کہ اُن کے جوڑ کانپتے تھے اِس خوف سے کہ اُن کے حق میں کوئی چیز نئی پیدا ہوئی ہو یعنی کوئی نیا حکم اترا ہو حضرت نے فرمایا کس چیز نے تم کو منع کیا نماز پڑھنے سے تو انہوں نے عرض کی کہ یا حضرت ہم نے گمان کیا تھا کہ نماز ہو چکی ہوگی اسلئے ہم نے اپنی جگہ پر نماز پڑھی پھر ہم آئے تو آپکو نماز میں پایا

Marfat.com

اَنْ تُصَلِّیَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ظَنَنَّا اَنَّ الصَّلٰوۃَ قَدْ صُلِّیَتْ فَصَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا ثُمَّ جِئْنَا فَوَجَدْنَاکَ فِی الصَّلٰوۃِ فَظَنَنَّا اَنَّہٗ لَا یَصْلُحُ اَنْ نُّصَلِّیَ اَیْضًا فَقَالَ اِذَا کَانَ کَذٰلِکَ فَادْخُلُوْا فِی الصَّلٰوۃِ وَاجْعَلُوْا الْاُوْلٰی فَرِیْضَۃً وَّھٰذِہٖ نَافِلَۃً قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَلَا یُعَادُ الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ وَالْمَغْرِبُ

اور عرض کی کہ یا حضرت ہم نے گمان کیا کہ دوبارہ نماز پڑھنی مناسب نہیں۔ تو حضرت نے فرمایا کہ جب ایسا اتفاق ہو تو نماز میں داخل ہوا اور پہلی نماز کو فرض گردانو۔ اور اس کو نفل امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور فجر اور عصر اور مغرب پھر نہ پڑھی جاوے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو اور پھر دوسری جگہ فرض کی جماعت پاوے تو اس کے ساتھ مل جاوے کہ وہ نماز اس کے لئے نفل ہو جاویگی۔

۹۵/۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا صَلَّیْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ اَدْرَکْتَھُمَا فَلَا تُعِدْ لَھُمَا غَیْرَ مَا صَلَّیْتَھُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلِّیَ بَعْدَھُمَا نَافِلَۃً لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الْمَغْرِبُ فَھِیَ وِتْرٌ نَکْرَہُ اَنْ یُّصَلِّیَ التَّطَوُّعَ وِتْرًا فَاِذَا دَخَلَ مَعَھُمْ رَجُلٌ تَطَوُّعًا فَسَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْیَقُمْ فَلْیُضِفْ اِلَیْھَا رَکْعَۃً رَّابِعَۃً وَّیَتَشَھَّدُ وَیُسَلِّمُ وَھٰذَا کُلُّہٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جب تو فجر اور مغرب کی نماز پڑھ چکے پھر دوسری جگہ ان کی جماعت پائے تو ان کو پھر نہ پڑھ سوائے اس کے کہ تو نے ان کو پڑھا امام محمد نے کہا کہ بہرحال فجر اور عصر کو ان کے بعد نفل پڑھنے مناسب نہیں۔ بوجہ دلیل فرمان حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ سورج ڈوبے اور لیکن مغرب کی نماز وتر ہیں اور نفل طاق پڑھنے مکروہ ہیں جب کوئی مرد نفل کی نیت سے ان کیساتھ داخل ہوا اور امام سلام پھیرے تو چاہیے کہ کھڑا ہو اور ان کے ساتھ چوتھی رکعت ملائے۔ پھر التحیات پڑھے اور سلام پھیرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علماء کہتے ہیں کہ سب نمازوں کا امام کے ساتھ پڑھنا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ فجر اور عصر اور مغرب کا دوہرانا مکروہ ہے اور حدیث دوبارہ پڑھنے کی منسوخ ہے

بَابُ الصَّلٰوۃِ تَطَوُّعًا — نفل نماز کا بیان

۹۶/۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا

ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے۔ کہ حضرت

Marfat.com

ابو سفیان عن الحسن البصری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وھو محتب تطوعا قال محمد وبہ ناخذ لا نری باسا بذلک فاذا بلغ السجود حل حبوتہ وسجد وھذا قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

نفل نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ احتباء سے بیٹھے ہوتے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ۔ اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے جب سجدہ میں جائے تو احتباء کھول دیوے اور سجدہ کرے ۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

ف احتباء اس کو کہتے ہیں کہ چوتڑوں پر بیٹھے اس طرح سے کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں۔ اور قدموں کا اندر زمین پر رکھا ہو اور ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں۔

ح ۹۷ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابو جعفر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی ما بین صلوۃ العشاء الآخرۃ الی صلوۃ الفجر ثلث عشرۃ رکعۃ ثمانی رکعات تطوعا وثلث رکعات الوتر ورکعتی الفجر

ترجمہ ابو جعفر نے کہا کہ حضرت عشاء اور فجر کی نماز کے درمیان تیرہ [۱۳] رکعتیں پڑھا کرتے تھے ۔ آٹھ رکعت نفل پڑھتے تھے اور تین رکعت وتر اور دو رکعتیں فجر کی ۔

ح ۹۸ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حصین بن عبد الرحمن قال کان عبد اللہ بن عمر یصلی التطوع علی راحلتہ اینما توجہت بہ فاذا کانت الفریضۃ والوتر نزل فصلی قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ

ترجمہ حصین سے روایت ہے کہ ابن عمر اپنی سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جس طرف سواری متوجہ ہوتی اسی طرف رخ کرتے اور جب فرض یا وتر ہوتے تو نیچے اتر کر پڑھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

ح ۹۹ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یدخل فی صلوۃ القوم ولیس ینویہا قال ھی تطوع قال محمد وبہ ناخذ وانما یعنی بذلک ان یکون قد صلی الصلوۃ فی منزلہ ثم اتی القوم فدخل معھم فی صلاتھم فان صلاتہ معھم تطوع وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد جماعت میں داخل ہو اور جماعت کی نیت نہ ہو تو وہ نفل ہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ مراد اس کی یہ ہے کہ آدمی گھر میں پہلے نماز پڑھ چکا ہو پھر کسی قوم کے پاس آئے اور ان کے ساتھ نماز میں داخل ہو تو اس کی نماز ان کے ساتھ نفل ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۔

باب ۳۲ الصلوۃ فی الطاق ۔ محراب میں نماز پڑھنے کا بیان

ح ۱۰۰ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم کان یؤمھم یقوم عن

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم ان کی امامت کیا کرتے تھے تو وہ محراب سے یا بائیں طرف کھڑے

Marfat.com

يَسَارِ الطَّاقِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ اَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰی بَاْسًا اَنْ يَّقُوْمَ بِحِيَالِ الطَّاقِ مَا لَمْ يَدْخُلْ فِيْهِ اِذَا كَانَ مَقَامُهٗ خَارِجًا مِّنْهُ وَ سُجُوْدُهٗ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ہوئے تھے۔ یا اس سے داہنے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم تو اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ امام محراب کی برابر کھڑا ہو جب تک کہ اس کے اندر داخل نہ ہو جب کہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ اس سے باہر ہو اور اس کا سجدہ اس کے اندر ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ ۳۳ تَسْلِيْمِ الْاِمَامِ وَجُلُوْسِهٖ

امام کا سلام پھیرنا اور بیٹھنا

۱۰۱ / ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلَا يَنْبَغِیْ لِلرَّجُلِ حَتّٰی يَنْفَتِلَ الْاِمَامُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ لَا يَفْقَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ لَا يَدْرِیْ لَعَلَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ فَاِذَا كَانَ مِمَّنْ لَّا يَفْقَهُ اَمْرَ الصَّلٰوةِ فَلَا بَاْسَ بِالْاِنْفِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو نہ پھیرے کوئی مرد یہاں تک کہ پھرے امام مگر یہ کہ امام فقیہ نہ ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید سجدہ سہو کا اس پر لازم ہو اور اگر نماز کے حکم کا ماہر نہ ہو تو اس سے پہلے پھرنے میں کچھ گناہ نہیں۔

۱۰۲ / ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ كَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضْفِ الْحِجَارَةِ الْمُحْمَاةِ حَتّٰی يَنْفَتِلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ مسروقؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو جیسے گرم پتھر پر ہوتے یہاں تک کہ پھرتے یعنی مقتدیوں کی طرف پھر بیٹھتے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۱۰۳ / ۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الرَّجُلِ يُصَلِّیْ فِی الْمَكَانِ الضَّيِّقِ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰی جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ اَوْ تَكُوْنَ بِهٖ عِلَّةٌ قَالَ فَلْيَجْلِسْ عَلٰی جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ فَاِنْ كَانَ يَسْتَطِيْعُ فَلْيَجْلِسْ عَلٰی جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی تنگ مکان میں نماز پڑھے کہ اس سے بائیں پاؤں پر التحیات بیٹھنے کی طاقت نہ رکھے۔ یا اس کو کوئی بیماری ہو تو چاہیئے کہ اپنے داہنے پاؤں پر بیٹھے اور اگر طاقت رکھتا ہو۔ تو اپنی بائیں پاؤں پر بیٹھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

Marfat.com

١٠٤ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كان بالرجل علة جلس في الصلوة كيف شاء قال محمد وبه ناخذ اذا كانت العلة تمنعه من جلوس الصلوة الذي امر به وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب آدمی کو کوئی بیماری ہو تو نماز میں جس طرح چاہے التحیات میں بیٹھے۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اس کو بیماری التحیات میں بیٹھنے سے مانع ہو جس کا اس کو حکم ہوا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

١٠٥ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال السلام يقطع ما بين الصلوتين قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سلام قطع کرتا ہے اس چیز کو کہ دو نمازوں کے درمیان ہی یعنی دو نمازوں کے درمیان جدائی کر دیتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

باب ۳۴ فضل الجماعة وركعتي الفجر

فضیلت جماعت اور فجر کی دو سنتوں کا بیان

١٠٦ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اربع قبل الظهر واربع بعد الجمعة لا يفصل بينهن بتسليم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے ہیں اور چار جمعہ کے بعد ان کے درمیان سلام سے فاصلہ نہ کرے۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

١٠٧ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال صلوة الرجل في الجماعة تفضل على صلوة الرجل وحده خمسا وعشرين صلوة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی کی نماز جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے پچیس درجے زیادہ ثواب ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس ۲۵ درجے افضل اور ثواب میں زیادہ ہے

١٠٨ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا المحارب بن زياد او محارب بن دثار الشك من محمد عن عبد الله بن عمر رض قال من صلى اربع ركعات بعد العشاء الآخرة قبل ان يخرج من المسجد كن يعدلن

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کہا کہ جو عشا کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھے تو وہ شب قدر کی رات میں چار رکعتیں پڑھنے کے برابر ہے۔

ف یعنی ان کا ثواب شب قدر کی نماز کے برابر ہے۔

١٠٩ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال

ترجمہ علی سے روایت ہے کہ میں ابن عمر کو حدیث بیان

حدثنا علقمة بن مرثد عن علي عن
حمران قال ما لقي ابن عمر رض يحدث
الا وحمران من اقرب الناس منه
مجلسا قال فقال له ذات يوم يا حمران اني لا
اراك مالو منا الا لتتابب خيرا قال اجل
يا ابا عبد الرحمن قال انظر ثلاثا اما
اثنتان فانهاك عنهما واما واحدة
فامرك بها قال ما هن يا ابا
عبد الرحمن قال لا تموتن
وعليك دين الا دينا تدع
له وفاء ولا تنتفين
من ولد لك ابدا فانه
يشهر بك يوم القيامة
كما سمعت به
في الدنيا قصاصا
لا يظلم ربك احدا وانظر
ركعتي الفجر فلا تدعهما فانهما
من الرغائب

کرتے نہیں ملا مگر حمران سب لوگوں میں اس سے
زیادہ نزد قریب بیٹھا ہوتا تھا۔ ابن عمر نے ایک دن
اس کو کہا کہ مقرر میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ نہیں لازم
پکڑا تو نے ہم کو مگر یہ کہ ہم تجھ کو نیکی سکھا دیں۔ اس
نے کہا ہاں اے عبد الرحمن ابن عمر نے کہا کہ
تین چیزیں دیکھ ان میں دو چیز سے تو میں تجھ کو
منع کرتا ہوں اور ایک چیز کا حکم کرتا ہوں حمران
نے کہا کہ کیا ہیں وہ اے عبد الرحمن فرمایا نہ مر
اس حال میں کہ تجھ پر قرض ہو مگر وہ قرض کہ تو اس
کے ادا کے لئے مال چھوڑے اور دوسرے یہ کہ
اپنی کسی لڑکے سے کبھی انکار نہ کر کہ وہ میرا نہیں
اس واسطے کہ مشہور کیا جائیگا تجھ کو لوگوں
میں دن قیامت کے جیسے مشہور کیا تو نے
اس کو دنیا میں یعنی جیسے کہ تو نے اس کو دنیا میں
ذلیل کیا ویسے تجھ کو قیامت میں ذلیل کیا جاویگا
اس کے بدلے میں خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور
حفاظت کر فجر کی دو سنتوں کی پس نہ چھوڑ ان
کو ان میں بڑا ثواب ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی دو سنتوں کا بڑا ثواب ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة ۱۱/۵
قال حدثنا معن عن عبد الرحمن عن القاسم
ابن عبد الرحمن عن ابيه عن عبد الله بن مسعود قال
وقروا الصلوة يعني السكون فيها قال محمد و
به ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ ابن عبد الرحمن سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نماز کی
تعظیم کرو یعنے اس میں آرام کرو اور اطمینان
سے ادا کرو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

باب من صلى وبينه وبين الامام حائط او طريق

امام اور مقتدی کے درمیان دیوار یا رستہ کے حائل ہونیکا حکم

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن ۱۱۱/۱
حماد قال سالت ابراهيم عن المؤذنين

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم
پوچھا کہ اگر مؤذن مسجد پر اذان دیں تو پھر مسجد ہی

Marfat.com

يُؤذِّنُونَ فَوقَ الْمَسْجِدِ قَالَ يُجْزِئُهُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ ثُمَّ لَمْ يَكُونُوا قُدَّامَ الْإِمَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَ

پر نماز پڑھیں یعنی اور امام نیچے ہو تو کیا درست ہے یا نہیں اس نے کہا کہ ان کو کفایت کرتا ہے یعنی درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اگر مقتدی امام سے اونچی جگہ کھڑے ہوں تو درست ہے جبکہ امام سے آگے نہ کھڑے ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۱۱۲ ح ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ حَائِطٌ قَالَ حَسَنٌ مَالَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ طَرِيقٌ أَوْ نِسَاءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اس کے اور امام کے درمیان دیوار ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ بہتر ہے جب تک کہ اس کے اور امام کے درمیان راہ یا عورتیں نہ ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ ۳۶ مَسْحِ التُّرَابِ عَنِ الْوَجْهِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ

فراغت نماز سے قبل منہ سے مٹی پونچھنا

۱۱۳ ح ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يُصَلِّي فِي الْمَكَانِ فِيهِ الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ الْكَثِيرُ فَيَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرَى بَأْسًا وَيَمْسَحُهُ ذَالِكَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ لِأَنَّ تَرْكَهُ يُوذِي الْمُصَلِّيَ وَرُبَّمَا يُشْغِلُهُ عَنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو ایک جگہ نماز پڑھتے دیکھا کہ اس میں بالو اور بہت مٹی تھی تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنا منہ پونچھتے تھے۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے اور اس کو تشہد اور تسلیم سے پہلے پونچھ لے اور اس کا چھوڑنا نمازی کو ایذا دیتا ہے اور اکثر اوقات اس کو نماز سے باز رکھتا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ ۳۷ الصَّلٰوةِ قَاعِدًا وَالتَّعَمُّدِ عَلَى شَيْءٍ أَوْ يُصَلِّي إِلَى سُتْرَةٍ

بیٹھ کر یا ٹیک کر اور سترہ کی طرف نماز پڑھنا

۱۱۴ ح ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى مِثْلِ نِصْفِ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَائِمًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے کی نماز سے آدھا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

۱۱۵ ح ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ نہیں کافی ہے مرد کو

Marfat.com

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُجْزِئُ الرَّجُلَ اَنْ يَّعْرِضَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَوْطًا وَّلَا قَصَبَةً حَتّٰى يَنْصِبَهٗ نَصْبًا قَالَ مُحَمَّدٌ اَلنَّصَبُ اَحَبُّ اِلَيْنَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ اَجْزَأَتْهُ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

یہ کہ رکھے آگے اپنے کوڑا یا کھپانچ یہاں تک کہ اس کو سیدھا کھڑا کرے امام محمد نے کہا کہ کھڑا کرنا بہت بہتر ہے ہمارے نزدیک اور اگر کھڑا نہ کرے تو اس کی نماز اس کو کفایت کرے گی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

116 مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سَجَدَ فَاَطَالَ اعْتَمَدَ بِمِرْفَقَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب طویل سجدہ کرتے تو اپنی کہنیوں سے رانوں پر تکیہ کرتے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

117 مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَمِدُ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ يَتَوَاضَعُ لِلّٰهِ تَعَالٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَضَعُ بَطْنَ كَفِّهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى رُسْغِهِ الْاَيْسَرِ تَحْتَ السُّرَّةِ فَيَكُوْنُ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت تکیہ کرتے تھے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے پر نماز میں اللہ تعالیٰ کی تواضع کے لئے امام محمدؒ نے کہا کہ اپنی داہنی ہتھیلی کے اندر بائیں ہاتھ کے پہونچے پر رکھے ناف سے نیچے اس لئے پہونچا ہتھیلی کے بیچ میں ہو گا

118 مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى تَحْتَ السُّرَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ وہ اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے ناف سے نیچے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

ف اس قول سے معلوم ہوا کہ جب کوئی نماز میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ باندھ لیوے اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور یہی مذہب ہے سب علماء کا اور امام مالک سے ایک روایت میں ارسال آیا ہے لیکن وہ روایت صحیح نہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں اپنے ہاتھ ناف سے نیچے باندھے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رح اور محمد رح کا۔

بَابُ الْوِتْرِ وَمَا يُقْرَأُ فِيْهَا وتر اور اس چیز کا بیان جو اس میں پڑھی جائے

119 مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيِّ فِي الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَهِيَ هٰكَذَا فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ

ترجمہ ذر ہمدانی سے روایت ہے کہ وتر تین رکعت ہیں پہلی رکعت میں سورۃ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھے اور دوسرے میں قل یاایہا الکافرون اور تیسرے میں قل ہو اللہ احد امام محمد نے کہا کہ اگر تو یہ سورتیں پڑھے تو بہتر ہے اور اگر وتر میں الحمد کیساتھ قرآن کی کوئی

Marfat.com

مُحَمَّدٌ اِنْ قَرَأْتَ بِهٰذَا فَهُوَ حَسَنٌ وَمَا قَرَأْتَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي الْوِتْرِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهُوَ اَيْضًا حَسَنٌ اِذَا قَرَأْتَ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ فَصَاعِدًا وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

اور چیز پڑھے تو وہ بھی بہتر ہے جبکہ تو الحمد کے ساتھ تین آیتیں یا زیادہ پڑھے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

١٢٠ ح ٢ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ تَرَكْتُ الْوِتْرَ بِثَلٰثٍ وَاَنَّ لِيْ حُمْرَ النَّعَمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ لَا يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نہیں پسند کرتا یہ کہ تین رکعت وتر چھوڑ دوں حالانکہ میرے لئے سرخ اونٹ ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہیں ان کے درمیان سلام سے فاصلہ نہ کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ علماء کے اس میں تین قول ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وتر ایک رکعت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے اور بعضے کہتے ہیں کہ تین رکعت ہیں دو سلام سے پھر کہا کہ صحیح یہ قول ہے کہ وتر ہیں تین رکعت ہیں ایک سلام سے۔ اور ایک رکعت وتر پڑھنی درست نہیں۔

١٢١ ح ٣ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَلَمْ يُوْتِرْ فَلَا وِتْرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا يُوْتِرُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا فِيْ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَوْ يَنْتَصِفُ النَّهَارُ حَتّٰى تَزُوْلَ اَوْ عِنْدَ احْمِرَارِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَغِيْبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی صبح کرے اور وتر نہ پڑھے تو پھر اس کے وتر درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے ہر حال میں وتر پڑھنے درست ہیں مگر اس گھڑی میں کہ اس میں نماز پڑھنی مکروہ ہے جب کہ سورج نکلے اور جب کہ دوپہر ہو یہاں تک کہ ڈھلے اور وقت سرخ ہونے سورج کے یہاں تک کہ ڈوب جائے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

بَابُ ٣٩ مَنْ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں اقامت سننے والے کا حکم

١٢٢ ح ١ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَيُقِيْمُ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ فِي الرَّكْعَةِ قَالَ يُتِمُّ اِلَيْهَا رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ بِتَكْبِيْرٍ فَاِذَا صَلَّى الْاِمَامُ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے متعلق جو کہ فرض نماز مسجد میں پڑھے یعنی شروع کرے اور مؤذن تکبیر کہے جبکہ وہ پہلی رکعت میں ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے پھر تکبیر کہہ کر جماعت میں داخل ہو یعنی بغیر اسکے

Marfat.com

فَجَلَسَ فَتَشَهَّدَ سَلَّمَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ فِيْ نَفْسِهِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُكَبِّرُ وَيُصَلِّيْ مَعَ الْإِمَامِ مَا بَقِيَ مِنْ صَلٰوتِهِ تَطَوُّعًا لَا يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ إِلَّا فِيْ شَفْعٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ يُضِيْفُ إِلَيْهِمَا رَكْعَةً أُخْرٰى وَيَنْصَرِفُ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَوْلُ الشَّعْبِيِّ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

کہ پہلے نماز سے سلام پھیرے جب امام دو رکعتیں پڑھ چکے اور بیٹھ کر التحیات پڑھ لے تو وہ اپنے جی میں اپنے داہیں بائیں سلام پھیرے پھر کھڑے ہو کر امام کے ساتھ باقی نماز نفل پڑھے اور وہ جماعت میں داخل نہیں ہوتا مگر اپنی نماز کی دو رکعتوں میں اور عامر شعبی نے کہا کہ اس کے ساتھ اور ایک رکعت ملاوے اور سلام پھیرے پھر جماعت میں داخل ہووے امام محمد نے کہا کہ شعبی کا قول ہمارے نزدیک محبوب تر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ مَنْ سُبِقَ بِشَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ
مسبوق کا بیان

١٢٣ / ١ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَالْقَوْمُ رُكُوْعٌ فَلْيَرْكَعْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَشْتَدَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنْ يَمْشِيْ عَلٰى هَيْئَتِهِ حَتّٰى يُدْرِكَ الصَّفَّ فَيُصَلِّيْ مَا أَدْرَكَ وَيَقْضِيْ مَا فَاتَهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مسجد میں آئے اور لوگ رکوع میں ہوں تو چاہیئے کہ رکوع کرے بغیر اس کے کہ جلدی کرے یعنی اگرچہ صف میں نہ پہونچے امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے ولیکن وہ آرام سے چلے یہاں تک کہ صف میں پہونچے سو جو نماز امام کے ساتھ پاوے وہ پڑھے۔ اور جو چھوٹ رہے سو قضا کرے

١٢٤ / ٢ مُحَمَّدٌ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رض أَنَّهُ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى وَصَلَ الصَّفَّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ نَرٰى ذٰلِكَ مُجْزِئًا وَلَا يُعْجِبُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ ابو بکرہ نے صف سے پیچھے رکوع کیا پھر چلے یہاں تک کہ صف میں پہونچے تو کسی نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پھر نہ کرنا امام محمد رحمہ نے کہا کہ ہم اس کو جائز دیکھتے ہیں لیکن ہم کو یہ بات پسند نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست نہیں اگر پڑھے تو نماز نہیں ہوتی اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ جو صف کے پیچھے نماز پڑھے

Marfat.com

ان کی نماز نہیں ہوتی لیکن احتمال ہے کہ یہ حدیث نفی کمال پر محمول ہو کہ حضرت نے ابوبکرہ کو نماز دوہرانے کا حکم نہ کیا اگر اکیلے کی نماز صف کے پیچھے درست نہ ہوتی تو ابوبکرہ نماز میں داخل نہ ہوتے پس معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست ہے اور یہی مروی ہے اکثر اصحاب سے کہ انہوں نے صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کیا۔ پھر اسی حال سے چل کر نماز میں داخل ہوئے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اس پر کہ اگر کوئی آدمی امام کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا ہو اور اس کی اگلی صف میں ایک آدمی کی جگہ خالی ہو تو اس کو جائز ہے کہ اپنی صف سے چل کر اس جگہ میں کھڑا ہووے اور جب اس کا دو صفوں کے درمیان غیر صف میں ہونا نماز کو باطل نہیں کرتا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے نماز اکیلے پڑھنا بھی درست

۱۲۵ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ قَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَالَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَدْخُلُ مَعَهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً فَيَجْلِسُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَضَافَ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَاِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جمعہ کے دن کوئی مرد آئے اور امام اپنی اخیر نماز میں بیٹھا ہو تو تکبیر کہہ کے ان کے ساتھ نماز میں مل جائے پھر تکبیر کہہ کے ان کے ساتھ بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے جب امام سلام پھیرے تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اس کو نہیں لیتے جو جمعہ کی ایک رکعت پاوے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے اور اگر ان کو التحیات میں پائے تو چار رکعتیں پڑھے یعنی ظہر کے چار فرض پڑھے اور اسی کے متعلق حدیثیں کئی اصحاب سے مروی ہیں۔

۱۲۶ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُمْ قَالُوْا مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَضَافَ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا اَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزُفَرَ بْنِ الْهُذَيْلِ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ انس اور حسن اور سعید بن مسیب اور خلاص نے کہا کہ جو جمعہ کی نماز میں ایک رکعت پائے، وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملاوے اور اگر ان کو التحیات میں پائے تو چار رکعتیں پڑھے اور اسی طرح پہونچی ہم کو روایت علقمہ بن قیس اور اسود سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور زفر کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں

Marfat.com

۱۲۷ ح ۵ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراہیم ان مسروقا وجندبا دخلا فی صلاۃ الامام فی المغرب فادرکا معه رکعة وسبقهما برکعتین فصلیا معه رکعة ثم قاما یقضیان فاما مسروق فجلس فی الرکعة الاولی التی قضی واما جندب فقام فی الاولی وجلس فی الثانیة فلما انصرفا اقبل کل واحد منهما علی صاحبه ثم انهما تساءلا فاتیا عبد الله ابن مسعود فقصا علیه القصة فقال کلا قد احسن وان اصلی کما صلی مسروق احب الی **قال محمد** وبقول ابن مسعود رض ناخذ یجلس فی الرکعتین جمیعا اللتین فاتتاه وهو قول ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مسروق اور جندب مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ داخل ہوئے اور امام کے ساتھ ایک رکعت پائی پھر باقی نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے مسروق تو پہلی رکعت میں بیٹھ گئے جو قضا ہوگئی تھی جندب پہلی رکعت میں کھڑے ہوئے اور دوسری میں التحیات کے لئے بیٹھے سو جب نماز سے پھرے۔ تو ہر ایک ان دونوں میں سے اپنے ساتھی پر متوجہ ہوئے پھر وہ دونوں عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے اور ان سے قصہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کام کیا اور مسروق کی طرح نماز پڑھنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمدؒ نے کہا کہ ابن مسعود کے قول کو ہم لیتے ہیں کہ دونوں فوت شدہ رکعتوں میں التحیات کے لئے بیٹھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مغرب کی نماز کے پچھلی رکعت میں امام کے ساتھ ملے اور پہلی دو رکعتیں اس سے فوت ہو جائیں تو امام کے سلام کے بعد اٹھ کھڑا ہووے اور ایک رکعت پڑھ کر التحیات کے لئے بیٹھے پھر اٹھ کھڑا ہووے اور دوسری رکعت پڑھ کر پھر التحیات کے لئے بیٹھے۔ اور سلام پھیرے یعنی دونوں رکعتوں کیساتھ دو التحیات پڑھے۔

۱۲۸ ح ۶ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراہیم فی رجل سبقه الامام بشیء من صلاته ایتشهد کلما جلس الامام قال نعم قال فیرد السلام اذا سلم الامام قال اذا فرغ من صلاته رد السلام **قال محمد** وبه ناخذ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر امام کسی شخص سے کچھ نماز پہلے پڑھ لے تو جب امام التحیات کے لئے بیٹھے تو کیا وہ بھی التحیات پڑھے اس نے کہا کہ ہاں حماد نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو کیا وہ سلام کا جواب دے کہا جب اپنی نماز سے فارغ

Marfat.com

وهو قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

تو سلام کا جواب دے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

باب ٤١ من صلى في بيته بغير اذان

بغیر اذان گھر میں نماز پڑھنے والے کا حکم

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن ابن مسعود انه ام اصحابه في بيته بغير اذان ولا اقامة وقال اقامة الامام تجزئ **قال محمد** وبهذا ناخذ اذا صلى الرجل وحده فاذا صلوا في جماعة فاحب الينا ان يؤذن ويقيم فان اقام وترك الاذان فلا باس.

١٢٩ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ نے اپنے گھر میں اپنے ساتھیوں کی امامت کی بغیر اذان اور تکبیر کے اور کہا کہ امام کی تکبیر کافی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ کوئی مرد تنہا نماز پڑھے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو محبوب تر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ آذان دے اور تکبیر کہے اور اگر صرف تکبیر کہے اور اذان نہ دے تو اس میں بھی کچھ ڈر نہیں۔

باب ٤٢ ما يقطع الصلوة — نماز کو کیا چیز توڑتی ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا فسدت صلوة الامام فسدت صلوة من خلفه **قال محمد** وبه ناخذ اذا صلى الرجل باصحابه جنبا او على غير وضوء او فسدت صلاته بوجه من الوجوه فسدت صلوة من خلفه

١٣٠ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام کی نماز ٹوٹ جائے تو مقتدی کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مرد اپنے ساتھیوں کی امامت کرے اور اسکو نہانے کی حاجت ہو یا وہ بے وضو ہو یا اور کسی طرح سے اس کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

محمد قال اخبرنا ابراهيم بن يزيد المكي عن عمرو بن دينار ان علي بن ابي طالب قال في الرجل يصلي بالقوم جنبا قال يعيد ويعيدون

١٣١ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں امامت کرے تو وہ اپنی نماز پھر پڑھے۔ اور مقتدی بھی پھر پڑھیں

محمد عن عبد الله بن المبارك عن يعقوب بن القعقاع عن عطاء بن ابي رباح في رجل يصلي باصحابه على غير وضوء قال يعيد ويعيدون

١٣٢ ترجمہ عطا سے روایت ہے اس مرد کے حق میں جو بے وضو امامت کرے کہا وہ بھی نماز پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھیں۔

Marfat.com

۱۳۳ محمد قال اخبرنا عبد الله بن المبارك عن عبد الله بن عون عن محمد بن سيرين قال احب الي ان تصليا قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ عبد اللہ بن عون سے روایت ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ محبوب تر ہے نزدیک میرے یہ کہ وہ نماز پھیر پڑھیں

۱۳۴ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا صلت المرأة الى جانب الرجل وكانا في صلاة واحدة فسدت صلاته قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک نماز میں ہوں تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا۔

۱۳۵ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عائشة رض ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يصلي وهي نائمة الى جنبه عليه ثوب بعضه عليها قال محمد وبه نأخذ ولا نرى بذلك بأسا وكذلك ايضا لو صلت الى جانبه في صلاة غير صلاته انما تفسد عليه اذا صلت الى جانبه وهما في صلاة واحدة تأتم به او يأتمان بغيرهما وهو قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ وہ آپ کے پہلو میں سوئی ہوتیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کپڑا ہوتا کہ اس کا ایک کنارہ حضرت عائشہ پر ہوتا۔ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ عورت کے پہلو میں ہونے سے مرد کی نماز باطل نہیں ہوتی اور اسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں دوسری نماز پڑھے یعنی اس کے ساتھ اقتدا نہ کیا ہو اور مرد کی نماز تو صرف اس وقت فاسد ہوتی ہے جبکہ عورت اس کے پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک ہی نماز میں ہوں کہ عورت نے مرد کی اقتدا کی ہو یا وہ دونوں اپنے غیر کے پیچھے نماز پڑھتے ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

۱۳۶ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال سألت ابراهيم عن الرجل يصلي في جانب المسجد الشرقي والمرأة في الغربي فكره ذلك الا ان يكون بينه وبينها شيء قدر مؤخرة الرجل قال محمد وبه نأخذ اذا كانا في صلاة واحدة يصليان مع امام واحد

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ انہوں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اگر مرد مسجد کی شرقی طرف میں نماز پڑھتا ہو اور عورت غربی دیوار میں نماز پڑھتی ہو تو یہ مکروہ ہے مگر یہ کہ دونوں کے درمیان کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد کی نماز مکروہ ہے جبکہ وہ دونوں ایک نماز میں ہوں اور امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں۔

۱۳۷ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة

ترجمہ اسود سے روایت ہے کہ اس نے عائشہ

Marfat.com

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رض اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَمَّا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ یَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْحِمَارَ وَالْکَلْبَ وَالْمَرْاَةَ وَالسِّنَّوْرَ یَقْطَعْنَ الصَّلٰوةَ فَقَرَنْتُمُوْنَا بِهِمْ وَادْرَءْ مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّهٗ لَا یَقْطَعُ صَلٰوتَكَ شَیْءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَائِشَةَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

سے پوچھا کہ کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے عائشہ رضی نے کہا خبردار اے عراق والو تم گمان کرتے ہو کہ گدھا اور کتا اور عورت اور بلی نماز کو توڑ ڈالتے ہیں تم نے تو ہم کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا تو دفع کر جہاں تک تجھ سے ہو سکے کہ تیری نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ اَجْدَبَنَا السَّمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَّا فِیْ صَلٰوةٍ اَوْ قِرَاءَةِ قُرْاٰنٍ

ترجمہ ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ زیادہ تر خطا ڈالنے والا ہمیں عشا کی نماز کے بعد بات کرنا ہے مگر نماز میں قرآن شریف پڑھتے ہیں۔

بَابُ الرُّعَافِ فِی الصَّلٰوةِ وَالْحَدَثِ

نماز میں نکسیر پھوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عُمَیْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ صُبَیْحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی خَلْفَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَاَحْدَثَ الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ یَتَکَلَّمْ حَتّٰی تَوَضَّاَ ثُمَّ اَقْبَلَ وَهُوَ یَقُوْلُ وَلَمْ یَضُرَّ عَلٰی مَا قَطَعُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ وَاحْتَسَبَ بِمَا مَضٰی وَصَلّٰی مَا بَقِیَ

ترجمہ معبد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی مرد نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ان کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ نماز سے پھرے اور کلام نہ کیا یہاں تک کہ وضو کیا پھر نماز پر متوجہ ہوئے اور وہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ انہوں نے اپنی پہلی نماز حساب میں لی اور باقی نماز پڑھی

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ یُجْزِئُهٗ وَالْاِسْتِیْنَافُ اَحَبُّ اِلَیَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اِبْرَاهِیْمَ نَاْخُذُ ذٰلِكَ یُجْزِئُ فَاِنْ تَکَلَّمَ وَاسْتَقْبَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ وہ نماز اس کو کفایت کرتی ہے اور از سر نو سب نماز محبوب تر ہے نزدیک میرے امام محمد نے کہا ابراہیم کے قول کو ہم لیتے ہیں کہ یہ اس کو کافی ہے۔ اور اگر کلام کرے اور از سر نو سب نماز پڑھے تو افضل ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

Marfat.com

١٤١ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَرْعُفُ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ يُحْدِثُ قَالَ يَخْرُجُ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِهٖ فَيَقْضِيْ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَيَعْتَدُّ بِمَا صَلّٰى فَاِنْ كَانَ يَتَكَلَّمُ اِسْتَقْبَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اَلْكَلَامُ وَالْاِسْتِقْبَالُ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کسی مرد کی نماز میں نکسیر پھوٹے یا وضو ٹوٹے تو باہر نکلے اور کلام نہ کرے مگر یہ کہ اللہ کا ذکر کرے وضو کرے پھر اپنی جگہ میں پھر جاوے اور باقی نماز پڑھے اور جو پہلے پڑھ چکا ہو اس کا اعتبار کرے اور اگر کلام کیا کی ہو تو از سر نو سب نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ کلام کرنا اور ابتداء سے سب نماز پڑھنا افضل ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا

بَابُ مَا يُعَادُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا

مکروہات نماز اور اس کے اعادہ کا بیان

١٤٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَنَهَانِيْ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَمْ يُصَلُّوْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَا صَلٰوةَ عَلٰى جَنَازَةٍ وَّلَا غَيْرِهَا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا حکم پوچھا، تو انہوں نے مجھ کو اس سے منع کیا اور کہا کہ حضرت نے اور ابو بکر اور عمر نے وہ نماز نہیں پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب سورج ڈوب جائے تو مغرب کی نماز سے پہلے نہ جنازے کی نماز درست ہے اور نہ کوئی اور نماز سوائے اس کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

١٤٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا كَانَ الدَّمُ قَدْرَ الدِّرْهَمِ وَالْبَوْلُ وَغَيْرُهٗ فَاَعِدْ صَلٰوتَكَ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ فَامْضِ عَلٰى صَلٰوتِكَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يُجْزِئُ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ ذٰلِكَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ الْكَبِيْرِ الْمِثْقَالِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ لَمْ تُجْزِئْهُ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب خون اور پیشاب وغیرہ درہم کے برابر ہو تو اپنی نماز پھر پڑھ اور اگر درہم کی مقدار سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا امام محمد نے کہا کہ اس کو اس کی نماز کافی ہے یہاں تک کہ خون وغیرہ بڑے درہم مثقال سے زیادہ ہو اور جب درہم ہو تو اس کی نماز درست نہیں ۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۔

١٤٤ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ

ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ

Marfat.com

حدثنا علي بن الاقمر ان النبي صلى الله
عليه وآله وسلم مر برجل ساد لثوبه
في الصلوة فعطفه عليه قال محمد و
به نأخذ يكره السدل في الصلوة
على القميص وعلى غيره لانه يشبه فعل
اهل الكتاب وهو قول ابي حنيفة
محمد قال حدثنا عبد الملك
ابن عمير عن قزعة عن ابي سعيد
الخدري عن النبي صلى الله عليه
وآله وسلم انه قال لا
صلوة بعد صلوة الغداة حتى
تطلع الشمس ولا صلوة بعد
صلوة العصر حتى تغرب الشمس
ولا يصام هذان اليومان الفطر
والاضحى ولا تشد الرحال الا
الى ثلثة مساجد المسجد الحرام
ومسجدي والمسجد الاقصى ولا
تسافر المراة الا مع ذي محرم
منها قال محمد وبهذا كله نأخذ و
لا ينبغي للمراة ان تسافر
الا مع زوجها او مع
ذي محرم منها وهو قول
ابي حنيفة رحمه الله
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم انه كره ان يفرقع
اصابعه في الصلوة او يلقي رداءه عن
منكبيه او يضع يده على خاصرته
ويدفن كبار الحصى او يقعي على عقبيه
او يعبث بلحيته **قال محمد** و

علیہ وآلہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گذرے کہ نماز
میں اپنا کپڑا لٹکائے ہوئے تھا سو حضرت نے کپڑا
اس پر موڑ دیا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
کہ نماز میں کرتے وغیرہ پر کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اس
واسطے کہ وہ اہل کتاب کے فعل کی مانند ہے اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔
۱۲۵ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہاں تک کہ سورج
نکلے اور نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ سورج
ڈوب جاوے اور نہیں درست ہے روزہ رکھنا
ان دنوں میں ایک تو رمضان کی عید فطر کے دن دوسرے
عید قربانی کے دن اور کجاوے نہ باندھے جاویں یعنی
تین مسجد کے سوا اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنا درست
نہیں ایک تو مسجد حرام دوسرے حضرت کی مسجد جو
مدینہ منورہ میں ہے تیسرے شام میں مسجد اقصی یعنی
بیت المقدس کی مسجد جو داؤد اور حضرت سلیمان
کی بنائی ہوئی ہے اور نہ سفر کرے عورت مگر محرم کے
ساتھ یعنی جس مرد کے ساتھ اس عورت کا کبھی نکاح
درست نہ ہووے مانند باپ اور بیٹے اور بھائی وغیرہ
کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں
درست ہے عورت کے لئے یہ کہ سفر کرے مگر اپنے
خاوند کے ساتھ یا محرم کے ساتھ اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔
۱۲۶ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے مکروہ رکھا
نماز میں یہ کہ نمازی اپنی انگلیوں چٹکاوے
یا اپنی چادر مونڈھوں سے لٹکاوے یا اپنا ہاتھ اپنے
کوکھ پر رکھے یا بڑے پتھر زمین میں دباوے یا اپنی
ایڑیوں پر بیٹھے یا اپنی داڑھی سے کھیلے امام محمد نے کہا
کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ وہ نماز میں بے فائدہ

Marfat.com

بِهٰذَا نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ عَبَثٌ فِی الصَّلٰوۃِ یَشْغَلُ عَنْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

کام ہے نماز سے باز رکھتا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا۔

۱۲۷/۷۹ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ کَرِهَ السَّدْلَ فِی الصَّلٰوۃِ لَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نماز میں کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اور یہود سے مشابہت پیدا نہ کرو۔

۱۲۸/۷۷ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلّٰی بِاَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَلَمْ یَقْرَاْ فِیْ شَیْءٍ مِنْهَا حَتّٰی انْصَرَفَ فَقَالَ لَهٗ اَصْحَابُهٗ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقْرَاَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ اَوَمَا فَعَلْتُ اِنِّیْ جَهَّزْتُ عِیْرًا الْعَتِیْقَةَ اِلَی الشَّامِ فَلَمْ اَزَلْ اُرْحِلُهَا مَنْقَلَةً مَنْقَلَةً حَتّٰی وَرَدَتِ الشَّامَ فَاَعَادَ وَاَعَادَ بِاَصْحَابِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور کسی رکعت میں قرآن نہ پڑھا یہاں تک کہ نماز سے پھرے تو اُن کے ساتھیوں نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین کس چیز نے آپ کو قرآن پڑھنے سے روکا۔ کہا کہ کیا میں نے قرآن نہیں پڑھا میں نے شام کو شام کی طرف قافلہ تیار کیا میں اسی خیال میں غلطاں و پیچاں رہا یہاں تک کہ شام پہنچ گیا پھر آپ نے اصحاب کو دوبارہ نماز پڑھائی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز میں قرآن نہ پڑھے تو نماز دوہرا دے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز میں فکر کرے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی اور حضرت عمر نے نماز اسواسطے دوہرائی تھی کہ اس میں قرآن نہیں پڑھا تھا۔

۱۲۹/۷۸ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ غَادِیَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَضْرِبُ النَّاسَ عَلَی الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰی اَنْ یُصَلّٰی بَعْدَ الْعَصْرِ تَطَوُّعٌ عَلٰی حَالٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

ترجمہ ابی غادیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ مارتے تھے لوگوں کو نماز پڑھنے پر بعد عصر کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہم عصر کے بعد نفل کا پڑھنا کسی حال میں مناسب نہیں سمجھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد نفل پڑھنے مکروہ ہیں۔

۱۳۰/۷۹ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ فِیْ صَلٰوۃِ الْقَوْمِ وَاَنْتَ لَا تَنْوِیْ صَلٰوتَهُمْ لَمْ تُجْزِئْكَ وَاِنْ نَوَی الْاِمَامُ صَلٰوۃً وَنَوَی الَّذِیْنَ خَلْفَهٗ غَیْرَهَا اَجْزَاَتْ لِلْاِمَامِ وَلَمْ تُجْزِئْهُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو جماعت میں داخل ہو اور جماعت کی نیت نہ رکھتا ہو تو وہ نماز تجھکو کافی نہیں اور اگر امام نے ایک نماز کی نیت کی اور مقتدیوں نے اس کے سوا اور نماز کی نیت کی تو امام کو کافی ہے اور مقتدیوں کو کافی نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

Marfat.com

151 محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ما یسرنی صلوة الرجل حین تحمر الشمس بفلسین قال محمد تکره الصلوة تلک الساعة فاما غیرها من الصلوة المکتوبات والتطوع فلا ینبغی له ان یفعل وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں خوش لگتی مجھ کو نماز مرد کی جب کہ سرخ ہووے سورج ساتھ دو پیسوں کے امام محمد نے کہا کہ اس گھڑی میں نماز پڑھنی مکروہ ہے اور اس کے سوا اور فرض اور نفل نمازیں سو نہیں لائق ہے یہ کہ پڑھے اس وقت میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

152 محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا کان الدم فی جسدك او فی ثوبك قدر الدرهم فاعد صلاتك وان کان اقل من ذلك فامض علی صلاتك قال محمد الدم فی الثوب والجسد سواء اذا کان اکثر من قدر الدرهم الکبیر المثقال فاعد الصلوة وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب تیرے بدن یا کپڑے میں درہم کے برابر خون ہو تو اپنی نماز پھر پڑھ اور اگر درہم سے کم ہو تو اپنی نماز پہ گذر جا یعنی نماز درست ہو جاتی ہے پھر پڑھنے کی حاجت نہیں امام محمد نے کہا خون کا کپڑے اور بدن میں ہونا برابر ہے۔ جب بڑے درہم کے مقدار سے زیادہ ہو تو اپنی نماز پھر پڑھ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

153 محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عاصم بن ابی النجود عن ابی رزین عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه انه اخذ قملة فی الصلوة فدفنها ثم قال الم نجعل الارض کفاتا احیاء وامواتا قال محمد وبه ناخذ لا نری بقتل القملة ودفنها فی الصلوة باسا وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے نماز میں جوں پکڑی اور زمین میں دبا دی پھر کہا کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو جمع کرنے والی نہیں بنایا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں جوں کا مارنا اور دبانا درست ہے اس میں کچھ ڈر نہیں۔

154 محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد قال سألت ابراهیم عن الرجل یذبح الشاة وهو علی وضوء فیصیب یده الدم قال یغسل ما اصابه ولا یعید الوضوء قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے اس مرد کا حکم پوچھا جو باوضو بکری ذبح کرے اور اس کے ہاتھ کو خون لگے ابراہیم نے کہا کہ خون دھو ڈالے اور وضو نہ دہرائے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا

۴۵ باب الرجل یجد البلل فی الصلوة

نماز میں تری پانے والے کا حکم

155 محمد قال اخبرنا ابو حنیفة

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی

Marfat.com

حدثنا حماد عن ابراهيم عن ابي ذرعة عن عمرو بن جرير بن عبد الله عن ابي هريرة في الرجل يجد البلل في طرف ذكره وهو في الصلوة قال يضع كفيه على الارض والحصى فيمسح وجهه ويديه ثم يصلي قال حماد فقلت لابراهيم فكيف تفعل انت قال اذا وجدت ذلك فاني اعيد الصلوة وهو اوثق في نفسي قال محمد واما نحن فنرى ان يمضي على صلاته ولا يعيد ولا يضرب بيديه على الارض ولا يمسح بوجهه ولا يديه حتى يستيقن ان ذلك خرج منه بعد الوضوء فاذا استيقن ذلك اعاد الوضوء

مرد اپنے ذکر کے منہ پر تری پاوے اور وہ نماز میں ہو تو اپنے دونوں ہاتھ زمین اور پتھروں پر رکھے اور اپنا منہ اور دونوں ہاتھ ملے پھر نماز پڑھے حماد نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ آپ کس طرح کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب میں تری پاتا ہوں نماز پھر پڑھتا ہوں اور یہی میرے نزدیک معتبر ہے امام محمد نے کہا کہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ بدستور نماز پڑھی جاوے اور پھر نہ پڑھے اور اپنے ہاتھ زمین پر نہ مارے اور اپنا منہ اور ہاتھ نہ ملے یہاں تک کہ یقین کرے کہ یہ تری اس سے وضو کے بعد نکلی ہے۔ سو جب اس کو اس کا یقین ہو جاوے تو وضو پھر کرے۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال اذا وجدت شيئا من البلة فانضحه وما يليه من ثوبك بالماء ثم قل هو من الماء قال حماد قال لي سعيد بن جبير وانضحه بالماء ثم اذا وجدته فقل هو من الماء قال محمد وبهذا ناخذ اذا كان كثر ذلك من الانسان وهو قول ابي حنيفة ۱۵۹/۲

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جب تو تری پاوے تو اس جگہ پر اور جو کپڑا کہ اس کے نزدیک ہو اس پر پانی کا چھینٹا مار پھر کہہ یعنی فرض کرلے کہ وہ تری پانی کی ہے حماد نے کہا کہ مجھ کو سعید نے کہا کہ اس پر پانی کا چھینٹا دے پھر اگر تو اس کو پاوے۔ تو کہہ کہ وہ پانی سے ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب کہ آدمی کو بہت مذی آتی ہو۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۴۶ باب القهقهة في الصلوة ويكره فيها

نماز میں قہقہہ کا حکم اور مکروہات کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا بأس بان يغطي الرجل رأسه في الصلوة ما لم يغط فاه ويكره ان يغطي فاه قال

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس میں کہ آدمی نماز میں اپنا سر ڈھانکے جب تک کہ اپنا منہ نہ ڈھانکے اور مکروہ ہے یہ کہ اپنا منہ ڈھانکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

Marfat.com

محمد وبه ناخذ ونكره ايضا ان يغطي انفه
وهو قول ابي حنيفة

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن
حماد عن ابراهيم في الرجل يصلي العصر
فيذكر وهو يصلي انه لم يصل الظهر
قال صلوته هذه فاسدة يبدأ
بالظهر ثم يصلي العصر
قال محمد وبه ناخذ الا في
واحدة ان خاف فوت صلوة العصر
ان بدأ بالظهر مضى على العصر ثم
صلى الظهر اذا غابت الشمس وهو قول
ابي حنيفة رضي الله عنه

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن
حماد عن ابراهيم في الرجل يصلي
في يوم غيم ثم تطلع الشمس وقد
بقي عليه بعض صلاته فاذا هو
قد كان يصلي الى غير القبلة يتحول
الى القبلة ويحتسب بما صلى ويصلي ما
بقي **قال** محمد وبه ناخذ وهو
قول ابي حنيفة رحمه الله

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال
حدثنا منصور بن زاذان عن الحسن البصري عن النبي
صلى الله عليه وآله وسلم انه قال بينما هو في الصلوة
اذ اقبل رجل اعمى من قبل القبلة يريد الصلوة
والقوم في صلوة الفجر فوقع في زبية فاستضحك
بعض القوم حتى قهقهوا فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم قال من كان قهقه منكم فليعد الوضوء والصلوة

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد
عن ابراهيم في الرجل يقهقه في الصلوة

کہ نماز میں منہ ڈھانکنا مکروہ ہے اور اسی طرح ناک ڈھانکنا بھی
ہمارے نزدیک مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

۱۵۸/۲ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے متعلق
جو عصر کی نماز پڑھے اور نماز کی حالت میں یاد کرے
کہ اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی کہا کہ یہ نماز
اس کی فاسد ہے پہلے ظہر کی نماز پڑھے امام محمد
نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں اور وہ
یہ ہے کہ اگر خوف کرے کہ اگر ظہر کی نماز پہلے
پڑھے گا تو عصر کی نماز فوت ہو جاوے گی۔ تو
بدستور عصر کی نماز پڑھی جائے پھر بعد اس کے
ظہر کی نماز پڑھے جب کہ سورج ڈوبے۔ اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا

۱۵۹/۳ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد
ابر کے دن نماز پڑھتا ہو پھر سورج نکل آوے
اس حال میں کہ اس کی کچھ نماز باقی ہو اور وہ قبلہ
کے سوا دوسری طرف نماز پڑھتا تھا تو قبلے کی
طرف پھر جاوے اور جو نماز پڑھ چکا ہو اس کو
حساب میں لاوے اور جو باقی ہو اسکو پڑھے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۱۶۰/۴ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ
اس حال میں کہ حضرت نماز میں تھے۔ کہ ناگاہ ایک
اندھا مرد نماز کے لئے قبلے کی طرف سے آیا۔
اور لوگ فجر کی نماز میں تھے تو وہ ایک گڑھے میں
گرا بعض لوگ اس سے ہنسے یہاں تک قہقہہ کیا
جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس
نے تم میں سے قہقہہ کیا ہو وہ وضو اور نماز کو دوہراوے

۱۶۱/۵ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے متعلق
جو نماز میں قہقہہ کرکے ہنسے ابراہیم نے کہا کہ نماز

Marfat.com

قَالَ يُعِيدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ وَيَسْتَغْفِرُ رَبَّهٗ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ الْحَدَثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

اور وضو دوہرائے اور اپنے خدا سے مغفرت مانگے کہ وہ سخت تر ہے وضو کے توڑنے میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَانْتِقَاضِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ

نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو ٹوٹنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْمُؤَذِّنَ قَدْ اَذَّنَ فَوَضَعَ جَنْبَهٗ فَنَامَ حَتّٰى عُرِفَ مِنْهُ النَّوْمُ وَكَانَتْ لَهٗ نَوْمَةٌ تُعْرَفُ كَانَ يَنْفُخُ اِذَا نَامَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بِغَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَغَيْرِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ نَاْخُذُ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا لَيْسَ كَغَيْرِهٖ فَاَمَّا مَنْ سِوَاهُ فَمَنْ وَضَعَ جَنْبَهٗ فَنَامَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ١٦٢/١

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرتؐ نے وضو کیا اور مسجد میں تشریف لائے اور پایا مؤذن کو اس حال میں کہ اذان دے چکا ہے آپ نے پہلو زمین پر رکھے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ سے سونا محسوس ہونے لگا اور آپ کا سونا معلوم ہو جاتا تھا۔ کہ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے پھر جاگے اور بے وضو نماز پڑھی یعنی نیا وضو نہ کیا ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگوں کی طرح نہیں اس لئے کہ سونے سے آپ کا وضو نہ ٹوٹتا تھا۔ امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول کو لیتے ہیں۔ روایت پہنچی ہم کو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں۔ اور میرا دل نہیں سوتا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حکم میں اور لوگوں کی طرح نہیں لیکن حضرتؐ کے سوا دوسرے لوگ اگر اپنا پہلو زمین پر رکھ کر سو جائیں تو ان پر وضو واجب ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا نِمْتَ قَاعِدًا ١٦٣/٢

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو سو جائے بیٹھے یا کھڑے یا رکوع میں

Marfat.com

أَوْ قَائِمًا أَوْ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا أَوْ
رَاكِبًا فَلَيْسَ عَلَيْكَ وُضُوْءٌ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ فَإِذَا وَضَعَ
جَنْبَهٗ فَنَامَ وَجَبَ عَلَيْهِ
الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَأَلْتُهٗ عَنِ النَّوْمِ
قَبْلَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَأَنْ
أُصَلِّيَهَا وَحْدِيْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ
أَنَامَ قَبْلَهَا ثُمَّ أُصَلِّيَهَا فِيْ جَمَاعَةٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَحْنُ نَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ
صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ
مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ شَابٌّ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْرُسُكُمْ
فَحَرَسَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ مَعَ الصُّبْحِ غَلَبَتْهُ
عَيْنُهٗ فَمَا اسْتَيْقَظُوْا إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ أَصْحَابُهٗ وَأَمَرَ
الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ
فَصَلَّى الْفَجْرَ بِأَصْحَابِهٖ
وَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ
كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ بِهَا
فِيْ وَقْتِهَا **قَالَ**

یا سجدے میں یا سوار تو تجھ پر وضو واجب نہیں
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ
اس طرح سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور
جب زمین پر پہلو رکھ کے سو جائے۔ تو اس
پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔
۱۶۴ ح ترجمہ اسمٰعیل بن عبد الملک سے روایت
ہے کہ میں نے مجاہد سے پوچھا کہ عشا کی نماز
سے پہلے سونے کا کیا حکم ہے۔ انہوں نے کہا
کہ تنہا نماز پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے۔
اس سے کہ میں اس سے پہلے سو جاؤں۔ پھر
اس کو جماعت سے پڑھوں امام محمد نے کہا۔ کہ
ہم عشا کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ رکھتے
ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔
۱۶۵ ح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پچھلی رات کو اترے
تو فرمایا کہ کون ہے جو آج رات کو ہماری نگرانی کرے
انصار کے ایک جوان نے کہا کہ یا حضرت میں آپ
کی نگرانی کروں گا۔ اس نے تمام رات ان کی
نگرانی کی یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو اس
کی آنکھ نے اس پر غلبہ کیا یعنی اس پر نیند غالب
آئی اور نہ جاگے مگر آفتاب کی گرمی سے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور وضو کیا
اور آپ کے اصحاب نے بھی وضو کیا۔ اور
مؤذن کو حکم کیا انہوں نے اذان دی۔ پھر آپ
نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر نماز کی تکبیر ہوئی
حضرت نے اپنے اصحاب کیساتھ نماز پڑھی۔ اور
اس میں قراءت پکار کر پڑھی۔ جیسے کہ اس کو اپنے
وقت میں پڑھا کرتے تھے امام محمد نے کہا۔ کہ

Marfat.com

مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ ۴۸ صَلٰوةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

بیہوش آدمی کی نماز کا بیان

١٦٦ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ سَأَلَهٗ عَنِ الرَّجُلِ الْمَرِيْضِ يُغْمٰى عَلَيْهِ فَيَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْوَاحِدُ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَقْضِيَهٗ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ فِيْ عُذْرٍ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا اُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً قَضٰى وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا قَضَآءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اُس نے ابراہیم سے بیمار آدمی کا حال پوچھا جو بیہوش ہو جائے اور نماز کو چھوڑ دے ابراہیم نے کہا کہ اگر ایک دن بیہوش رہے تو میں دوست رکھتا ہوں کہ اس کو قضا کرے اور اس سے زیادہ میں معذور ہے امام محمد نے کہا اور اگر ایک دن رات بیہوش رہے تو نماز قضا کرے اور اگر اس سے زیادہ بیہوش رہے تو اس پر قضا نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

١٦٧ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمُغْمٰى عَلَيْهِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً قَالَ يَقْضِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ حَتّٰى يُغْمٰى عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ ایک دن رات بے ہوش رہے۔ ابن عمر نے کہا کہ نماز قضا کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نمازیں قضا کرے یہاں تک کہ اس کو اس سے زیادہ بے ہوشی ہو۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ ۴۹ السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ

سجدہ سہو کا بیان

١٦٨ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَالتَّشَهُّدِ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ مِنْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ تَكُنْ رَكْعَةً فَاِنَّهٗ يَقْضِيْ مَا شَكَّ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَيَسْجُدُ لِذٰلِكَ اَيْضًا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَاِنَّهُمَا يُصْلِحَانِ بِاِذْنِ اللّٰهِ مَا كَانَ قَبْلَهُمَا مِنْ نِسْيَانٍ وَكَانَ يُقَالُ اِنَّهُمَا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی پہلے سجدے میں یا التحیات میں یا اس کے مانند کسی دوسری چیز میں شک کرے جب تک کہ رکعت نہ ہو تو وہ جس میں شک کرے اس کو قضا کرے اور اس کے لئے بھی سہو کے دو سجدے کرے کہ وہ اللہ کے اذن سے پہلے بھول چوک کو درست کر دیتے ہیں۔ اور کہا جاتا تھا کہ وہ دونوں شیطان کی ناک پر خاک

Marfat.com

أَمْرٌ غِمْتَانٌ لِلشَّيْطَانِ وَإِنَّهُ قَالَ
لَأَنْ أَسْجُدَ لِذٰلِكَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ
فِيمَا لَمْ يَجِبْ عَلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ
أَدَعَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
فَإِنْ كَانَ يُبْتَلَى بِذٰلِكَ كَثِيرًا أَمْضَى عَلَى
أَكْبَرِ رَأْيِهِ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ
وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيمَنْ نَسِيَ
الْفَرِيضَةَ فَلَا يَدْرِي أَرْبَعًا صَلَّى
أَمْ ثَلَاثًا قَالَ إِنْ كَانَ أَوَّلَ نِسْيَانِهِ
أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كَانَ يُكْثِرُ النِّسْيَانَ
يَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهِ
أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ
السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهِ
أَنَّهُ صَلَّى ثَلَاثًا أَضَافَ إِلَيْهَا
وَاحِدَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ
السَّهْوِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

ڈالنے والی ہیں اور ابن عمرؓ نے کہا کہ اس کے
لئے سجدہ سہو کا کرنا اس چیز میں جو مجھ
پر واجب نہیں میرے نزدیک بہتر ہے اُن
کے چھوڑنے سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور اگر وہ شک میں بہت مبتلا ہو تو
اپنی رائے غالب پر عمل کرے اور دو سجدے
سہو کے کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ اگر کوئی فرض نماز میں بھول جائے اور
نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی چار رکعت یا تین
رکعت تو اگر پہلی بار بھولے تو نماز کو چھوڑ کر
سرے سے شروع کرے اور اگر بہت
بھولتا ہو تو کوشش کرے ٹھیک بات کی
یعنی فکر کرے جو غالب ظن ہو اس پر عمل کرے
اور اگر اس کا گمان غالب یہ ہو کہ وہ نماز ختم کر
چکا ہے تو سہو کے دو سجدے کرے اور اگر
اس کا گمان غالب یہ ہو کہ اس نے تین رکعتیں
پڑھی ہیں تو اُن کے ساتھ ایک رکعت اور
ملائے پھر سہو کے دو سجدے کرے امام
محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ جب کسی کو نماز میں شک ہو
جائے اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی ہے تو بیٹھے دو سجدے سہو کے کرے پھر سلام پھیرے
اس کے سوا اور کوئی چیز اس پر واجب نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کمتر کو اعتبار
کرے اکثر کو چھوڑے جیسے کہ مثلاً اگر تین اور چار رکعت میں شک کرے تو تین رکعت
کو اعتبار کرے چار کو چھوڑے یہاں تک کہ اس کو یقین حاصل ہو اور بعضے کہتے ہیں
کہ گمان غالب پر عمل کرے پھر سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اس کی
رائے نہ ہو تو کمتر کو اعتبار کرے اور یہی بات حدیثوں سے معلوم ہوتی ہے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ سب کا اتفاق

Marfat.com

ہے اس پر کہ نماز میں داخل ہونے سے پہلے آدمی پر چار رکعتیں فرض یقینی اور جب اس کو شک ہوا اس میں کہ اس نے کچھ نماز پڑھی ہے ۔ تو اس میں قیاس کرنا واجب ہوا تاکہ معلوم ہووے کہ اس کا حکم کیا ہے سو ہم نے دیکھا کہ اگر کسی شخص کو نماز کے پڑھنے اور نہ پڑھنے میں شک پڑے تو اس پر نماز کا پڑھنا واجب ہے ۔ یہاں تک کہ اس کو یقین ہو کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے یعنی اس وقت اس پر نماز پڑھنی واجب نہیں ہوگی ۔ اور اس میں گمان غالب پر عمل نہ کرے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ سب نماز میں یہی حکم ہے کہ گمان غالب پر عمل کرے جب تک کہ اسکو یقین معلوم نہ ہو

حہ ۱۴۰ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ اِذَا رَاٰهُ يُتَابِعُ بَيْنَ السُّجُوْدِ فِىْ غَيْرِ سَهْوٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يَّسْجُدَ الرَّجُلُ لِرَكْعَةٍ اَكْثَرَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّسْهُوَ فَلَا يَدْرِىْ اَسَجَدَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً اَمْ اِثْنَتَيْنِ فَيَمْضِىْ عَلٰى اَكْبَرِ رَاْيِهٖ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِىْ حَنِیْفَةَ

ترجمہ حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض مارتے تھے مرد کو جب کہ اس کو پے در پے سجدہ کرتے دیکھتے غیر سہو میں امام محمد رح نے کہا کہ نہیں لائق مرد کو یہ کہ ایک رکعت کے لیئے دو سجدوں سے زیادہ کرے مگر یہ کہ بھول جائے اور نہ جانے کہ ایک سجدہ کیا یا دو تو اپنے گمان غالب پر عمل کرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے

ف دستور ہے کہ نماز میں ہر رکعت کے لئے دو دو سجدے کئے جاتے ہیں ۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی رکعت کے لئے دو سے زیادہ سجدے کرنے درست نہیں مگر بھول جائے تو سہو کے دو سجدے زیادہ کرے

حہ ۱۴۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوةٍ فَلَا يَدْرِىْ ثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلٰثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَيْهَا الرَّابِعَةَ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعًا تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَسْتَحِبُّ لَهٗ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب کوئی نماز میں شک کرے اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی اور اپنے غالب گمان کیطرف دیکھے اگر اسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ تین رکعتیں ہیں تو کھڑا ہو اور چوتھی رکعت ان کیساتھ ملائے پھر التحیات پڑھکے سلام پھیرے اور سہو کے سجدے کرے اور اگر اسکا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار رکعتیں پڑھی ہیں تو التحیات پڑھکر سلام پھیرے پھر دو سجدے سہو کے کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن اگر اسکو یہ پہلی بار ہو تو مستحب ہے کہ نماز پھر پڑھے امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہم کو مالک نے عطا بن ابی رباح سے تو انہوں نے کہا کہ وہ نماز پھر پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ۔ اور یہی قول ہے

Marfat.com

أَوَّلَ مَا أَصَابَهُ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

۱۴۲/۵ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ أَنَّهُ قَالَ يُعِيْدُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ عطا ابن رباح سے روایت ہے کہ وہ دوبارہ پڑھنے تھے امام محمّد نے کہا۔ کہ ہم اسی کو لیتے ہیں، اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۱۴۳/۶ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا تَخَالَجَكَ أَمْرَانِ نَظُنُّ أَقْرَبَهُمَا إِلَى الْحَقِّ أَوْ سَعُهُمَا۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تجھ کو دو امروں میں شک پڑے۔ تو میں گمان کرتا ہوں کہ زیادہ ترحق کے نزدیک وہ ہے کہ اس میں وسعت زیادہ ہو۔

۱۴۴/۷ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا سَهَى الْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام بھول جائے اور سہو کے دو سجدے کرے تو تو بھی اس کے ساتھ سجدہ کر اور اگر امام سجدہ نہ کرے تو تجھ پر سجدہ کرنا واجب نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

۱۴۵/۸ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ سَجَدَ ثَلٰثَ سَجَدَاتٍ نَاسِيًا قَالَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی بھول کر تین سجدے کرے تو اس پر دو سجدے سہو کے ہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۱۴۶/۹ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَضَ لَكَ شَكٌّ فِيْ وُضُوْءٍ أَوْ صَلَاةٍ أَوْ قِرَاءَةٍ فَلَا تَلْتَفِتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نماز سے فارغ ہوا اور تجھ کو وضو یا نماز یا قرأت میں شک پڑے تو اس کی طرف خیال مت کر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ مَنْ سَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ فِيْ خُطْبَةٍ أَوْ فِي الصَّلٰوةِ

خطبہ یا نماز کی حالت میں سلام کرنے کا بیان

۱۴۷/۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَرُدُّ السَّلَامَ وَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ سلام اور چھینک کا جواب دیا جاوے اس حال

Marfat.com

يُشَمِّتُ الْعَاطِسَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ بِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

ح ١٧٨ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ إِنَّ فُلَانًا عَطَسَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَشَمَّتَهُ فُلَانٌ قَالَ مُرْهُ فَلَا يَعُوْدَنَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الْخُطْبَةُ بِمَنْزِلَةِ الصَّلٰوةِ لَا يُشَمَّتُ فِيْهَا الْعَاطِسُ وَلَا يُرَدُّ فِيْهَا السَّلَامُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ح ١٧٩ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلٰى صَاحِبِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَالَ أَلَيْسَ يَقُوْلُ إِذَا تَشَهَّدَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا يُعْجِبُنَا أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلَا يُعْجِبُنَا أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ح ١٨٠ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَدْرَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ قَالَ لَا يُجْزِئُهُ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ إِذَا جَلَسَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ أَجْزَأَهُ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَوْلِيْ قَوْلُ

ہیں کہ امام جمعہ کے دن خطبے میں ہو امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے ولیکن ہم سعید بن مسیب کے قول کو لیتے ہیں۔

ترجمہ عبداللہ بن سعید سے روایت ہے۔ کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ فلاں نے چھینک ماری اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا تھا اور فلاں نے اس کو چھینک کا جواب دیا سعید نے کہا کہ اس کو حکم کر کہ اب ایسا نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ خطبہ بجائے نماز کے ہے کہ نہ اس میں چھینک کا جواب دیا جائے اور نہ سلام کا جواب دیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا۔

ترجمہ حماد نے کہا کہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے متعلق جو اپنے ساتھی کے پاس آوے اور اس کو سلام کرے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو تو ابراہیم نے کہا کہ جب التحیات پڑھتا ہے تو کیا نہیں کہتا کہ سلام ہم کو اور خدا کے سب نیک بندوں کو تو اس نے سلام کا جواب دیا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ہم کو پسند نہیں کہ وہ اس کو سلام کا جواب دے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور ہم کو پسند نہیں کہ آدمی اس کو سلام کرے اور وہ نماز پڑھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے متعلق جو التحیات کے مقدار امام کے پیچھے بیٹھے پھر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے فارغ ہو جائے تو ابراہیم نے کہا کہ یہ اس کو کافی نہیں اور عطا ابن ابی رباح نے کہا کہ جب بقدر التحیات کے بیٹھے تو اس کو کافی ہے امام ابوحنیفہ نے کہا

عَطَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَطَاءٍ نَاخُذُ
نَحْنُ اَيْضًا

کہ میرا قول عطا کے قول کے موافق ہے امام محمد نے کہا
کہ ہم بھی عطا ہی کے قول کو لیتے ہیں۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ
الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ
لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٰذَا نَاخُذُ فَاِذَا تَشَهَّدَ فَقَدْ قَضَى الصَّلٰوةَ
فَاِنِ انْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ اَجْزَاَتْهُ صَلٰوتُهُ
وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَتَعَمَّدَ ذَالِكَ

١٨١ / ٥ ترجمہ حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے۔ کہ
میں نے حضرت عمرؓ سے سنا تھا۔ کہتے تھے۔
کہ بدوں التحیات کے نماز درست نہیں امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب التحیات پڑھا
تو اس نے نماز ادا کی اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے
پھرے تو اس کو اس کی نماز کافی ہے اور نہیں
لائق اس کو یہ کہ جان بوجھ کر یہ کام کرے

بَابُ تَخْفِيْفِ الصَّلٰوةِ ١٥
نماز میں تخفیف کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحٰبِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّ قَوْمًا
فَاَطَالَ بِهِمْ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صلعم فَقَالَ
مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُنَفِّرُوْنَ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ مَنْ اَمَّ
قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالْكَبِيْرَ
وَذَا الْحَاجَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ
وَلَا بُدَّ اَنْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ

١٨٢ / ١ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک صحابی
نے ایک قوم کی امامت کی تو اُن کی نماز
دراز کی یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کو پہنچی آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں
کا جو نفرت دلاتے ہیں اس دین سے۔ جو
شخص امام بنے تو چاہیئے کہ ہلکی نماز پڑھے۔
اس واسطے کہ آدمیوں میں بیمار اور بڑھے اور
حاجتمند بھی ہوتے ہیں امام محمد نے کہا۔ کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور ضرور ہے کہ رکوع اور سجود کو
پورا کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ الْحَسَنِ
الْبَصَرِيِّ قَالَ سَاَلَهٗ سَائِلٌ اَقْرَاُ خَمْسَمِائَةِ
اٰيَةٍ فِيْ رَكْعَةٍ قَالَ فَتَعَجَّبَ وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
مَنْ يُطِيْقُ هٰذَا قَالَ الرَّجُلُ اَنَا اُطِيْقُ هٰذَا
قَالَ اِنَّ اَحَبَّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ
قَالَ مُحَمَّدٌ طُوْلُ الْقِيَامِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ
اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

١٨٣ / ٢ ترجمہ میموں سے روایت ہے کہ کسی نے حسن
بصری سے پوچھا کہ میں پانچسو آیت ایک رکعت
میں پڑھتا ہوں تو حسن نے تعجب کیا اور کہا۔
اللہ پاک ہے اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔
اس مرد نے کہا کہ میں طاقت رکھتا ہوں حسن نے
کہا نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک وہ ہے
جس کا قیام دراز ہو امام محمد نے کہا کہ نفل نماز
میں قیام دراز کرنا ہمارے نزدیک بہتر ہے

Marfat.com

وَكُلُّ ذَالِكَ حَسَنٌ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رح

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ ۱۸۴
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَّ اَصْحَابَهُ الصُّبْحَ فَقَرَءَ
بِهِمْ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي
الثَّانِيَةِ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَنَرَاهُ مُجْزِئًا وَلٰكِنَّا نَسْتَحِبُّ لِلْاِمَامِ
اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَهُوَ مُقِيْمٌ اَنْ يُطِيْلَ فِيْهَا
الْقِرَاءَةَ وَاَدْنٰى يَقْرَاُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِسُوْرَةٍ
تَكُوْنُ عِشْرِيْنَ اٰيَةً فَصَاعِدًا سِوٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
وَيُطِيْلُ الْاُوْلٰى عَلَى الثَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي
حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کثرت رکوع اور سجود سے اور یہ سب بہتر ہے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر
نے فجر کی نماز میں اپنے ساتھیوں کی امامت
کی تو پہلی رکعت میں سورۃ قل یا ایہا الکافرون پڑھی
اور دوسری میں لایلف قریش امام محمد نے کہا۔
کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس کو کافی دیکھتے ہیں
لیکن جب امام صبح کی نماز پڑھے اور وہ مقیم ہو
تو مستحب ہے کہ اس میں قرات لمبی پڑھے
اور یہ کہ ہر رکعت میں ایسی سورت پڑھے کہ بیس
آیت ہو یا زیادہ سوا الحمد کے اور پہلی رکعت کو دوسری
سے دراز کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ ۵۲ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ — سفر کی نماز کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ ۱۸۵
حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا
فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا
فَاَتْمِمِ الصَّلٰوةَ وَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ فَاقْصُرْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ عبداللہ
بن عمر رض نے کہا کہ جب تو مسافر ہو اور کسی جگہ
پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت کرے۔ تو نماز
پوری پڑھ اور اگر تو نہ جانتا ہو تو قصر کر یعنے
چار فرض کو دو کر کے پڑھ امام محمد رح
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ رح کا

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے۔ کہ مسافر کو اختیار ہے خواہ پوری نماز پڑھے یا قصر کرے ہر طرح درست ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ سفر میں پوری نماز یعنے چار فرض پڑھنے درست نہیں بلکہ واجب ہے کہ دوگانہ پڑھے پھر بہت سی حدیثیں بیان کرنے کے بعد کہا کہ فرض مسافر کے لئے دو رکعتیں ہیں اور وہ ان دو رکعتوں میں مقیم کی طرح ہے۔ چار رکعتوں میں پس جس طرح کہ مقیم کو چار رکعت سے زیادہ فرض پڑھنا درست نہیں اسی طرح مسافر کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنا درست نہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے۔ کہ سب کا اتفاق ہے اس پر کہ فرض نماز میں کم و بیش کرنے کا اختیار نہیں۔ اور نفل میں اختیار ہے اور فرض مسافر کے لئے دو رکعتیں ہیں اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہیں

Marfat.com

پس جس طرح کہ مقیم کو چار فرض سے زیادہ پڑھنا درست نہیں۔ اسی طرح مسافر کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنا درست نہیں پھر کہا کہ ہر سفر میں قصر کرنا درست ہے خواہ سفر طاعت کا ہو یا گناہ کا اس واسطے کہ جو شخص اپنے گھر میں مقیم ہو اس کو لازم ہے کہ ہر حال میں چار فرض پڑھے خواہ بندگی میں ہو یا گناہ میں پس قیاس چاہتا ہے کہ مسافر کو بھی ہر حال میں قصر کرنا درست ہو خواہ سفر بندگی کا ہو یا گناہ کا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا

۱۸۶ ح۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَآ اَهْلَ مَكَّةَ اِنَّا سَفْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَاَكْمَلَ اَهْلُ الْبَلَدِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا دَخَلَ الْمُقِيْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَضَى الْمُسَافِرُ صَلٰوتَهٗ قَامَ الْمُقِيْمُ فَاَتَمَّ صَلٰوتَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے مکے میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر فارغ ہوئے اور کہا اے مکے والو ہم مسافر ہیں سو جو کوئی مکے کا رہنے والا ہو تو چاہئیے کہ پوری نماز پڑھے تو مکے والوں نے پوری نماز پڑھی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مقیم مسافر کی جماعت میں داخل ہوا اور مسافر اپنی نماز ادا کر چکے تو مقیم اٹھ کھڑا ہووے اور اپنی نماز تمام کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا

۱۸۷ ح۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ اَكْمَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ مَعَ الْمُقِيْمِ وَجَبَ عَلَيْهِ صَلٰوةُ الْمُقِيْمِ اَرْبَعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو۔ تو پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب مسافر مقیم کی جماعت میں داخل ہو تو واجب ہوتی ہے اس پر نماز مقیم کی چار رکعتیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۱۸۸ ح۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مُحْشَرُكُمْ هٰذَا مِنْ صَلٰوتِكُمْ يَغِيْبُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ فِيْ ضَيْعَتِهٖ فَيَقْصُرُ وَيَقُوْلُ اَنَا مُسَافِرٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ عَلٰى مَسِيْرَةِ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَاِذَا كَانَ عَلٰى مَسِيْرَةِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ فریب میں ڈالے تم کو یہ جمع ہونا تمہاری نماز سے کہ کوئی شخص تم میں سے اپنے زمین میں غائب ہووے پھر قصر کرے اور کہے کہ میں مسافر ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی تین دن رات کی مسافت سے کم پر ہو تو پوری نماز پڑھے اور جب کہ تین دن رات

Marfat.com

ثلثة ایام ولیالیها فصاعدا ولم یکن له
بها اهل ولم یوطن نفسه علی اقامة خمس
عشرة فلیقصر الصلوٰة فاذا وطن نفسه
علی اقامة خمس عشرة اتم الصلوٰة مادام
فی ضیعته فاذا خرج راجعا الی اهله
قصر الصلوٰة ومسیرة
ثلثة ایام ولیالیها
بالقصر بسیر الابل ومشی الاقدام

ح ۱۸۹ محمد قال اخبرنا سعید بن عبید
الطائی عن علی بن ربیعة الوالبی الوالبیة
بطن من بنی اسد بن خزیمة قال سالت
عبد الله بن عمر رض الی کم تقصر الصلوٰة
فقال اتعرف السویداء قال قلت لا و
لکنی قد سمعت بها قال هی ثلث لیال
قواصد فاذا خرجنا الیها قصرنا الصلوٰة
قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ح ۱۹۰ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال
حدثنا حماد عن ابراهیم
قال اذا دخل المقیم فی صلوٰة المسافر
فلیصل معه رکعتین ثم لیقم
فلیتم صلوٰته قال محمد وبه
ناخذ وهو قول ابی حنیفة رض

کی مسافت یا زیادہ پر ہو اور اس کے گھر والے نہ
ہوں اور اپنے دل میں پندرہ دن رہنے کی نیت
نہ کرے تو چار فرض کو دو کر کے پڑھے اور جب
دل میں پندرہ دن رہنے کی نیت کرے تو پوری
نماز پڑھے جب تک کہ اپنی زمین میں ہو۔ پھر
جب پلٹ کر اپنے گھر کو چلے تو قصر کرے۔ اور
مسافت قصر کا اندازہ اونٹ اور پیدل کی رفتار
سے تین دن اور تین رات کا کیا جائے گا۔

ترجمہ علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے
عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ کہاں تک نماز
قصر کرے۔ ابن عمر نے کہا کہ کیا تو سویدا کو جانتا
ہے میں نے کہا نہیں ولیکن میں نے اس کو سنا
ہے کہا وہ تین دن درمیانی کی راہ ہے تو جب
ہم اس کی طرف نکلتے ہیں تو قصر کرتے ہیں
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ جب مقیم مسافر کی نماز میں داخل ہو تو چاہیئے
کہ اس کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے پھر اٹھ کر
اپنی نماز تمام کرے امام محمد رح نے کہا
کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا۔

باب ۵۳ الصلوٰة الخوف

نماز خوف کا بیان

ح ۱۹۱ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهیم فی صلوٰة الخوف قال اذا
صلی الامام باصحابه فلتقم طائفة منهم
مع الامام وطائفة بازاء العدو فیصلی
الامام بالطائفة الذین معه رکعة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے خوف
کی نماز کے باب میں کہا کہ جب امام اپنے ساتھیوں
کو نماز پڑھائے تو چاہیئے ...... کہ ایک
گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہووے۔ اور ایک گروہ
دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو جو لوگ کہ امام کے

Marfat.com

ثم تنصرف الطائفة الذين صلوا مع
الامام من غير ان يتكلموا حتى يقوموا
في مقام اصحابهم ذنا في الطائفة الاخرى
يصلون مع الامام الركعة الاخرى ثم
ينصرفون من غير ان يتكلموا حتى يقوموا
في مقام اصحابهم وتاتي الطائفة الاولى
حتى يصلوا ركعة وحدانا
ثم ينصرفون فيقومون
مقام اصحابهم وتاتي الطائفة
الاخرى حتى يقضوا الركعة التي
بقيت عليهم وحدانا

ساتھ ہوں۔ امام ان کو ایک رکعت پڑھائے
پھر وہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر
چلے جائیں اور کلام نہ کریں۔ یہاں تک کہ اپنے
ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں پھر دوسرا گروہ
آئے یعنے جو دشمن کے مقابلے میں کھڑے تھے
اور امام کے ساتھ اخیر رکعت پڑھیں اور پھر جائیں اور
کلام نہ کریں اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہوں اور پہلا
گروہ آوے اور یہاں تک کہ اکیلے اکیلے ایک
رکعت پڑھیں پھر پھر جاویں اور اپنے ساتھیوں
کی جگہ کھڑے ہوں اور دوسرا گروہ آوے یہاں
تک کہ اپنی ایک باقی رکعت تنہا ادا کریں۔

۱۹۲ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال
حدثنا الحارث بن عبد الرحمن عن عبد الله
بن عباس مثل ذالك قال محمد وبهذا كله
ناخذ واما الطائفة الاولى يقضون ركعتهم
بغير قراءة لانهم ادركوا اول الصلوة
مع الامام فقراءة الامام لهم قراءة و
اما الطائفة الاخرى فانهم يقضون ركعتهم بقراءة
لانهم فاتهم مع الامام وهذا كله قول ابي حنيفة

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن پہلا گروہ اپنی رکعت
ادا کرے بغیر قرأت کے اس واسطے کہ انہوں
نے نماز کی ابتداء امام کے ساتھ پائی ہے۔
امام کی قرأت ان کے لئے کافی ہے۔ اور دوسرا
گروہ اپنی ایک رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے
اس واسطے کہ وہ رکعت ان کی امام کے ساتھ
فوت ہوئی ہے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے

ف اس سے ثابت ہوا کہ خوف کی نماز دو رکعتیں ہیں اور امام طحاوی نے کہا کہ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ خوف کی نماز ایک رکعت ہے لیکن یہ قول صحیح نہیں اس واسطے کہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خوف کی نماز دو رکعتیں ہیں۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا حماد عن ابراهيم في الرجل يصلي
في الخوف وحده قال يصلي قائما مستقبل
القبلة فان لم يستطع فراكبا مستقبل القبلة
فان لم يستطع فليؤم ايماء وجهه لا يسجد على
شيء ليومئ ايماء ويجعل سجوده اخفض
من ركوعه ولا يدع الوضوء والقراءة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر
کوئی مرد اکیلے خوف کی نماز پڑھے تو قبلے کی طرف
کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو سوار
ہی قبلے کے سامنے نماز پڑھے اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو
اشارہ کرے جس طرف متوجہ ہو کسی چیز پر سجدہ
نہ کرے اشارے سے نماز پڑھے اور اپنے سجدہ
کو رکوع سے نیچا کرے اور دونوں رکعتوں میں

Marfat.com

فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّہٖ نَأْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

وضو اور قرارت نہ چھوڑے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ ۵۴ صَلٰوۃِ مَنْ خَافَ النِّفَاقَ — نفاق سے ڈرنیوالے کی نماز کا بیان

۱۹۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَوَابُ التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رض اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنِّیْ اَتَخَوَّفُ عَلٰی نَفْسِی النِّفَاقَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ مُوْسٰی اَمَا صَلَّیْتَ قَطُّ حَیْثُ لَا یَرَاکَ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّ الْمُنَافِقَ لَا یُصَلِّیْ حَیْثُ لَا یَرَاہُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰہُ۔

ترجمہ جواب سے روایت ہے کہ ایک مرد ابو موسیٰ اشعری پاس آیا اور کہا کہ میں اپنی جان پر نفاق کا خوف کرتا ہوں تو ابو موسیٰ نے اس سے کہا کہ کیا تو نے کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی کہ تجھکو سوائے خدا کے کوئی نہ دیکھے اس نے کہا کیوں نہیں ابو موسیٰ نے کہا کہ منافق ایسی نماز نہیں پڑھتا کہ اسکو خدا کے سوا کوئی نہ دیکھے

ف اس سے معلوم ہوا کہ تنہا خلوت میں نماز پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔

بَابُ ۵۵ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ — چھینکنے والے کو جواب دینا

۱۹۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَقُوْلُوْا یَرْحَمُنَا وَاِیَّاکَ وَلْیَقُلِ الَّذِیْ عَطَسَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم کہو یرحمنا اللہ وایاک یعنی خدا ہم پر بھی رحم کرے اور تجھ پر بھی اور جو چھینکا ہو وہ کہے کہ تجھکو بھی مغفرت کرے اور ہم کو بھی

بَابُ ۵۶ صَلٰوۃِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَالْخُطَبِ

جمعہ کی نماز اور خطبہ کا بیان

۱۹۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا غَیْلَانُ وَاَیُّوْبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ الْقُرَظِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَۃٌ لَا جُمُعَۃَ عَلَیْھِمُ الْمَرْاَۃُ وَالْمَمْلُوْکُ وَالْمُسَافِرُ وَالْمَرِیْضُ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ فَاِنْ فَعَلُوْا اَجْزَاھُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ

ترجمہ محمد بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار آدمی ہیں کہ ان پر جمعہ فرض نہیں ایک عورت دوسرا غلام تیسرا مسافر چوتھا بیمار امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر پڑھیں تو درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

Marfat.com

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود ان رجلا ساله عن الخطبة يوم الجمعة فقال اما تقرأ سورة الجمعة قال بلى ولكني لا ادري كيف هي قال واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما فالخطبة قائما يوم الجمعة قال محمد وبه ناخذ الا انها خطبتان بينهما جلسة خفيفة وهو قول ابي حنيفة رح

۱۹۷ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عبداللہ بن مسعود سے جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کا حکم پوچھا کہ کھڑے پڑھے یا بیٹھے ابن مسعود نے کہا کہ کیا تو سورۃ جمعہ نہیں پڑھتا۔ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ حکم اس سے کس طرح ثابت ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا کہ جب دیکھتے ہیں تجارت اور کھیل تو اسکی طرف منتشر ہو جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں تو جمعہ کے دن خطبہ کھڑا ہو کر پڑھنا چاہیے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ دو خطبے ہیں اُن کے درمیان ایک ہلکا جلسہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب صلوة العيدين ۵۷

عیدوں کی نماز کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد قال سألت ابراهيم عن الرجل يخرج الى المصلى فيجد الامام قد انصرف ايصلي قال ليس عليه ان يصلي وان شاء صلى قلت فان لم يخرج الى المصلى ايصلي في بيته كما يصلي الامام قال لا قال محمد وبه ناخذ انما صلوة العيد مع الامام فاذا فاتتك مع الامام فلا صلوة وهو قول ابي حنيفة رحمه الله

۱۹۸ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے ایک مرد کا حکم پوچھا جو عیدگاہ کی طرف جائے اور امام کو اس حال میں پائے کہ عید کی نماز پڑھ چکا ہے تو کیا نماز پڑھے اس نے کہا کہ اس پر نماز پڑھنی ضرور نہیں اگر چاہے تو پڑھے میں نے کہا اگر عیدگاہ میں نہ جائے۔ تو کیا وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے جیسے امام پڑھتا ہے انہوں نے کہا نہ پڑھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عید کی نماز تو صرف امام کے ساتھ ہے اور جب امام کے ساتھ کی نماز فوت ہو جائے تو پھر نماز نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود رض انه كان قاعدا في المسجد الكوفة ومعه حذيفة بن اليمان وابو موسى الاشعري فخرج عليهم

۱۹۹ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے تھے اور اُن کے ساتھ حذیفہ اور ابوموسیٰ تھے ولید بن عقبہ اُن کے پاس آیا اور وہ اُس دن کوفے کا حاکم تھا اُس نے کہا کہ کل تمہاری عید ہے میں کس طرح کروں خلیفہ

Marfat.com

الوليد بن عقبة بن ابي معيط وهو امير الكوفة يومئذ فقال ان غدا عيدكم فكيف اصنع فقال اخبره يا ابا عبد الرحمن كيف يصنع فامره عبد الله بن مسعود ان يصلي بغير اذان ولا اقامة وان يكبر في الاولى خمسا وفي الثانية اربعا وان يوالي بين القراءتين وان يخطب بعد الصلوة على راحلته قال محمد وبه ناخذ ولا باس ان يخطبها قائما وان لم يكن على راحلته وهو قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

نے کہا کہ خبر دے اس کو اے ابا عبد الرحمن یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے کس طرح کرے تو حکم کیا اس کو عبداللہ بن مسعود نے یہ کہ نماز پڑھے بغیر اذان اور اقامت کے اور یہ کہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہے اور دوسرے میں چار تکبیریں کہے اور یہ کہ دونوں قرأتیں پے در پے پڑھے یعنی قرأتیں تکبیروں کے درمیان پڑھے اور یہ کہ نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور نہیں ڈر ہے یہ کہ خطبہ پڑھے کھڑے ہو کر اگرچہ سواری پر نہ ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

٢٠٠ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كانت الصلوة في العيدين قبل الخطبة ثم يقف الامام على راحلته بعد الصلوة فيدعو ويصلي بغير اذان ولا اقامة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونوں عیدوں کی نماز خطبے سے پہلے تھی پھر نماز کے بعد امام اپنی سواری پر کھڑا ہوتا تھا پس دعا کرتا اور نماز پڑھتا بغیر اذان اور اقامت کے

باب خروج النساء في العيدين ورؤية الهلال

عورتوں کا عیدین کی نماز میں باہر نکلنا اور چاند دیکھنا

٢٠١ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن عبد الكريم بن ابي المخارق عن ام عطية قالت كان يرخص للنساء في الخروج في العيدين الفطر والاضحى قال محمد لا يعجبنا خروجهن في ذلك الا للعجوزة الكبيرة وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے کہ اجازت دی جاتی تھی عورتوں کو نکلنے کی عید فطر اور عید اضحی میں امام محمد نے کہا کہ ان کا عیدوں میں نکلنا ہم کو پسند نہیں مگر بڈھی عورت ہو تو درست ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

٢٠٢ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في قوم شاهدوا انهم راوا هلال شوال فقال حماد

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے شوال کا چاند دیکھا ہے حماد نے کہا میں

Marfat.com

سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ إِنْ
جَاءَ وَاصَدَ النَّهَارِ فَلْيُفْطِرُوْا وَلْيَخْرُجُوْا
وَإِنْ جَاءُوْا آخِرَ النَّهَارِ فَلَا يَخْرُجُوْا
وَلَا يُفْطِرُوْا حَتَّى الْغَدِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
نَأْخُذُ فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ يُفْطِرُوْنَ
إِذَا جَاءُ مِنَ الْعَشِيِّ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابراہیم سے اس کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ اگر
دن کے ابتدا میں آئیں تو چاہیئے کہ روزہ کھول ڈالیں
اور عید کی نماز کی طرف نکلیں اور اگر دن کے اخیر
میں آئیں تو نہ نماز کی طرف نکلیں اور نہ روزہ کھولیں
کل تک امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
مگر ایک حکم میں کہ روزہ کھولیں اور آئندہ دن کو
عید کی طرف نکلیں جبکہ دن کے .... اخیر میں
آکر گواہی دیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ ٥٩ مَنْ يَّطْعَمُ قَبْلَ أَنْ يَّخْرُجَ إِلَى الْمُصَلّٰى
عید گاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان

٢٠٣ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَّطْعَمَ
شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَ الْمُصَلّٰى يَعْنِيْ يَوْمَ الْفِطْرِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کو پسند
آتا تھا کہ کھائیں کوئی چیز عیدگاہ میں آنے سے پہلے
یعنی عید فطر کے دن

٢٠٤ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَطْعَمُ يَوْمَ
الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَّخْرُجَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى
حَتّٰى يَرْجِعَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عید فطر کے
دن کھانا کھاتے تھے عیدگاہ جانے سے پہلے اور
عید قربانی کے دن کچھ نہ کھاتے تھے یہاں تک
کہ عیدگاہ سے پھرتے امام محمد رح نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ ٦٠ التَّكْبِيْرِ فِيْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ
تشریق کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان

٢٠٥ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ
أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ
إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَمْ يَكُنْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ يَأْخُذُ بِهٰذَا
لِأَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ
الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْطَعُ

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ وہ تکبیر
کہتے تھے عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کی فجر
سے تشریق کے آخیر دن کی عصر تک امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ اس
کو نہ لیتے تھے لیکن وہ ابن مسعود کا قول لیتے
تھے کہ عرفے کی فجر سے دسویں کی عصر تک تکبیر
کہتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے۔

Marfat.com

باب السجود فی ص — سورۂ ص میں سجدہ کا بیان

۲۰۶ ح ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ یَسْجُدُ فِیْ صٓ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ یَسْجُدُ فِیْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلٰکِنَّا نَرَی السُّجُوْدَ فِیْهَا وَنَاْخُذُ بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم سورۃ ص میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ بھی اس میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ ہم تو اس میں سجدہ دیکھتے ہیں اور ہم اہل حدیث اس پر عمل کرتے ہیں جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے

۲۰۷ ح ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ سَجْدَةِ صٓ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَنَحْنُ نَسْجُدُهَا شُکْرًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رض

ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے سورۂ ص کے سجدہ میں فرمایا کہ داؤدؑ نے وہ سجدہ توبہ کے لئے کیا تھا اور ہم اس کو شکر کے لئے کرتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا

باب القنوت فی الصلوٰۃ — نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان

۲۰۸ ح ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ کَانَ یَقْنُتُ السَّنَةَ کُلَّهَا فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود قنوت پڑھتے تھے ہمیشہ رکوع سے پہلے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۲۰۹ ح ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ الْقُنُوْتَ فِی الْوِتْرِ وَاجِبٌ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَیْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَقْنُتَ فَکَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَرْکَعَ فَکَبِّرْ اَیْضًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی قَبْلَ الْقُنُوْتِ کَمَا یَرْفَعُ اِلَیْهِ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ یَضَعُهُمَا وَیَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وتر میں قنوت پڑھنی واجب ہے رمضان میں بھی اور غیر رمضان میں بھی اور غیر رمضان میں بھی پہلے رکوع سے۔ جب تو قنوت پڑھنے کا ارادہ کرے۔ تو تکبیر کہہ اور جب رکوع کا ارادہ کرے تو بھی تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور قنوت سے پہلے تکبیر کہنے کے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھادے جیسے کہ نماز کی ابتدا میں اٹھاتا ہے پھر ان کو باندھے اور دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

Marfat.com

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَقْنُتْ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا يَعْنِيْ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

٢١٠/٣ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ نے اور ان کے کسی ساتھی نے قنوت نہیں پڑھی یعنی فجر کی نماز میں یہانتک کہ دنیا کو چھوڑا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ أَحَقُّ مَا بَلَغَنَا عَنْ إِمَامِكُمْ ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَرْكَعُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رض الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

٢١١/٤ ترجمہ ابی شعثاء سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ زیادہ حق وہ چیز ہے جو پہنچی ہم کو تمہارے امام سے یعنی حضرت سے یہ کہ وہ نماز میں کھڑے ہوتے تھے اور نہ قرآن پڑھتے تھے اور نہ رکوع کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ مراد ابن عمر کی اس سے یہ کہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا إِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا قَنَتَ يَدْعُوْا عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ لَمْ يُرَ قَانِتًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يُرَ قَانِتًا بَعْدَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا

٢١٢/٥ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھی یہانتک کہ دنیا چھوڑی مگر ایک مہینہ قنوت پڑھی اس حال میں کہ مشرکین کے ایک گروہ پہ بددعا کرتے تھے اور نہیں دیکھے گئے حضرت قنوت پڑھتے نہ اس سے پہلے اور نہ بعد اور اسی طرح حضرت ابوبکر بھی قنوت پڑھتے نہیں دیکھے گئے۔ یہاں تک کہ دنیا چھوڑی۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ صَحِبَهُ سَنَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَلَمْ يَرَهُ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَهُ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَإِنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ إِنَّمَا أَخَذُوا الْقُنُوْتَ عَنْ عَلِيٍّ قَنَتَ يَدْعُوْا عَلٰى مُعٰوِيَةَ حِيْنَ حَارَبَهُ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّامِ فَإِنَّمَا أَخَذُوا الْقُنُوْتَ عَنْ مُعٰوِيَةَ قَنَتَ يَدْعُوْا عَلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ حَارَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ إِبْرَاهِيْمَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

٢١٣/٦ ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ دو برس حضرت عمر کے ساتھ رہے سفر میں بھی اور حضر میں بھی، تو انہوں نے ان کو فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ ان سے جدا ہوئے، ابراہیم نے کہا کہ اہل کوفہ نے تو علی سے قنوت لی ہے کہ انہوں نے معاویہ پر بددعا کرنے کو قنوت پڑھی۔ جبکہ معاویہ ان سے لڑے اور شام والوں نے معاویہ سے قنوت سیکھی ہے۔ کہ انہوں نے حضرت علی پہ بددعا کرنے کو قنوت پڑھی۔ جب کہ وہ ان سے لڑے امام محمد رح نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول کو لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

Marfat.com

باب ٦٣ المرأة تؤم النساء وكيف تجلس في الصلوة

عورت کی امامت اور اس کے بیٹھنے کا طریقہ

٢١٤/١ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عائشة ام المؤمنين انها كانت تؤم النساء في شهر رمضان فتقوم وسطا قال محمد لا يعجبنا ان تؤم المرأة فان فعلت قامت في وسط الصف مع النساء كما فعلت عائشة وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان میں عورتوں کی امامت کیا کرتی تھیں اور ان کے درمیان کھڑی ہوتیں امام محمد نے کہا کہ عورت کا امامت کرنا ہم پسند نہیں کرتے اور اگر کوئی کرے تو عورتوں کے ساتھ صف کے میان کھڑی ہووے جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے کیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

٢١٥/٢ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المرأة تجلس في الصلوة قال تجلس كيف شاءت قال محمد احب الينا ان تجمع رجليها في جانب ولا تنتصب انتصاب الرجل

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نماز میں عورت جس طرح چاہے التحیات کے لئے بیٹھے امام محمد نے کہا کہ ہمارے نزدیک بہتر یہ ہے کہ اپنے دونوں پاؤں ایک طرف جمع کرے اور مرد کی طرح اپنا داہنا پاؤں کھڑا نہ کرے

باب ٦٤ صلوة الامة

لونڈی کی نماز کا بیان

٢١٦/١ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الامة قال تصلي بغير قناع وان كانت قد بلغت مائة سنة وان ولدت من سيدها

ترجمہ ابراہیم نے لونڈی کے حق میں کہا کہ وہ نماز پڑھے بغیر سرپوش اور اوڑھنی کے اگرچہ سو برس کو پہنچے اور اگرچہ اپنے مالک سے بچہ جنے۔

٢١٧/٢ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عمر بن الخطاب كان يضرب الاماء ان يتقنعن يقول لا تشبهن بالحرائر قال محمد وبه نأخذ لا نرى على الامة قناعا في صلوتها ولا غيرها وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر مارتے تھے لونڈیوں کو اس پر کہ پردہ کریں۔ کہتے تھے کہ آزاد عورتوں سے مشابہت نہ کرو۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ ہم لونڈی پر پردہ واجب نہیں سمجھتے نہ نماز میں اور نہ اس کے غیر میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

٢١٨/٣ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المرأة تكون في الصلوة

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت نماز میں ہو اور اسکو کوئی حاجت ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ تالی

Marfat.com

فتريد الحاجة جوابها أن تصفق قال محمد وترك ذلك منها أحب إلينا

بجا دے امام محمد نے کہا کہ اس کا ترک کرنا ہمارے نزدیک بہت بہتر ہے

باب ۶۵ الصلوٰة في الكسوف — گہن کی نماز کا بیان

۲۱۹

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم مات ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال الناس انكسفت الشمس لموت ابراهيم فبلغ ذالك النبي صلى الله عليه وسلم فخطب الناس فقال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت احد ثم صلى ركعتين ثم كان الدعاء حتى انجلت **قال محمد** وبه ناخذ ولا نرى الا ركعة واحدة في كل ركعة سجدتين على صلوة الناس في غير ذالك ونرى ان يصلوا جماعة في كسوف الشمس ولا يصلي جماعة الا الامام الذي يصلي بهم الجمعة فاما ان يصلي الناس في مساجدهم جماعة فلا واما الجهر بالقراءة فلم يبلغنا ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم جهر بالقراءة فيها وبلغنا ان علي بن ابي طالب جهر فيها بالقراءة بالكوفة واحب الينا ان لا يجهر فيها بالقراءة واما كسوف القمر فانما يصلي الناس وحدانا لا يصلون جماعة لا الامام ولا غيره وكذالك الافزاع كلها واذا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت کے وقت سورج میں گہن پڑا جس دن کہ حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا تو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج میں گہن پڑا یہ بات حضرت کو پہنچی حضرت نے لوگوں میں خطبہ پڑھا۔ فرمایا سورج اور چاند خدا کی دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے سے ان میں گہن نہیں پڑتا پھر حضرت نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم ہر رکعت میں مگر ایک رکوع اور دو سجدے موافق نماز لوگوں کے سورج گہن کے غیر میں جو ہم دیکھتے ہیں کہ سورج گہن میں جماعت سے نماز پڑھیں اور نہ امامت کرے مگر وہ امام کہ ان کو جمعہ پڑھاتا ہو اور لوگ اپنی مسجدوں میں جماعت سے نماز نہ پڑھیں اور اس میں پکار کر قرآن پڑھنے کے متعلق ہم کو حضرت سے روایت نہیں پہنچی کہ آپ نے اس میں پکار کر قرآن پڑھا ہو اور پہنچی ہم کو یہ روایت کہ حضرت علی نے کوفے میں اس میں پکار کر قرأت پڑھی اور بہتر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اس میں قرأت پکار کر نہ پڑھی جاوے اور اگر چاند میں گہن پڑے تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں۔ نہ امام اور نہ کوئی سوائے اس کے اور یہی حکم ہے سب خوفزدہ امور کا اور اگر سورج کو گہن لگے اس وقت کہ اس میں نماز نہیں پڑھی جاتی سورج نکلنے

Marfat.com

انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي سَاعَةٍ لَا يُصَلَّى فِيهَا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَنِصْفَ النَّهَارِ اَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا صَلٰوةَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَلٰكِنَّا الدُّعَاءَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ اَوْ تَحِلَّ الصَّلٰوةُ فَيُصَلِّيْ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْكُسُوْفِ شَيْئٌ

کے وقت اور دوپہر کے وقت اور عصر کے بعد اس وقت نماز درست نہیں لیکن دعا کرے یہاں تک کہ سورج روشن ہو جاوے یا نماز درست ہو پس نماز پڑھے اس حال میں کہ گہن میں کچھ باقی ہو

ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ گہن کی نماز دو رکعت ہے ساتھ چار رکوع کے اور بعضے کہتے ہیں کہ دو رکعت ہے ساتھ آٹھ رکوع کے اور بعضے کہتے ہیں کہ دو رکعتوں میں چھ رکوع کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس میں رکوع سجود کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ ہمیشہ رکوع سجود کئے جائے یہاں تک کہ سورج روشن ہووے اور بعضے کہتے ہیں کہ گہن کی نماز دو رکعت ہے مانند دیگر نفلوں کی طرح کہ ہر رکعت میں ایک رکوع کرے اور دو سجدے ان کی دلیل حدیث ہے جو ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت کے زمانے میں سورج کو گہن لگا تو آپ لوگوں کے ساتھ نماز کو کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور دو سجدے کئے اور نماز کو طویل کیا یہاں تک کہ سورج روشن ہوا پھر کہا کہ صحیح قول یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا۔

بَابُ الْجَنَائِزِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ ۶۶ جنازوں اور مُردوں کے نہلانے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ وِتْرًا ثِنْتَيْنِ بِمَاءٍ وَاحِدَةً بِالسِّدْرِ وَهِيَ الْوُسْطٰى وَيُجَمَّرُ وِتْرًا وَلَا يَكُوْنُ اٰخِرُ زَادِهِ اِلَى الْقَبْرِ نَارًا يُتْبَعُ بِهَا وَيَكُوْنُ كَفَنُهُ وِتْرًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ اِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَ كَفَنَهُ وِتْرًا وَاِنْ شِئْتَ شَفْعًا بَلَغَنَا عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهُ قَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ وَكَفِّنُوْنِيْ فِيْهِمَا فَهٰذَا شَفْعٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ۲۲۰/۱

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مُردے کو طاق نہلایا جائے دو بار خالص پانی سے اور درمیان میں ایک بار بیر کے پتوں کے پانی سے اور خوشبو جلائی جاوے اس کے نزدیک تین بار اور اخیر توشہ اس کا قبر کی طرف آگ نہ ہو کہ اس کے ساتھ بھیجی جائے اور اسکا کفن طاق ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ اگر تو چاہے تو اس کو طاق کپڑوں میں دفنا اور چاہے تو جفت میں دفنا حضرت ابو بکر سے ہم کو روایت پہنچی کہ انہوں نے کہا کہ میرے دونوں کپڑے دھو ڈالو اور انہی میں مجھ کو دفنا دیں پس یہ جفت کپڑے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ۲۲۱/۲

ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ اس نے ابن عمر سے مشک کا حکم پوچھا جو میت کی خوشبو

Marfat.com

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَأَلَهُ
عَنِ الْمِسْكِ يُجْعَلُ فِي حُنُوْطِ الْمَيِّتِ قَالَ
أَوَلَيْسَ مِنْ أَطْيَبِ طِيْبِكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُجْعَلَ فِي حُنُوْطِ
الْمَيِّتِ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ قَالَ وَاجْعَلْ فِيْهِ مِنَ
الطِّيْبِ مَا أَحْبَبْتَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رح
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ
الْمُؤْمِنِيْنَ رض رَأَتْ مَيِّتًا يُسَرَّحُ رَأْسُهُ
فَقَالَتْ عَلَامَ تَنْصُوْنَ مَيِّتَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى أَنْ يُسَرَّحَ رَأْسُ الْمَيِّتِ
وَلَا يُؤْخَذُ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا يُقَلَّمُ أَظْفَارُهُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رح
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي حُلَّةٍ يَمَانِيَّةٍ
وَقَمِيْصٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ نَرَى الْكَفَنَ
لِلرَّجُلِ ثَلٰثَةَ أَثْوَابٍ وَالثَّوْبَانِ يُجْزِيَانِ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ وَكَفْنِهَا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوْتُ
مَعَ الرِّجَالِ قَالَ يُغَسِّلُهَا زَوْجُهَا وَكَذٰلِكَ
إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ غَسَّلَتْهُ
امْرَأَتُهُ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا يَجُوْزُ أَنْ
يُغَسِّلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ
بِقَوْلِ أَبِي حَنِيْفَةَ نَأْخُذُ أَنَّ الرَّجُلَ لَا

میں ڈالی جاوے انھوں نے کہا کہ کیا یہ تمہاری
سب خوشبو سے عمدہ نہیں امام محمدؒ نے کہا
کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ۔

۲۲۲ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم مکروہ کہتے
تھے یہ کہ میت کے پاس خوشبوئیں زعفران اور
ورس ڈالے جاویں کہا کہ جو خوشبو تجھ کو پسند
ہو اس میں ڈال امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

۲۲۳ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہ نے ایک
میت دیکھی کہ اس کے سر میں کنگی کی جاتی تھی ۔ تو
فرمایا کہ تم کس واسطے اپنے مردے کو آراستہ
کرتے ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ۔ کہ
مردے کے سر میں کنگی نہ کی جاوے اور نہ اسکے
بال کترے جاویں اور نہ اس کے ناخن کاٹے جاویں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۔

۲۲۴ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے حضرت کو یمنی حلہ اور
قمیص کفن میں دیا گیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں کہ کفن مرد کا تین کپڑے ہیں اور دو کپڑے بھی
کفایت کرتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا حلہ سے مراد چادر اور تہ بند ہے یعنی کفنی کے
کے اوپر پہنائے گئے ۔

عورت کے نہلانے اور کفنانے کا بیان

۲۲۵ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر
کوئی عورت مردوں کے ساتھ مرجاوے یعنی اور
کوئی عورت وہاں نہ ہو تو اس کا خاوند اس کو نہلائے
اگر کوئی مرد عورتوں کے ساتھ مرجاوے تو اس کی
عورت اس کو غسل دے امام ابوحنیفہ نے کہا ۔ کہ
نہیں جائز ہے یہ کہ مرد اپنی بیوی کو نہلائے امام محمد
نے کہا کہ ہم ابوحنیفہ کے قول کو لیتے ہیں کہ مرد پر

Marfat.com

عدتہ علیہ وکیف یغسل امراتہ وھو یحل لہ ان یتزوج اختھا ویتزوج ابنتھا ان لم یکن دخل بامھا بلغنا عن عمر بن الخطاب انہ قال نحن کنا احق بھا اذا کانت حیۃ فاما اذا ماتت فانتم احق بھا قال محمد وبہ ناخذ

عدت نہیں اور کس طرح نہلا دے اپنی عورت کو حالانکہ اس کے لئے جائز ہے یہ کہ نکاح کرے اس کی بہن سے اور یہ کہ نکاح کرے اس کی بیٹی سے اگر نہ صحبت کی ہو اس کی ماں سے ہم کو عمر سے روایت پہنچی کہ انھوں نے کہا کہ ہم اس کے ساتھ زیادہ حقدار تھے جبکہ وہ زندہ تھی اور جبکہ وہ مرگئی تو تم اس کے زیادہ حق دار ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی کفن المراۃ ان شئت ثلثۃ اثواب وان شئت اربعا وان شئت شفعا وان شئت وترا قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عورت کے کفن کے متعلق کہا کہ اگر تو چاہے تو اس کو تین کپڑوں میں دفنا اور اگر چاہے تو یہی جفت کپڑوں میں کفنا اور اگر چاہے تو طاق میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

باب ۶۸ الغسل من غسل المیت — میت کو نہلا کر غسل کرنے کا بیان

۲۲۷ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الاغتسال من غسل المیت قال کان عبد اللہ بن مسعود رض یقول ان کان صاحبکم نجسا فاغتسلوا منہ والوضوء یجزئ قال محمد ان شاء ایضا لم یتوضا فان کان اصابہ شیء من الماء الذی غسل بہ المیت غسلہ وھو قول ابی حنیفۃ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے مردے کے نہلانے کے متعلق کہا کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ اگر ساتھی تمہارا ناپاک ہے تو تم اس کے نہانے سے نہاؤ اور وضو بھی کفایت کرتا ہے امام محمد نے کہا اگر چاہے تو وضو بھی نہ کرے۔ اور اگر پہنچے اس کو کوئی چیز اس پانی سے کہ اس سے میت کو نہلایا ہو تو اس کو دھو ڈالے۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۲۲۸ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان علی بن ابی طالب کان یامر بالغسل من غسل المیت قال محمد ولا نراہ امر بذلک الا انہ راہ واجبا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی میت کے نہلانے سے غسل کا حکم دیتے تھے۔ امام محمد رح نے کہا کہ حضرت علی کے حکم دینے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس کو واجب جانتے تھے

Marfat.com

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ تَحْضُرُهُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا تَفْعَلُ ذَالِكَ الْمَرْأَةُ إِذَا كَانَتْ حَائِضَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

٢٢٩ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اس کے پاس جنازہ حاضر ہو اور وہ بے وضو ہو کہا کہ مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے اور عورت کو تیمم کرنا درست نہیں جب کہ حائض ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٦٩ بَابُ حَمْلِ الْجَنَائِزِ

جنازہ اُٹھانے کا بیان

مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَسْطَاسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ حَمْلَ الْجَنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعَةِ فَمَا زِدْتَ عَلَى ذَالِكَ فَهُوَ نَافِلَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ يَبْدَأُ الرَّجُلُ فَيَضَعُ يَمِينَ الْمَيِّتِ الْمُقَدَّمَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ يَمِينَ الْمَيِّتِ الْمُؤَخَّرَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى الْمُقَدَّمِ الْأَيْسَرِ فَيَضَعُهُ عَلَى يَسَارِهِ ثُمَّ يَأْتِي الْمُؤَخَّرَ الْأَيْسَرَ فَيَضَعُهُ عَلَى يَسَارِهِ هٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

٢٣٠ ترجمہ عبید بن نسطاس سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ سنت ہے اُٹھانا جنازے کا چارپائی کی چاروں طرف سے اور اگر تو اس سے زیادہ اُٹھاوے تو یہ موجب زیادتی ثواب کا ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں پہلے آدمی میت کے اگلے داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر رکھے پھر میت کی اگلی بائیں طرف پھرے اور اس کو اپنے بائیں مونڈھے پہ رکھے پھر اس کی پچھلی بائیں طرف آوے اور اس کو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا قِرَاءَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَلَا رُكُوعَ وَلَا سُجُودَ وَلٰكِنْ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ إِذَا فَرَغَ مِنَ التَّكْبِيرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

٢٣١ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں قرات جنازے کی نماز میں اور نہ رکوع نہ سجود لیکن اپنے داہنے اور بائیں سلام پھیرے جب کہ تکبیر سے فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ وَلٰكِنْ تَبْدَأُ فَتَحْمَدُ اللهَ وَتُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَدْعُو اللهَ

٢٣٢ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جنازے کی نماز میں کوئی چیز مقرر نہیں لیکن اللہ کی تعریف کے ساتھ ابتدا کر اور حضرت پہ درود پڑھ اور دعا مانگ اللہ سے اپنے لئے اور میت کے لئے جو

لِنَفْسِكَ وَلِلْمَيِّتِ بِمَا اَحْبَبْتَ قَالَ مُحَمَّدٌ۔
وَاَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ الْاُوْلٰى الثَّنَاءُ
عَلَى اللّٰهِ وَالثَّانِيَةُ صَلٰوةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ
وَالرَّابِعَةُ سَلَامٌ تَسْلِيْمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ ٢٣٣
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى
الْجَنَائِزِ قَالَ يُصَلِّيْ عَلَيْهَا اَئِمَّةُ الْمَسَاجِدِ
وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ تَرْضَوْنَ بِهِمْ
فِيْ صَلٰوتِكُمُ الْمَكْتُوْبَاتِ لَا تَرْضَوْنَ
بِهِمْ عَلَى الْمَوْتٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلْوَلِيِّ اَنْ يُقَدِّمَ اِمَامَ
الْمَسْجِدِ وَلَا يُجْبَرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ ٢٣٤
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ
عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا وَسِتًّا وَاَرْبَعًا حَتّٰى
قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
كَبَّرُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ وِلَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ
حَتّٰى قُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ فِيْ وِلَايَتِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَتٰى مَا تَخْتَلِفُوْنَ يَخْتَلِفُ
مَنْ بَعْدَكُمْ وَالنَّاسُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ
فَاَجْمِعُوْا عَلٰى شَيْءٍ يَجْتَمِعُ بِهٖ عَلَيْهِ مَنْ
بَعْدَكُمْ فَاَجْمَعَ رَأْيُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

چاہیے امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہم کو سفیان ثوری نے ابی ہاشم سے اس نے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ کہا کہ پہلی تکبیر میں خدا کی تعریف کرے اور دوسری میں حضرت پر درود پڑھے اور تیسری میں میت کے لئے دعا کرے اور چوتھی میں سلام کہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے جنازے کی نماز کے متعلق کہا کہ مسجدوں کے امام اس پر نماز پڑھیں ابراہیم نے کہا کہ تم فرض نماز میں ان کی امامت سے راضی ہوتے اور جنازے کی نماز میں اُن سے راضی نہیں ہوتے یعنے جنازے کی نماز میں بھی انہیں کو امام بنانا چاہیئے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ولی میت کے لئے مناسب ہے کہ امام مسجد کو آگے بڑھائے اور ولی میت کو اس پر جبر نہ کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ لوگ نماز پڑھتے تھے جنازوں پر پانچ تکبیریں اور چھ تکبیریں اور چار تکبیریں یہاں تک کہ حضرت کا انتقال ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر کی خلافت میں بھی اسی طرح تکبیریں کہتے رہے یہاں تک کہ ابوبکر کا انتقال ہوا پھر حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو ان کی خلافت میں بھی لوگوں نے اسی طرح کیا جب حضرت عمر نے یہ بات دیکھی تو کہا کہ اے گروہ اصحاب محمد کے جب تم اختلاف کرو گے تو تم سے پچھلے لوگ بھی اختلاف کریں گے اور لوگوں کے کفر کا زمانہ قریب ہے کہ تھوڑے دنوں سے مسلمان ہوئے ہیں اسلئے اجماع کرو ایک چیز پر کہ تم سے پچھلے لوگ اس پر جمع ہو دیں چنانچہ اصحاب کی رائے اس پر ٹھہری کہ اخیر جنازہ کو دیکھیں جس کو حضرت نے

أَنْ يَنْظُرُوْا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُبِضَ فَيَأْخُذُوْنَ بِهِ وَيَرْفُضُوْنَ بِهِ مَا سِوَى ذٰلِكَ فَنَظَرُوْا فَوَجَدُوْا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

اپنی اخیر عمر میں پڑھا ہو کہ اس پر آپ نے کتنی تکبیریں کہیں اس پر عمل کریں اور جو اس کے علاوہ ہو اس کو چھوڑ دیں۔ انہوں نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اخیر جنازے پر آپ نے چار تکبیریں کہی ہیں۔ امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ابو حنیفہ کا ہے۔

۲۵ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَهُوَ آخِرُ شَيْءٍ كَبَّرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ

ترجمہ عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی نے یزید بن مکفف کا جنازہ پڑھا تو چار تکبیریں کہیں اور وہ اخیر عمل ہے کہ حضرت علی نے جنازے پر تکبیر کہی۔

۲۶ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى أَنَّهٗ كَبَّرَ عَلَى ابْنَةٍ لَهٗ أَرْبَعًا

ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفے سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں۔

بَابُ إِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ مردے کو قبر میں داخل کرنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ مِنْ أَيْنَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ مِنْ حَيْثُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَحَدَّثَنِيْ مَنْ رَأَى أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يُدْخِلُوْنَ مَوْتَاهُمْ فِي الزَّمَنِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَأَنَّ السَّلَّ شَيْءٌ صَنَعَهٗ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ يُدْخَلُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ لَا يُسَلُّ سَلًّا مِنْ قِبَلِ الرِّجْلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ مردے کو کس طرف سے قبر میں داخل کیا جائے اس نے کہا قبلے کی طرف سے جس جگہ سے اس پر نماز پڑھی جائے ابراہیم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جس نے کہ اہل مدینہ کو دیکھا کہ پہلے زمانے میں اپنے مردے قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کرتے تھے اور سل ایک چیز ہے کہ اہل مدینہ نے اس کو بعد اس کے کیا امام محمد نے کہا کہ مردہ قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کیا جاوے اور نہ کھینچیں اس کو پاؤں کی طرف سے

ف سل کے معنی ہیں میت کو سر کی طرف سے نکال کر قبر میں داخل کرنا اور صورت اس کی یہ ہے کہ جنازہ قبر کے پاؤں کی طرف رکھا جاوے پھر سر کی طرف سے میت کو نکال کر قبر میں رکھا جائے پس یہ حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُدْخِلُ الْقَبْرَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ داخل ہو قبر میں اگر چاہے جفت اور اگر چاہے طاق

Marfat.com

إن شاء شفعاً وإن شاء وتراً كل ذلك حسن قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

یعنی قبر میں میت اتارنے کے لئے خواہ جفت آدمی ہوں یا طاق دونوں طرح درست اور بہتر ہے۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

باب الصلوٰة على الجنائز الرجال والنساء

مردوں اور عورتوں کے جنازے کا بیان

٢٣٩ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الجنائز إذا اجتمعت قال تصفّها صفاً بعضها أمام بعض وتصفّها جميعاً يقوم الإمام وسطها فإذا كانوا رجالاً ونساءً جعل الرجال هم يلون الإمام والنساء أمام ذلك يلين القبلة كما أن الرجال يلون الإمام إذا كانوا في الصلوٰة والنساء من ورائهم قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کئی جنازے جمع ہو جاویں تو ان سب کے لئے صف باندھے کہ بعض بعض کے آگے ہو اور امام ان کے درمیان کھڑا ہو پس اگر مرد اور عورتیں ملے ہوں تو مردوں کے جنازے امام کے نزدیک کئے جاویں اور عورتوں کے جنازے اس سے آگے قبلے کی طرف کئے جاویں جیسے کہ مرد امام کے نزدیک ہوتے ہیں جبکہ نماز میں ہوں اور عورتیں ان سے پیچھے۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

٢٤٠ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن سليمان الشيباني عن عامر الشعبي قال صلى ابن عمر على أم كلثوم بنت علي وزيد بن عمر ابنها فجعل أم كلثوم تلقاء القبلة وجعل زيداً مما يلي الإمام قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ام کلثوم حضرت علی کی بیٹی اور ام کلثوم کے بیٹے دونو کا اکٹھا جنازہ پڑھا سو ام کلثوم کا جنازہ قبلے کیطرف رکھا اور زید کا جنازہ امام کے نزدیک رکھا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

٢٤١ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا عيسى بن عبد الله بن موهب قال رأيت أبا هريرة يصلي على جنائز الرجال والنساء فجعل الرجال يلونه والنساء يلين القبلة.

ترجمہ عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ کو مردوں اور عورتوں کا جنازہ پڑھتے دیکھا تو مردوں کے جنازے اپنے نزدیک کئے اور عورتوں کے جنازے قبلے کی طرف کئے۔

٢٤٢ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن سعيد بن عمرو عن ابن عمر أنه صلى على امرأة ولدت من الزنا ماتت هي

ترجمہ سعید سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا جس نے زنا کا بچہ جنا تھا کہ وہ مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا تو ابن عمر نے اس کا جنازہ پڑھا

Marfat.com

وابنها فصلى عليهما ابن عمر۔ قال محمد وبه ناخذ لا يترك احد من اهل القبلة لا يصلى عليه وهو قول ابي حنيفة

امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اہل قبلہ سے کوئی آدمی بے جنازہ نہ چھوڑا جائے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

باب ۳ المشي مع الجنازة — جنازے کے ساتھ چلنے کا بیان

۲۴۳ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال رأيت ابراهيم يتقدم الجنازة ويتباعد منها في غير ان يتوارى عنها قال محمد لا نرى بتقدم الجنازة بأسا اذا كان قريبا منها والمشي خلفها افضل وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ جنازے کے آگے چلتے تھے اور اس سے دور رہتے تھے سوائے اس کے کہ اس سے چھپیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کے آگے چلنے میں کچھ ڈر نہیں جب کہ اس سے نزدیک ہو اور اس کے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

۲۴۴ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال يكره ان يتقدم الراكب امام الجنازة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ سوار جنازے کے آگے چلے امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۵ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال سألت ابراهيم عن المشي امام الجنازة قال امش حيث شئت انما يكره ان ينطلق القوم فيجلسون عند القبر ويتركون الجنازة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے جنازے کے آگے چلنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ تو چل جس جگہ چاہے بجز اس کے کہ لوگ جا کر قبر کے پاس بیٹھ جائیں اور جنازہ کو چھوڑ دیں۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

۲۴۶ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال كنت اجالس اصحاب عبد الله علقمة والاسود وغيرهما فتمر عليهم الجنازة وهم محتبون فما يحل احد منهم حبوته قال محمد وبه ناخذ لا نرى ان يقام للجنازة وهو قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں ابن مسعود کے ساتھیوں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور ان کے پاس سے جنازے گزرتے تھے اور احتباء کی شکل سے بیٹھے ہوتے تھے تو ان میں سے کوئی اپنا احتباء نہ کھولتا تھا یعنی بدستور بیٹھے رہتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کیواسطے کھڑا نہ ہووے۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا

Marfat.com

٢٤٧ / ٣ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد قال سألت ابراهيم متى يجلس القوم قال اذا وضعت الجنازة عن مناكب الرجال وقال ارأيت لو انتهوا الى القبر ولم يضرب فيه بفاس اكنت قائما حتى يحفر القبر قال محمد اذا وضعت الجنازة على الارض فلا باس بالقعود ويكره قبل ذلك وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ لوگ کس وقت بیٹھیں انہوں نے کہا۔ جب کہ جنازہ لوگوں کے مونڈھوں سے نیچے رکھا جائے اور کہا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر قبر کے پاس پہنچیں اور اس میں کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا کھڑا رہے یہاں تک کہ قبر کھودی جاوے یعنی جب میت زمین پر رکھی جاوے تو پھر بیٹھنا جائز ہے امام محمد نے کہا کہ جب میت کو زمین پر رکھا جائے تو پھر بیٹھنے میں کچھ حرج نہیں اور اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

٢٤٨ / ٤ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن ابراهيم ان الحارث ابن ابي ربيعة ماتت امه نصرانية فتبع جنازتها في رهط من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال لا نرى باتباعها باسا الا انه يتنحى ناحية عن الجنازة وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حارث بن ربیعہ کی ماں مرگئی جو کہ نصرانیہ تھی تو حضرت کے کچھ اصحاب اس کے جنازے کے ساتھ گئے امام محمد نے کہا کہ ہم اس کے جنازے کے ساتھ جانے میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے مگر یہ کہ جنازے سے ایک طرف کنارے رہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب تسنيم القبور وتجصيصها

قبروں کا اونٹ کی کوہان کی طرح بنانا اور ان کا گچ کرنا

٢٤٩ / ١ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم قال اخبرني من راى قبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقبر ابي بكر وقبر عمر مسنمة ناشزة من الارض عليها فلق من مدر ابيض قال محمد وبه ناخذ يسنم القبر تسنيما ولا يربع وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ خبر دی مجھ کو جس نے حضرت کی قبر اور ابوبکر اور عمر کی قبر اونٹ کی کوہان کی طرح دیکھی زمین سے اٹھی ہوئی اس پر ٹکڑے مٹی سفید کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قبر اونٹ کوہان کی طرح کیجاوے اور چوکھنٹی نہ کی جاوے

٢٥٠ / ٢ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم قال كان يقال ارفعوا القبر حتى يعرف انه قبر فلا يوطا قال محمد وبه ناخذ ولا نرى ان يزاد على ما خرج منه ونكره ان يجصص او يطين او يجعل

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کہا جاتا تھا کہ قبر اونچی کردو یہاں تک کہ پہچانی جاوے کہ وہ قبر ہے پس نہ روندی جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ زیادہ کیا جاوے اس چیز پر کہ اس سے نکلے یعنی جو مٹی قبر سے نکلی اس کے سوائے

Marfat.com

عِنْدَهٗ مَسْجِدًا اَوْ عَلَمًا اَوْ يُكْتَبُ عَلَيْهِ وَ يُكْرَهُ الْآجُرُّ اَنْ يُبْنٰى بِهٖ اَوْ يُدْخَلَ الْقَبْرَ وَلَا نَرٰى بِرَشِّ الْمَاءِ عَلَيْهِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

اور مٹی نہ اس میں ڈالی جاوے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ گچ کی جاوے یا مٹی سے لیپی جاوے یا اس کے پاس مسجد بنائی جاوے یا نشان بنایا جاوے یا اس پر لکھا جاوے اور مکروہ ہے پکی اینٹ کہ اس سے قبر بنائی جائے یا قبر میں داخل کی جائے اور ہمارے نزدیک قبر پر پانی چھڑکنے میں کچھ گناہ نہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَرْبِيْعِ الْقُبُوْرِ وَتَجْصِيْصِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۲۵۱ ح ۳ ترجمہ حضرت سے روایت ہے کہ آپ نے منع فرمایا چوکھنٹی کرنے سے قبر کے اور اس کے گچ کرنے سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ لَاَنْ اَطَأَ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَطَأَ عَلٰى قَبْرٍ مُتَعَمِّدًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يُكْرَهُ الْوَطْءُ عَلَى الْقُبُوْرِ مُتَعَمِّدًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۲۵۲ ح ۴ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعود کہتے تھے کہ البتہ چنگاری پر کھڑا ہونا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ میں جان بوجھ کر قبر کو روندوں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ جان بوجھ کر قبروں کو روندنا مکروہ ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

۵ بَابُ مَنْ اَوْلٰى بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

جنازے کی نماز پڑھانے کا مستحق کون ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُمَا قَالَا الزَّوْجُ اَحَقُّ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الْاَبِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ الْاَبُ اَحَقُّ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الزَّوْجِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَبِهٖ كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ

۲۵۳ ح ۱ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اور شعبی نے کہا کہ خاوند جنازے کی نماز کا زیادہ حق دار ہے باپ سے اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ باپ زیادہ حقدار ہے نماز کا خاوند سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اسی کو امام ابو حنیفہ لیتے تھے

۶ بَابُ اِسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ

آواز کے ساتھ بچہ کا رونا اور اس پر نماز پڑھنا

Marfat.com

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن ۲۵۴/۱
حماد عن ابراهيم انه قال في السقط اذا استهل صلي عليه وورث واذا لم يستهل لم يصل عليه ولم يورث قال محمد وبه ناخذ والاستهلال ان يقع حيا وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کچے بچے کے حق میں کہا کہ جب کچا بچہ آواز کرے تو اس کا جنازہ پڑھا جاوے اور وارث کیا جاوے اور جب آواز نہ کرے تو نہ اسکا جنازہ پڑھا جائے اور نہ وارث کیا جائے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور استہلال کے معنی ہیں کہ زندہ پیدا ہوئے یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن ۲۵۵/۲
حماد عن ابراهيم في الصبي يقع ميتا وقد كمل خلقه لا يحجب ولا يرث ولا يصلى عليه قال محمد وبه ناخذ ولكنه يغسل ويكفن ويدفن وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس بچے کے حق میں کہ مرا ہوا پیدا ہوا اور اس کا بدن پورا ہو چکا ہوا۔ ابراہیم نے کہا کہ نہ محروم کرتا ہے اور نہ وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ لیکن وہ غسل دیا جاوے اور کفنایا جاوے اور دفنایا جاوے۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب غسل الشهيد

شہید کے نہلانیکا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن ۲۵۶/۱
حماد عن ابراهيم في الرجل يستشهد فيموت مكانه الذي قتل فيه قال ينزع عنه خفاه وقلنسوته ويكفن في ثيابه التي كانت عليه قال محمد وبه ناخذ وينزع عنه ايضا الجلد والسلاح ويزيدون ما احبوا من الاكفان ولا يغسل ولكن يصلى عليه وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد شہید ہو اور جس جگہ قتل ہو اسی جگہ مرجائے۔ تو اس کے موزے اور ٹوپی اتار لیے جاویں اور جو کپڑے پہنے ہوں انہیں میں دفن کیا جائے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس سے ہر چمڑہ اور ہتھیار اتارا جاوے اور جو کپڑا چاہیں اس کے کفن میں زیادہ کریں اور غسل نہ دیا جاوے لیکن اسپر نماز پڑھی جائے۔ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن ۲۵۷/۲
حماد عن ابراهيم في الرجل يقتل في المعركة وقال لا يغسل والذي يضرب فيتحامل الى اهله قال يغسل قال محمد وبه ناخذ واذا حمل ايضا على ايدي الرجال حيا فمات غسل وهو قول ابي حنيفة ....

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کارزار کی لڑائی میں قتل کیا جائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے اور جو کوئی مارا جائے اور گھر کی طرف اٹھا جاوے تو اس کو غسل دیا جائے امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسیطرح جب آدمیوں کے ہاتھ پر زندہ اٹھایا جاوے تو اسکو بھی غسل دیا جاوے

Marfat.com

٢٥٨/٣ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا سالم الافطس قال ما من نبي الا هرب من قومه الى الكعبة يعبد ربها وان حولها لقبر ثلاثمائة نبي

ترجمہ سالم سے روایت ہے کہ کوئی نبی نہیں۔ مگر یہ کہ اپنی قوم سے کعبے کی طرف اس کے رب کی عبادت کرنے کو بھاگے اور کعبے کے گرد تین سو نبیوں کی قبریں ہیں۔

٢٥٩/٤ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عطاء بن السائب قال قبر هود و صالح وشعيب في المسجد الحرام

ترجمہ عطا بن سائب سے روایت ہے کہ حضرت ہود اور صالح اور شعیب کی قبریں مسجد حرام یعنے کعبے کی مسجد میں ہیں

٢٦٠/٥ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زياد بن علاقة عن عبد الله بن الحارث عن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فناء امتي بالطعن والطاعون قيل يا رسول الله الطعن قد عرفناه فما الطاعون قال وخز اعدائكم من الجن وفي كل شهادة

ترجمہ ابو موسے اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری امت کا فنا یعنے اکثر قتل اور طاعون کے سبب سے ہوگا کسی نے عرض کی کہ یا حضرت طعن کو تو ہم جانتے ہیں اور طاعون کیا چیز ہے فرمایا تمہارے دشمن جن کی چھیڑ ہے اور ہر ایک میں فوت شدہ شہید ہے

باب زيارة القبور

قبروں کی زیارت کا بیان

٢٦١/١ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا علقمة بن مرثد عن ابن بريدة الاسلمي عن ابيه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم انه قال نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ولا تقولوا هجرا فقد اذن لمحمد في زيارة قبر امه ونهيتكم عن لحوم الاضاحي ان تمسكوه فوق ثلاثة ايام فامسكوه ما بدا لكم وتزودوا فانما نهيتكم ليتسع موسعكم على فقيركم وعن النبيذ في الدباء والحنتم والمزفت فانتبذوا في كل ظرف فان الظرف لا يحل شيئا ولا يحرم ولا تشربوا المسكر قال محمد وبهذا كله ناخذ

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہم نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کیا کرو اور نہ کہو ہجر یعنی ان کو بالکل چھوڑ نہ دو اس واسطے کہ محمد کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہم نے تم کو منع کیا تھا تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو لہذا روک رکھو اس کو جب تک کہ چاہو تم اور جمع کر رکھو اس واسطے کہ ہم نے تم کو اس واسطے منع کیا تھا تاکہ فراخی کرے مالدار تمہارا محتاج پر اور منع کیا تھا ہم نے تم کو چھوہارے بھگونے سے کدو کے تونبے میں اور سبز برتن میں اور رال والے برتن میں تو اب باسن میں چھوہارے بھگوؤ اس واسطے کہ برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا ہے اور نہ پیو نشے والی چیز امام محمد رح نے

Marfat.com

لَا بَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ وَلِذِكْرِ الْآخِرَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰے عَنْهُ

کہا کہ اس سب کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں ڈر ہے قبروں کی زیارت کرنے میں دعا کرنے اور آخرت کے یاد کرنے کے واسطے

ف ابتدا اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوتے تھے اس لئے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا تھا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جائیں جب لوگوں کے دل میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب یاد نہ پڑے اور جب اس کی عادت چھوٹ گئی تو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی

بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ قرآن پڑھنے کا بیان

٢٦٢/١ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالثَّلٰثِ الْاٰيَاتِ اللَّاتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطَابَ

ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جو ہر رات کو سورۃ بقرہ کے اخیر کی تین آیتیں پڑھے گا یعنی امن الرسول سے آخر تک تو اس نے اکثر قرآن پڑھا یا۔ بہت ثواب لیا اور اچھا کیا۔

٢٦٣/٢ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَنْثُرُوا الْقُرْاٰنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ وَلَا تَنْثُرُوْهُ كَنَثْرِ الدَّقَلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلْقَارِئِ اَنْ يَفْهَمَ مَا يَقْرَأُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قرآن کو جلدی نہ پڑھو مانند جلدی پڑھنے شعر کے اور نہ بکھیرو اس کو مانند بکھیرنے ردی کھجوروں کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قاری کو اس طرح پڑھنا مناسب ہے کہ سمجھ میں آسکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

٢٦٤/٣ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اَمَا اِنَّ بِكُلِّ حَرْفٍ يَتْلُوْهُ قَالَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اَمَا اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ وَلَامٌ وَمِيْمٌ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً

ترجمہ ابی احوص سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ خبردار ہو کہ جو کوئی قرآن پڑھے اس کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں خبردار میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف لیکن الف اور لام اور میم تیس نیکیاں ہیں۔

٢٦٥/٤ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَحُوْلُ الرَّجُلُ مِنْ قِرَاءَةٍ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مرد ایک قرأت سے دوسری قرأۃ

Marfat.com

إلى قراءة قال أبو حنيفة يعني حرف
عبد الله وحرف زيد وغيره
محمد قال أخبرنا أبو حنيفة
عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود
يقرئ رجلا أعجميا أن شجرة الزقوم
طعام الأثيم فلما أن أعياه قال
له عبد الله أما تحسن أن تقول
طعام الفاجر وقال عبد الله بن
مسعود إن الخطاء في كتاب
الله ليس أن تقول بعضه في بعض
يقول الغفور الرحيم والغفور
الحكيم العزيز الحكيم والعزيز
الرحيم كذلك الله تبارك وتعالى
ولكن الخطأ أن تقرأ آية العذاب آية الرحمة وآية
الرحمة العذاب وأن تزيد في كتاب الله ما
ليس فيه **قال** محمد وبهذا كله نأخذ
وهو قول أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه
محمد قال أخبرنا أبو حنيفة
قال حدثنا حماد عن إبراهيم عن
عمر بن الخطاب أنه كان يقول حسنوا
أصواتكم بالقرآن **قال** محمد وبه
نأخذ والقراءة عندنا كما روي عن
طاؤس قال إن من أحسن الناس
قراءة الذي إذا سمعته
يقرأ حسبته يخشى الله
محمد قال أخبرنا أبو حنيفة
عن حماد عن إبراهيم أنه قال كان يقال إن الله
تبارك وتعالى لم يأذن بشيء إذنه للصوت
الحسن بالقرآن

کی طرف نہ پھرے امام ابو حنیفہ نے کہا کہ مراد اس
سے قرأۃ عبداللہ اور زید وغیرہ کی ہے
٢٦٦/٥ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن
مسعود ایک مرد عجمی کو پڑھاتے تھے اِنَّ شَجَرَۃَ
الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ سو جب وہ اس سے
تھک گیا۔ تو عبداللہ نے اس سے کہا کہ کیا تو نہیں
طاقت رکھتا یہ کہ کہے طعام الفاجر عبداللہ
بن مسعود نے کہا کہ خطا قرآن میں یہ نہیں ہے
کہ تو بعض کو بعض میں پڑھے یعنی کہے الغفور الرحیم
الغفور الحکیم العزیز الحکیم و العزیز الرحیم اسی
طرح ہے۔ خدا تبارک و تعالے ولیکن خطا یہ
ہے کہ تو عذاب کی آیت کے بدلے آیت
رحمت کی پڑھے اور رحمت کی آیت کے بدلے
عذاب کی آیت پڑھے اور یہ کہ زیادہ کرے تو
قرآن میں وہ چیز کہ قرآن میں نہیں **امام محمد رح**
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا
٢٦٧/٦ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت
عمر رض فرماتے تھے کہ خوش آوازی سے قرآن
پڑھو **امام محمد رح** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اور قرأت ہمارے نزدیک یہ ہے۔ جیسے
کہ روایت کی طاؤس نے کہا کہ سب لوگوں میں بہت
خوش آواز قرأت میں وہ شخص ہے کہ جبکہ
تو اس کو پڑھتا ہوا سنے تو تو گمان کرے کہ وہ
اللہ تعالے سے ڈرتا ہے
٢٦٨/٧ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ
کہا جاتا تھا کہ نہیں اجازت دی خدا نے کسی
چیز کے واسطے جیسے کہ خوش آوازی سے قرآن
پڑھنے کی اجازت دی۔

Marfat.com

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَالْجُنُبِ

حمام میں اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے کا بیان

۲۶۹ ح ۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ اَحَدُهُمْ جُزْءًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے کوئی قرآن کا ایک جزو پڑھتا تھا۔ اور اس حال میں کہ وہ بے وضو ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۲۷۰ ح ۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَحْسَبُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَنَا فِيْ حَاجَةٍ لَّهٗ فَقَالَ لَنَا اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْخَلَاءَ وَخَرَجَ فَاَخَذَ مِنَ الْمَاءِ شَيْئًا فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ رَجَعَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَكَاَنَّا اَنْكَرْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَحْجِزُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَرُبَّمَا قَالَ لَا يَحْجُبُهٗ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جُنُبًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

ترجمہ عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں اور بنی اسد کے ایک شخص حضرت علی کے پاس گئے سو حضرت علی نے چاہا کہ ہم کو اپنے کسی کام میں بھیجیں تو فرمایا کہ تم دونوں پہلوان ہو سو ممارست کرو ساتھ اس کام کے میں نے تم کو اس کے لئے بلایا اور عمل کرو ساتھ اسکے پھر پاخانے میں داخل ہوئے اور نکلے اور کچھ پانی لیا تو اپنا منہ اور دونوں ہاتھ ملے پھر پھرے قرآن پڑھتے تو گویا کہ ہم نے اس سے انکار کیا تو کہا کہ حضرت قرآن پڑھتے تھے .... اور نہ روکتی تھی .... آپ کو اس سے کوئی چیز سوائے جنابت کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ ہر حال میں قرآن پڑھنا درست ہے سوائے اس کے اس کو نہانے کی حاجت ہو۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

۲۷۱ ح ۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ قَالَ لَيْسَ لِذٰلِكَ بُنِيَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَاِنْ شِئْتَ فَاقْرَاْ بَلَغَنَا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے حمام میں قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ حمام اسواسطے نہیں بنایا گیا امام محمد رح نے کہا کہ اگر تو چاہے تو پڑھ کہ ہمکو ضحاک سے

Marfat.com

عن الضحاك بن مزاحم انه قرأ في الحمام

روایت پہنچی کہ انہوں نے حمام میں قرآن پڑھا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اربعة لا يقرؤن القرآن الا الآية ونحوها الجنب والحائض والذي يجامع اهله وفي الحمام

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ چار آدمی قرآن نہ پڑھیں مگر ایک آیت یا اس کے مانند جنبی اور حیض والی اور جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور جو حمام میں ہو

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذكر الله على كل حال في الحمام وغيره اذا عطست **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو حمام وغیرہ میں چھینکے تو ہر حال میں اللہ کا ذکر کر یعنی کہہ الحمد للہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال احمد الله في كل حال كنت في خلاء او غيره **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں ہر حال میں خدا کی حمد کہتا ہوں، خواہ پاخانے میں ہوں یا اس کے غیر میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

باب الصوم في السفر والافطار

سفر میں روزہ اور افطار کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابراهيم بن مسلم عن رجل من بني سواءة بن عامر قال خرجت اريد مكة فلقيت رفقتين في احدهما حذيفة رض وفي الاخرى ابو موسى الاشعري رض قال فكنت في اصحاب حذيفة رض قال فصام حذيفة واصحابه وابو موسى واصحابه فكان حذيفة يعجل الافطار ويؤخر السحور وكان ابو موسى يؤخر الافطار ويعجل السحور قال محمد وبقول حذيفة ناخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ بنی سواءۃ بن عامر کے ایک مرد سے روایت ہے کہ میں مکے کے ارادے سے نکلا تو میں دو گروہ سے ملا ایک گروہ میں حذیفہ تھے اور دوسرے میں ابو موسیٰ اشعری۔ میں حذیفہ کے ساتھیوں میں ملا تو حذیفہ اور ابو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں نے روزہ رکھا۔ حذیفہ تو روزہ کھولنے میں جلدی کرتے تھے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے۔ لیکن ابو موسیٰ روزہ کھولنے میں دیر کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے امام محمد نے کہا ہم حذیفہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے

Marfat.com

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَفْطَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَصْحَابُهٗ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ ظَنُّوْا اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ قَالَ فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ مَا تَعَرَّضْنَا لِجَنَفٍ نُتِمُّ هٰذَا الْیَوْمَ ثُمَّ نَقْضِیْ یَوْمًا مَكَانَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْطَرَ فِیْ غَیْمٍ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَوْ حَائِضٍ اَفْطَرَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فِیْ بَعْضِ النَّهَارِ اَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِیْ بَعْضِ النَّهَارِ اِلٰی مِصْرِهٖ اَتَمَّ مَا بَقِیَ مِنْ یَوْمِهٖ فَلَمْ یَاْكُلْ وَلَمْ یَشْرَبْ وَقَضٰی یَوْمًا مَكَانَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ۲۷۶

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور ان کے ساتھیوں نے ابر کے دن روزہ کھولا گمان کیا انہوں نے کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکلا تو حضرت عمر نے کہا۔ کہ ہم نے گناہ کا ارادہ نہیں کیا یعنی جان بوجھ کر روزہ نہیں توڑا ہم یہ دن پورا کرتے ہیں پھر اس کی جگہ ایک دن قضا کریں گے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کوئی مرد ماہ رمضان مبارک میں ابر کے دن روزہ کھولے یعنی کچھ دن باقی ہو یا حیض والی روزہ کھولے پھر دن کے کچھ حصہ میں حیض سے پاک ہو جائے یا مسافر بعض دن میں اپنے شہر میں آئے تو باقی دن بغیر کھائے پیئے پورا کرے اور اس کی جگہ ایک دن قضا روزہ رکھے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے

بَابُ قُبْلَةِ الصَّائِمِ وَمُبَاشَرَتِهٖ
روزے دار کے بوسے لینے اور مباشرت کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ۲۷۷

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت بوسہ لیتے تھے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ۲۷۸

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسہ لیتے تھے اس حال میں۔ کہ روزے سے ہوتے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم یُصِیْبُ مِنْ وَجْهِهَا وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰی بِذٰلِكَ ۲۷۹

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت حاصل کرتے تھے ان کے منہ سے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے جبکہ مرد بوسہ لے جو اپنی خواہشات کے روکنے پر

Marfat.com

بَاسًا اِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ
عَنْ غَيْرِ ذَالِكَ اَيِ الْاِنْزَالِ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بِذَالِكَ
بَاسًا مَا لَمْ يَخَفْ عَلٰى
نَفْسِهٖ غَيْرَ الْمُبَاشَرَةِ

بَابُ مَا يَنْقُضُ الصَّوْمَ ٨٣

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي
الرَّجُلِ يُمَضْمِضُ اَوْ يَسْتَنْشِقُ وَهُوَ
صَائِمٌ فَيَسْبِقُهُ الْمَاءُ فَيَدْخُلُ
حَلْقَهُ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ
ثُمَّ يَقْضِيْ يَوْمًا وَ**قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ
اِذَا كَانَ ذَاكِرًا لِصَوْمِهٖ
وَاِذَا كَانَ نَاسِيًا لِصَوْمِهٖ فَلَا قَضَاءَ
عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي الْقَيْءِ
لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ
تَعَمَّدَهُ فَيُتِمُّ صَوْمَهُ ثُمَّ يَقْضِيْهِ
بَعْدُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ

قادر ہو یعنی اگر انزال کا خوف نہ ہو تو روزے کے حال میں عورت کا بوسہ لینا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

٢٨٠ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت بدن سے بدن لگاتے تھے یعنی اپنی بیوی کے بدن سے اس حال میں روزہ دار ہوتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ مباشرت کے سوا اپنی جان پر کسی چیز کا خوف نہ کرے، اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

روزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

٢٨١ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اس مرد کے حق میں کہ کلی کرے اور ناک میں پانی لے اس حال میں کہ روزے دار ہو۔ اور پانی اس پر غالب آئے اور اس کے حلق میں داخل ہو ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنا روزہ تمام کرے پھر اس کی جگہ ایک دن قضا روزہ رکھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اس کو اپنا روزہ یاد ہو اور جبکہ اس کو اپنا روزہ یاد نہ ہو تو اس پر قضا نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

٢٨٢ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قے کرنے میں روزے کی قضا نہیں۔ مگر یہ کہ جان بوجھ کر قے کی ہو تو اپنا روزہ تمام کرے پھر بعد اس کے اس کو قضا کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٢٨٣ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کرے

Marfat.com

يصيب اهله وهو صائم في شهر رمضان قال يتم صومه ويقضي ما افطر ويتقرب الى الله تعالى بما استطاع من خير ولو علم به الامام تعزره قال محمد وبه ناخذ ونرى مع ذلك ان عليه الكفارة عتق رقبة فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم يستطع فاطعام ستين مسكينا لكل مسكين نصف صاع من حنطة او صاع من تمر او شعير وهو قول ابي حنيفة رح

اس حال میں کہ روزے دار ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جو توڑا ہو وہ قضا کرے اور اللہ کی قربت چاہے جس قدر ممکن ہو۔ یعنی جہاں تک ممکن ہو اس کا کفارہ ادا کرے تاکہ وہ گناہ اس کا معاف ہو اور اگر حاکم کو یہ حال معلوم ہو تو اس کو تعزیر کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قضا کرے اور ساتھ اس کے اس پر کفارہ بھی ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور نہ پائے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو آدھا صاع یعنی دو سیر گیہوں دے اور اگر جو یا کھجور ہو تو ہر مسکین کو چار سیر دے یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

باب ٨٤ فضل الصوم

روزے کی فضیلت کا بیان

٢٨٤/١ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال صوم يوم عاشوراء يعدل بصوم سنة وصوم يوم عرفة يصوم سنتين سنة قبلها وسنة بعدها

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھنے کا ثواب ایک برس کے روزے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب دو برس کے روزے کے برابر ہے۔ ایک برس اس سے پہلے کے اور ایک پیچھے کے۔

٢٨٥/٢ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا علي بن الاقمر ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يظل صائما ويبيت طاويا ثم ينصرف الى شربة من لبن قد وضعت له فيشربها فتكون فطره وسحوره الى مثلها

ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ حضرت ہوتے تھے دن کو روزے دار اور رات گذارتے خالی پیٹ بھوکے ہو کر پھر ایک بار دودھ کی طرف پھرتے کہ آپ کے لئے رکھا جاتا تو اس کو پیتے وہی آپ کا افطار ہوتا اور وہی سحری اس وقت سے آئندہ ایک رات کے لئے ایک بار حضرت اپنی دودھ

Marfat.com

مِنَ الْقَابِلَةِ قَالَ فَانْصَرَفَ اِلٰی شُرَیْبَةٍ فَوَجَدَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهٗ فَشَرِبَهَا فَطُلِبَ لَهٗ فِیْ بُیُوْتِ اَزْوَاجِهٖ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَلَمْ یُوْجَدْ فَطَلَبُوْا عِنْدَ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ یَجِدُوْا عِنْدَهُمْ شَیْئًا فَقَالَ مَنْ یُطْعِمُنِیْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مَرَّتَیْنِ فَلَمْ یَجِدُوْا شَیْئًا یُطْعِمُوْنَهٗ اِیَّاهُ قَالَ فَاَتَوْا عَلَی الْعَنْزِ فَوَجَدُوْهَا کَاحْفَلِ مَا کَانَتْ فَحَلَبُوْا مِنْهَا مِثْلَ شُرَیْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

طرف پھرے تو آپ نے اپنے بعض اصحاب کو نہایت بھوکا پایا تو انہوں نے وہ دودھ پیا اور حضرت کے لئے آپ کی بیبیوں کے گھروں میں کھانا یا پینا تلاش کیا گیا۔ مگر نہ ملا پھر آپ کے اصحاب کے پاس تلاش کیا گیا اُن کے پاس بھی کوئی چیز نہ پائی تو حضرت نے فرمایا کہ جو مجھ کو کھانا کھلائے اس کو خدا کھلائے گا۔ اصحاب نے کوئی چیز نہ پائی کہ آپ کو کھلائیں پھر بکری کی طرف متوجہ ہوئے تو پایا بکری کو کہ زیادہ بھرے ہوئے تھے تھن اُس کے دودھ سے بہ نسبت سابق کے اصحاب نے حضرت کے پینے کے اندازہ سے اُس دودھ سے دوہا

باب ۸۵ زکوٰۃ الذھب والفضۃ ومال الیتیم

سونے اور چاندی کی زکوٰۃ اور یتیم کے مال کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ عِشْرِیْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ زَکٰوةٌ فَاِذَا کَانَ الذَّهَبُ عِشْرِیْنَ مِثْقَالًا فَفِیْهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ فَاِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَکَانَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ یَاْخُذُ بِذٰلِكَ کُلِّهٖ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَمَا زَادَ عَلٰی مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَلَیْسَ فِی الزِّیَادَةِ شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا فَیَکُوْنُ فِیْهَا دِرْهَمٌ فَمَا زَادَ عَلٰی عِشْرِیْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ فَلَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ حَتّٰی یَبْلُغَ اَرْبَعَ مَثَاقِیْلَ فَیَکُوْنُ فِیْهَا بِحِسَابِ ذٰلِكَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بیس مثقال سے کم سونے میں زکوٰۃ نہیں جب سونا بیس مثقال ہو تو اس میں آدھا مثقال دینا واجب ہے اور جب زیادہ ہو تو اسی حساب سے اور دو سو درہم میں سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب چاندی دو سو درہم کو پہنچے تو اس میں پانچ درہم دینے واجب ہیں اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ بھی ان سب حکموں کو لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب چاندی دو سو درہم سے زیادہ ہو تو زیادتی میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔ یہاں تک کہ چالیس درہم کو پہنچے تو اس میں ایک درہم دینا واجب ہوگا اور اسی طرح اگر سونا بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اس میں بھی کچھ زکوٰۃ نہیں یہانتک کہ چار مثقال کو پہنچے سو اس میں اسی حساب سے زکوٰۃ دے

Marfat.com

ف دوسو درہم ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے اور بیس مثقال ساڑھے سات تولے ہوتے ہیں۔

۲۸۷/۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ وَّلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ حَتّٰى يَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اور نہیں واجب ہوتی اس پر زکوٰۃ یہاں تک کہ واجب ہو اس پر نماز۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

۲۸۸/۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ

ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ابن مسعود رض نے کہا کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۸۹/۴ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا شَهْرُ زَكٰوتِكُمْ قَدْ حَضَرَ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَقْضِهٖ ثُمَّ لِيُزَكِّ مَا بَقِيَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنِهٖ

ترجمہ حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو کہتے تھے کہ اے لوگو تمہارا یہ مہینہ زکوٰۃ کا ہے جب مہینہ رمضان کا آوے اور کسی پر قرض ہو تو چاہیئے کہ ادا کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ دے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ادائے قرض کے بعد اس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

۲۹۰/۵ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ دَيْنٌ عَلَى النَّاسِ فَيَقْضِيْهِ تَزَكَّاهُ لِمَا مَضٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب لوگوں پر قرض ہو، تو اس کو ادا کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ دے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

۲۹۱/۶ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ اَقْرَضَ رَجُلًا اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ زَكٰوتُهَا عَلَى الَّذِيْ يَسْتَعْمِلُهَا وَيَنْتَفِعُ بِهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا زَكٰوتُهَا عَلٰى صَاحِبِهَا اِذَا قَبَضَهَا زَكَّاهَا لِمَا مَضٰى

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں جو کسی مرد کو ہزار درہم قرض دے کہا کہ زکوٰۃ اس پر ہے کہ اس کو اپنے کام میں لائے اور اس سے فائدہ اٹھائے امام محمد نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے کہ زکوٰۃ اس کی اس کے مالک پر ہے جب اس کو لے تو گذرے سالوں کی زکوٰۃ دے

Marfat.com

بَابُ ۸۶ زَکٰوۃِ الْحُلِیِّ — زیور کی زکوٰۃ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ لَہٗ اِنَّ لِیْ حُلِیًّا فَهَلْ عَلَیَّ فِیْہِ زَکٰوۃٌ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ قَالَتْ اِنَّ لِاِبْنَیْ اَخٍ یَتِیْمَیْنِ فِیْ حِجْرِیْ اَفَیُجْزِیُ عَنِّیْ اَنْ اَجْعَلَ ذٰلِکَ فِیْهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ یُّعْطِیَ مِنَ الزَّکٰوۃِ ذِیْ رَحِمٍ اِلَّا وَلَدًا اَوْ وَالِدًا اَوْ وَلَدَ وَلَدٍ اَوْ جَدًّا وَجَدَّۃً وَاِنْ کَانُوْا فِیْ عِیَالِہٖ وَالزَّوْجَۃُ لَا تُعْطٰی مِنَ الزَّکٰوۃِ وَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ لَا یُعْطِی الزَّوْجُ مِنَ الزَّکٰوۃِ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰی بَاْسًا بِاَنْ یُّعْطَی الزَّوْجُ مِنَ الزَّکٰوۃِ وَلَا نَرٰی فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْحُلِیِّ زَکٰوۃً اِلَّا فِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّۃِ وَاَمَّا فِی الْجَوْهَرِ وَاللُّؤْلُؤِ فَلَا زَکٰوۃَ فِیْہِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لِلتِّجَارَۃِ

۲۹۲ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک عورت نے ابن مسعودرض سے کہا کہ میرے پاس کچھ زیور ہے تو کیا مجھ پر اس کی زکوٰۃ واجب ہے ابن مسعودؓ نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ میرے دو بھتیجے یتیم ہیں کہ میری گود میں ہیں تو کیا مجھے کفایت کرتا ہے یہ کہ میں یہ زکوٰۃ ان میں خرچ کروں ابن مسعود نے کہا ہاں کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر ناتے دار کو زکوٰۃ دینی درست ہے مگر بیٹے یا باپ یا پوتے اور دادے یا دادی کو درست نہیں ہے اگرچہ اس کے عیال میں ہوں اور اپنی عورت کو بھی زکوٰۃ نہ دی جاوے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ خاوند کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں لیکن ہمارے نزدیک تو خاوند کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور ہمارے نزدیک کسی گہنے میں زکوٰۃ نہیں مگر چاندی اور سونے کے گہنے ہیں اور جواہر اور موتی میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ سوداگری کے لیے ہوں تو ان میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْجَوْهَرِ وَاللُّؤْلُؤِ زَکٰوۃٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ لِلتِّجَارَۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

۲۹۳ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جواہر اور موتیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے جب کہ نہ ہوں واسطے تجارت کے امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ ۸۷ زَکٰوۃِ الْفِطْرِ وَالْمَمْلُوْکِیْنَ — صدقہ فطر اور غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ صَدَقَۃِ

۲۹۴ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ صدقہ فطر واجب ہے ہر شخص پر غلام ہو یا آزاد چھوٹا ہو

Marfat.com

الفطر علی کل مملوک او حر او صغیر او کبیر نصف صاع من بر او صاع من تمر قال محمد وبه ناخذ فان ادی صاعا من شعیر اجزاه ایضا وقال ابو حنیفة نصف صاع من زبیب یجزیٔ واما فی قولنا فلا یجزیه الا صاع من زبیب

یا پورا آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور امام محمد رحمۃ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر ایک صاع جو دے تو یہ بھی اس کو کافی ہے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ آدھا صاع خشک انگور بھی اس کو کافی ہے اور لیکن ہمارے قول میں تو اس کو کافی نہیں مگر پورا صاع انگور خشک

۲۹۵/۲ **محمد** قال اخبرنا سفیان الثوری عن عثمان بن الاسود المکی عن المجاهد قال ما سوی البر فصاعا قال محمد وبهذا ناخذ

ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ گیہوں کے سوا جو چیز ہے ایک صاع دے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

۲۹۶/۳ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لیس فی المملوکین والذین یؤدون الضریبة زکوٰة ولکن اذا کانوا للتجارات کانت الزکوٰة فی القیمة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ غلاموں میں اور ان میں کہ اپنا خراج ادا کرتے ہیں زکوٰۃ نہیں۔ لیکن اگر تجارت کے لئے ہوں تو اُن کی قیمت میں زکوٰۃ واجب ہو گی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

ف ضریبہ اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ مالک اپنے غلام پر خراج مقرر کر دیتا ہے۔ کہ مثلاً ماہواری ہم تجھ سے اتنا روپیہ لے لیا کریں گے اگر تو اس سے زیادہ کمائے۔ تو وہ تیرا ہے اور کم کمائے تو وہ بھی تجھ پر ہے

۲۹۷/۴ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا کان المملوکون للتجارة فاصدقه من القیمة فی کل مائتی درهم خمسة دراهم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر غلام تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ ان کی قیمت سے دینی واجب ہے ہر دو سو درہم میں پانچ درہم ہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ۸۸ زکوٰۃ الدواب العوامل کام کرنے والے چارپایوں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۹۸/۱ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال فی الخیل السائمة یطلب نسلها ان شئت فی کل فرس دینارا وان شئت عشرة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والے گھوڑوں میں کہ ان کی نسل مطلوب ہو زکوٰۃ ہے اگر تو چاہے تو ہر گھوڑے میں ایک دینار ہے اور اگر چاہے

Marfat.com

دَرَاهِمَ وَإِنْ شِئْتَ فَالْقِيمَةُ ثُمَّ كَانَ فِي كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فِي كُلِّ فَرَسٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَلَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَفَوْتُ لِأُمَّتِي عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

تو دس درہم ہیں، اور اگر چاہے تو قیمت لگائے پھر ہر دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ دے ہر گھوڑے میں نر ہو یا مادہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو امام حنیفہ لیتے ہیں کہ جب گھوڑے اور گھوڑیاں ملے ہوئے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے اور ہمارے قول میں گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہم کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت پہنچی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے معاف کی زکوٰۃ اپنی امت کے گھوڑوں سے اور غلاموں سے یعنی اگر تجارت کے لئے نہ ہوں۔

٢٩٩ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلعم يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ ہر مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں۔

٣٠٠ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْحُمُرِ السَّائِمَةِ زَكٰوةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والے گدھوں میں زکوٰۃ نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

٣٠١ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا عَمِلَ عَلَيْهِ مِنَ الثِّيرَانِ صَدَقَةٌ وَلَا عَلَى مَا يَكُونُ مِنَ الْإِبِلِ الطَّحَّانَاتِ الْعَمَّالَاتِ صَدَقَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کام کرنے والے بیلوں اور چکی پیسنے والے اور کام کرنے والے اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ ٨٩ زَكٰوةِ الزَّرْعِ وَالْعُشْرِ کھیتی کی زکوٰۃ اور عشر کا بیان

٣٠٢ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ سُقِيَ سَيْحًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِغَرْبٍ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ہر اس چیز میں جو زمین نکالے اس کو اس قسم سے کہ پانی پلایا ہو اس کو آسمان نے یا پلائے گئے چشمے اور نہر سے دسواں حصہ ہے اور

Marfat.com

اَوْ بِالدَّالِيَةِ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا يَأْخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَيْسَ فِي الْخُضَرِ صَدَقَةٌ وَالْخُضَرُ الْبُقُوْلُ وَالرِّطَابُ وَمَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ ثَمَرَةٌ بَاقِيَةٌ نَحْوَ الْبِطِّيْخِ وَالْقِثَّاءِ وَالْخِيَارِ وَمَا كَانَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْهِ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَالصَّاعُ قَفِيْزُ الْحَجَّاجِيِّ وَرُبُعُ الْهَاشِمِيِّ وَهُوَ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ

جو چیز کہ پلائی جائے ساتھ چرسہ یا جانور پانی نکالنے والے کے کنوئیں سے تو اس میں بیسواں حصّہ ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اسی کو لیتے تھے اور ہمارے قول میں سبز ترکاریوں میں زکوٰۃ نہیں اور خضر ترکاریاں اور تر چیزیں اور وہ چیز کہ اس کا پھل ذخیرہ نہ رہ سکے مانند تربوز اور ککڑی اور کھیرے کے اور جو چیز کہ ہو گیہوں سے اور جو سے اور کھجور اور انگور خشک سے اور مانند اس کے تو اس میں زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ پانچ وسق کو پہنچے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قفیز حجاجی اور ربع ہاشمی ہے اور وہ آٹھ رطل ہے۔

ف پانچ وسق انگریزی وزن کے حساب سے پچیس من ہوتے ہیں۔ اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ کھجور کے سوائے کسی ترکاری اور میوے میں زکوٰۃ نہیں لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر چیز میں زکوٰۃ واجب ہے کم ہو یا بہت مگر گھانس اور لکڑی اور بانس میں نہیں ہے۔

۳۴۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ مَنْسُوْخَةٌ

ترجمہ حماد سے روایت ہے اس آیت کے حق میں کہ اس کا حق اس کے کاٹنے کے دن دو۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنی کھیتی وغیرہ میووں اور ترکاریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں

۳۴۴ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ صَخْرَةَ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ بَعَثَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض مُصَدِّقًا اِلٰى عَيْنِ التَّمْرِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ

ترجمہ زیاد بن حدیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے اس کو عین تمر (ایک جگہ کا نام ہے) میں زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا تو حکم کیا ان کو یہ کہ مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصّہ اور اہل ذمہ کافروں کے مال سے جبکہ اس سے تجارت کرتے ہوں بیسواں حصّہ لیں۔ اور اہل حربیا کے مال میں سے دسواں حصّہ

۳۴۵ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ

ترجمہ انس بن سیرین سے روایت ہے کہ انس نے کہا کہ عمران کو اہل بصرہ کی طرف

Marfat.com

عن انس بن مالك قال كان عمر بن الخطاب
يبعث انس بن مالك مصدقا لاهل
البصرة قال فارادني ان اعمل له
فقلت لا حتى تكتب لي عهد عمر
بن الخطاب الذي كتب ان تكتب
لي ان آخذ من اموال المسلمين
ربع العشر ومن اموال اهل الذمة
اذا اختلفوا بها للتجارة نصف
العشر ومن اموال اهل الحرب
العشر قال محمد وبهذا
كله ناخذ فاما ما اخذ من
المسلمين فهو زكوة فيوضع في
موضع الزكوة للفقراء والمساكين
ومن سمى الله في كتابه وما اخذ من
اهل الذمة ومن اهل الحرب
وضع موضع الخراج
في بيت المال في المقاتلة

زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجتے تھے تو ارادہ کیا حضرت
انس نے کہ میں ان کے لئے زکوٰۃ تحصیل کروں
میں نے کہا کہ میں نہیں کروں گا یہاں تک کہ
تو مجھ کو عہد لکھ دے جو عمر نے تیرے لئے لکھا
تھا۔ تو انہوں نے میرے لئے عہد لکھا۔ یہ کہ
میں مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصہ
لوں اور اہل ذمہ کے مال سے جبکہ اس سے
تجارت کرتے ہوں۔ بیسواں حصہ لوں۔ اور
اہل حرب کے مال میں سے دسواں حصہ لوں۔
امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب حکم
کو ہم لیتے ہیں لیکن جو مسلمانوں سے لے وہ
زکوٰۃ ہے کہ فقیروں اور مسکینوں کے واسطے
زکوٰۃ کے درمیان رکھا جائے جن کا نام اللہ
تعالیٰ نے قرآن میں لیا اور جو مال کہ اہل ذمہ
اور اہل حرب سے لیا جائے تو وہ خراج کی جگہ
بیت المال میں رکھا جائے نمازیوں اور مجاہدوں
کے واسطے

باب كيف تعطى الزكوة

زکوٰۃ کس طرح دی جائے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا عمرو بن جبير عن
ابراهيم النخعي ان رجلا اراد ان
يعطي زكوة اربع مائة درهم
فذهب الى ابراهيم يدله فكان
يعطي اهل البيت عشرة دراهم
فقال ابراهيم لو كنت انا كان ان اغني
بها عنه اهل بيت من المسلمين احب
الي قال محمد وبه ناخذ اعطي
من الزكوة ما بينه وبين المائتين ولا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے
چار سو درہم کی زکوٰۃ دینے کا ارادہ کیا۔ تو ابراہیم
کے پاس گیا کہ اس کو بتلائے وہ ہر گھر والوں کو
دس درہم دیتے تھے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر میں ہوتا
تو ہر گھر والوں کو بھوک سے بے پرواہ کرتا میرے
نزدیک بہتر تھا یعنی اتنا دیتا کہ وہ بے پرواہ
ہو جاتے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں کہ دی جائے زکوٰۃ سے وہ چیز کہ اس کے
اور دو سو درہم کے درمیان ہے اور دو سو درہم
کو نہ پہنچے مگر یہ کہ قرضدار ہو تو قرض کے موافق

Marfat.com

بَیْلُغَ بِهَا مِائَتَیْنِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ
مُتَرَمَّا یُعْطٰی قَدْرَ دِیْنِهٖ وَفَضْلُ مِائَتَیْ
دِرْهَمٍ اِلَّا قَلِیْلٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

بَابُ زَکٰوةِ الْاِبِلِ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ
شَاةٌ اِلٰی تِسْعٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْهَا
شَاتَانِ اِلٰی اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاِذَا زَادَتْ
وَاحِدَةٌ فَفِیْهَا ثَلٰثُ شِیَاهٍ اِلٰی تِسْعَ
عَشْرَةَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْهَا
اَرْبَعُ شِیَاهٍ اِلٰی اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَاِذَا
زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْهَا اِبْنَةُ مَخَاضٍ اِلٰی
خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ
فَفِیْهَا اِبْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ فَاِذَا
زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْهَا حِقَّةٌ اِلٰی
سِتِّیْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْهَا جَذَعَةٌ
اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ
وَاحِدَةٌ فَفِیْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ
اِلٰی تِسْعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ
فَفِیْهَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِیْنَ
وَمِائَةٍ ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ
الْفَرِیْضَةُ فَاِذَا کَثُرَتِ
الْاِبِلُ فَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ
حِقَّةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ

دیا جاوے اور اس سے زیادہ دو سو درم مگر کچھ کم اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا۔

اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری دینی واجب ہے نو تک اور جب نو سے ایک اونٹ زیادہ ہو تو اُن میں دو بکریاں ہیں چودہ تک اور جب پندرہ ہوں تو اُن میں تین بکریاں ہیں۔ انیس تک اور جب بیس ہوں تو اُن میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک اور جب پچیس اونٹ ہوں تو اُن میں ایک سال کی اونٹنی واجب ہے پینتیس تک اور جب ایک زیادہ ہو۔ تو اُن میں تین برس کی اونٹنی دینی آتی ہے ساٹھ تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینی واجب ہے کہ پانچویں برس میں لگی ہو پچہتر تک اور جب ایک زیادہ ہو تو اُن میں حقہ دو دو برس کی دینی واجب ہیں۔ اور جب ایک زیادہ ہو۔ تو اُن میں دو اونٹنیاں تین تین برس کی دینی واجب ہیں۔ ایک سو بیس تک پھر از سر نو زکوٰۃ شروع کی جائے یعنی ہر پانچ اونٹوں میں بکری بنت مخاض وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے اور جب اونٹ بہت ہوں یعنے ایک سو بیس ۱۲۰ سے زیادہ تو ہر پچاس اونٹوں میں پورے تین برس کی اونٹنی دینی آتی ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا

Marfat.com

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن عبد الله بن مسعود رض انه قال فی مائة وخمسة وعشرین من الابل حقتان وشاة وفی الثلثین والمائة حقتان ...... وشاتان وفی خمس وثلثین ومائة حقتان وثلث شیاة وفی اربعین ومائة حقتان واربع شیاة وفی خمس واربعین ومائة حقتان وابنة مخاض وفی خمسین ومائة ثلث حقاق **قال** محمد وبهذا کله ناخذ ثم تستقبل الفریضة ایضا فاذا بلغت خمسین اخرٰی کانت فیها حقة ثم تستقبل الفریضة وهذا کله قول ابی حنیفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ ایک سو پچیس اونٹوں میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں دینی واجب ہیں اور ایک بکری اور ایک سو تیس میں تین برس کی دو اونٹنیاں اور دو بکریاں دینی واجب ہیں۔ اور ایک سو پینتیس میں دو حقے اور تین بکریاں دینی واجب ہیں اور ایک سو چالیس میں دو حقے اور چار بکریاں دینی واجب ہیں اور ایک سو پینتالیس میں دو حقے اور برس روز کی ایک اونٹنی دینی آتی ہے اور ایک سو پچاس میں تین اونٹنیاں تین برس کی دینی آتی ہیں امام محمد رح نے کہا کہ انہی سب حکموں کو ہم لیتے ہیں پھر از سر نو زکوٰۃ شروع کی جاوے سو جب اور پچاس کو پہنچیں تو اُن میں ایک اونٹنی تین برس کی دینی آتی ہے پھر از سر نو زکوٰۃ شروع کی جائے اور یہی سب قول ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔ ۳۰۴

باب زکوٰۃ الغنم

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن عبد الله بن مسعود انه قال لیس فی اقل من الاربعین من الغنم زکوة فاذا کانت اربعین ففیها شاة الی مائة وعشرین فاذا زادت واحدة ففیها شاتان الی مائتین فاذا زادت واحدة علی مائتین ففیها ثلث شیاة الی ثلثمائة فاذا کثرت الغنم ففی کل مائة شاة قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رض نے کہا کہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب چالیس ہوں تو اُن میں ایک بکری دینی واجب ہے۔ ایک سو بیس بکریوں تک اور جب ایک زیادہ ہو تو اُن میں دو بکریاں دینی واجب ہے دو سو تک اور جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک اور جب بکریاں بہت ہوں تو ہر سو میں ایک بکری ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۳۰۵

Marfat.com

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال اثر ۲
حدثنا عطاء بن السائب عن الحسن
عن عمر بن الخطاب انہ بعث سعدًا
او سعید بن مالک مصدقًا فاتی عمر
یستاذنہ فی جہاد فقال او
لست فی جہاد قال ومن این والناس
یزعمون انی اظلمہم قال وما
ذالک قال یقولون تحسب علینا
السخلۃ فی العدۃ قال احسبہا
وان جاء بہا الراعی علی
کفہ او لست تدع
لہم الماخض والربی
والاکیلۃ وتیس الغنم قال
محمد وبھذا ناخذ والماخض
التی فی بطنہا ولدہا
والربی التی تربی ولدہا
والاکیلۃ التی تسمن
للاکل انما ینبغی...
للمصدق ان یاخذ
من اوسط الغنم یدع
المرتفع والرذال
ویاخذ من الاوساط
البین فصاعدًا

ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے سعد کو زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا تو وہ حضرت عمر کے پاس جہاد کی اجازت لینے کو آئے عمر نے کہا کہ کیا تو جہاد میں نہیں۔ یعنی زکوٰۃ تحصیل کرنے میں بھی جہاد کا ثواب ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہاں سے ہوگا حالانکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں اُن پر زیادہ ظالم ہوں عمر نے کہا کہ تجھ کو ظالم کیوں کہتے ہیں سعد نے کہا کہتے ہیں کہ تو ہم پر بکری کا بچہ گن لیتا ہے۔ سعد نے کہا کہ میں اسکو گن لوں گا اگرچہ چرواہا اس کو اپنی ہتھیلی پر لائے عمر نے کہا کیا تو ان کے لئے ماخض اور ربی اور اکیلہ اور بکریوں کا نر نہیں چھوڑتا یعنی جب عمدہ قسم کے مال ان کو چھوڑ دیئے جاتے ہیں تو پھر بچہ بھی بکریوں میں حساب کیا جاوے گا۔ اگرچہ نہایت ہی چھوٹا ہو۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور ماخض وہ بکری ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو یعنی حاملہ ہو۔ اور ربی وہ بکری ہے جو اپنا بچہ پالتی ہو اور اکیلہ وہ بکری ہے جو کھانے کے لئے موٹی کی جائے اور زکوٰۃ لینے والے کو تو یہ لائق ہے کہ زکوٰۃ میں درمیانی بکریاں لے اعلیٰ اور ادنیٰ درجے کی چھوڑ دے۔

باب ۹۳ زکوٰۃ البقر گائے کی زکوٰۃ کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ اثر ۱
عن حماد عن ابراہیم قال لیس فی اقل
من ثلثین من البقر شیٔ فاذا کانت
ثلثین من البقر ففیہا تبیع او تبیعۃ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تیس گایوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب تیس گائیں ہوں تو ان میں ایک گائے یا بیل ایک سال کا چالیس گایوں تک اور

Marfat.com

إلى أربعين فإذا كانت أربعين ففيها مسنة ثم ما زاد فبحساب ذلك قال محمد وبهذا كله كان يأخذ أبو حنيفة وأما في قولنا فليس في الزيادة على الأربعين شيء حتى تبلغ البقر ستين فإذا بلغت ستين كان فيها تبيعان أو تبيعتان والتبيع الجذع الحولي والمسنة الثنية فصاعدًا

جب گائیں چالیس ہوں تو ان میں ایک گائے ہے دو برس کی پھر جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ لیتے ہیں ۔ اور ہمارے قول میں چالیس سے زیادہ میں کچھ نہیں یہاں تک کہ جب گائیں ساٹھ کو پہنچیں تو ان میں دو گائیں ہیں ایک ایک برس کی یا دو بیل ایک ایک برس کے اور تبیع ایک سال کا بچہ ہے اور مسنہ دو سال کا یا زیادہ کا ہے ۔

باب ۹۴ الرجل يجعل ماله للمساكين

اگر کوئی مرد اپنا مال مسکینوں کیلئے وقف کر جائے تو اسکا کیا حکم ہے

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم قال إذا جعل الرجل ماله في المساكين صدقة فلينظر إلى ما يسعه ويسع عياله فليمسكه وليتصدق بالفضل فإذا أيسر تصدق بمثل ما أمسك قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة وإنما عليه أن يتصدق من ماله بأموال الزكوة الذهب والفضة والمتاع للتجارة والإبل والبقر والغنم السائمة فأما المتاع والرقيق والدور وغير ذلك مما ليس للتجارة فليس عليه أن يتصدق به إلا أن يكون عناه في يمينه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنا مال مسکینوں میں وقف کر جائے تو دیکھنا چاہیئے کہ کس قدر اس کو اور اس کی اولاد کو کافی ہے تو اس قدر روک رکھے اور جو زیادہ ہو اس کو خیرات کرے جب مال دار ہو تو جس قدر روکا تھا اسی قدر خیرات کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اس پر لازم ہے کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ کا مال خیرات کرے یعنی سونا اور چاندی اور جو اسباب کہ تجارت کے لئے ہو اور اونٹ اور گائے اور چرنے والی بکریاں ۔ لیکن اسباب اور غلام اور گھر وغیرہ جو تجارت کے لئے نہ ہوں تو ان کا خیرات کرنا واجب نہیں مگر یہ کہ اپنی قسم میں اس کو مراد لیا ہو۔

Marfat.com

۹۵ بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ احرام اور لبیک کہنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمَّا انْبَعَثَ بِهٖ بَعِيْرُهٗ قَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّيْكَ قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ شَاءَ الرَّجُلُ اَحْرَمَ حِيْنَ يَنْبَعِثُ بِهٖ بَعِيْرُهٗ وَاِنْ شَاءَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوتِهٖ وَالتَّلْبِيَةُ الْمَعْرُوْفَةُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَمَا زِدْتَ فَحَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا جبکہ اس کا اونٹ اس کو لے کر کھڑا ہوا لبیک اللھم لبیک آخر تک یعنے بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں ہیں خدمت میں حاضر ہوں حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہیں۔ کوئی شریک تیرا نہیں حاضر ہوں خدمت میں اے سچے خدا حاضر ہوں خدمت میں اے گناہ بخشنے والے حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ امام محمد نے کہا کہ اگر چاہے مرد تو احرام باندھے جبکہ اس کا اونٹ اس کو لے کر کھڑا ہووے اور اگر چاہے تو اپنی نماز کے بعد احرام باندھے اور مشہور تلبیہ تو الملک لا شریک لک تک ہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ف امام شافعی کہتے ہیں کہ جب اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھے تو اس وقت احرام باندھے یعنے احرام کی نیت کرے اور زبان سے لبیک کہے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ احرام کی دو رکعتوں کے بعد احرام باندھے اس حال میں کہ بیٹھا ہو اور اگر اونٹنی پر سوار ہو کے احرام باندھے تو بھی درست ہے اور یہی قول قوی ہے کہ جس جگہ سے چاہے احرام باندھے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعَ خِصَالٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ رَاَيْتُكَ حِيْنَ اَرَدْتَ اَنْ تُحْرِمَ رَكِبْتَ رَاحِلَتَكَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ابن عمر سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمٰن میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ چار کام کرتے ہیں انہوں نے کہا وہ چار کام کیا ہیں انہوں نے کہا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ جب آپ احرام کا ارادہ کرتے ہیں تو اپنی سواری پر سوار ہوتے ہیں پھر قبلے کی طرف منہ کرتے ہیں پھر جب آپ کا اونٹ آپ کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ تو اس وقت

Marfat.com

أَحْرَمْتَ حِيْنَ انْبَعَثَ بِكَ بَعِيْرُكَ وَرَأَيْتُكَ إِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتّٰى تَسْتَلِمَهٗ وَرَأَيْتُكَ تَلْوِنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ فَصَنَعْتُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

آپ احرام باندھتے ہیں اور میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ جب آپ کعبے کا طواف کرتے ہیں تو رکن یمانی سے آگے نہیں بڑھتے یہاں تک کہ اس کو چوم لیں یعنی اس کو چوم کر آگے بڑھتے ہیں اور میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ اپنی داڑھی زردی سے رنگتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ اپنی جوتی میں وضو کرتے ہیں ابن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا ہے یہ سب کام کرتے تھے اس لئے میں بھی اُن کو کرتا ہوں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الْقِرَانِ وَفَضْلِ الْإِحْرَامِ قران اور احرام کی فضیلت

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِذَا أَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطُفْ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَاسْعَ لَهُمَا سَعْيَيْنِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلَقِيْتُ مُجَاهِدًا وَهُوَ يُفْتِي بِطَوَافٍ وَاحِدٍ لِمَنْ قَرَنَ فَحَدَّثْتُهٗ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُ لَمْ أُفْتِ إِلَّا بِطَوَافَيْنِ وَأَمَّا بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَا أُفْتِي إِلَّا بِهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے[لہ] حضرت علی نے کہا کہ جب تو حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تو دونوں کے لئے دو بار کعبے کا طواف کر اور دو بار صفا اور مروہ کی سعی کر۔ منصور نے کہا کہ میں مجاہد سے ملا اور وہ قارن کو ایک طواف کا فتوے دیتے تھے، میں نے اُن سے یہ حدیث بیان کی۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر میں نے یہ حدیث سنی ہوتی۔ تو نہ فتوے دیتا مگر ساتھ دو طوافوں کے اور اس دن کے بعد نہ فتویٰ دوں گا میں۔ مگر دو طواف کا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

ف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قارن کو صرف ایک طواف کرنا آتا ہے

لہ مسلم کے پتوں میں دباغت دی ہوئی " " " "

Marfat.com

٣١٦ ح محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن طاؤس قال لو حججت الف حجة لم ادع القران حتى لقد كنا ندعوه الحج الاكبر ونرى ان حج من لم يقرن لم يكمل قال محمد وبه ناخذ القران عندنا افضل من غيره وكل جميل حسن وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ طاؤس نے کہا کہ اگر میں ہزار حج کروں تو بھی قران کو نہ چھوڑوں یہاں تک کہ ہم اس کو حج اکبر کہا کرتے تھے اور نرے حج کو چھوٹا حج کہتے تھے اور ہم دیکھتے تھے کہ جو قران نہ کرے اسکا حج کامل نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قران ہمارے نزدیک افضل ہے۔ غیر سے اور سب عمدہ اور بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

٣١٧ ح محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب انما نهى عن الافراد فاما القران فلا يعني بقوله نهى عن الافراد افراد العمرة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے تو صرف افراد سے منع کیا تھا یعنی تنہا عمرہ نہ کیا جائے جیسا کہ تمتع میں ہے اور قران کو تو عمرؓ نے منع نہیں کیا۔

٣١٨ ح محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي بن ابي طالب قال تمام الحج والعمرة ان تحرم بهما من جوف دويرتك قال محمد وبه ناخذ ما عجلت من الاحرام فهو افضل ان ملكت نفسك وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ کمال حج اور عمرے کا یہ ہے کہ تو اپنے گھر کے اندر سے دونوں کا احرام باندھے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ احرام میں جلدی کرنی افضل ہے اگر تو اپنی جان پر قادر ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

٣١٩ ح محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا شيخ من ربيعة عن معاوية بن اسحاق القرشي قال ان الحاج مغفور له ولمن استغفر له الى انسلاخ المحرم

ترجمہ معاویہ بن اسحاق سے روایت ہے کہ مغفرت کی جاتی ہے حاجی کی اور اس شخص کی جس کے لئے وہ مغفرت چاہے محرم کے گزرنے تک

٣٢٠ ح محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال الحاج بيت الله والمعتمر والمجاهد في سبيل الله وفد الله دعاهم فاجابوه ويعطيهم ما سألوه

ترجمہ مجاہد نے کہا کہ کعبے کا حاجی اور عمرہ کرنے والا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا تینوں اللہ پاک کے مہمان ہیں خدا نے ان کو بلایا تو انہوں نے اس کو قبول کیا اور جو مانگیں تو خدا ان کو دیتا ہے۔

Marfat.com

٣٢١ ح
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ رَهْطٍ يُرِيْدُ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالرَّبَذَةِ سَنَحَ لَنَا خِبَاءٌ فَاِذَا فِيْهِ اَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ فَاَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَرَفَعَ جَانِبَ الْخِبَاءِ فَرَدَّ السَّلَامَ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلَ الْقَوْمُ فَقُلْنَا مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيْقِ قَالَ فَاَيْنَ تَؤُمُّوْنَ قَالَ الْبَيْتَ الْعَتِيْقَ قَالَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا اَشْخَصَكُمْ غَيْرُ الْحَجِّ فَاَكَرَّرَ ذَالِكَ عَلَيْنَا مِرَارًا فَحَلَفْنَا لَهٗ فَقَالَ انْطَلِقُوْا نُسُكَكُمْ ثُمَّ اسْتَقْبِلُوا الْعَمَلَ

ترجمہ محمد بن مالک ہمدانی سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک جماعت میں مکہ کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ جب ربذہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہنچے تو ہم کو ایک خیمہ نظر آیا۔ اس میں ابو ذر غفاری تھے۔ ہم اُن کے پاس آئے اور ہم نے اُن کو سلام کہا تو انہوں نے خیمہ کا ایک کنارہ اُٹھایا اور سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو ہم نے کہا بہت دور سے کہا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو انہوں نے کہا (ہم نے کہا) ابوذر نے کہا قسم ہے اس اللہ کی کہ اس کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ صرف تم حج ہی کی نیت سے آئے ہو اور کوئی مطلب نہیں اور یہ بات کئی بار ہم سے کہی تو ہم نے اُن کے سامنے قسم کھائی کہ ہم فقط حج ہی کی نیت سے آئے ہیں ابوذر نے کہا کہ اپنے حج کو جاؤ پھر ابتدا سے عمل شروع کرو۔

بَابُ الطَّوَافِ وَالْقِرَاءَةِ فِي الْكَعْبَةِ . طواف و کعبہ میں قرآن پڑھنے کا بیان

٣٢٢ ح
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ صلعم پہلوان کی طرح جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

٣٢٣ ح
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ الرَّمَلُ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ الْاُوَلِ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ كَامِلَةٍ وَيَمْشِيْ فِي الْاَرْبَعَةِ الْاَوَاخِرِ مَشْيًا عَلٰى هِيْنَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ پہلوان کی طرح جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ رمل پہلے تین شوطوں میں ہے حجر اسود سے جبکہ طواف شروع کرے یہاں تک حجر اسود کے پاس پہنچے تین طواف کامل اور پھر اخیر چار بار میں اپنی اصلی چال چلے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

Marfat.com

ف کعبے کے گرد جو ایک بار پھرے حجر اسود سے حجر اسود تک تو اس کو شوط کہتے ہیں اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے جب حضرت ایک طواف کرتے تھے تو پہلے تین بار میں کندھے ہلا کر چلتے تھے جیسے پہلوان چلتے ہیں اور دوڑتے نہ تھے اور پھر چار بار اپنی معمولی چال چلتے یہ رمل کرنا سنت ہے اگرچہ اسکی علت موجود نہیں

۳۲۴ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرِمَةَ فَجَعَلَ حَمَّادٌ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُهٗ عِكْرِمَةُ وَيَصْعَدُ حَمَّادٌ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُهَا عِكْرِمَةُ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هٰكَذَا طَوَافُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ بِمِحْجَنٍ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَمْ يَصْعَدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَصْعَدَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ حَيْثُ يَرَاهَا ثُمَّ يَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی عکرمہ کے ساتھ حماد صفا پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے اور حماد مروہ پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے میں نے عکرمہ کو کہا کہ کیا تو صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتا انہوں نے کہا کہ حضرت کا طواف اسی طرح تھا حماد نے کہا کہ میں سعید بن جبیر سے ملا اور یہ بات اُن سے کہی انہوں نے کہا کہ حضرت نے تو اپنی سواری پر طواف کیا تھا اس حال میں کہ آپ بیمار تھے ہاتھ لگاتے تھے رکنوں کے ساتھ لکڑی خمدار کے سو آپ نے صفا اور مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اسی سبب سے ان پر نہ چڑھے تھے امام محمد نے کہا سعید کے قول کو ہم لیتے ہیں کہ لائق ہے مرد کو یہ کہ صفا مروہ پر چڑھے اور کعبہ کی طرف منہ کرے جس جگہ سے اسکو دیکھے پھر دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۳۲۵ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْكَعْبَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالْقُرْاٰنِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِهٰذَا بَاْسًا اِذَا فَهِمَ مَا يَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کعبے میں پہلی رکعت میں قرآن پڑھا اور دوسرے میں قل ہو اللہ احد امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے جب کہ سمجھے جو کہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ

لبیک کہنی کب موقوف کرے احرام میں عمرہ و حج کا بیان

Marfat.com

۳۲۶ / ۱

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال یقطع المحرم التلبیة بالعمرة اذا استلم الحجر ویقطع التلبیة بالحج فی اول حصاة یرمی بها جمرة العقبة قال محمد رحمه الله وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عمرے کا احرام باندھا ہو تو جب حجر اسود کو ہاتھ لگاوے اس وقت لبیک کہنی قطع کرے اگر حج کا احرام باندھا ہو تو جب جمرہ عقبہ کو پہلے کنکری مارے تو اس وقت لبیک کہنی موقوف کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

۳۲۷ / ۲

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یشترط فی الحج قال لیس شرطه بشیء قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں جو حج میں شرط کرے کہا اس کی شرط کچھ چیز نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ۹۹ العمرة فی اشهر الحج وغیرها

حج کے مہینوں اور دیگر ایام میں عمرہ کرنے کا بیان

۳۲۸ / ۱

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل اذا اهل بالعمرة فی غیر اشهر الحج ثم اقام حتی یحج او رجع الی اهله ثم حج فلیس بمتمتع واذا اهل بالعمرة فی اشهر الحج ثم رجع الی اهله ثم حج فلیس بمتمتع واذا اعتمر فی اشهر الحج ثم اقام حتی یحج فهو متمتع قال محمد وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد حج کے غیر مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کرے یا اپنے گھر کی طرف پھر جائے پھر حج کرے تو وہ متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر گھر والوں کی طرف پھر جائے پھر جا کر حج کرے اور وہ بھی متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں احرام باندھ کر وہیں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کرے وہ متمتع ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

۳۲۹ / ۲

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی رجل من اهل مکة اعتمر فی اشهر الحج ثم حج من عامه ذلک قال لیس علیه هدی بمتعته قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة وذلک لقول الله تعالی ذلک لمن لم یکن اهله حاضری المسجد الحرام وهو

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد مکے کا رہنے والا حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر اسی سال میں حج کرے تو اس پر تمتع کے بدلے قربانی واجب نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہ اس آیت کی بنا پر ہے کہ یہ قربانی اس کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام

Marfat.com

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ہیں حاضر نہ ہوں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

ف یعنی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکے کا رہنے والا تمتع کرے تو اس پر قربانی واجب نہیں اور اگر آفاقی یعنی غیر مکی تمتع کرے تو اس پر قربانی واجب ہے

۳۳۰ ۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَقْدِمُ مُتَمَتِّعًا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَا یَطُوْفُ حَتّٰی یَدْخُلَ شَوَّالُ قَالَ هُوَ مُتَمَتِّعٌ لِاَنَّهٗ طَافَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ عُمْرَتُهٗ فِی الشَّهْرِ الَّذِیْ یَطُوْفُ فِیْهِ وَلَیْسَ فِی الشَّهْرِ الَّذِیْ یُحْرِمُ فِیْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان مبارک کے مہینے میں تمتع کی نیت سے مکے میں آئے اور نہ طواف کرے یہاں تک نہ داخل ہو مہینہ شوال کا تو وہ تمتع ہے۔ اس واسطے کہ اس نے حج کے مہینوں میں طواف کیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عمرہ اس کا اس مہینے میں واقع ہوا ہے جس میں اس نے طواف کیا اس مہینے میں نہیں جس میں اُس نے احرام باندھا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۳۳۱ ۴ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَفُوْتُهٗ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ قَالَ عَلَیْهِ الْهَدْیُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَوْ اَنْ یَّبِیْعَ ثَوْبَهٗ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ حج کے دنوں میں اس سے تین روزے فوت ہوں۔ کہا اس پر قربانی لازم ہے اگرچہ اپنا کپڑا بیچے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۳۳۲ ۵ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَجُوْزٍ مِّنَ الْعَنْبَلِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّهَا قَالَتْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِیْ اَیِّ السَّنَةِ شِئْتَ مَا خَلَا خَمْسَةِ اَیَّامٍ یَوْمِ عَرَفَةَ وَیَوْمِ النَّحْرِ وَاَیَّامِ التَّشْرِیْقِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اِلَّا اِنَّا نَقُوْلُ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ فَاَمَّا غَدَاةَ عَرَفَةَ فَلَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِیْهَا

ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا نہیں ڈر ہے عمرے کا سال کے جس دن میں چاہے (یعنی عمرہ کرنا ہمیشہ درست ہے) سوائے پانچ دنوں کے عرفہ کے دن اور قربانی کے دن اور تشریق کے دنوں میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا لیکن ہم کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن دوپہر سے پیچھے عمرہ کرنا درست نہیں اور دوپہر سے پہلے عمرہ کرنا درست ہے

Marfat.com

بَابُ الصَّلٰوةِ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ

عرفات اور مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

٣٣٣ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ رَحْلِكَ فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَ الصَّلٰوتَيْنِ لِوَقْتِهَا وَلَا تَرْتَحِلْ مِنْ مَّنْزِلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِيْ رَحْلِهٖ كَمَا يُصَلِّيْهِمَا مَعَ الْاِمَامِ يَجْمَعُهُمَا جَمِيْعًا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ لِاَنَّ الْعَصْرَ اِنَّمَا تُقَدَّمُ لِلْوُقُوْفِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَّعَنْ مُجَاهِدٍ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب تو عرفہ کے دن اپنی جگہ میں نماز پڑھے تو دونوں نمازوں سے ہر نماز اپنے وقت پر پڑھ اور نہ کوچ کر اپنی جگہ سے یہاں تک کہ فارغ ہو تو نماز سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تھے اور ہمارے قول میں تو اس کو اپنی جگہ میں پڑھے۔ جیسے کہ پڑھتا ہے اس کو امام کے ساتھ اور دونوں نمازوں کو اکٹھے پڑھے ایک اذان سے اور دو اقامتوں سے اس واسطے کہ عصر کی نماز تو وقوف عرفات کے لئے مقدم کی گئی ہے یعنی اور یہ علت تنہا آدمی کے حق میں بھی موجود ہے پس اس کو بھی دو نمازوں کا جمع کرنا درست ہوگا اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو عائشہ سے اور عبداللہ بن عمر سے اور عطاء ابن ابی رباح اور مجاہد سے۔

٣٣٤ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الصَّلٰوةِ بِجَمْعٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَهُمَا بِجَمْعٍ صَلَّيْتَهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّاِنْ تَطَوَّعْتَ بَيْنَهُمَا فَاَجِزْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ اِقَامَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّتَطَوَّعَ بَيْنَهُمَا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تو دو نمازوں کو اکٹھی پڑھے تو دونوں کو ایک تکبیر سے پڑھ اور اگر تو ان کے درمیان نفل پڑھے تو ہر ایک کے لئے علیحدہ تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور دو نمازوں کے درمیان نفل پڑھنی ہم کو پسند نہیں

٣٣٥ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اَلتَّعْرِيْفُ الَّذِيْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ مُحْدَثٌ اِنَّمَا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عرفہ کے دن اپنے جگہ سے نہ نکلتے تھے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ جو تعریف کہ لوگ عرفہ کے دن کرتے ہیں وہ بدعت ہے تعریف تو صرف

Marfat.com

التَّعْرِيْفُ بِعَرَفَاتٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ

عرفات میں ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ مَنْ وَاقَعَ اَهْلَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ

بحالت احرام بیوی سے جماع کرنے والے کا حکم

٣٣٦ ح ١ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ قَبَّلْتُ امْرَاَتِيْ وَاَنَا مُحْرِمٌ فَخَذَفْتُ بِشَهْوَتِيْ فَقَالَ اِنَّكَ شَبِقٌ اَهْرِقْ دَمًا وَتَمَّ حَجُّكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلَا يَفْسُدُ الْحَجُّ حَتّٰى يَلْتَقِيَ الْخِتَانَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ

ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کا بوسہ لیا اور میں احرام میں تھا۔ مگر میں نے اپنی شہوت روکی۔ ابن عباس نے کہا کہ تو جماع کی بہت خواہش رکھتا ہے۔ ایک جانور ذبح کر اور تیرا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ حج فاسد نہیں ہوتا یہاں تک کہ دونوں ختنے آپس میں ملیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو عطا بن ابن رباح سے۔

٣٣٧ ح ٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ وَيَقْضِيْ مَا بَقِيَ مِنْ حَجِّهٖ وَتَمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ عطاء سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے پھرنے کے بعد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اس پر اونٹ دینا لازم ہے اور جو حج کے احکام باقی ہوں ادا کرے اور اس کا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٣٣٨ ح ٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَيَقْضِيْ مَا بَقِيَ مِنْ حَجِّهٖ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِهٰذَا الْقَوْلِ وَالْقَوْلُ مَا قَالَ

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے پھرنے کے بعد جماع کرے تو اس پر دم آتا ہے یعنی ایک جانور ذبح کرے اور جو باقی حج ہو اس کو ادا کرے اور واجب ہے اس پر حج آئندہ سال امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے اور قول صحیح وہ ہے

Marfat.com

فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رض — جو اس میں ابن عباس رض نے کہا

۲۳۹
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَعَلَيْهِ دَمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ اِذَا قَبَّلَ بِشَهْوَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو احرام کی حالت میں عورت کا بوسہ لیوے تو اس پر جانور ذبح کرنا لازم ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب کہ شہوت سے بوسہ لیوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

باب ۱۰۲ مَنْ نَحَرَ فَقَدْ حَلَّ جس نے قربانی ذبح کی تو احرام سے نکلا

۲۴۰
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِي الْمُتَمَتِّعِ اِذَا نَحَرَ الْهَدْيَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَدْ حَلَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ اِذَا حَلَقَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ خَاصَّةً حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ فَيَطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَاَمَّا غَيْرُ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ فَقَدْ حَلَّ ذٰلِكَ لَهُ اِذَا حَلَقَ رَاْسَهُ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ الْبَيْتَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے متمتع کے حق میں کہ جب دسویں کے دن قربانی ذبح کرے تو احرام سے حلال ہوا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قربانی ذبح کرنے سے آدھی حلال ہو جاتا ہے اور اس کے لئے سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جب سر منڈایا ہو لیکن اس کے لئے صرف عورتیں حلال نہیں ہوتیں یہاں تک کہ طواف زیارت کرے لیکن عورتوں کے سوائے اور سب چیز اور خوشبو وغیرہ اس کو حلال ہو جاتی ہے جبکہ اپنا سر منڈایا ہو پہلے طواف زیارت سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

باب ۱۰۳ مَنِ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَ احْلِقْ
احرام کی حالت میں سینگی لگوانے اور سر منڈوانے کا بیان

۲۴۱
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ اَبُو السَّوَّارِ عَنْ اَبِيْ حَاضِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَلٰكِنْ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَحْلِقَ شَعْرًا اِذَا احْتَجَمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابی حاضر سے روایت ہے کہ حضرت نے سینگی لگوائی اس حال میں کہ آپ احرام میں تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن نہیں لائق محرم کو یہ کہ بال منڈائے جبکہ سینگی لگوا دی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

Marfat.com

٣٤٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مَنْ اَخَذَ الرَّاسَ مِنَ النِّسَآءِ فَهُوَ اَفْضَلُ وَالْحَلَاقُ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ يَعْنِيْ فِي الْاِحْرَامِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَا اُحِبُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ اَقَلَّ مِنَ الْاَنْمُلَةِ مِنْ جَوَانِبِ رَاْسِهَا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو سر کے بال لے یعنی کتروا دی عورتوں سے سو افضل ہے اور سر منڈانا مردوں کے لیئے افضل ہے یعنی احرام میں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور نہیں پسند رکھتا ہیں واسطے عورت کے یہ کہ لے بال کم انگلیوں کے پوروں سے اپنے سر کی سب طرف سے۔

بَابُ مَنْ اَحْتَاجَ مِنْ عِلَّةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ

بہ حالت احرام مرض کی بنا پر ضرورت کا بیان

٣٤٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي الشِّقَاقِ اِذَا اَحْرَمْتَ قَالَ اَدْهُنْهُ بِالسَّمْنِ وَالْوَدَكِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِكُلِّ شَيْءٍ تَاْكُلُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيْدٍ نَاْخُذُ مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ پھٹی جگہ میں جب کہ احرام باندھے تو کہا مالش کر اس کو گھی اور چربی سے اور سعید بن جبیر نے کہا کہ ہر کھانے والی چیز کے ساتھ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک کہ اس میں خوشبو نہ ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٣٤٤ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ يَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ قَالَ مَا يَصْنَعُ اللّٰهُ بِدَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ محرم کو غسل کرنا درست ہے اس نے کہا کہ خدا اس کے میل کو کچھ نہ کرے گا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا۔

٣٤٥ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ ظُفْرِ الْمُحْرِمِ يَنْكَسِرُ قَالَ يَكْسِرُهٗ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْلَعُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے محرم کے ناخن میں کہ ٹوٹ جاوے کہا کہ توڑ دے اس کو سعید بن جبیر نے کہا کہ کاٹ ڈالے اسکو امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

Marfat.com

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَسْتَاكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ محرم مسواک کرے عورت ہو یا مرد امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ٣٢٦

بَابُ الصَّيْدِ فِي الْاِحْرَامِ ۱۰۵ بحالت احرام شکار کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَهْلَلْتَ بِهِمَا جَمِيْعًا اَلْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَاَصَبْتَ صَيْدًا فَاِنَّ عَلَيْكَ جَزَاءَيْنِ فَاِنْ اَهْلَلْتَ بِعُمْرَةٍ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ فَاِنْ اَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا ہو اور پہنچے تو شکار کو تو واجب ہے تجھ پر دو بدلے اور اگر تو نے عمرے کا صرف احرام باندھا ہو تو واجب ہے تجھ پر ایک بدلہ اور اگر تو نے صرف حج کا احرام باندھا ہو تو بھی تجھ پر بدلہ دینا لازم ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔ ٣٢٧

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ اِلَّا مُحْرِمٌ غَيْرِيْ فَبَصُرْتُ بِعَانَةٍ فَثُرْتُ اِلٰى فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا وَعَجِلْتُ عَنْ سَوْطِيْ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِيْ فَاَبَوْا فَنَزَلْتُ عَنْهَا فَاَخَذْتُ سَوْطِيْ ثُمَّ رَكِبْتُهَا فَطَلَبْتُ الْعَانَةَ فَاَصَبْتُ مِنْهَا حِمَارًا فَاَكَلْتُ وَاَكَلُوْا مَعِيَ

ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے اصحاب کی ایک جماعت میں نکلا کہ میرے سوائے قوم میں سب لوگ محرم تھے میں نے گورخروں کا ایک گلہ دیکھا میں اپنے گھوڑے کی طرف اٹھا اور اس پر سوار ہوا اور جلدی کی میں نے اپنے کوڑے سے یعنی میں کوڑا اٹھانا بھول گیا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھ کو کوڑا پکڑا دو انہوں نے انکار کیا تو میں نے اتر کر کوڑا لیا۔ پھر اس پر سوار ہوا تو میں نے گورخروں کا پیچھا کیا اور ان میں سے ایک گورخر کو پہنچا میں نے اس کا گوشت کھایا اور لوگوں نے بھی میرے ساتھ کھایا۔ ٣٢٨

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَرَرْتُ فِي الْبَحْرَيْنِ فَسَاَلُوْنِيْ عَنْ لَحْمِ الصَّيْدِ يَصِيْدُهٗ

ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ میں بحرین (ایک ملک کا نام ہے) میں گذرا تو لوگوں نے مجھ سے شکار کے گوشت کا حکم پوچھا کہ شکار کرے اس کو حلال آدمی کہ ٣٢٩

Marfat.com

الحلال هل يصلح للمحرم أن يأكله فأفتيتهم بأكله وفي نفسي منه شيء ثم قدمت على عمر بن الخطاب فذكرت له ما قلت لهم فقال لو قلت غير ذالك لم تقل بين اثنين ما بقيت

۳۵۰ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا هشام بن عروة عن ابيه عن جده الزبير بن العوام قال كنا نحمل لحم الصيد صفيفا نتزوده ونأكله ونحن محرمون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

۳۵۱ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن محمد بن المنكدر عن عثمان بن محمد عن طلحة بن عبيد الله قال تذاكرنا لحم الصيد يأكله المحرم والنبي صلى الله عليه وسلم نائم فارتفعت اصواتنا فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال فيم تتنازعون فقلنا في لحم الصيد يأكله المحرم فأمرنا بأكله **قال** محمد وبهذا نأخذ اذا ذبح الحلال الصيد فلا بأس بأن يأكله المحرم وان كان ذبحه من اجله وهو قول ابي حنيفة **قال** محمد وأراهم في هذا الحديث قد تنازعوا في الفقه فارتفعت اصواتهم فاستيقظ النبي صلعم لذالك فلم يعبه عليهم

۳۵۲ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا اشترك القوم المحرمون

کہ جائز ہے محرم کو کھانا اس کا میں نے ان کو کھانے کے لئے فتویٰ دیا اور میرے دل میں اس کا شبہ رہا پھر میں عمرؓ کے پاس آیا جو میں نے اُن سے کہا تھا وہ اُن سے بیان کیا۔ عمرؓ نے کہا کہ اگر تو اس کے سوائے اور کچھ کہتا تو دو آدمی کے درمیان کبھی نہ کہتا جب تک کہ زندہ رہتا۔

ترجمہ زبیر بن عوام سے روایت ہے کہا کہ ہم اُٹھاتے تھے گوشت شکار کا سیخ میں کھینچا ہوا واسطے بھوننے کے اور توشہ ساتھ لیتے اور اس کو کھاتے حالانکہ ہم احرام میں ہوتے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ترجمہ طلحہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا ہم نے آپس میں شکار کے گوشت کا کھائے اس کو محرم اور حضرت سوتے تھے ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو حضرت جاگے اور فرمایا کہ تم کس چیز میں جھگڑتے ہو ہم نے کہا کہ شکار کے گوشت میں کہ اس کو محرم کھائے حکم کیا ہم کو حضرت نے اس کے کھانے کا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب حلال آدمی شکار کو ذبح کرے تو محرم کو اس کے کھانے کا کچھ ڈر نہیں اگرچہ اس نے اسی کے لئے ذبح کیا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ گمان میں کرتا ہوں ان کو اس حدیث میں کہ وہ اس کی فقہ میں جھگڑے تھے کہ ان کی آوازیں بلند ہوئیں تو حضرت جاگے اور اُن پر عیب نہ کیا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب محرم لوگ شکار میں شریک ہو

Marfat.com

فِي صَيدٍ نِصفُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنهُم جَزَاؤُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ اَلَا تَرٰى اَنَّ القَومَ يَقتُلُونَ الرَّجُلَ جَمِيعًا خَطَاءً نَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ كَفَّارَةُ عِتقِ رَقَبَةٍ مُؤمِنَةٍ فَاِن لَم يَجِد فَصِيَامُ شَهرَينِ مُتَتَابِعَينِ ـ

تو ہر ایک پر اس کا بدلا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اگر کئی لوگ مل کر ایک مرد کو قتل کریں تو ہر ایک پر کفارہ ہے آزاد کرنا ایک غلام مسلمان کا پس اگر غلام نہ پائے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے

۳۵۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الهَيثَمُ بنُ الهَيثَمِ عَنِ الصَّلتِ بنِ حُنَينٍ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قَالَ اُهدِيَ لَهُ ظَبيَانٌ وَبَيضُ نَعَامٍ فِي الحَرَمِ فَاَبٰى اَن يُقتَلَهٗ وَقَالَ هَلَّا ذَبَحتُمُهُمَا قَبلَ اَن تَجِيءَ بِهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِذَا اُدخِلَ شَيءٌ مِنَ الصَّيدِ الحَرَمَ حَيًّا لَم يُحِلَّ ذَبحُهُ وَلَا بَيعُهُ وَخُلِّيَ سَبِيلُهُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ صلت بن حنین سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجا گیا ابن عمرؓ کے واسطے ہرن اور انڈے شترمرغ کے حرم میں تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تم نے ان کو لانے سے پہلے ذبح کیوں نہیں کیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی شکار زندہ حرم میں داخل کیا جائے تو نہیں جائز ہے ذبح کرنا اور نہ بیچنا اس کا اور خالی کی جائے راہ اس کی یعنی اس کو چھوڑ دیا جاوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔

بَابُ مَن عَطِبَ هَديُهُ فِي الطَّرِيقِ

جس کی قربانی راہ میں مرنے کے قریب ہو جائے

۳۵۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنصُورُ بنُ المُعتَمِرِ عَن اِبرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَن خَالَتِهٖ عَن عَائِشَةَ اُمِّ المُؤمِنِينَ قَالَت سَاَلتُهَا عَنِ الهَديِ اِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ كَيفَ يَصنَعُ بِهٖ قَالَت اَكلُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِن تَركِهٖ لِلسِّبَاعِ وَقَالَ اَبُو حَنِيفَةَ فَاِن كَانَ وَاجِبًا فَاصنَع بِهٖ مَا شِئتَ وَعَلَيكَ مَكَانَهُ وَاِن كَانَ

ترجمہ ابراہیم کی خالہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے قربانی کا حکم پوچھا جب کہ راہ میں مرنے کے قریب پہنچی تو اس کو کیا کرے عائشہؓ نے کہا کہ اس کا کھانا میرے نزدیک بہتر ہے درندوں کے واسطے اس کے چھوڑنے سے امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ اگر قربانی واجب ہو تو اس کے ساتھ کر جو چاہے اور واجب ہے تجھ پر بدلا اسکا اور اگر قربانی نفل ہو تو اس کو فقیروں پر خیرات کر اور اگر قربانی ایسی جگہ ہلاک ہونے

Marfat.com

تطوعاً تصدقت به على الفقراء فإن كان ذلك في مكان لا يوجد فيه الفقراء فانحره واغمس نعله في دمه ثم اضرب به صفحته ثم خل بينه وبين الناس يأكلونه فإن أكلت منه شيئاً فعليك مكان ما أكلت وإن شئت صنعت به ما أحببت وعليك مكانه قال محمد وبهذا نأخذ

لگے کہ وہاں فقیر موجود نہ ہوں تو اس کو ذبح کر اور رنگ جوتا اس کے خون میں یعنے جو جوتا کے اس کے ہار میں ہے اس کو رنگ کر اس کی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑ دے درمیان ہدی کے اور درمیان لوگوں کے کہ اس کو کھائیں یعنے فقیروں کو اس کے کھانے سے منع نہ کر اور اگر تو اس سے کچھ کھاوے تو واجب ہے تجھ پر بدلا اس کا کہ تو نے کھایا اور تو چاہے تو کر ساتھ اس کے جو تجھ کو خوش لگے اور واجب ہے تجھ پر بدلا اس کا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ مَا يَصْلُحُ لِلْمُحْرِمِ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيبِ

محرم کے لئے کونسا لباس اور خوشبو جائز ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْهِمْيَانِ يَلْبَسُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

ترجمہ خارجہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ محرم کو ہمیانی پہننی درست ہے اُس نے کہا کہ اس کا کچھ ڈر نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ بَيْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِي السَّعْيِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ بِلَوْنِ الْمَغْرَةِ إِذْ عَرَضَ لَهُ رَجُلٌ قَالَ أَتَلْبَسُ هٰذَيْنِ الْمَصْبُوْغَيْنِ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ قَالَ إِنَّمَا صَبَغْنَاهُمَا بِمَدَرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا لِأَنَّهُ لَيْسَ بِطِيْبٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ کثیر بن جمہان سے روایت ہے۔ کہ عبد اللہ بن عمر سعی میں تھے اور اُن پر دو کپڑے زرد رنگ کے تھے کہ اچانک ایک مرد اُن کے سامنے آیا اس نے کہا کہ کیا دو رنگے ہوئے کپڑے پہنتا ہے اس حال میں کہ محرم ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ہم نے مٹی سے رنگے ہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ کچھ خوف نہیں دیکھتے اس واسطے کہ نہ وہ خوشبو ہے اور نہ زعفران اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

Marfat.com

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ طِیْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ لَاَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ قَطِرَانًا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ طِیْبًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ یَتَطَیَّبَ بِشَیْءٍ مِنَ الطِّیْبِ بَعْدَ الْاِحْرَامِ

۳۵۷/۳ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر سے احرام کی حالت میں خوشبو لگانے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ صبح کو گندھک کا اثر باقی رہنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ خوشبو کا اثر باقی رہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں لائق ہے محرم کو ملنا کسی چیز کا خوشبو سے احرام کے بعد

بَابُ مَا یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ ۱۰۸

محرم کے لئے کن جانوروں کا قتل جائز ہے

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْحَیَّةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْحِدَاَةَ وَالْعَقْرَبَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمَا عَدَا عَلَیْكَ مِنَ السِّبَاعِ فَقَتَلْتَهٗ فَلَا شَیْءَ عَلَیْكَ

۳۵۸/۱ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ قتل کرے محرم احرام کی حالت میں چوہے اور سانپ اور کتے کاٹنے والے کو اور چیل اور بچھو کو امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ احرام میں ان جانوروں کا مارنا درست ہے اور جو چیز کہ تجاوز کرے تجھ پر درندے چارپایوں سے اور تو اس کو مار ڈالے تو تجھ پر کچھ کفارہ نہیں۔

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فَبَصُرَ بِحِدَاَةٍ عَلٰی ظَهْرِ بَعِیْرِهٖ فَاَخَذَ الْقَوْسَ ثُمَّ رَمَاهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَمَا عَدَا عَلَیْكَ مِنَ السِّبَاعِ فَقَتَلْتَهٗ فَلَا شَیْءَ عَلَیْكَ

۳۵۹/۲ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں ابن عمر کے ساتھ تھا تو انہوں نے اپنے اونٹ کی پیٹھ پر چیل دیکھی سو تیر لے کر اس کو مارا اور حالانکہ وہ محرم تھے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ تَزْوِیْجِ الْمُحْرِمِ ۱۰۹

احرام کی حالت میں نکاح کرنے کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ الْهَیْثَمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ

۳۶۰/۱ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت نے نکاح کیا میمونہ سے عسفان میں حالانکہ آپ محرم تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

Marfat.com

بِعُسْفَانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ لَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا وَلٰكِنَّهٗ لَا يُقَبِّلُ وَلَا يَلْمِسُ وَلَا يُبَاشِرُ حَتّٰى يَحِلَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ہم اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے لیکن نہ بوسہ لے نہ ہاتھ لگائے اور نہ بدن سے بدن لگائے یہاں تک کہ احرام سے نکلے۔ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ ۱۱۰ بَيْعِ بُيُوْتِ مَكَّةَ وَاَجْرِهَا

مکّے کے گھروں کے بیچنے اور اُن کے اُجرت کا بیان

۳۶۱ ۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ اَكْلِ عَنْ اُجُوْرِ مَكَّةَ شَيْئًا فَاِنَّمَا يَاْكُلُ نَارًا وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَكْرَهُ اُجُوْرَ بُيُوْتِهَا فِى الْمَوْسِمِ وَفِى الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَاَمَّا الْمُقِيْمُ وَالْمُجَاوِرُ فَلَمْ يَرَ بِاَخْذِ ذٰلِكَ مِنْهُمْ بَاْسًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ

ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی مکّے کے گھروں کی اُجرت کھاوے تو آگ کھاتا ہے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ حج کے دنوں میں مکّے کے گھروں کی اُجرت لینی مکروہ ہے اور اسی طرح جو کوئی عمرہ کرکے پھر جاوے اس سے بھی اُجرت لینی مکروہ ہے اور جو کوئی وہاں رہتا ہو یا مجاور ہو تو اُن سے اُجرت لینی درست ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۳۶۲ ۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُبَاعَ الْاَرْضُ فَاَمَّا الْبِنَاءُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مکّہ حرام کیا اسلئے حرام ہے اس کے گھروں کا بیچنا اور ان کی قیمت کھانا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں لائق ہے بیچنا زمین مکّے کا۔ لیکن اس میں گھر بنانا درست ہے۔

بَابُ ۱۱۱ الْاِيْمَانِ

ایمان کا بیان

۳۶۳ ۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رض صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ ابو دردا سے روایت ہے کہا کہ جس حالت میں کہ میں حضرت کے پیچھے سوار تھا تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابو الدردا جو گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوائے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں

Marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ مَنْ شَهِدَ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ
لَهُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ فَسَكَتَ
عَنِّيْ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ
قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ
الْجَنَّةُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ
سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ رَغِمَ
اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ
اِلٰى اِصْبَعِ اَبِي الدَّرْدَاءِ
السَّبَّابَةِ يُوْمِيْ بِهَا
اِلٰى اَرْنَبَتِهٖ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي
الْمُخَارِقِ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ رض فَقَالَ يَا
اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَرَأَيْتَ هٰؤُلَاءِ
الَّذِيْنَ يَسْرِقُوْنَ اَغْلَاقَنَا وَيَفْتَحُوْنَ
اَبْوَابَنَا اَكُفَّارٌ هُمْ قَالَ لَا قَالَ اَرَأَيْتَ
هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَاَوَّلُوْنَ مِنَ
الْقُرْاٰنِ وَيَشْهَدُوْنَ عَلَيْنَا بِالْكُفْرِ
وَيَسْتَحِلُّوْنَ دِمَاءَنَا اَكُفَّارٌ هُمْ
قَالَ فَكَيْفَ اِذًا قَالَ حَتّٰى يَجْعَلُوْا
مَعَ اللّٰهِ شَرِيْكًا مَثْنٰى قَالَ طَاؤُسٌ كَاَنِّيْ
اَنْظُرُ اِلٰى اِصْبَعِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُحَرِّكُهَا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ

تو واجب ہو جاتی ہے اس کے لئے بہشت
یعنی بہشت میں ضرور داخل ہوگا میں نے آپ
سے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ تو
آپ مجھ سے چپ رہے پھر ایک گھڑی
چلے پھر فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ
نہیں لائق بندگی کے کوئی سوائے خدا کے اور
میں اس کا رسول ہوں تو اس کے لئے بہشت
واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا کہ اگرچہ زنا
کرے اور چوری کرے حضرت نے فرمایا اگرچہ
زنا کرے اور چوری کرے اگرچہ خاک آلودہ ہو
ناک ابوالدرداء کی (راوی نے کہا) گویا کہ
میں دیکھتا ہوں ابو درداء کی شہادت
کی انگلی کو جس سے اپنے ناک کی طرف
اشارہ کرتے تھے۔

۳۶۴ **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے کہ
ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا تو اس نے کہا
کہ اے ابا عبدالرحمٰن یہ کنیت ہے ابن عمر کی
بھلا بتلا تو کہ یہ لوگ جو ہمارے قفل چراتے ہیں
اور ہمارے دروازے کھولتے ہیں کیا یہ وہ کافر
ہیں ابن عمر نے کہا نہیں اس نے کہا بھلا بتلا
تو کہ یہ لوگ کہ قرآن میں تاویل کرتے ہیں۔ اور
ہمارے کفر کی گواہی دیتے ہیں اور ہمارے
خون حلال جانتے ہیں کیا یہ کافر ہیں ابن عمر نے
کہا نہیں یہاں تک کہ خدا کے ساتھ دوسرا
شریک نہ ٹھہرائیں نہیں طاؤس نے کہا
جیسے کہ میں ابن عمر کی انگلی کو دیکھتا ہوں اور
وہ اس کو ہلاتے تھے

۳۶۵ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت
کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے

Marfat.com

عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ
كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا
نَعُوْدُ جَارَنَا هٰذَا الْيَهُوْدِيَّ قَالَ فَاَتَيْنَاهُ
فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ وَكَيْفَ فَسَاَلَهٗ
ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ اشْهَدْ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
فَنَظَرَ الرَّجُلُ اِلٰى اَبِيْهِ وَ
كَانَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَلَمْ
يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَسَكَتَ
ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ اشْهَدْ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
فَقَالَ لَهٗ اَبُوْهُ اشْهَدْ لَهٗ فَقَالَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
اَعْتَقَ بِيْ نَسَمَةً مِّنَ النَّارِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ
لَا نَرٰى بِعِيَادَةِ
الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ
بَاْسًا وَالْمَجُوْسِيِّ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ ۳۶۴
حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ
الْجَدَلِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ
الْاَحْمَسِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلٰى
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ
قَوْلَهٗ سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

ساتھ چلو کہ ہم اپنے اس یہودی ہمسائے
کی بیمار پرسی کریں ۔ بریدہ نے کہا کہ ہم اس
کے پاس آئے تو حضرت نے فرمایا ۔ کیا
حال ہے تیرا اور کیسا ہے آپ نے اس
سے پوچھا پھر فرمایا اے فلانے یعنی اس
یہودی کو کہا کہ گواہی دے اس کی کہ خدا
کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں
اور میں خدا کا رسول ہوں ۔ اُس نے اپنے
باپ کی طرف دیکھا اُس نے کچھ جواب نہ
دیا اور چپ رہا پھر فرمایا اے فلانے گواہی
دے اُس کی کہ خدا کے سوائے کوئی لائق
عبادت کے نہیں اور میں خدا کا رسول
ہوں ۔ تو اس کے باپ نے اس کو کہا ۔ کہ اس
کے لئے گواہی دے تو اُس نے کہا ۔ گواہی
دیتا ہوں میں اُس کی کہ سوائے خدا کے
کوئی لائق بندگی کے نہیں اور آپ خدا
کے رسول ہیں ۔ حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا شکر ہے اس خدا کا کہ میرے
سبب سے ایک جان آگ سے آزاد کی
امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ۔ کہ
یہودی اور نصرانی اور مجوسی کی بیمار پرسی
میں کچھ ڈر نہیں ۔

ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے
کہ ایک یہودی حضرت عمر کے پاس آیا اور
کہا کہ بھلا بتلا تو کہ خدا نے فرمایا کہ جلدی کرو
اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور جنت کی
طرف کہ اس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے
برابر ہے ۔ پس دوزخ کہاں ہے ۔ عمرؓ نے
اصحاب سے کہا کہ اس کو جواب دو ان کو

Marfat.com

والارض فاین النار قال عمر لاصحاب محمد صلعم
اجیبوہ فلم یکن عندھم فیھا شئ فقال عمر
ارأیت النھار اذا جاء الیس یملؤ السموات والارض
قال بلی قال فاین اللیل
قال حیث شاء اللہ فقال
الیھودی والذی نفسک بیدہ یا
امیر المؤمنین قال عمر
والنار حیث شاء اللہ انھا لفی
کتاب اللہ المنزل کما قلت

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ
قال بینا انا عند عطاء بن ابی رباح
فسألہ علقمۃ بن مرثد الحضرمی
قال انا بمصرنا قوما اصحابنا یقولون
شھدنا انا مؤمنون شھدنا
انا من اھل الجنۃ قال
فقولوا انتم مؤمنون ولا
تقولوا انا من اھل الجنۃ
فواللہ ما فی السماء ملک اطاع
اللہ طاعۃ حسنۃ فاللہ من علیہ
بتلک الطاعۃ فھو مقصر علی شکرھا
واما نبی مرسل او عبد صالح اذنب
فللہ علیہ السبیل والحجۃ

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ
قال حدثنا عطاء بن ابی رباح عن
عبد اللہ بن رواحۃ انہ سمی شاۃ
من غنمہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم واوصی بھا جاریۃ
لہ کانت فی الغنم فکانت یتعاھدھا
وینظر الیھا کلما اتی الغنم حتی

اس باب میں کوئی چیز یاد نہ تھی عمرؓ نے کہا کہ بھلا بتلا تو کہ جب دن چڑھتا ہے تو کیا آسمانوں اور زمین کو روشنی سے پُر نہیں کرتا۔ اس نے کہا۔ کیوں نہیں عمرؓ نے کہا پس رات کہاں ہے۔ اس نے کہا جس جگہ اللہ چاہے یہودی نے کہا۔ قسم ہے اس ذات کی کہ اس کے قبضہ میں تیری جان ہے اے امیر المومنین عمرؓ نے کہا کہ دوزخ بھی اس جگہ ہے جہاں اللہ چاہے کہ وہ بیشک اللہ کی اتاری ہوئی کتاب میں ہے۔ جیسے کہ تو نے کہا

۲۶۵/۵ ترجمہ امام ابوحنیفہ سے روایت ہے۔ کہ جس حالت میں کہ میں عطا بن ابی رباح کے پاس بیٹھا تھا تو اس کو علقمہ بن مرثد نے پوچھا کہ ہمارے شہر میں کچھ نیک لوگ ہیں کہتے ہیں کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ ہم ایماندار ہیں گواہی دیتے ہیں ہم کہ ہم بہشتی ہیں تو عطا نے کہا کہ تم کہو کہ تم ایماندار ہو اور یہ نہ کہو کہ ہم بہشتی ہیں۔ قسم ہے خدا کی کہ نہیں آسمانوں میں کوئی فرشتہ۔ کہ اس نے خدا پاک کی اچھی فرمانبرداری کی تو خدائے تعالے نے اس پر یہ احسان کیا کہ اس کو اس بندگی کی توفیق دی تو وہ زیادہ قصوروار ہے اس کے شکر میں اور نبی مرسل اور نیک اگر سو اس نے گناہ کیا۔ تو خدا کو اس پر راہ اور حجت ہے

۲۶۶/۶ ترجمہ عبداللہ بن رواحہ سے روایت ہے۔ کہ کہ اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری حضرت کے نام کی کی اور اپنی لونڈی کو اس کی وصیت کی کہ اس کی نگہبانی کرے سو وہ اس کی نگہبانی کرتی تھی اور اس کی طرف دیکھتے تھے جب کہ بکریوں میں آتے یہاں تک کہ وہ بکری خوب موٹی اور فربہ ہوئی سو ایک دن وہ آیا اور اس بکریوں

Marfat.com

سمنت وصلحت فجاءت يوما فقد شاة من الغنم فسألها عنها فقالت هما عنت ولطم وجهها فلما سري ذالك عنه اتى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاخبره بالقصة فقال لم ما ملكت نفسي ان لطمتها قال فاعظم ذالك النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقال لعلها مؤمنة قال يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انها سوداء قال فقال ائتني بها فلما جاء بها قال لها النبي صلى الله عليه وآله وسلم أمؤمنة انت قالت نعم قال فاين الله قالت في السماء قال من انا قالت انت رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي مؤمنة قال فقال عبد الله بن رواحة وهي حرة يا رسول الله

سے گم پایا سو اس نے اس لونڈی سے اس کا حال پوچھا اس نے کہا کہ وہ بکری ضائع ہو گئی تو اس نے اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا جب اُن کا غصہ دور ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اور آپ کو اس قصے سے خبر دی اس نے کہا کہ نہ قادر ہوا میں اپنی جان پر اس کے طمانچہ مارنے سے یعنی میں بے اختیار ہو گیا تھا۔ یہ معاملہ حضرت پر دشوار گذرا اور فرمایا کہ شاید وہ ایماندار ہے اس نے کہا۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سیاہ ہے حضرت نے فرمایا اس کو لے آ۔ وہ جب اس کو لایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کیا تو ایماندار ہے اس نے کہا ہاں فرمایا خدا کہاں ہے اس نے کہا آسمان میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں کون ہوں اس نے کہا آپ خدا کے رسول ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان دار ہے عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ وہ آزاد ہے یا حضرت

۱۱۲ باب الشفاعة

شفاعت کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال سألته عن قول الله ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين قال يعذب الله قوما ممن كان يعبده ولا يعبد غيره وقوما ممن كان يعبد غيره ثم يجمعهم في النار فيعير الذين كانوا يعبدون غير الله الذين كانوا يعبدون ولا يشركون على ربنا لانا عبدنا غيره ۳۶۹

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے آیت ربما یود الذین الخ کی تفسیر پوچھی یعنی اکثر اوقات آرزو کریں گے جو لوگ کہ کافر ہوئے کہ کاش ہوتے مسلمان ابراہیم نے کہا کہ خدا عذاب کرے گا ایک قوم پر ان لوگوں میں سے کہ فقط اسی کی عبادت کرتے تھے اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے تھے اور عذاب کرے گا ایک قوم پر ان لوگوں میں سے کہ خدا تعالے کے سوائے غیر کی عبادت کرتے تھے پھر جمع کرے گا ان کو آگ میں پس عار دلادیں گے وہ لوگ کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے

Marfat.com

لَمَا اَغْنَتْ عَنْكُمْ عِبَادَتُكُمْ اِيَّاهُ
قَدْ عَذَّبَتُمْ مَعَنَا فَيَأْذَنُ
الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلْمَلٰئِكَةِ
وَالنَّبِيِّيْنَ فَيَشْفَعُوْنَ
فَلَا يَبْقٰى فِي النَّارِ
اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُهٗ
اِلَّا اَخْرَجَهٗ حَتّٰى يَتَطَاوَلَ
لِلشَّفَاعَةِ اِبْلِيْسُ لِعِبَادَتِهِ
الْاُوْلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ
رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ
ابْنِ الْيَمَانِ قَالَ لَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مُنْتِنِيْنَ قَدْ اَمْتَحَشَتْهُمْ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ
قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ
ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِي النَّارِ
اِلَّا مَنْ ذَكَرَ اللّٰهُ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ
نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتَانَا الْيَقِيْنُ
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ ۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا

ان لوگوں کو کہ خدا کی عبادت کرتے تھے اور کہیں گے کہ ہم کو تو اس واسطے عذاب ہوا کہ ہم نے خدا کے سوا اور کی عبادت کی لیکن خدا کی عبادت نے تم سے عذاب کو نہ روکا اور تم ہمارے ساتھ عذاب میں مبتلا کئے گئے اللہ تعالے فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کی اجازت دے گا وہ شفاعت کریں گے اور جہنم میں اللہ کی عبادت کرنے والوں میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو نکال دیگا۔ یہاں تک کہ گردن دراز کرے گا شیطان واسطے شفاعت کے لئے اپنی پہلی عبادت کی بنا پر پس کہے گا ربما یود الذین الخ

٣٧٠/٢ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ داخل ہوں گے بہشت میں کچھ لوگ بھون ڈالا ان کو آگ نے یعنے آگ سے نکال کر بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔

٣٧١/٣ ترجمہ ابی زعراء سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ عذاب کرے گا اہل ایمان کی ایک قوم پر ان کے گناہوں کے بدلے پھر نکالے گا ان کو ساتھ شفاعت محمدؐ کے یہاں تک کہ نہ رہے گا دوزخ میں مگر جس کو اللہ تعالے نے ذکر کیا کہ کس چیز نے تم کو دوزخ میں ڈالا وہ بولے ہم نہ نماز پڑھتے تھے۔ اور نہ کھلاتے تھے محتاج کو اور ہم باتیں گھڑتے تھے گھڑنے والوں کے ساتھ اور ہم جھٹلاتے تھے۔ قیامت کے دن کو یہاں تک کہ آ پہنچی ہم پر موت پھر کام میں نہ آئے گی ان کو سفارش سفارش کرنے والوں کی۔

٣٧٢/٤ ترجمہ ابی سعید خدری رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے جو جھوٹ بولے مجھ پر جان بوجھ کر تو چاہیئے کہ بنالے ٹھکانا اپنا دوزخ میں اور میں نے ان سے اس آیت کی بابت پوچھا ومن اللیل فتہجد بہ

ثُمَّ تَلَا مُحَمَّدٌ مِنَ النَّارِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ
عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ
نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ
قَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ
بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُؤْتٰى بِهِمْ
نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ فَيَغْتَسِلُوْنَ
فِيْهِ غُسْلَ الثَّعَارِيْرِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ فَيُذْهِبُ
ذٰلِكَ الْاِسْمَ عَنْهُمْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ بِمِثْلِهٖ

نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
انہوں نے کہا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت
ہے کہا خدا اہل ایمان کی ایک قوم پر ان کے
گناہوں کے عوض عذاب کرے گا پھر نکالے گا
ان کو ساتھ شفاعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ان کو ایک نہر میں لایا جائے گا کہ اس کو
آب حیات کہتے ہیں اس میں نہائیں گے مانند
نہانے ثعاریر کے پھر داخل کئے جائیں گے۔
بہشت میں لوگ ان کا نام جہنمی رکھیں گے۔ پھر
التجا کریں گے طرف اللہ کے تو خدا ان کا یہ نام دور
کر دے گا۔ امام محمد نے کہا کہ شداد بن عبد الرحمٰن
سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ ۵
يَزِيْدَ بْنِ صُهَيْبٍ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الْفَقِيْرُ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُهُ
عَنِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِّنْ
اَهْلِ الْاِيْمَانِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ
لَهٗ فَاَيْنَ قَوْلُ اللّٰهِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ
وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّقِيْمٌ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ فِي الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اِقْرَأْ مَا قَبْلَهَا

ترجمہ یزید فقیر سے روایت ہے کہ میں نے
جابر بن عبداللہ سے شفاعت کا مسئلہ پوچھا
انہوں نے کہا کہ خدا عذاب کرے گا ایک قوم پر
اہل ایمان میں سے پھر نکالے گا ان کو ساتھ شفاعت
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں نے
کہا پس کہاں ہے یہ آیت کہ ارادہ کریں گے نکلنے
کا دوزخ سے اور نہیں وہ نکلنے والے اس میں
سے اور واسطے ان کے عذاب ہے ہمیشہ رہنے
والا تو اس نے مجھ کو کہا کہ یہ ان لوگوں کے حق میں ہے
جو کافر ہوئے اس سے پہلے کی آیت پڑھ

باب ۱۱۳ التَّصْدِيْقِ بِالْقَدَرِ — تقدیر کی تصدیق کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ ۳۴۳ / ۱
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ قَالَ سَاَلَهٗ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ
جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے سراقہ
بن مالک نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت خبر
دیجئے ہم کو ہمارے اس عمرے سے کہ فقط اسی
سال کے لئے ہیں یا ہمیشہ کے لئے حضرت نے
فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے یعنی حج کے مہینوں میں

Marfat.com

أَخْبِرْنَا عَنْ عُمْرَتِنَا هٰذِهِ أَلِعَامِنَا
هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لِلْأَبَدِ
قَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ دِيْنِنَا هٰذَا
كَأَنَّمَا خُلِقْنَا لَهُ فِيْ أَيِّ
شَيْءٍ الْعَمَلُ فِيْ شَيْءٍ قَدْ جَرَتْ
بِهِ الْأَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ
أَمْ فِيْ شَيْءٍ نَسْتَأْنِفُ فِيْهِ الْعَمَلَ
قَالَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ جَرَتْ
بِهِ الْأَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ
الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اعْمَلُوْا
فَكُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ مَنْ كَانَ
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يُيَسَّرَ لِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ يُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ
النَّارِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ
فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى وَأَمَّا
مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُصْعَبِ
بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ رض
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ
سَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَدْخَلَهَا
وَمَخْرَجَهَا وَمَا هِيَ لَاقِيَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلٌّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
يُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يُيَسَّرُ
لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ الْآنَ

عمرہ کرنا ہمیشہ درست ہے انہوں نے کہا خبر دیجئے ہم کو ہمارے اس دین سے گویا کہ ہم اس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کس چیز میں ہے عمل جس کے ساتھ قلم جاری ہو چکے ہیں اور تقدیر میں لکھا جا چکا ہے کیا اس چیز میں ہے کہ ہم اس میں ابتدا سے عمل کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا عمل اس چیز میں ہے کہ جو لکھا جا چکا ہے اور تقدیر میں مقدر ہو چکا ہے اس نے کہا پھر عمل کی کیا ضرورت ہے یا حضرتؐ اور کس حساب میں ہے یعنی جب ہر چیز مقدر ہے تو عبادت اور عمل کی کیا ضرورت تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک شخص کو وہی آسان معلوم ہوگا جس کے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو بہشتیوں میں سے ہوگا اس کو بہشتیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا اور جو دوزخی ہوگا تو اس کو دوزخیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی جس نے دیا اور ڈرا اور سچ جانا کھلی بات کو تو اس کو ہم پہنچا دیں گے آسانی میں اور جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو تو اس کو ہم پہنچا دیں گے سختی میں

۳۷۵ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں مگر اس کے داخل ہونے اور اس کے نکلنے کی جگہ لکھ دی ہے اور جس چیز کو وہ ملنے والی ہے تو ایک مرد انصاری نے کہا کہ عمل کی کیا ضرورت ہے یا حضرتؐ فرمایا جو بہشتی ہوگا اس کے لئے بہشتیوں کا عمل آسان ہوگا۔ اور جو دوزخی ہوگا اس کو دوزخیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا یعنی یہ نیک عمل بھی تقدیر ہی کا اثر ہے اور اس کو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو انصاری نے

حَقَّ الْعَمَلُ

٣٧٦ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذْ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رض قَاعِدًا فِيْ جَانِبِهٖ فَقُلْتُ لِصَاحِبِيْ هَلْ لَكَ اَنْ تَاْتِيَ ابْنَ عُمَرَ فَتَسْاَلَهٗ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَسْاَلُهٗ فَاِنِّيْ اَرْفَقُ بِهٖ مِنْكَ فَاَتَيْنَاهُ فَقَعَدْنَا اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا قَوْمٌ نَتَقَلَّبُ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِيْنَ وَرُبَّمَا قَدِمْنَا الْبَلَدَ بِهٖ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ قَالَ اَبْلِغْهُمْ اَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَاِنِّيْ لَوْ وَجَدْتُ اَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذَا اَقْبَلَ شَابٌّ جَمِيْلٌ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَيِّبُ الرِّيْحِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيَاضٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَدَدْنَا ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

کہا کہ اب عمل ثابت ہوا

ترجمہ یحیی بن یعمر سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ میں نے ابن عمرؓ کو مسجد کے ایک کنارے میں بیٹھے دیکھا میں نے اپنے ساتھی سے کہا۔ کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ابن عمر کے پاس آئے اور ان سے تقدیر کا مسئلہ پوچھے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کہ مجھ کو چھوڑ یہاں تک کہ پہلے میں ہی ان سے پوچھوں کہ میں زیادہ رفیق ہوں ان کا تجھ سے ہم انکے پاس آئے اور اُن کے پاس بیٹھے اور میں نے اُن سے کہا کہ اے اباعبدالرحمن ہم ایک قوم ہیں کہ ان زمینوں میں پھرتے ہیں سو اکثر اوقات ہم ایک شہر میں جاتے ہیں کہ اس میں کچھ لوگ ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر نہیں ابن عمر نے کہا کہ پہنچا دے ان کو یہ بات کہ میں ان سے بیزار ہوں۔ اور اگر میں مددگار پاؤں تو ان سے جہاد کروں پھر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے کہا کہ ایک بار ہم کچھ اصحابؓ کیساتھ حضرت کے پاس بیٹھے تھے۔ کہ ناگاہ ایک خوبصورت جوان آیا خوشبو لگائے ہوئے اس پر سفید کپڑے تھے تو اس نے کہا کہ سلام ہو آپ پر یا حضرت اور تم لوگوں کو بھی یعنی حاضرین جلسہ سے کہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی دیا پھر اس نے کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے قریب ہوؤں آپ نے فرمایا قریب ہو وہ نزدیک ہوا ایکبار یا دو بار پھر آپ کی تعظیم کو کھڑا ہوا پھر کہا یا حضرت کیا میں آپ سے نزدیک ہوؤں حضرت نے فرمایا نزدیک ہو سو نزدیک ہوا ایک بار یا دو بار پھر آپ کی تعظیم کو کھڑا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے نزدیک ہوؤں آپ نے فرمایا قریب ہو یہاں تک بیٹھ گیا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ادنہ
فدنا دنوۃ او دنوتین ثم قام
موقرا لہ ثم قال ادنو یا رسول
اللہ فقال ادنہ فدنا حتی جلس فالصق
رکبتیہ برکبتی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال اخبرنی
عن الایمان ما ھو قال الایمان باللہ
وملئکتہ وکتبہ ورسلہ
والیوم الاخر والقدر خیرہ و
شرہ من اللہ قال صدقت فتعجبنا
لقولہ صدقت کانہ یعلم
قال فاخبرنی عن شرائع الاسلام
ماھی قال اقام الصلوۃ وایتاء
الزکوۃ وحج البیت وصوم
شھر رمضان والاغتسال من
الجنابۃ قال صدقت فتعجبنا لقولہ
صدقت کانہ یعلم قال فاخبرنی
عن الاحسان ما ھو قال تعمل للہ
(ای الاخلاص) کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ
یراک قال صدقت فتعجبنا لقولہ
صدقت کانہ یعلم قال فاخبرنی
عن قیام الساعۃ متی ھو قال ما المسئول
عنھا باعلم من السائل قال
صدقت فتعجبنا لقولہ صدقت
فانصرف ونحن نراہ اذ قال
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم علی بالرجل فسرنا
فی اثرہ فما ندری این توجہ
ولا رأینا منہ شیئا فذکرنا

اور اپنے دونو زانو حضرت کے زانو سے ملائے
پھر کہا کہ مجھ کو ایمان کی حقیقت بتلائیے کہ کیا ہے
حضرت نے فرمایا ایمان دل سے ماننا ہے اللہ
کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں
کو اور اس کے پیغمبروں کو اور پچھلے دن کو یعنے
قیامت کو اور تقدیر کو بھلی ہو یا بری اللہ کی طرف
سے ہے اس نے کہا تم نے سچ کہا پھر کہا کہ آپ
مجھ کو اسلام کے اصول بتلائیے وہ کیا ہیں حضرت
نے فرمایا نماز کا اچھی طرح پڑھنا اور زکوٰۃ کا دینا
اور رمضان کا روزہ رکھنا اور خانے کعبے کا حج
کرنا اور جنابت سے نہانا اس نے کہا تم نے سچ
کہا ہم نے تعجب کیا اس کے اس قول سے کہ آپ
نے سچ کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے پھر اس نے کہا
کہ آپ مجھ کو احسان اور اخلاص کی حقیقت بتلائیے
وہ کیا ہے حضرت نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو
اللہ کی ایسی عبادت کرے گویا تو اس کو دیکھ رہا
ہے۔ اگر اس طرح کا دیکھنا تجھ سے نہ ہو سکے تو
یوں جان کہ وہی تجھ کو دیکھتا ہے اس نے کہا آپ
نے سچ کہا ہم نے اسکے اس قول سے تعجب کیا کہ آپ
نے سچ کہا گویا کہ وہ جانتا ہے پھر ان سے کہا
کہ آپ مجھ کو قیامت کا حال بتلائیے کہ کب ہوگی
حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے
سے اس کو کچھ زیادہ نہیں جانتا یعنے قیامت کے نہ
جاننے میں میں اور تم دونو برابر ہیں اس نے کہا
آپ نے سچ فرمایا ہم نے اس کے قول سے تعجب
کیا کہ آپ نے سچ کہا پھر وہ پھرا اور ہم اس کو دیکھتے
تھے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس دوبارہ
لاؤ ہم اس کے پیچھے گئے ہم نہیں جانتے کہ کہاں
گیا اور نہ ہم نے اس سے کوئی چیز دیکھی ہم نے

Marfat.com

ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ مَا اَتَانِيْ فِيْ صُوْرَةٍ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا اَعْرِفُهٗ فِيْهَا قَبْلَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ

یہ بات حضرتؐ سے ذکر کی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا تم کو دین سکھانے کو وہ کبھی کسی صورت میں میرے پاس نہیں آیا مگر یہ کہ میں اس کو پہچانتا ہوں پہلے اس صورت کے

ف اس حدیث کو ام الاحادیث کہتے ہیں یعنے سب حدیثوں کی جڑ ہے۔ اس واسطے کہ جو مطالب اور حدیثوں میں ہیں وہ سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے خدا کو یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیوں سے موصوف ہے اس کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں اور فرشتوں کو یوں اعتقاد کرے کہ وہ نوری خدا کے بندے ہیں۔ رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہیں گناہوں سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت خدا کے حکم سے سارے عالم کا انتظام کرتے ہیں اور کتابوں کا یوں اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے جو اُن میں ہے سچ ہے اور پیغمبروں کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب خلق سے افضل ہیں۔ اور پاک ہیں خدا نے ان کو اپنی کمال رحمت سے آدمیوں کی طرف بھیجا کہ نیک راہ بتلائیں دین اور دنیا سنواریں اور اُن کو قسم قسم کے معجزات دیئے کہ ان کی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نہ لائے وہ سب گناہوں سے پاک ہیں صغیرہ ہوں یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور پیچھے بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور قیامت کا یوں اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک بہشت اور دوزخ کی داخل ہونے تک جو حضرتؐ نے فرمایا سو سچ ہے یعنی قبر کا عذاب اور صور کا پھونکنا اور مُردوں کا جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا ملنا اور ترازو میں عمل کا تلنا اور پلصراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب خبریں حق ہیں ان میں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا بُرا سو سب تقدیر سے ہے بدوں اسکی خواہش کے نہ کوئی پتّا ہلے نہ بوند ٹپکے لیکن باوجود اس کے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اس کے سبب سے آدمی تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہو تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیئے زیادہ گفتگو کرنی اس میں بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ عقل ہمارے میں اتنی کہاں طاقت ہے کہ کارخانہ خدا کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تقدیر کی بحث سے منع فرمایا یہ ایمان مفصّل ہے

۳۵۵/۴ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ

ترجمہ عبدالاعلےٰ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت عمرؓ خطبہ پڑھتے تھے جابیہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں کہ اچانک ایک نہوں

Marfat.com

بالجابية اذ قال في خطبته ان الله يضل من يشاء و يهدي من يشاء فقال قس من تلك القسوس ما يقول امير المؤمنين قالوا يقول ان الله يضل من يشاء و يهدي من يشاء فقال برلشت الله اعدل من ان يضل احدا فبلغت عمر بن الخطاب فقال كذبت بل الله اضلك و الله لولا عهدك لضربت عنقك

نے اپنے خطبہ میں کہا کہ خدا گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے تو یہود کے اُن عالموں میں سے ایک عالم نے کہا کہ امیر المومنین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا کہتا ہے کہ خدا گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے اس یہودی نے کہا کہ عمر پھر گیا اللہ زیادہ عادل ہے اس سے کہ کسی کو گمراہ کرے یعنی خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا لوگ خود بخود گمراہ ہوتے ہیں سو یہ بات اُن کی حضرت عمرؓ کو پہنچی عمرؓ نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا بلکہ خدا ہی نے تجھ کو گمراہ کیا ہے اور اگر تیرا عہد نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا۔

۳۴۸ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا يزيد بن عبد الرحمن عن ابي و اثلة و ابن و اثلة شك محمد عن عبد الله بن مسعود قال تكون النطفة في الرحم اربعين يوما ثم تكون علقة اربعين يوما ثم تكون مضغة اربعين يوما ثم ينشأ خلقه فيقول رب اذكر او انثى شقي او سعيد و ما رزقه قال محمد و به نأخذ الشقي من شقي في بطن امه والسعيد من وعظ بغيره

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آدمی کا نطفہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں بستہ خون ہو جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتی ہے پھر اُس کا وجود پیدا ہوتا ہے فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب کیا یہ مرد ہو گا یا عورت بدبخت ہو گا یا نیک بخت اور اس کے روزی کتنی ہے یعنی محتاج ہو گا یا مالدار امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ بدبخت دوزخی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا اور نیک بخت بہشتی وہ ہے جس نے غیر سے نصیحت پکڑی۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر حق ہے اور نیک و بدبخت ہونا مقدر ہو چکا ہے

باب ۱۱۴ ما يحل للرجل الحر من التزويج
آزاد مرد کے لئے کتنی عورتوں سے نکاح جائز ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا قيس بن مسلم الجدلي

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ حرام ہوئیں تم پر منکوحہ عورتیں مگر

Marfat.com

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ قَالَ اُحِلَّ لَكُمْ اَرْبَعٌ وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمُحْصَنٰتُ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ بَعْدَ الْاَرْبَعِ

جن کے مالک ہو جاویں تمہاری ہاتھ کہا کہتے کہتے کہ نکاح کرو جو تم کو خوش آویں عورتوں سے دو دو تین تین چار چار حضرت علی نے کہا کہ حلال ہوئیں تم پر چار عورتیں اور حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں۔ آخر آیت تک کہا حرام ہوئیں تم پر منکوحہ عورتیں مگر جن کے مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ چار عورتوں کے بعد یعنے آزاد عورتیں چار سے زیادہ درست نہیں لیکن اگر چار کے بعد لونڈی کا مالک ہو تو درست ہے

۳۸۰ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْاَمَةَ اَمْسَكَهُمَا جَمِيْعًا وَيَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ لَيْلَتَيْنِ وَلِلْاَمَةِ لَيْلَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد آزاد عورت کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح کرے تو لونڈی کا نکاح فاسد ہے اور اور جب لونڈی کی موجودگی میں عورت سے نکاح کرے تو دونوں کو رکھے اور تقسیم کرے آزاد عورت کے واسطے دو راتیں اور لونڈی کے لئے ایک رات امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا

۳۸۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لِلْحُرِّ اَنْ يَتَزَوَّجَ اَرْبَعَ مَمْلُوْكَاتٍ وَثَلٰثًا وَاثْنَتَيْنِ وَوَاحِدَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ الْاِمَاءِ مَا يَتَزَوَّجُ مِنَ الْحَرَائِرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جائز ہے آزاد مرد کے لئے نکاح کرنا چار لونڈیوں سے اور تین سے اور دو سے اور ایک سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جائز ہے اس کے لئے نکاح کرنا لونڈیوں سے جس قدر کہ جائز ہے آزاد عورتوں سے یعنے جتنے آزاد عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے اتنی لونڈیوں سے بھی نکاح کرنا درست ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ ۱۱۵ مَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ مِنَ التَّزَوُّجِ

غلام کے لئے کتنی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے

۳۸۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے

Marfat.com

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ اِلَّا حُرَّتَيْنِ اَوْ مَمْلُوْكَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کے لئے مگر یہ کہ صرف دو آزاد عورتوں سے نکاح کرے یا صرف دو باندیوں سے نکاح کرے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

۳۸۳ / ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ الْمَكِّيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحِلُّ فَرْجٌ مِّنَ الْمَمْلُوْكَاتِ اِلَّا مَنِ ابْتَاعَ اَوْ وُهِبَ اَوْ تَصَدَّقَ اَوْ اَعْتَقَ جَازَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمَمْلُوْكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ يَعْنِيْ اَنَّ الْمَمْلُوْكَ لَا يَحِلُّ لَهٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِكَاحٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ نہیں حلال کوئی فرج لونڈیوں میں سے مگر جو خریدی یا ہبہ کرے یا خیرات کرے یا آزاد کرے تو جائز ہے یعنے غلام کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں یعنی نہیں حلال ہے غلام کو کوئی فرج مگر ساتھ نکاح کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ف یعنے جس کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار ہو تو اسی کو لونڈی حلال ہے یعنے آزاد مرد کو اور چونکہ غلام کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار نہیں تو اس کو لونڈی حلال نہیں مگر نکاح کے ساتھ

۳۸۴ / ۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْعَبْدِ اَنْ يَّتَسَرّٰى ثُمَّ تَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَلَيْسَ لَهٗ بِزَوْجَةٍ وَّلَا مِلْكِ يَمِيْنٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو یہ کہ لونڈی رکھے پھر یہ آیت پڑھی مگر اپنی بیبیوں پر یا اونپر کہ اُن کے ہاتھ مالک ہوئے تو نہ اس کی بیوی ہے اور نہ ہاتھ کی ملک ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۳۸۵ / ۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ اِذَا زَوَّجَهٗ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ وَاِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ مَوْلَاهُ وَيَاْخُذُ مِنَ الْمَرْاَةِ مَا اَخَذَتْ مِنْ عَبْدِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس کے حق میں جبکہ نکاح کردے اُس کا مالک کہا کہ طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے اور جبکہ بدوں اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو طلاق اس کے مالک کے ہاتھ میں ہے اور عورت سے لے جو اس نے اس کے غلام سے لیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

Marfat.com

۳۸۶ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا تزوج العبد بغير اذن مولاه فنكاحه فاسد وان اذن له بعد ما تزوج فنكاحه ثابت قال محمد وبه ناخذ وانما يعني بقوله ان اذن له بعد ما تزوج يقول ان اجاز ما صنع فهو جائز وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام بدوں اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو اس کا نکاح فاسد ہے۔ اور اگر نکاح ہونے کے بعد مالک نے اجازت دی تو اس کا نکاح ثابت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اگر نکاح ہونے کے بعد اس کا مالک نکاح جائز رکھے تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

باب الرجل يزوج ام ولده
ام ولد سے کسی کا نکاح کر دینے کا بیان

۳۸۷ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ولد ام الولد من غير سيدها اذا ولدته وهي ام ولد بمنزلتها قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر ام ولد اپنے مالک کے سوائے کسی اور سے بچہ جنے اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو تو وہ بچہ بجائے ام ولد کے ہے یعنی اس کا بیچنا درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۳۸۸ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يزوج ام ولده عبدا فتلد اولادا ثم يموت قال هي حرة واولادها احرار وهي بالخيار ان شاءت كانت مع العبد وان شاءت لم تكن قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح ولها الخيار ايضا وان كانت تحت حر

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنے ام ولد کا غلام سے نکاح کر دے اور اولاد جنے پھر مالک مر جائے تو ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے اور اس کی اولاد بھی آزاد ہے۔ اور ام ولد کو اختیار ہے کہ چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور چاہے تو نہ رہے بلکہ کسی اور سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا اور اگر وہ آزاد

باب الرجل يتزوج وبه العيب او المرأة
شادی کے بعد مرد یا عورت میں عیب نکل آنے کا بیان

۳۸۹ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة

ترجمہ ابراہیم نے کہا اس مرد کے حق میں کہ نکاح

Marfat.com

قال حدثنا حماد عن ابراهيم انه قال في الرجل يتزوج وهو صحيح او يتزوج وبه بلاء لم تخير امراته ولا اهلها انها امراته ابدا الا يجبر على طلاقها قال وان تزوجها وهي هكذا فهي بتلك المنزلة قال محمد وهو قول ابي حنيفة واما في قولنا فان كانت المراة بها العيب فالقول ما قال ابو حنيفة وان كان الرجل به العيب فكان عيبا يحتمل فالقول عندنا ما قاله ابو حنيفة وان كان عيبا لا يحتمل فهو بمنزلة المجبوب والعنين تخير امراته فان شاءت اقامت معه وان شاءت فارقته

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يتزوج المراة وبها عيب او داء انها امراته طلق او امسك ولا تكون في هذا بمنزلة الاماء ان يردها من عيب وقال ارايت لو كان بالرجل عيب لكان لها ان ترده **قال** محمد وبه ناخذ لان الطلاق بيد الزوج ان شاء طلق وان شاء امسك الا ترى انه لو وجدها رتقاء لم يكن له خيار لان الطلاق بيده ولو وجدته مجبوبا كان لها الخيار لان الطلاق ليس بيدها وكذلك اذا وجدته

کرے اور وہ تندرست ہو یا نکاح کرے اور اس میں کوئی عیب ہو تو نہ اس کی عورت کو اختیار ہے اور نہ اس کے گھر والوں کو وہ ہمیشہ کے لئے اس کی عورت ہے نہ جبر کیا جاوے اس کو اس کے طلاق دینے پر اور وہ عورت سے نکاح کرے اور وہ عورت عیب دار ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے امام محمد رح نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہمارے قول میں اگر عورت میں کوئی عیب ہو تو اس کا تو یہی حکم ہے جو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور اگر مرد میں کوئی عیب ہو اور عیب اٹھایا جاتا ہو تو اس کا حکم بھی نزدیک ہمارے وہی جو ابو حنیفہ نے کہا اور اگر عیب اٹھایا نہ جاتا ہو تو بجائے ذکر کٹے ہوئے اور نامرد کے ہے اس کی عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اس سے جدا ہو جائے

۳۹۰ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے متعلق کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اس عورت میں عیب ہو یا بیماری ہو تو وہ اس کی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو رکھے اور وہ عورت اس میں بجائے لونڈیوں کے نہ ہوگی کہ اس کو عیب سے رد کرے اور ابراہیم نے کہا کہ بھلا بتلا تو اگر مرد میں کوئی عیب ہو تو کیا عورت کو درست ہے کہ اس کو رد کرے یعنی جیسے یہ درست نہیں ویسے وہ بھی درست نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس لئے کہ طلاق خاوند کے ہاتھ میں ہے اگر چاہے تو طلاق دے اور اگر چاہے تو رکھے کیا نہیں دیکھتا تو کہ اگر اس کو رتقا پاوے کہ اس سے فرج بند ہونے کے سبب سے جماع نہ کر سکے تو مرد کو اختیار نہ ہوگا اسواسطے کہ طلاق اس کے ہاتھ میں ہے اور

Marfat.com

مجنوناً موسوساً يخاف عليها قتله أو وجدته مجذوماً منقطعاً لا تقدر على الدنو منه وأشباه هذا من العيوب التي لا تحتمل فهذا أشد من العنين والمجبوب وقد جاء في العنين أن عمر بن الخطاب قال إنها تؤجل سنة ثم تخير وجاء أيضاً في الموسوس أثر عن عمر بن الخطاب رض قال أنه أجلها ثم خيرها وكذلك العيوب التي لا يحتمل هي أشد من المجبوب والعنين

اگر عورت اس کو مجبوب پائے تو اس کو اختیار نہ ہوگا اس واسطے کہ طلاق اس کے ہاتھ میں ہے اور اسی طرح جبکہ پائے اس کو مجنون کہ اس کے قتل کر دینے کا خوف ہو یعنی خوف کرتی ہو کہ مجھکو قتل کر ڈالے گا یا پائے اس کو کوڑہی منقطع کہ اس کے نزدیک جانے پر قادر نہ ہو اور اس طرح کے دیگر عیوب کہ دور نہ ہو سکتے ہوں تو یہ سخت تر ہے نامرد سے کہ اس کا ذکر کٹا ہوا ہو اور تحقیق آیا ہے عنین کے حق میں کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ عورت ایک برس تک مہلت دی جائے پھر اختیار دی جائے جس سے چاہے نکاح کرے۔ اور مجنون موسوس کے حق میں بھی حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس عورت کو مہلت دی پھر اس کو اختیار دیا اور اسی طرح وہ عیب کہ محتمل نہ ہوں وہ زیادہ سخت ہیں مجبوب اور عنین سے

۳۹۱ ۳ **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج المرأة فيجدها مجذومة أو برصاء قال هي امرأته إن شاء طلق وإن شاء أمسك **قال محمد** وبه نأخذ لأن الطلاق بيده

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کو کوڑہی پاوے یا برص والی پاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ اس کی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق اور چاہے تو رکھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ طلاق اس کے ہاتھ میں ہے

باب ما نهي عنه من التزويج واستئمار البكر

ممنوع نکاح اور کنواری عورت سے اجازت لینے کا بیان

۳۹۲ ۱ **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة حدثنا عبد الملك بن عمير عن رجل من أهل الشام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أتاه رجل فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم

ترجمہ ایک مرد شامی سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت کیا میں فلانی عورت سے نکاح کروں تو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اس سے پھر وہ تین بار حضرت کے پاس آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھر

Marfat.com

أَتَزَوَّجُ فَلَا تَتَزَوَّجْ فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ أَتَاهُ ثَلٰثَ مَرَّةٍ فَنَهَاهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَسْنَاءَ عَاقِرٍ إِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ حَتّٰى إِنَّ السِّقْطَ يَظَلُّ مُحْبَنْطِئًا يُقَالُ لَهٗ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ لَا حَتّٰى يَدْخُلَ أَبَوَايَ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ عورت بہت اولاد جننے والی میرے نزدیک بہتر ہے۔ خوبصورت عورت سے کہ بانجھ ہو میں زیادتی چاہنے والا ہوں تمہارے ذریعے دوسری اُمتوں پر یہاں تک کہ کچا بچہ جھگڑنے والا ہوگا خدا سے اسکو کہا جائے گا کہ بہشت میں داخل ہو تو وہ کہے گا۔ میں داخل نہیں ہوں گا یہاں تک کہ میرے ماں باپ داخل ہوں۔

ح ۳۹۳ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَرِضَاهَا سُكُوْتُهَا وَقَالَ هِيَ أَعْلَمُ بِنَفْسِهَا لَعَلَّ بِهَا عَيْبًا لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا الرِّجَالُ مَعَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا نَرٰى أَنْ تُزَوَّجَ الْبِكْرُ الْبَالِغَةُ إِلَّا بِإِذْنِهَا زَوَّجَهَا وَالِدُهَا أَوْ غَيْرُهٗ وَرِضَاهَا سُكُوْتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ نکاح کیا جاوے کنواری عورت سے یہانتک کہ اس سے اجازت لی جائے اور اس کی رضامندی خاموشی ہے اور کہا کہ وہ اپنی جان کو خوب جانتی ہے کہ شاید اس میں کوئی عیب ہو کہ اس کے سبب سے مرد اس سے صحبت کرنے کی طاقت نہ رکھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ ہم نہیں دیکھتے کہ نکاح کی جائے کواری بالغہ مگر اس کی اجازت کے ساتھ اس کا باپ اسکا نکاح کرائے یا کوئی غیر اور رضامندی اسکی سکوت اس کا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابٌ ۱۱۹ مَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقَهَا حَتّٰى مَاتَ

اگر کوئی شخص مہر کی تعیین کے بغیر نکاح کرلے اور مرجائے

ح ۳۹۴ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَسَأَلَهٗ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ مَا بَلَغَنِيْ فِيْ هٰذَا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن مسعود کے پاس آیا اور اس سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لئے مہر مقرر نہ کیا اور نہ اس سے صحبت کی یہاں تک کہ مرگیا ابن مسعود نے کہا کہ مجھ کو اس بات میں حضرت سے کوئی چیز نہیں پہنچی اس سے

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَیْئٌ قَالَ فَقُلْ فِیْهَا بِرَأْیِكَ قَالَ اَرٰی لَهَا الصَّدَاقَ كَامِلَةً وَلَهَا الْمِیْرَاثُ وَعَلَیْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ قَضَیْتَ وَالَّذِیْ یُحْلَفُ بِهٖ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ الْاَشْجَعِیَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَرْحَةً مَّا فَرِحَ قَبْلَهَا مِثْلَهَا بِمُوَافَقَةِ رَأْیِهٖ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا یَجِبُ الْمِیْرَاثُ وَالْعِدَّةُ حَتّٰی یَكُوْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ صَدَاقٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَا قَالَ مَعْقِلُ بْنُ الْاَشْجَعِیُّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کہا کہ اپنے قیاس سے اس کا حکم کہو ابن مسعودؓ نے کہا کہ میری رائے میں اس عورت کے لئے پورا مہر ہے اور اس کے لئے میراث ہے اور اس پر عدت ہے تو ایک مرد نے ان کے ہمنشینوں سے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے آپ نے فیصلہ کیا مطابق فیصلہ نبوی کے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروع بنت واشق کے حق میں فرمایا تھا تو اپنی رائے اور قول نبوی کی موافقت کی بنا پر عبداللہ بن مسعود اس قدر خوش ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی خوش نہ ہوئے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ واجب ہے میراث اور عدت یہاں تک کہ ہوگا مہر بھی اس سے پہلے یعنی مہر مثل دینا ہوگا تو میراث اور عدت بھی واجب ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمدؒ نے کہا کہ جس مرد نے کہ عبداللہ بن مسعود سے کہا تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح حکم کیا وہ معقل بن یسار ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں۔

بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فِیْ عِدَّتِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا

عدت میں نکاح کے بعد طلاق دینے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ ۳۹۵/۱
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فِیْ عِدَّتِهَا ثُمَّ یُطَلِّقُهَا قَالَ لَا یَقَعُ عَلَیْهَا طَلَاقٌ وَاِنْ قَذَفَهَا لَمْ یُجْلَدْ وَلَمْ یُلَاعِنْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اس کو طلاق دے ابراہیم نے کہا کہ اس کی طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی اور اگر اس کو حرام کاری کی ناحق تہمت لگائے تو نہ کوڑا مارا جائے اور نہ لعان کیا جائے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

Marfat.com

٣٩٦
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي امْرَاَةٍ تُزُوِّجَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَوَلَدَتْ اِنْ اِدَّعَاهُ الْاَوَّلُ فَهُوَ وَلَدُهُ وَاِنْ نَفَاهُ الْاَوَّلُ فَادَّعَاهُ الْاٰخَرُ فَهُوَ وَلَدُهُ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ فَهُوَ وَلَدُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَرٰى اِذَا طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ فِيْ عِدَّتِهَا فَدَخَلَ بِهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ سَنَتَيْنِ مُنْذُ دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ فَهُوَ ابْنُ الْاَوَّلِ وَاِنْ كَانَ لِاَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ فَهُوَ ابْنُ الْاٰخَرِ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ الْبَائِنِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک عورت کے حق میں کہ اپنی عدت میں نکاح کی جائے اور بچہ جنے اگر پہلا خاوند اس کا دعوی کرے تو وہ اس کا لڑکا ہے اور اگر پہلا خاوند اس سے انکار کرے اور دوسرا اس کا دعوی کرے تو وہ اس کا لڑکا ہے اور اگر اس میں دونوں شک کریں تو وہ دونوں کا بیٹا ہے۔ وہ دونوں کا وارث ہوگا اور دونو اس کے وارث ہونگے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم نہیں لیتے ہیں لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ جب اس کو طلاق دے اور کوئی غیر عدت میں اس سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے تو اگر وہ بچہ لائے کم میں دو برس سے اس وقت سے کہ صحبت کی اس سے پچھلے خاوند نے تو پہلے خاوند کا بیٹا ہے اور اگر دو برس کے بعد بچہ جنے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے اور امام ابو حنیفہ بھی اسی طرح کہتے تھے طلاق بائن میں

٣٩٧
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْمَرْاَةِ تَتَزَوَّجُ فِيْ عِدَّتِهَا قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَلَهَا الصَّدَاقُ مِنْهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَتَسْتَكْمِلُ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ وَتَعْتَدُّ مِنَ الْاٰخَرِ عِدَّةً مُسْتَقْبَلَةً ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْاٰخَرُ اِنْ شَاءَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَقُوْلُ تَسْتَكْمِلُ عِدَّتَهَا مِنَ الْاَوَّلِ وَتَحْتَسِبُ بِمَا مَضٰى مِنْ ذٰلِكَ مِنْ عِدَّةِ الْاٰخَرِ اِلَى اسْتِكْمَالِهَا عِدَّةَ الْاَوَّلِ وَتَعْتَدُّ مَا بَقِيَ مِنْ

ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت علی نے کہا اس عورت کے حق میں کہ عدت میں نکاح کی جائے علی نے اس سے کہا کہ جدائی کی جائے اس کے اور پچھلے خاوند کے درمیان اور اس کے واسطے مہر ہے اس سبب سے کہ اس نے اس عورت کی شرمگاہ سے نفع اٹھایا اور اس کے پہلے خاوند کی عدت سے جو باقی ہو سو پوری کرے اور دوسرے خاوند سے علیحدہ عدت بیٹھے پھر نکاح کرے اس سے دوسرا اگر چاہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی ہم لیتے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ پہلے خاوند کی عدت پوری کرے اور اس کی تفریق سے پہلے کی عدت پورا کرنے تک جتنے دن گذریں۔ ان کو دوسرے کی عدت سے بھی شمار کریں یعنی ان دونوں کی عدتوں میں شمار کرے پہلی کی عدت میں بھی اور دوسرے کی عدت میں بھی اور وہ دن پہلے کی

Marfat.com

عــــدت

الآخــــر

۳۹۸/۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ اِذَا دَخَلَتْ عِدَّةٌ فِيْ عِدَّةٍ كَانَتْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ تَفْسِيْرُ قَوْلِنَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

عدت کا انتہا اور دوسرے کی عدت کا ابتداء اور جو دوسرے کی عدت سے باقی ہو تو عدت گذارے

ترجمہ ابی معشر سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک عدت دوسری عدت میں داخل ہو یعنی دو عدتیں جمع ہو جاویں تو وہ ایک ہی عدت ہو گی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہ تفسیر ہے قول ہمارے کی پہلی حدیث میں

بَابُ اِذَا دَخَلَتْ اِمْرَاَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى زَوْجِ صَاحِبِهَا

ان دو عورتوں کا حکم جو اپنے شوہروں سے دھوکہ میں بدل جائیں

۳۹۹/۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اُدْخِلَتِ الْمَرْاَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى اَخٍ زَوْجِهَا فَوُطِئَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَاِنَّهُ تُرَدُّ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا اِلٰى زَوْجِهَا وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَلَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب داخل کی جائیں دو عورتیں ہر ایک دونوں میں سے اپنے خاوند کے بھائی پر یعنی شبہ سے اور صحبت کی جائے ہر ایک ان دونوں میں سے تو ایسی صورت میں پھیری جائے ہر ایک ان دونو میں سے اپنے خاوند کی طرف اور واسطے ہر ایک کے مہر ہے اس سبب سے کہ اس کی شرم گاہ حلال کی گئی اور نہ صحبت کرے اس سے خاوند اس کا یہاں تک کہ گذر جائے عدت اس کی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ مُخْتَلِعَةً اَوْ مُطَلَّقَةً

مطلقہ یا خلع والی عورت سے نکاح کا بیان

۴۰۰/۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْمُوْلٰى مِنْهَا وَالْمُخْتَلِعَةَ اِنَّ زَوْجَهَا لَا يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُرَاجِعَهَا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ایلا اور خلع والی عورت کا خاوند نہیں قادر ہے اس پر کہ رجوع کرے اس سے مگر نکاح جدید کے ساتھ اور اگر دونوں مرجائیں تو وہ ان کے وارث نہیں ہوں گے اس واسطے کہ طلاق بائن

Marfat.com

اِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَاِنْ مَاتَ لَمْ يَتَوَارَثَا لِاَنَّ الطَّلَاقَ بَائِنٌ وَلٰكِنَّهٗ يُطَلِّقُ مَادَامَتْ فِي الْعِدَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ہے لیکن وہ طلاق دیجائے یا نفقہ دیجائے جب تک کہ عدت میں ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

ف طلاق کی دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کے اندر بیوی کا خرچ خاوند پر واجب ہے سب علماء کے نزدیک اور طلاق بائن میں عدت کے اندر خاوند کو خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہیں اور امام اعظم کے نزدیک واجب ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمُخْتَلِعَةَ وَالْمُوْلٰى مِنْهَا وَالَّتِيْ اُعْتِقَتْ فِيْ عِدَّتِهَا ثُمَّ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهٖ كُلُّ امْرَاَةٍ كَانَتْ فِيْ رَجُلٍ فِيْ عِدَّةٍ مِنْ نِكَاحٍ جَائِزٍ اَوْ فَاسِدٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِثْلَ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ فَيَتَزَوَّجُهَا فِيْ عِدَّتِهَا مِنْهُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا تَطْلِيْقَةً فَعَلَيْهِ الصَّدَاقُ كَامِلًا وَالتَّطْلِيْقَةُ يَمْلِكُ فِيْهَا الرَّجْعَةَ عَلَيْهَا وَالْعِدَّةُ مُسْتَقْبِلَةٌ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّهٗ اِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَهَا عَلَيْهِ نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا رَجْعَةَ لَهٗ عَلَيْهَا وَتَسْتَكْمِلُ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَاَهْلِ الْحِجَازِ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نکاح کرے کوئی مرد خلع والی یا ایلا والی عورت سے اور اس سے کہ آزاد کی جائے اپنی عدت میں پھر طلاق دے اس کو جماع سے پہلے تو اس کے لئے مہر ہے۔ امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور اسی طرح اس کے قول میں کہ جو عورت کہ کسی مرد کی عدت میں ہو نکاح جائز سے یا فاسد وغیرہ سے جیسے عدت ام ولد کی پھر نکاح کرے اس سے اپنی عدت میں پھر ایک طلاق دے اس کو قبل اس کے کہ صحبت کرے تو اس پر پورا مہر دینا آتا ہے اور اس کو اس طلاق میں رجوع کرنا درست ہے اور عدت اس دن سے شروع ہوگی جس دن سے اس نے طلاق دی امام محمدؒ نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن جب اس کو طلاق پہلے صحبت کرنے سے دے تو اس کے لئے اس پر آدھا مہر ہے اور نہیں جائز ہے اس کو رجوع کرنا اوپر اس کے اور جو عدت اس کی باقی ہو وہ پوری کرے اور یہی قول ہے حسن بصری اور عطا ابن ابی رباح اور اہل حجاز کا اور یہی مروی ہے شعبی سے رحمۃ اللہ علیہ

بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ الْيَهُوْدِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ اِنَّهَا لَا تُحْصِنُ

اگر کوئی مرد کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو وہ اس کو محصن نہیں کرتی

Marfat.com

۴۰۲ / ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِنِكَاحِ الْیَهُوْدِیَّۃِ وَالنَّصْرَانِیَّۃِ عَلَی الْحُرَّۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

۴۰۳ / ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ یَهُوْدِیَّۃً بِالْمَدَائِنِ فَكَتَبَ اِلَیْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ خَلِّ سَبِیْلَهَا فَكَتَبَ اِلَیْهِ اَحَرَامٌ هِیَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَكَتَبَ اِلَیْهِ اَعْزِمُ عَلَیْكَ اَنْ لَا تَضَعَ كِتَابِیْ حَتّٰی تُخَلِّیَ سَبِیْلَهَا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَقْتَدِیَ بِكَ الْمُسْلِمُوْنَ فَیَخْتَارُوْا نِسَآءَ اَهْلِ الذِّمَّۃِ لِجَمَالِهِنَّ وَكَفٰی بِذٰلِكَ فِتْنَۃً لِنِسَآءِ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرَاهُ حَرَامًا وَلٰكِنَّا نَرٰی اَنْ یُخْتَارَ عَلَیْهِنَّ لِنِسَآءِ الْمُسْلِمِیْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

۴۰۴ / ۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ..... حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا یُحْصِنُ الْمُسْلِمُ بِالْیَهُوْدِیَّۃِ وَلَا بِالنَّصْرَانِیَّۃِ وَلَا یُحْصِنُ اِلَّا بِالْحُرَّۃِ الْمُسْلِمَۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے نکاح کرنے میں یہودیہ اور نصرانیہ عورت سے آزاد عورت پر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان نے مدائن میں یہودی عورت سے نکاح کیا تو حضرت عمر نے ان کی طرف لکھا کہ اس کی راہ چھوڑ دے حذیفہ نے ان کی طرف لکھا کہ کیا حرام ہے اے امیر المومنین تو عمر رضہ نے ان کو لکھا کہ میں قسم دیتا ہوں تجھ کو یہ کہ نہ رکھے تو خط میرا یہاں تک کہ چھوڑے تو راہ اس کی پس تحقیق میں خوف کرتا ہوں کہ پیروی کریں گے تیری مسلمان اور اختیار کریں گے ذمی عورتوں کو ان کی خوبصورتی کی بنا پر اور یہ مسلمان عورتوں کے واسطے کافی فتنہ ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ان سے نکاح کرنا حرام نہیں لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ مسلمانوں کی عورتیں ان پر اختیار کی جائیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں محصن ہوتا مسلمان ساتھ یہودی عورت کے اور نہ ساتھ نصرانیہ کے اور نہیں محصن ہوتا مگر ساتھ آزاد عورت کے کہ مسلمان ہو امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ ۱۲۷ مَنْ تَزَوَّجَ فِی الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ

بحالت شرک نکاح کرنے پھر مسلمان ہو جانے کا بیان

۴۰۵ / ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الَّذِیْ یَتَزَوَّجُ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں جو نکاح کرے کفر کی حالت میں اور صحبت کرے

Marfat.com

فِي الشِّرْكِ وَيَدْخُلُ بِامْرَأَتِهِ ثُمَّ أَسْلَمَ
بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ زَنٰى أَنَّهُ لَا يُرْجَمُ حَتّٰى يُحْصَنَ
بِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا كَانَا
يَهُودِيَّيْنِ أَوْ نَصْرَانِيَّيْنِ فَأَسْلَمَ
الزَّوْجُ فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا
أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ أَوْ لَمْ تُسْلِمْ
فَإِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ عُرِضَ
عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ
أَمْسَكَهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَإِنْ أَبٰى
أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ كَانَ
مَجُوسِيَّيْنِ فَأَسْلَمَ أَحَدُهُمَا
عُرِضَ عَلَى الْآخَرِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ
أَسْلَمَ كَانَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ فَإِنْ
أَبٰى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سُئِلَ
عَنِ الْيَهُودِيِّ وَالْيَهُودِيَّةِ يُسْلِمَانِ
أَوِ النَّصْرَانِيِّ وَالنَّصْرَانِيَّةِ
قَالَ هُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا لَا
يَزِيدُهُمَا الْإِسْلَامُ إِلَّا
خَيْرًا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

اپنی عورت سے پھر بعد اس کے مسلمان ہو پھر زنا کرے
کہ اسکو سنگسار نہ کیا جاوے یہاں تک محصن ہو
مسلمان عورت کے ساتھ امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ جب مرد اور عورت دونوں یہودی ہوں یا نصرانی
اور خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ دونوں اپنے
سابق نکاح پر رہیں عورت مسلمان ہو یا نہ ہو اور
جب پہلے عورت مسلمان ہو جائے تو خاوند پر اسلام
پیش کیا جائے اگر مسلمان ہو جائے تو اس کو
پہلے نکاح سے اپنے پاس رکھے اور اگر اسلام
لانے سے انکار کرے تو دونوں کے درمیان جدائی
کی جائے اور اگر میاں بیوی مجوسی ہوں۔ اور
دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو دوسرے
پر اسلام پیش کیا جائے سو اگر اسلام لائے۔ تو وہ
دونوں اپنے پہلے نکاح پر ثابت رکھے جائیں
اور اگر دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے۔ تو
تو دونوں میں تفریق کی جائے امام محمد رحم
نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم
سے سوال کیا یہودی مرد اور عورت کے متعلق
کہ اسلام لائیں یا نصرانی مرد اور عورت
کے متعلق تو ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنے
پہلے نکاح پر قائم رہیں گے نہیں زیادہ کرتا
ان کیلئے اسلام مگر بہتری امام محمد رح
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں۔ اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا

Marfat.com

۴۹۴ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا اسلم الرجل قبل ان یدخل بامرأتہ وھی مجوسیۃ عرض علیھا الاسلام فان اسلمت فھی امرأتہ وان ابت ان تسلم فرق بینھما ولم یکن لھا مھر لان الفرقۃ جاءت من قبلھا واذا اسلمت قبل زوجھا ولم یدخل بھا عرض علی الزوج الاسلام فان اسلم فھی امرأتہ وان ابی فرق بینھما وکانت تطلیقۃ بائنا وکان لھا نصف الصداق **قال محمد** وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ اذا جاءت الفرقۃ من قبل الزوج وکان ذلک طلاقا وکان لھا نصف الصداق لانہ ھو الذی ابی الاسلام واذا کانت المرأۃ ھی التی ابت الاسلام فالفرقۃ من قبلھا فلا شیء لھا من الصداق لیست فرقتھا بطلاق

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مسلمان ہو مرد پہلے اس سے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے اور وہ عورت مجوسی ہو تو اس پر اسلام پیش کیا جائے اگر وہ مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی عورت رہے گی اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو اُن کے درمیان تفریق کیجائے اور اس کو مہر نہ ملے گا اسواسطے کہ جدائی اس کی طرف سے واقع ہوئی ہے اور اس نے اسلام سے انکار کیا ہے اور اگر اپنے خاوند سے پہلے اسلام لائے اور نہ دخول کیا ہو اس نے اس کے ساتھ تو پیش کیا جائے خاوند پر اسلام پس اگر اسلام لائے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر اسلام سے انکار کرے تو اُن کے درمیان تفریق کی جائے اور وہ تفریق طلاق بائن ہوگی اور اس کو آدھا مہر ملے گا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہ اگر جدائی خاوند کی طرف سے آدے تو وہ طلاق ہوگی اور اسکو آدھا مہر ملے گا اس واسطے کہ اسی نے اسلام سے انکار کیا اور اگر عورت اسلام سے انکار کرے تو جدائی اس کی طرف سے ہے تو اس کو کچھ مہر نہیں ملے گا اور اس کی جدائی طلاق نہیں۔

۴۹۵ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا جاءت الفرقۃ من قبل الرجل فھی طلاق واذا جاءت من قبل المرأۃ فلیست بطلاق فان کان دخل بھا فلھا المھر کاملا وان لم یکن دخل بھا فلا صداق لھا ان کانت الفرقۃ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جدائی مرد کیطرف سے ہو تو وہ طلاق ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو وہ طلاق نہیں اور اگر مرد نے اس سے صحبت کی ہو تو اس کو پورا مہر دینا ہوگا اور اگر اس سے صحبت نہ کی ہو تو اس کو مہر نہیں ملے گا اگر اس کی طرف سے جدائی ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول

Marfat.com

مِن قبلها قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة الا في خصلة واحدة فان ابا حنيفة قال اذا ارتد الزوج عن الاسلام بانت المرأة منه ولم يكن ذلك طلاقا واما في قولنا فهو طلاق وهو قول ابراهيم

ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مگر ایک حکم میں اس واسطے کہ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جب خاوند اسلام سے مرتد ہوجائے تو اس کی عورت اس سے بائن ہوجائے گی اور وہ طلاق نہیں لیکن ہمارے قول میں تو وہ طلاق ہے۔ اور یہی قول ابراہیم کا ہے

باب ۲۵ الرجل يتزوج الأمة ثم يشتريها او تعتق

لونڈی سے نکاح کرے پھر اسے خریدنے اور آزاد کرنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يتزوج الامة ثم يطلقها واحدة ثم يشتريها قال يطأها وان اعتقها فله ان يتزوجها وان طلقها ثنتين ثم اشتراها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره **قال** محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ لونڈی سے نکاح کرے پھر اس کو ایک طلاق دے پھر اس کو خرید لے ابراہیم نے کہا کہ اس سے صحبت کرے اور اگر اس کا مالک اس کو آزاد کردے تو جائز ہے نکاح کرنا اس سے اور اگر اس کو دو طلاق دے پھر اس کو خرید لے تو نہیں حلال ہے اسکو یہاں تک کہ نکاح کرے دوسرے خاوند سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم اذا طلق الحر الامة تحته فانها تبين بتطليقتين وعدتها حيضتان ان كانت تحيض فان لم تكن تحيض فشهر ونصف ولا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وان تطلق العبد امرأته وهي حرة بانت منه بثلث منه وعدتها ثلث حيض ان كانت تحيض فان لم تكن تحيض فعدتها ثلاثة اشهر

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب لونڈی کسی آزاد مرد کے نکاح میں ہو اور وہ اس کو طلاق دے تو وہ جدائی ہوتی ہے اس سے ساتھ دو طلاقوں کے اور عدت اس کی دو حیض ہے اگر اس کو حیض آتا ہو اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو اسکی عدت ڈیڑھ مہینہ ہے اور نہیں حلال ہوتی اسکو یہاں تک کہ نکاح کرے دوسرے خاوند سے اور اگر آزاد عورت کسی غلام کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاق کیساتھ بائن ہے اور عدت اس کی تین حیض ہوتی ہے اگر اس کو حیض آتا ہے اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو عدت اسکی تین مہینے ہیں

Marfat.com

قال محمد وبهذا كله نأخذ الطلاق بالنساء والعدة بالنساء وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ طلاق بھی عورتوں کے ساتھ ہے۔ اور عدت بھی عورتوں کے ساتھ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد المكي قال سمعت عطاء بن أبي رباح يقول قال علي بن أبي طالب الطلاق بالنساء والعدة فبهذا نأخذ نقول إذا كانت المرأة حرة فطلاقها ثلث تطليقات وعدتها ثلث حيض إن كان زوجها حرا أو عبدا وإن كانت أمة فطلاقها اثنتان وعدتها حيضتان إن كان زوجها حرا أو عبدا

ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ طلاق اور عدت عورتوں کے ساتھ ہے یعنے جب عورت آزاد ہو تو اس کی طلاق تین طلاقیں ہیں اور اس کی عدت تین حیض ہیں خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام اور لونڈی ہو۔ تو اس کی عدت دو حیض ہے خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج الأمة تعتق قال تخير فإن اختارت زوجها فهي امرأته وإن اختارت نفسها فليس له عليها سبيل وإن مات وقد اختارته فعدتها أربعة أشهر وعشرا وله الميراث وإن مات وقد اختارت نفسها فعدتها ثلث حيض ولا ميراث لها قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول أبي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ نکاح کرے کسی لونڈی سے پھر وہ لونڈی آزاد کی جائے تو ابراہیم نے کہا کہ وہ اختیار دی جائے اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار کرے تو اس کے خاوند کو اس پر کوئی راہ نہیں۔ اور اگر اس کا خاوند مرجائے اس حال میں کہ اس نے اپنے خاوند کو اختیار کر لیا ہو تو عدت اس کی چار مہینے اور دس دن ہے اور اس کو میراث ملے گی اور اگر مرجائے اس حال میں کہ اس نے اپنی جان اختیار کی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہیں اور اس کو میراث نہیں ملے گی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا أعتقت المملوكة ولها زوج خيرت فإن اختارت زوجها فهما على نكاحهما فإن كان دخل بها فلها الصداق لمولاها

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی آزاد کی جائے اور اس کا خاوند ہو۔ تو اس لونڈی کو اختیار دیا جائے اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ دونوں اپنے اسی نکاح پر ثابت رہینگے اور اگر اس نے اس سے صحبت کی تو اس کے مالک کو

Marfat.com

إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ
بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا
صَدَاقٌ وَلَا لِمَوْلَاهَا لِأَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ
مِنْ قِبَلِهَا وَلَمْ تَكُنْ فُرْقَتُهَا طَلَاقًا وَ
لَهَا أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنْ يَوْمِهَا
إِنْ شَاءَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْأَمَةِ يَمُوْتُ
عَنْهَا زَوْجُهَا فَتُعْتَقُ فِي عِدَّتِهَا
إِنَّهَا تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْأَمَةِ وَلَا تَرِثُ فَإِنْ
طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقَتْ إِعْتَدَّتْ
عِدَّةَ الْأَمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ
بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ
وَلِيْدَةً لِعَمِّي فَوَلَدَتْ لِي جَارِيَةً
وَإِنَّ عَمِّي يُرِيْدُ بَيْعَهَا فَقَالَ
لَيْسَ لَهُ ذَالِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَأْخُذُ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيْعَ
مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ
فَهُوَ حُرٌّ
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا
طَلَّقَ الْأَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا

اس کا مہر ملے گا اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار کرے
اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو ان کے درمیان
جدائی کی جائے اور نہ اس کو مہر ملے گا اور نہ اس
کے مالک کو اس واسطے کہ جدائی اس کی طرف
سے واقع ہوئی ہے اور اس کی جدائی طلاق
نہیں ہوگی اور جائز ہے اس لونڈی کو نکاح کرنا
اسی دن سے اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
م۱۵ ۶/۲ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس لونڈی کے
حق میں کہ اس کا خاوند مرجائے پھر وہ اپنی عدت
میں آزاد کی جائے کہ وہ لونڈی کی عدت بیٹھے
اور اپنے خاوند کی وارث نہیں ہوگی اور اگر
خاوند نے اس کو دو طلاقیں دی ہوں پھر آزاد
کی جائے تو وہ لونڈی کی عدت بیٹھے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔
م۱۶ ۷/۲ ترجمہ مستورد سے روایت ہے کہ ایک مرد
عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ
میں نے اپنے چچا کی لونڈی سے نکاح کیا تھا
اور اس نے میرے لئے ایک لڑکی جنی۔ اور
وہ اس کے بیچنے کا ارادہ کرتا ہے ابن مسعود
نے کہا کہ اس لے جھوٹ کہا اس کو اس
کا بیچنا درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اسکو بیچنا
اس کا جو کسی رشتہ دار کا مالک ہو۔ تو وہ آزاد
ہو جاتا ہے
م۱۷ ۸/۲ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب لونڈی کو اس کا خاوند طلاق دے
ایسی طلاق کہ اس میں رجوع کا مالک ہو پھر

Marfat.com

يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَأُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَإِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعُتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْأَمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

آزاد کی جائے یعنی عدت میں تو عدت اس کی آزاد عورت کی عدت ہے۔ اور اگر اسکا خاوند رجوع کا مالک نہ ہو اور آزاد کی جائے تو اس کی عدت لونڈی کی عدت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ ۱۲۶ مَنْ تَزَوَّجَ ثُمَّ فَجَرَ أَحَدُهُمَا

نکاح کے بعد زوجین میں سے کسی ایک کا زنا کرنا

۱۸/۱ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا ثُمَّ زَنٰى جُلِدَ وَأَمْسَكَ امْرَأَتَهُ وَإِنْ زَنَتْ هِيَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى يُقَامَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَا عَلَيْهِ الْعَامَّةُ فَهِيَ امْرَأَتُهُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَهُوَ قَوْلُنَا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت نہ کرے پھر زنا کرے۔ تو تو اس کو کوڑے مارے جائیں اور اپنی عورت کو روک رکھے اور اگر عورت زنا کرے اور اس کے خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو یہاں تک کہ قائم کی جائے اس پر حد انکے درمیان تفریق کی جائے امام محمد نے کہا کہ امام حنیفہ اور عام علماء کے قول میں تو ہر حال میں وہ اسی کی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو روک رکھے اور یہی قول ہے ہمارا

۱۹/۲ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ أَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ایک مرد علقمہ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا تو کیا جائز ہے اس کو نکاح کرنا اس سے اس نے کہا ہاں پھر یہ آیت پڑھی کہ اللہ وہ ہے۔ کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور معاف کرتا ہے گناہوں سے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

Marfat.com

بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ الْمُتْعَةَ — نکاح متعہ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ اِنَّمَا رُخِّصَتْ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ لَهُمْ شَكَوْا اِلَيْهِ فِيْهَا الْعُزُوْبَةَ ثُمَّ نَسَخَتْهَا اٰيَةُ النِّكَاحِ وَالْمِيْرَاثِ وَالصَّدَاقِ

۴۲۰ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے نکاح متعہ کے حق میں فرمایا کہ سوائے اس کے نہیں کہ اجازت دی گئی نکاح متعہ کیواسطے اصحاب محمدؐ کے ایک جہاد میں کہ اس میں انہوں نے مجرد رہنے اور شہوت غالب آنے کی شکایت کی پھر اس کو نکاح اور میراث اور مہر کی آیت نے منسوخ کیا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَمَا كُنَّا مُسَافِحِيْنَ

۴۲۱ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے جنگ خیبر کے دن گھر کے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت اور عورتوں کے متعہ سے اور نہ تھے ہم زنا کرنے والے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

۴۲۲ ترجمہ سبرہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ سے فتح مکّہ کے دن

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۴۲۳ ترجمہ سبرہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ سے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ف نکاح متعہ اس کو کہتے ہیں کہ کسی عورت سے کہے کہ میں صحبت کے واسطے تجھ سے متعہ کرتا ہوں بدلے پانچ یا دس روپیہ کے دو یا چار روز یا سال بھر کے لئے اہل سنت وجماعت کے چاروں مذہب میں نکاح متعہ حرام ہے اور علماء محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ نکاح متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی سے بخاری اور مسلم اور مؤطا وغیرہ میں روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس میں تین دن متعہ مباح رہا پھر فتح مکہ میں حضرت نے اسکو قیامت تک حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور حضرت کے سب اصحاب کا متعہ کے حرام ہونے پر اجماع ہے صرف عبداللہ بن عباس پہلے اسکو جائز کہتے تھے آخر جب انکو حدیثیں پہنچیں تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوئے

Marfat.com

چنانچہ ترمذی میں ثابت ہے۔

بَابُ ۱۲۸ مَا یُحَرَّمُ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّكَاحِ

اس نکاح کا بیان جو حرام ہے

۴۲۴ / ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَیْبَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَفْلَحَ بْنَ اَبِیْ قُعَیْسٍ اِسْتَاْذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ فَاحْتَجَبَتْ مِنْهُ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِیْنَ مِنِّیْ وَاَنَا عَمُّكِ قَالَتْ مِنْ اَیْنَ قَالَ اَرْضَعَتْكِ بِلَبَنِ اَخِیْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

ترجمہ عراق بن مالک سے روایت ہے کہ افلح بن ابی قیس نے عائشہ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگی سو عائشہ نے اس سے پردہ کیا۔ اس نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو اور میں تمہارا چچا ہوں عائشہ نے کہا کہ کس وجہ سے اس نے کہا کہ تو نے میری بھتیجی کا دودھ پیا ہے۔ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو حضرت نے فرمایا کہ جو نسب کے سبب سے حرام ہے وہ دودھ پینے کے سبب سے بھی حرام ہے۔ یعنے حرام ہو جاتا ہے نکاح دودھ پینے سے جو نکاح کہ رشتہ داری سے حرام ہے۔

ف یعنے جیسی سگی ماں اور بھین اور خالہ سے نکاح درست نہیں ویسے ہی دودھ کے رشتے سے بھی نکاح درست نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

۴۲۵ / ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ بِیْعُوْا جَارِیَتِیْ هٰذِهٖ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اُصِبْ مِنْهَا اِلَّا مَا یُحَرِّمُهَا عَلَى ابْنِیْ مِنْ لَمْسٍ اَوْ نَظَرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا لَا نَرَى النَّظَرَ شَیْئًا اِلَّا اَنْ یَنْظُرَ اِلَى الْفَرْجِ بِشَهْوَةٍ فَاِنْ نَظَرَ اِلَیْهِ بِشَهْوَةٍ حُرِمَتْ عَلٰى اَبِیْهِ وَابْنِهٖ

ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے۔ کہ مسروق نے کہا کہ میری یہ لونڈی بیچ ڈالو میں اس لونڈی کو نہیں پہنچا سوائے اس کے جو اس کو حرام کر دے میرے بیٹے پر یعنے چھونا اور دیکھنا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر یہ کہ ہمارے نزدیک نظر کوئی چیز نہیں بشرطیکہ شہوت سے اس کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے سو اگر شہوت سے اس کی شرمگاہ کو دیکھے تو حرام ہو جاویگی وہ اسکے باپ پر

Marfat.com

وَحَرُمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهَا وَابْنَتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

اور بیٹے پر اور حرام ہو جاوے گی اسپر ماں اسکی اور بیٹی اسکی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۴۲۶ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ أُمَّ امْرَأَتِهِ أَوْ لَمَسَهَا مِنْ شَهْوَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کی ماں یعنی ساس کو چومے یا اسکو شہوت سے ہاتھ لگاوے تو حرام ہو جاتی ہے اس پر عورت اس کی امام محمدؒ رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا

بَابُ ۲۹ تَزْوِيجِ السَّكْرَانِ نشے والے کے نکاح کا بیان

۴۲۷ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي السَّكْرَانِ يَتَزَوَّجُ قَالَ يَجُوزُ عَلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ صَنَعَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا ذَهَبَ عَقْلُهُ مِنَ السُّكْرِ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ صَحَّ وَذَكَرَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مِنْهُ بِغَيْرِ عَقْلٍ قُبِلَ مِنْهُ وَلَمْ تَبِنْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا نشے والے کے حق میں جب نکاح کرے کہ اس کو ہر چیز کرنی درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب نشے سے اس کی عقل جاتی رہے اور اسلام سے مرتد ہو جائے پھر تندرست ہو اور ذکر کرے کہ یہ اس سے بغیر عقل کے ہوا تو قبول کیا جائے اس سے اور اس کی عورت اس سے بائن نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ ۳۰ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَجِدْ عُذْرَةً
کسی عورت سے نکاح کر کے اسے کنواری نہ پانے کا بیان

۴۲۸ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَوَّجَتْ مَوْلَاةً لَهَا رَجُلًا فَلَمْ يَجِدْهَا عَذْرَاءَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ لِذَلِكَ حُزْنًا شَدِيدًا لِحُزْنٍ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ وَمَا يُحْزِنُهُ أَنَّ الْعُذْرَةَ

ترجمہ ہثیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنی لونڈی کا ایک مرد سے نکاح کر دیا۔ تو اس نے اس کو کنواری نہ پایا اس لیے وہ مرد بہت غمزدہ تھا اور اس کے غم کا اثر چہرے سے نمایاں تھا یہ بات عائشہؓ کو معلوم ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ کیا چیز غمناک کرتی ہے اس کو البتہ دور ہو جاتی ہے بکارت ......

لِيَدْ فَعُهَا الْحَيْضُ وَالْاِصْبَعُ وَالْوُضُوْءُ وَالْوَثْبَةُ

حیض سے اور انگلی سے اور وضو سے اور کودنے سے

۴۲۹
۲
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَةٍ قَدْ تَزَوَّجْتُهَا لَمْ اَجِدْهَا عَذْرَاءَ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اس عورت سے کہے کہ اس سے نکاح کیا ہو کہ میں نے اس کو کنواری نہیں پایا تو اس پر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ تَزْوِيْجِ الْاَكْفَاءِ وَحَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ

کفو میں شادی اور خاوند کے حقوق کا بیان

۴۳۰
۱
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّهُ قَالَ لَاَمْنَعَنَّ فُرُوْجَ ذَوَاتِ الْاَحْسَابِ اِلَّا مِنَ الْاَكْفَاءِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا تَزَوَّجَتِ الْمَرْاَةُ غَيْرَ كُفُوْءٍ فَرَفَعَهَا وَلِيُّهَا اِلَى الْاِمَامِ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے کہا کہ البتہ میں منع کروں گا حسب والی عورتوں کی شرم گاہوں سے بجز ہم قوم کے یعنے جو عورت اشراف قوم اور اعلیٰ خاندان کی ہو اس کا نکاح ہم قوم میں سے کیا جائے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور اس کا ولی اس کو حاکم کی طرف لے جائے تو جدائی کی جائے درمیان ان کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۳۱
۲
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ زِيَادٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَاَةً خُطِبَتْ اِلٰى اَبِيْهَا فَقَالَتْ مَا اَنَا بِمُتَزَوِّجَةٍ حَتّٰى اَلْقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ قَالَ اِنْ

ترجمہ حکم بن زیاد سے روایت ہے کہ کسی نے ایک عورت کے باپ کی طرف نکاح کا پیغام کیا تو اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کروں گی یہاں تک کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملوں۔ اور آپ سے پوچھوں کہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر بدوں اجازت خاوند کے اپنے گھر سے نکلے تو

Marfat.com

خرجت من بيتها بغير اذن
منه لم يزل الله يلعنها و
الملئكة والروح الامين و
وخزنة الرحمة وخزنة العذاب
حتى ترجع قالت يا
رسول الله ما حق الزوج
على زوجته قال ان
سالها نفسها وهي
على ظهر قتب ولم
يكن لها ان تمنعه
قالت يا رسول الله ما
حق الزوج على زوجته
قال ان غضب فلترضه
فقال رجل من القوم
وان كان ظالما فقال وان كان ظالما قالت
ما انا بمتزوجة بعد ما اسمع
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا ايوب بن عائذ
الطائي عن مجاهد قال
اتت امراة النبي صلى الله عليه
وسلم معها ابن رضيع وابن هي
اخذته بيده وهي حبلى فلم تسأله
شيئا الا اعطاها اياه رحمة لها
فلما ادبرت قال حاملات والدات
مرضعات رحيمات باولادهن لولا
ما ياتين الى ازواجهن دخلن
مصلياتهن الجنة ۔

ہمیشہ لعنت کرتا ہے اس پر اللہ اور فرشتے
اور جبرئیل اور فرشتے رحمت کے اور عذاب
کے یہاں تک کہ پھر اس نے کہا کہ یا حضرت
خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر خاوند اس سے
صحبت کرنی چاہے اور وہ اونٹ کی پیٹھ پر
سوار ہو تو نہیں جائز ہے اس کو منع کرنا
خاوند کا یعنے سوائے عذر شرعی کے خاوند
کو جماع سے منع کرنا درست نہیں پھر اس
نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا
ہے حضرت نے فرمایا اگر خاوند غصے ہو۔ تو
چاہیئے کہ راضی کرے اس کو تو ایک مرد نے
قوم میں سے کہا کہ اگرچہ ظالم ہو حضرت نے
فرمایا کہ اگرچہ ظالم ہو تو بھی اس کو راضی کرے
اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کروں
گی بعد اس کے کہ میں نے سنا

۴۳۲/۳ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ایک عورت
حضرت کے پاس آئی کہ اس کے پاس ایک
لڑکا شیر خوار تھا اور ایک لڑکے کا اس نے
ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی
اس نے حضرت سے کوئی چیز نہ مانگی مگر آپ
نے اس کو رحم فرما کر عطا فرمائی۔ جب وہ
چلی گئی تو حضرت نے فرمایا کہ حمل والی جننے والی
دودھ پلانیوالی اور اپنی اولاد کیساتھ رحم کرنیوالی
عورتیں اگر اپنے شوہروں کیساتھ وہ سلوک نہ
کریں جو وہ کرتی ہیں تو ان میں سے نماز پڑھنے والیاں
بہشت میں داخل ہوتیں۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بیوی پر بڑا
ہے

Marfat.com

باب ٣٢ من تزوج امرأة نعي اليها زوجها

خاوند کی موت کی اطلاع پر نکاح کر لینے کا بیان

۴۳۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فِي الرَّجُلِ يُنْعٰى اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَتَتَزَوَّجُ ثُمَّ يَقْدِمُ الْاَوَّلُ قَالَ يُخَيَّرُ الْاَوَّلُ فَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ امْرَاَتَهٗ وَاِنْ شَاءَ يَرُدُّ الصَّدَاقَ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ هِيَ امْرَاَةُ الْاَوَّلِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّقَالَ مُحَمَّدٌ وَّبَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْهِ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اس کے مرنے کی خبر اس کی بیوی کو پہنچی اور وہ عورت (عدت کے بعد) کسی اور مرد سے نکاح کرے پھر پہلا خاوند آئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ پہلے خاوند کو اختیار دیا جائے کہ اگر چاہے تو اپنی عورت کو رکھے اور چاہے تو مہر دے۔ امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ وہ ہر حال میں پہلے کی عورت ہے اور امام محمدؒ نے کہا کہ پہنچی ہم کو اسی طرح اس کے متعلق روایت پہنچی اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۴۳۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَرْاَةِ تَفْقِدُ زَوْجَهَا قَالَ بَلَغَنَا الَّذِيْ ذَكَرَ النَّاسُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ وَالتَّرَبُّصُ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمَفْقُوْدِ زَوْجُهَا اِنَّهَا امْرَاَةٌ اُبْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتّٰى يَاْتِيَهَا وَفَاتُهٗ اَوْ طَلَاقُهٗ

ترجمہ ابراہیمؒ سے روایت ہے اس عورت کے حق میں کہ اس کا خاوند گم ہو جائے ابراہیم نے کہا کہ پہنچی ہم کو وہ چیز کہ ذکر کیا لوگوں نے چار برس یعنی لوگ کہتے ہیں کہ چار برس انتظار کرے پھر اس کے بعد اس کو اور خاوند سے نکاح کرنا درست ہے اور انتظار کرنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔ اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو حضرت علیؓ سے کہ انہوں نے فرمایا اس عورت کے حق میں کہ اس کا خاوند غائب ہو جائے۔ کہ وہ ایک عورت ہے مبتلا کی گئی سو چاہیئے۔ کہ صبر کرے یہاں تک کہ اس کو اس کی موت یا طلاق کی خبر آ جائے

Marfat.com

بَابُ الْعَزْلِ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ ١٣٣

عزل[١] کا بیان اور عورتوں سے کس چیز میں جماع کرنا منع ہے

٤٣٥ / ١ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال لا تعزل عن الحرة الا باذنها واما الامة فاعزل عنها ولا تستامرها **قال محمد** وبه ناخذ وان كانت الامة زوجة لك فلا تعزل عنها الا باذن مولاها ولا تستامر الامة في شيء من ذلك وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آزاد عورت سے صحبت کرکے باہر انزال نہ کر مگر اس کی اجازت سے لیکن تجھ کو لونڈی سے صحبت کرکے باہر انزال درست ہے اور اس کی اجازت مانگنے کی کچھ حاجت نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر تیری بیوی لونڈی ہو تو باہر انزال نہ کر اس سے مگر اس کے مالک کی اجازت سے۔ اور لونڈی سے کسی چیز کی اجازت نہ مانگی جائے

٤٣٦ / ٢ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود انه سئل عن العزل فقال لو اخذ الله عز وجل ميثاق نسمة في صلب رجل فصبها على صفاة اخرج الله منها النسمة التي اخذ ميثاقها فان شئت فاعزل وان شئت فدع **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مسعود رض سے عزل کرنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ اگر خدا نے کسی روح کا عہد کسی مرد کی پیٹھ میں لیا ہے اور وہ اس کو پتھر پر بہادے تو بھی خدا اس سے وہ روح پیدا کرے گا جس سے اس نے عہد لیا اسلئے اگر تو چاہے تو عزل کر اور اگر چاہے تو چھوڑ دے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

ف یعنے جتنی روحوں کا پیدا ہونا تقدیر میں مقرر ہو چکا ہے وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہوں گے ایسا ممکن نہیں کہ کوئی روح ان میں سے بچ جائے پس عزل کرنا بیفائدہ ہے

٤٣٧ / ٣ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم المكي عن يوسف بن ماهك عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وآله وسلم

ترجمہ حضرت حفصہ رض سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی اس نے عرض کی کہ میرا خاوند مجھ سے پیچھے کی طرف سے صحبت کرتا ہے یعنے اگلی شرم گاہ میں

[١] عزل اس کو کہتے ہیں کہ مرد عورت سے جماع کرے جب منی نکلنے لگے تو اپنے ذکر کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکال کر انزال کرے

Marfat.com

إن امرأة أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إن لها زوجا يأتيها وهي مدبرة فقال لا بأس به إذا كان ذلك في صمام واحد **قال محمد** وبه نأخذ وإنما يعني بقوله في صمام واحد يقول إذا كان ذلك في الفرج وهو قول أبي حنيفة

تو حضرت نے فرمایا اس کا کچھ ڈر نہیں جبکہ ایک سوراخ میں ہو یعنے اگلے سوراخ میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ایک سوراخ سے مراد شرمگاہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن كثير الأصم الرماح عن أبي ذراع عن ابن عمر قال سألته عن هذه الآية نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم قال كيف شئت عزلا وإن شئت غير عزل **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه ٢٣٠ / ٢٧٣

ترجمہ ابی زراع سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس آیت کا حکم پوچھا کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو ابن عمرؓ نے کہا کہ جس طرح تو چاہے کر اگر تو چاہے تو عزل کر اور چاہے تو عزل نہ کر امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عزل کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا حميد الأعرج عن مجاهد عن أبي ذر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن إتيان النساء في أعجازهن ٢٣١ / ٢٧٥

ترجمہ ابی ذر سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے دبروں میں جماع کرنے سے

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يباشر بعض أزواجه وهي حائض وعليها إزار **قال محمد** وبه نأخذ لا نرى به بأسا وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه۔ ٢٣٢ / ٢٧٦

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بدن لگاتے تھے اپنی بعض بی بیوں کے بدن سے اس حال میں کہ وہ حائض ہوتیں اور ان پر تہ بند ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اس میں کچھ خوف نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إني لألعب على بطن المرأة حتى أقضي شهوتي وهي حائض ٢٣٣ / ٢٧٧

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں عورت کے پیٹ پر کھیلتا ہوں یہاں تک کہ اپنی خواہش پوری کروں اس حال میں کہ وہ حائض ہے

باب ما يكره من وطء الأختين الأمتين وغير ذلك

ان دو لونڈیوں سے جماع کی کراہت جو سگی بہنیں ہوں

Marfat.com

۴۳۳

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كان عند الرجل اختان مملوكتان فوطئ احدهما فليس له ان يطأ الاخرى حتى يملك فرج التي وطئ غيره بنكاح او غيره وان كانتا اختين احدهما امرأته فوطئ الامة منهما فليعتزل امرأته حتى تعتد الامة من ماءه **قال** محمد وبهذا كله نأخذ الا في خصلة واحدة لا ينبغي له ان يطأ امرأته اذا وطئ اختها حتى يملك فرج اختها عليه غيره بنكاح او ملك بعد ما تستبرأ بحيضة وهو قول ابي حنيفة

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم عن ابن عمر انه قال في الامتين الاختين تكونان عند الرجل يطأ احدهما انه لا يطأ الاخرى حتى يملك فرج التي وطئ غيره **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی مرد کے پاس دو لونڈیاں ہوں اور دونو سگی بہنیں ہوں اور وہ دونوں میں ایک کے ساتھ صحبت کرے تو نہیں جائز ہے اس کو صحبت کرنی دوسرے سے یہاں تک کہ پہلی لونڈی کو جس سے صحبت کی ہو کسی غیر کی ملک کر دے نکاح سے ہو یا اور وجہ سے اور اگر وہ دونو بہنیں ہوں کہ دونوں میں سے ایک اس کی بیوی ہو اور دونوں میں سے لونڈی کے ساتھ صحبت کرے تو چاہیئے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے یہاں تک کہ لونڈی اس کی پانی سے عدت گذارے امام محمد رح نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں لیکن ایک حکم ہیں کہ نہیں لائق ہے اس کو صحبت کرنی اپنی بیوی سے جبکہ صحبت کی ہو اس کی بہن سے یہاں تک کہ اس کی بہن کی شرمگاہ کسی غیر کی ملک میں دے دے نکاح کے ساتھ ہو یا ملک کے ساتھ بعد اس کے کہ ایک حیض عدت گذارے یعنے دوسری صورت میں محض عدت گذارنا کافی نہیں بلکہ اس کیساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس کو غیر کی ملک کر دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ ابن عمر رضہ نے کہا دو لونڈیوں کے حق میں کہ آپس میں سگی بہنیں ہوں اور ایک مرد کے پاس ہوں اور وہ ایک سے صحبت کرے ابن عمر رضہ نے کہا کہ نہ صحبت کرے دوسری سے یہاں تک کہ صحبت کی ہوئی کو غیر کے ملک کر دے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

Marfat.com

۴۴۴/۳ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ وَاِبْنَتَهَا وَاَمَتَهُ وَاُخْتَهَا اَوْ عَمَّتَهَا اَوْ خَالَتَهَا وَكَانَ يَكْرَهُ مِنَ الْاِمَاءِ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحَرَائِرِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ كُلُّ شَيْءٍ كُرِهَ مِنَ النِّكَاحِ فَاِنَّهُ يُكْرَهُ مِنْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ يَجْمَعُ مِنَ الْاِمَاءِ مَا اَحَبَّ وَلَا يَتَزَوَّجُ فَوْقَ اَرْبَعِ حَرَائِرَ وَاَرْبَعٍ مِنَ الْاِمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے یہ کہ صحبت کرے مرد اپنی لونڈی سے اور اس کی بیٹی سے اور لونڈی سے اور اس کی بہن سے یا اس کی پھوپھی سے اس کی خالہ سے اور مکروہ رکھتے تھے وہ چیز کہ مکروہ ہے آزاد عورتوں سے امام محمدؒ رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جو چیز کہ نکاح سے مکروہ ہو وہ ہاتھ کے مالک ہونے سے بھی مکروہ ہے۔ یعنے جیسے کہ اس اثر میں اس کا بیان موجود ہے کہ لونڈی اور اس کی بہن وغیرہ کو صحبت میں جمع کرنا درست نہیں مگر ایک حکم میں کہ لونڈیاں جس قدر جمع کرے درست ہے اور چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا درست نہیں خواہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ ۱۳۵ الْاَمَةِ تُبَاعُ اَوْ تُوْهَبُ وَلَهَا زَوْجٌ

خاوند والی لونڈی کے بیچنے اور ہبہ کئے جانیکا بیان

۴۴۵/۱ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمَمْلُوْكَةِ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ بَيْعُهَا طَلَاقُهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اشْتَرَتْ عَائِشَةُ بُرَيْرَةَ فَاَعْتَقَتْهَا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَنْ تُقِيْمَ زَوْجَهَا اَوْ تَخْتَارَ نَفْسَهَا فَلَوْ كَانَ بَيْعُهَا طَلَاقَهَا مَا خَيَّرَهَا وَبَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَحُذَيْفَةَ اَنَّهُمْ لَمْ يَجْعَلُوْا بَيْعَهَا طَلَاقَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے لونڈی کے حق میں کہ بیچی جائے اور وہ خاوند والی ہو ابراہیم نے کہا بیچنا اس کا طلاق اس کی ہے امام محمدؒ رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن ہم حضرت کی حدیث کو لیتے ہیں جبکہ عائشہ نے بریرہ لونڈی خریدی اور اس کو آزاد کیا تو اس کو حضرت نے اختیار دیا کہ خواہ اپنے خاوند کے پاس رہے یا اپنی جان کو اختیار کرے اگر اس کی بیع طلاق ہوتی تو اس کو اختیار نہ دیتے اور یہی ہمکو روایت حضرت عمر سے اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور حذیفہ سے کہ انہوں نے اسکی بیع کو طلاق نہیں گردانا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

Marfat.com

۴۲۶ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن الهیثم قال اُهدی لعلی بن ابی طالب جاریة لها زوج عامل له فکتب الی صاحبها بعثت الیّ جاریة مشغولة قال محمد وبه ناخذ لا یکون بیعها ولا هدیتها طلاقا وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ ایک لونڈی حضرت علی کو ہدیہ میں بھیجی گئی جو خاوند والی تھی اور اس کا خاوند ان کا عامل تھا تو حضرت علی نے اس کے مالک کی طرف لکھا کہ تو نے مجھ کو ایسی لونڈی بھیجی کہ وہ مشغول ہے ساتھ غیر کے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس کا بیچنا اور ہدیہ کرنا طلاق نہیں ہوتا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۴۲۷ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو العطوف عن الزهری ان عبد الله بن مسعود اشتری جاریة من امرأته زینب الثقفیة واشترطت علیه انه ان استغنی عنها فهی احق بها بثمنها فلقی عمر بن الخطاب فذکر ذالک له فقال ما یعجبنی ان تقربها ولها شرط فرجع عبد الله فردّ قال محمد وبه ناخذ کل شرط کان فی بیع لیس من البیع فیه منفعة للبائع او المشتری او الجاریة فهو یفسد البیع مثل هذا ونحوه وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه

ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابن مسعود رض نے اپنی عورت زینب سے ایک لونڈی خریدی اور زینب نے اس پر شرط کی کہ اگر تو اس سے بے پرواہ ہو جائے اور میں زیادہ ترحق دار ہوں عائلہ اس کے ساتھ مول اس کے بیچنے اگر تجھ کو اس کی حاجت نہ رہے اور اس کو نیچے تو اس کی قیمت دے کر خریدنے کی میں زیادہ حقدار ہوں ابن مسعود رض عمر رض سے ملے اور ان سے یہ قصہ ذکر کیا انہوں نے کہا کہ مجھ کو خوش نہیں لگتا یہ کہ صحبت کرے تو اس سے اور اس کے لئے ہے اس کی شرط یعنی اس واسطے کہ وہ بیع صحیح نہیں اور وہ لونڈی تیرے ملک میں نہیں آتی تو عبد اللہ بن مسعود پھرے اور وہ لونڈی پھیر دی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط بیع میں کی جاوے اور وہ بیع میں سے نہ ہو اور اس میں بائع یا خریدار یا لونڈی کا نفع ہو تو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے یہ ہو بیا اسکی طرح دوسرا مسئلہ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

باب ۳۶ الطلاق والعدة — طلاق اور عدت کا بیان

۴۲۸ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کو سنت کے طور پر

Marfat.com

إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ لِلسُّنَّةِ تَرَكَهَا حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَةً مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً حَتَّى يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کو حیض آئے اور وہ اپنے حیض سے پاک ہو پھر اس کو ایک طلاق دے بدون جماع کے پھر چھوڑ دے اس کو یہاں تک کہ گذر جائے عدت اس کی پھر اگر چاہے تو اس کو تین طلاقیں دے ہر طہر میں ایک طلاق دے یہاں تک کہ اسکو تین طلاقیں دے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَعِيبَ ذَالِكَ عَلَيْهِ فَرَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا فِي طُهْرِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرَى أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي طُهْرِهَا مِنَ الْحَيْضَةِ الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا وَلٰكِنَّهُ يُطَلِّقُهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضَةٍ أُخْرَى ۲۲۹ / ۲

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی پس معیوب سمجھا گیا ان پر طلاق دینا حیض میں تو ابن عمر نے اس سے رجوع کیا یعنی طلاق کو باطل کر کے پھر اس کو بیوی بنایا پھر اس کو طہر میں طلاق دی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ طلاق دے اس کو اس حیض کے طہر میں کہ اسمیں اس کو طلاق دی تھی لیکن جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو اس وقت اسکو طلاق دے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ غُرَّةِ هِلَالٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَطَلَاقُ الْحَامِلِ السُّنَّةُ تَطْلِيقَةٌ وَاحِدَةٌ يُطَلِّقُهَا فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ أَوْ مَتٰى شَاءَ ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا وَكَذَالِكَ بَلَغَنَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَذَالِكَ بَلَغَنَا ذَالِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ۲۵۰ / ۳

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حمل میں طلاق دینی چاہے تو اسکو ہر چاند چڑھنے کے وقت طلاق دے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو امام ابو حنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول میں تو حاملہ کی طلاق بطور سنت کے یہ ہے کہ اس کو ہر چاند کی ابتدا میں ایک طلاق دے یا جب چاہے پھر اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ بچہ جنے اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو حسن بصری اور جابر بن عبداللہ سے اور عبداللہ بن مسعود رض سے

Marfat.com

بَابُ ۱۳۷ مَنْ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ

حاملہ کی طلاق کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُوْلٰى مِنْهَا اِنْ كَانَتْ حُبْلٰى اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ اَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى حَتّٰى تَضَعَ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ زَوْجُ الْمُخْتَلِعَةِ بَعْدَ الْخُلْعِ اَنْ لَّا نَفَقَةَ لَهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۵۵۱ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے طلاق والی اور خلع والی اور ایلا والی عورت کے حق میں کہ اگر حاملہ ہو یا اس کے سوا تو اس کے لئے نفقہ ہے اور گھر رہنے کو یہاں تک کہ بچہ جنے مگر یہ خلع والی کا خاوند خلع کے بعد شرط کر لے کہ اسکو نفقہ نہیں دوں گا تو نفقہ نہیں ملے گا امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ ۱۳۸ طَلَاقِ الْجَارِيَةِ الَّتِيْ لَمْ تَحِضْ وَعِدَّتِهَا

اس لڑکی کے طلاق اور عدت کا بیان جسے ابھی حیض نہ آیا ہو

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ وَهِيَ جَارِيَةٌ لَمْ تَحِضْ فَلْتَعْتَدَّ بِالشُّهُوْرِ فَاِنْ حَاضَتْ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ الشُّهُوْرُ فَاعْتَدَّتْ بِالْحَيْضِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ

۵۵۲ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ چھوٹی لڑکی ہو اسکو حیض نہ آتا ہو تو چاہیئے کہ مہینوں کے ساتھ عدت گذارے اگر اس کو حیض آئے مہینوں کے گزرنے سے پہلے تو مہینوں کے ساتھ عدت نہ بیٹھے بلکہ حیض کے ساتھ عدت گذارے امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

بَابُ ۱۳۹ مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ تَزَوَّجَتْ اِمْرَاَتُهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلَيْهِ

مطلقہ عورت کا کسی اور مرد سے شادی کے بعد زوج اول کے پاس لوٹ آنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ يَسْاَلُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ

۵۵۳ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک ان کے پاس ایک گنوار آیا اس حال میں کہ پوچھتا تھا ان سے حکم ایک مرد کا کہ اس نے اپنی عورت کو طلاق دی ایک طلاق یا دو طلاقیں پھر اس کی عدت

Marfat.com

تَطْلِيقَةً اَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا اَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَاَرَادَ الْاَوَّلُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلٰى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ قَالَ فَقَالَ لِيْ اَجِبْهُ ثُمَّ قَالَ مَا يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثِّنْتَيْنِ وَالثَّلٰثَ قَالَ سَمِعْتَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْهَا شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ فَاسْاَلْهُ قَالَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ فِيْهَا مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَهُوَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا اِذَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

گذر گئی تو اس عورت نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر اس نے اس سے صحبت کی پھر وہ مر گیا یا اُس نے طلاق دی پھر اس کی عدت گذر گئی اور پہلے خاوند نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا تو وہ عورت کتنی طلاقوں سے حلال ہوگی ایک سے یا دو سے یا تین سے عبداللہ بن عتبہ نے مجھ سے کہا کہ اس کو جواب دے انہوں نے کہا کہ ابن عباس اس میں کیا کہتے ہیں تو میں نے اُن سے کہا کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرنا ڈھا دیتا ہے ایک طلاق کو اور دو کو اور تین کو یعنی پھر از سر نو تین طلاق کے بعد حلالہ کی ضرورت پڑے گی اس نے کہا کہ تو نے ابن عمر سے اس میں کوئی چیز سُنی ہے میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا جب تو اس سے ملے تو ان سے پوچھنا میں ابن عمر سے ملا اور میں نے اُن سے پوچھا۔ تو انہوں نے اس میں ابن عباس کی طرح کہا۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو امام ابو حنیفہ لیتے تھے۔ لیکن ہمارے قول میں تو وہ اس چیز پر ہے جو باقی رہے طلاق اس کی سے جبکہ باقی ہو اس کی طلاق سے کوئی چیز یعنے وہ صرف اسی طلاق کا مالک ہے جو تین میں سے باقی ہو جب وہ دے گا تو قابل حلالہ ہوگی اور یہی قول ہے حضرت عمر اور علی اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور عمران بن حصین اور ابی ہریرہ رحمہ اللہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ ۲۵۴/۲
اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ ثُمَّ رَاجَعَهَا فَقَدْ اَهْدَمَ مَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا اسْتَانَفَتْ حَيْضَةً وَاحِدَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرے تو منہدم ہو جاتی ہے وہ چیز کہ گذری ہو اس کی عدت سے اور اگر پھر طلاق دے تو ابتداء سے عدت شروع کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ مِنْ أَيْنَ تَعْتَدُّ

اگر کوئی عورت کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرے تو عورت کس وقت سے عدت میں بیٹھے

۴۵۵ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُرَاجِعْ نُطَلِّقُهَا تَطْلِيْقَةً أُخْرٰى تَعْتَدُّ تُهَا مِنْ أَوَّلِ التَّطْلِيْقَتَيْنِ وَإِنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ ثُمَّ طَلَّقَ تَعْتَدُّ تُهَا عِدَّةً مُؤْتَنِفَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور رجوع نہ کرے پھر اس کو اور طلاق دے یعنی پہلی طلاق کی عدت میں تو عدت اس کی پہلی طلاق سے ہے اور اگر طلاق دے پھر رجوع کرے عدت میں پھر طلاق دے تو عدت اس کی نئے سرے سے ہے یعنی عدت اس کی دوسری طلاق سے شروع ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلٰثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

جماع سے پہلے تین طلاقیں دینے کا بیان

۴۵۶ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلٰثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَمِيْعًا بَانَتْ بِهِنَّ جَمِيْعًا وَكَانَتْ حَرَامًا عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِذَا فَرَّقَ بَانَتْ بِالْأُوْلٰى وَوَقَعَتِ الثَّانِيَةُ عَلٰى غَيْرِ امْرَأَتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقیں اکٹھی دے یعنے کہے کہ میں نے تجھ کو تین طلاق دی تو وہ سب طلاقوں سے بائن ہو جاتی ہے یعنے سب طلاقیں اس پر پڑ جاتی ہیں اور وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور جب جدا جدا ہر طلاق دے تو وہ عورت پہلی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور دوسری طلاق اس عورت پر نافذ ہوگی بلکہ ایسی سمجھی جائیگی جیسے کسی اجنبی عورت کو دیجی امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

Marfat.com

بَابُ ۲۲ مَنْ طَلَّقَ فِي مَرَضِهِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا اَوْ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا

مرض الموت میں قبل جماع یا بعد جماع طلاق دینے کا بیان

۴۵۷/۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ مَرِيْضٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا اَنَّهَا تَرِثُهٗ وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ طَلَاقُهٗ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاِنْ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا فَعَلَيْهَا مِنَ الْعِدَّةِ اَبْعَدُ الْاَجَلَيْنِ مِنْ ثَلٰثِ حِيَضٍ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَ وَمِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا مِنْ يَوْمِ مَاتَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس بیمار کے حق میں کہ اپنی عورت کو طلاق دے پھر عدت گذرنے سے پہلے مرجائے تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی وہ بیوہ عورت کی عدت بیٹھے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اس نے ایسی طلاق دی ہو کہ اس میں رجعت کا مالک ہو اور اگر طلاق بائن ہو تو اس کی عدت بعید تر دونوں مدتوں کی ہے یعنے تین حیض ہے اس دن سے کہ طلاق دی ہو یا چار مہینے اور دس دن ہے اس دن سے کہ مرا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

ف: دونوں مدتوں سے بعید تر مدت کبھی تین حیض ہوتے ہیں اور کبھی چار ماہ دس یوم اس لئے جو عدت زیادہ دنوں کی ہو وہ عدت پوری کرے کیونکہ بعض عورتوں کو ایک حیض دو ماہ میں آتا ہے اس صورت میں تین حیض کی مدت چھ ماہ ہوگی اور وہ چار ماہ دس یوم سے زیادہ ہوگی لہذا حیض کی عدت پوری کریگی ورنہ چار ماہ دس یوم کی حساب سے

۴۵۸/۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا وَهُوَ مَرِيْضٌ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مِيْرَاثَ لَهَا وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو ایک طلاق یا دو یا تین طلاقیں دے اس حال میں کہ بیمار ہو اور اس سے صحبت نہ کی ہو تو اس کو آدھا مہر ملے گا اور نہ اس کے لئے میراث ہے اور نہ اس پر عدت امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۴۵۹/۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ اَنَّهُمَا يَتَوَارَثَانِ مَا كَانَتْ فِيْ عِدَّةٍ وَتَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دے کہا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں جبکہ وہ عورت عدت میں ہو اور بیوہ عورت کی عدت چار مہینے دس دن ابتدا سے شروع کرے اور اگر اس کو صحت میں تین طلاقیں دی

Marfat.com

فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فِي الصِّحَّةِ ثُمَّ مَاتَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثُ حِيَضٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

ہوں پھر وہ مرد مرجائے تو اس کی عدت مطلقہ عورت کی طرح تین حیض ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ إِمْرَأَتَهُ ثَلٰثًا فِي مَرَضٍ فَإِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَرِثَتْ وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ لَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا وَرِثَتْ إِعْتَدَّتْ أَبْعَدَ الْأَجَلَيْنِ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

۴۶۰ / ۴ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو بیماری میں تین طلاقیں دے پھر اگر وہ اسی بیماری سے مرجائے اس کی عدت گذرنے سے پہلے تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی بیوہ کی عدت بیٹھے اور اگر اس کے مرنے سے پہلے اس کی عدت گذرجائے تو وہ اس کی وارث نہیں ہوگی اور نہ اس پر عدت ہے امام محمد رح نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ جب وارث ہو تو دونوں مدتوں سے بعید تر عدت بیٹھے جیسا کہ میں نے بیان کیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَعَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِيْضٌ مَاتَ مِنْ مَرَضِهٖ فَلَا مِيْرَاثَ لَهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلِأَنَّهَا هِيَ الَّتِي طَلَبَتْ ذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

۴۶۱ / ۵ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت اپنے خاوند سے خلع کرے اس حال میں کہ وہ بیمار ہو اور وہ اسی بیماری سے مرجائے تو اس عورت کو میراث نہیں ملیگی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ خود عورت ہی نے اپنے خاوند سے خلع چاہا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ ۱۴۳ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الَّتِي قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ

اس مطلقہ کی عدت جو حیض سے ناامید ہوچکی ہو

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ إِمْرَأَتَهُ قَدْ

۴۶۲ / ۱ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ حیض سے ناامید ہوچکی ہو تو مہینوں کیساتھ

Marfat.com

يَئِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ اِعْتَدَّتْ بِالشُّهُوْرِ فَاِنْ هِيَ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اِحْتَسَبَتْ بِمَا مَضٰى مِنْ حَيْضِهَا الْاَوَّلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

عدت کاٹے اور اگر بعد اس کے اس کو حیض آ جائے تو جو مدت گذری ہو وہ پہلے حیض سے شمار کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۵۴۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَاعْتَدَّتْ شَهْرًا اَوْ شَهْرَيْنِ ثُمَّ حَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ يَئِسَتْ اِسْتَقْبَلَتِ الشُّهُوْرَ وَاِنْ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اِعْتَدَّتْ بِمَا مَضٰى مِنَ الْحَيْضِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ ایک یا دو مہینے عدت کاٹے پھر اس کو ایک یا دو حیض آئے تو جو حیض گذرا ہو اس کے ساتھ عدت بیٹھے یعنے اس کو شمار کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الَّتِيْ قَدِ ارْتَفَعَ حَيْضُهَا

اس مطلقہ کی عدت جس کا حیض رک گیا ہو

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً فَحَاضَتْ حَيْضَةً ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ هٰذِهٖ امْرَاَةٌ حَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِيْرَاثَهَا فَكُلْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ تَعْتَدُّ بِالْحَيْضِ اَبَدًا حَتّٰى تَيْاَسَ مِنَ الْحَيْضِ وَتَعْتَدَّ بِالشُّهُوْرِ وَيَرِثُهَا زَوْجُهَا مَا كَانَتْ فِيْ عِدَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی پھر اس کو ایک حیض آیا پھر اٹھارہ مہینے تک اس کا حیض بند رہا پھر مرگئی پھر کسی نے یہ قصہ عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا اس نے کہا کہ خدا پاک نے اس عورت کی میراث تجھ سے بند کی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہمیشہ حیض کے اعتبار سے عدت کاٹے یہاں تک کہ حیض سے ناامید ہو جب حیض سے ناامید ہو تو مہینوں کے اعتبار سے عدت کاٹے اور اس کا خاوند اس کا وارث ہوگا جب تک کہ عدت میں ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ ۔ بحالت حمل طلاق دی ہوئی عورت کی عدت

۵۴۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ نَسَخَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ منسوخ کیا چھوٹی سورہ نساء نے ہر عدت کو کہ قرآن میں ہے یعنے اس آیت نے کہ جس کے

Marfat.com

كُلِّ عِدَّةٍ فِي الْقُرْآنِ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا طُلِّقَتْ أَوْ مَاتَ زَوْجُهَا فَوَلَدَتْ بَعْدَ ذَالِكَ بِيَوْمٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ مِنْ سَاعَتِهَا وَإِنْ كَانَتْ فِي نِفَاسِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

پیٹ میں بچہ ہے ان کی عدت یہ ہے کہ جنن لیں پیٹ کا بچہ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی عورت طلاق دی جائے یا اس کا خاوند مر جائے اور اس کے بعد ایک دن یا کم و بیش میں بچہ جنے تو اس کی عدت گذر جاتی ہے اور اسی گھڑی سے مردوں کے لئے حلال ہو جاتی ہے اگرچہ وہ اپنے نفاس میں ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَسْقَطَتْ فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا يَكُونُ السِّقْطُ عِنْدَنَا سِقْطًا حَتَّى يَسْتَبِينَ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهِ شَعْرٌ أَوْ ظُفُرٌ أَوْ غَيْرُ ذَالِكَ فَإِذَا وَضَعَتْ شَيْئًا لَمْ يَسْتَبِنْ خَلْقُهُ لَمْ يَنْقَضِ بِهِ الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے پھر کچا بچہ ڈالے تو اس کی عدت گذر جاتی ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور بچہ ہمارے نزدیک قابل اعتبار ہوتا ہے یہاں تک کہ ظاہر ہو کوئی چیز اس کی پیدائش سے بال سے یا ناخن وغیرہ سے اور اگر کوئی چیز جنے کہ اسکی پیدائش ظاہر نہ ہوئی تو اس سے اس کی عدت نہیں گذرتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ مستحاضہ کی عدت کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ قَالَ تَعْتَدُّ بِأَيَّامِ أَقْرَائِهَا قَالَ وَكَذَالِكَ إِذَا اسْتُحِيضَتْ بَعْدَ مَا يُطَلِّقُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اس حال میں کہ اس کو استحاضہ آتا ہو تو اپنے حیض کے دنوں کے ساتھ عدت گذارے اور اسی طرح اگر اس کو طلاق کے بعد استحاضہ آئے تو اس کا بھی یہی حکم ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَعْتَدُّ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا طُلِّقَتْ بِأَيَّامِ أَقْرَائِهَا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب استحاضہ والی کو طلاق ملے تو وہ اپنے حیض کے دنوں کے اعتبار سے عدت کاٹے۔ جیسا

Marfat.com

فَاِذَا فَرَغَتْ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ

عدت سے فارغ ہو تو حلال ہو جاتی ہے مردوں کے واسطے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ فِی الْعِدَّةِ

طلاق کے بعد عدت ہی میں رجوع کر لینے کا بیان

۴۶۹ ۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَتْهُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ فَحِضْتُ حَیْضَتَیْنِ وَدَخَلْتُ فِی الثَّالِثَةِ حَتّٰی انْقَطَعَ دَمِیْ وَدَخَلْتُ مُغْتَسَلِیْ وَوَضَعْتُ ثَوْبِیْ اَتَانِیْ فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ قَبْلَ اَنْ اُفِیْضَ عَلَی الْمَاءِ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قُلْ فِیْهَا فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَرَاہُ اَمْلَكَ بِرَجْعَتِهَا لِاَنَّهَا حَائِضٌ بَعْدُ لَمْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلٰوةُ قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰی ذٰلِكَ فَرَجَعَهَا عَلٰی زَوْجِهَا وَقَالَ ظُرْفٌ الصَّغِیْرُ مَمْلُوْءٌ عِلْمًا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِرَجْعَةِ امْرَاَتِهٖ اَنْ یَغْتَسِلَ مِنْ حَیْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَاِنْ اَخَّرَتِ الْغُسْلَ حَتّٰی یَمْضِیَ وَقْتُ صَلٰوةٍ قَدْ كَانَتْ تَقْدِرُ فِیْهِ عَلَی الْغُسْلِ قَبْلَ اَنْ یَمْضِیَ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الرَّجْعَةُ وَحَلَّتْ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رض کے پاس آئی تو اس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھ کو طلاق دی اور میں دو حیض بیٹھی اور تیسرے میں داخل ہوئی یہاں تک کہ میرا خون بند ہوا۔ اور میں اپنے غسل خانے میں گئی اور میں نے اپنے کپڑے اتار رکھے۔ تو میرا خاوند آیا اور اس نے کہا کہ میں نے تجھ سے رجوع کیا اس سے پہلے کہ میں اپنے بدن پر پانی ڈالوں عمر رض نے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ اس کا حکم بیان کیجئے انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین میری رائے یہ ہے کہ وہ اس کی رجعت کا مالک ہے اس واسطے کہ وہ ابھی حیض میں ہے اس کو نماز پڑھنی درست نہیں ہوئی۔ حضرت عمر رض نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے اس کو اپنے خاوند پر پھیر دیا اور کہا کہ چھوٹا برتن علم سے کیسا بھرا ہوا ہے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد حقدار ہے اپنی عورت کی رجعت کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اپنے تیسرے حیض سے نہائے اور اگر نہانے میں دیر کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت گذر جائے جس میں کہ وہ غسل پر قادر ہے پہلے گذرنے کے تو رجعت قطع ہو جاتی ہے اور اور مردوں کے لئے حلال ہو جاتی ہے اور اس پر نماز واجب ہو جاتی ہے

Marfat.com

لِلرِّجَالِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ — اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ ۱۴۸ مَنْ طَلَّقَ وَرَاجَعَ وَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ

اس مطلقہ عورت کا باب جسے شوہر نے رجوع کر لیا تھا لیکن اُسے خبر نہ تھی اور دوسرے شوہر سے شادی کر لی۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ غَابَ فَاَشْهَدَ عَلٰى رِجْعَتِهَا وَلَمْ يَبْلُغْهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ فَجَاءَ وَقَدْ هُيِّئَتْ لِتُزَفَّ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضؓ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَكَتَبَ اِلٰى عَامِلِهٖ اِنْ اَدْرَكْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنْ وَجَدْتَهٗ وَقَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَاَتُهٗ قَالَ فَوَجَدَهَا لَيْلَةَ الْبِنَاءِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَغَدَا اِلٰى عَامِلِ عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ فَعَلِمَ اَنَّهٗ جَاءَ بِاَمْرٍ بَيِّنٍ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابوکنف نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی پھر وہ غائب ہوا اور اس نے کسی کو اس رجعت پر گواہ کیا اور اُسے خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر ابوکنف آیا اُس وقت اس عورت کے رخصت کی تیاری کی جا رہی تھی تو وہ حضرت عمر کے پاس آیا اور اُن سے یہ حال کہا حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کی طرف لکھا کہ اگر تو اس کو اس حال میں پائے کہ اس نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو پہلا خاوند اس کا زیادہ حقدار ہے اور اگر تو اس کو پائے اس حال میں کہ وہ اس سے صحبت کر چکا ہو تو وہ اسی کی عورت ہے کہا کہ اُس نے اس کو بنا کی رات میں پایا یعنی جس رات میں کہ دلہن خاوند کے گھر بھیجی جاتی ہے دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کی اور صبح کو وہ عمرؓ کے عامل کی طرف گیا اور اس کو خبر دی۔ سو اُس نے معلوم کیا کہ وہ امر ظاہر میں لایا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ ثُمَّ اَشْهَدَ عَلٰى رِجْعَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ کہتے تھے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے پھر عدت گذرنے سے پہلے اس کی رجعت پر گواہ کرے اور اس کو اس کی خبر نہ دی یہاں تک کہ اس کی عدت گذر جائے اور دوسرے خاوند سے نکاح

Marfat.com

عِدَّتَهَا وَلَمْ يَعْلَمْهَا ذَالِكَ
حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَتَزَوَّجَتْ
فَاِنَّهُ يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ
زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَلَهَا
الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ
مِنْ فَرْجِهَا وَهِيَ
امْرَاَةُ الْاَوَّلِ تُرَدُّ اِلَيْهِ
وَلَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ
عِدَّتُهَا مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِقَوْلِ عَلِيٍّ نَاخُذُ وَهُوَ
اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنَ الْقَوْلِ
الْاَوَّلِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کرے تو اس صورت میں اس کے اور دوسرے خاوند
کے درمیان جدائی کی جائے اور اس کے لئے مہر ہے
بسبب اُس چیز کے کہ حلال سمجھا اس کی شرمگاہ کو
اور وہ پہلے خاوند کی عورت ہے اس کی طرف پھیری
جائے اور وہ اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک
کہ دوسرے خاوند کی عدت گذر جائے امام محمدؒ
نے کہا کہ حضرت علی کے قول کو ہم لیتے ہیں۔ اور
وہ ہمارے نزدیک بہت پسند ہے پہلے قول
سے یعنی عمر کے قول سے کہ اس میں وہ عورت
صحبت کے بعد پہلے خاوند کو نہیں ملتی۔ اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ وہ ہر حال میں پہلے
خاوند کی عورت ہے۔ خواہ دوسرے نے اس
سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلٰثًا اَوْ طَلَّقَ وَاحِدَةً وَهُوَ يُرِيْدُ ثَلٰثًا

تین طلاق دے یا ایک طلاق دے کر تین کی نیت کرلے

۵۴۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ
عَطَاءٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ
فَقَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ ثَلٰثًا قَالَ يَذْهَبُ
اَحَدُكُمْ فَيَتَلَطَّخُ بِالْاٰثَامِ ثُمَّ يَاْتِيْ
عِنْدَنَا اِذْهَبْ اَنْتَ عَصَيْتَ رَبَّكَ فَقَدْ
حَرُمَتْ عَلَيْكَ امْرَاَتُكَ لَا تَحِلُّ
لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ وَقَوْلُ الْعَامَّةِ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ

ترجمہ عطا سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن
عباس رضؓ کے پاس آیا اُس نے کہا کہ میں
نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی ہیں یعنے
اس کا کیا حکم ہے اس نے ابن عباس سے کہا
کہ تم میں سے کوئی شخص جاتا ہے اور گندگی
سے آلودہ ہوتا ہے پھر ہمارے پاس آتا ہے۔
چلا جا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ اور
حرام ہوئی تجھ پر تیری عورت نہیں حلال ہے
تجھ کو یہاں تک ایک دوسرے خاوند سے
سے نکاح کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۵۴۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الَّذِيْ يُطَلِّقُ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق
میں کہ ایک طلاق دے اور اس کی نیت تین

وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِي ثَلٰثًا يُطَلِّقُ ثَلٰثًا وَهُوَ يَنْوِي وَاحِدَةً قَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَتْ نِيَّتُهُ بِشَيْءٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِثَلٰثٍ كَانَتْ ثَلٰثًا وَلَيْسَتْ نِيَّتُهُ بِشَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

طلاق کی ہو یا تین طلاق دے اور اس کی نیت ایک کی ہو ابراہیم نے کہا اگر زبان سے ایک طلاق کہے تو وہ ایک ہی ہوگی اور اس کی نیت کوئی چیز نہیں اور اگر زبان سے تین کہے تو تین ہی واقع ہوں گی اور اس کی نیت کچھ چیز نہیں یعنی مدار زبان پر ہے نیت کا کچھ اعتبار نہیں۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

بَابُ ۱۵۰ الرَّجْعَةِ فِی الطَّلَاقِ — طلاق میں رجوع کرنے کا بیان

۴۷۴ / ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فِيْهِ فَلَهَا اَنْ تَشَوَّفَ رَجَاءَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا وَاِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَشَوَّفَ وَلَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَتَتَّقِي الْكُحْلَ وَالطِّيْبَ اِلَّا مِنْ اَذًى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق رجعی دے کہ اس میں رجوع کا مالک ہو تو جائز ہے عورت کو کہ زینت کرے اس امید میں کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر اس میں رجعت کا مالک نہ ہو یعنے طلاق بائن ہو یا اس کا خاوند مر گیا ہو تو نہیں جائز ہے عورت کو یہ کہ زینت کرے اور کسم کے رنگ کا کپڑا نہ پہنے اور سرمہ اور خوشبو سے بچے مگر بیماری سے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۴۷۵ / ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا لَمَسَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ مِنْ شَهْوَةٍ فِيْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ وَاِذَا قَبَّلَهَا فِيْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت کو عدت میں شہوت سے ہاتھ لگاوے تو یہ رجوع ہے اور جب اس کو عدت میں چومے تو یہ بھی رجوع ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ ۱۵۱ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْاَمَةَ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ

لونڈی کو طلاق رجعی دینے کا بیان

۴۷۶ / ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد لونڈی کو طلاق دے جس میں کہ

Marfat.com

الْاَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَ اِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

رجعت کا مالک ہو پھر وہ آزاد کی جائے تو اس کی عدت آزاد عورت کی عدت ہے اور اگر خاوند رجعت کا مالک نہ ہو تو اس کی عدت لونڈی کی عدت ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الْخُلْعِ ١٥٢

خلع کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ طَلَاقٍ اُخِذَ عَلَيْهِ جُعْلٌ فَهُوَ بَائِنٌ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ٤٥٧/١

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس طلاق پر کچھ مال لیا جائے وہ طلاق بائن ہے اس میں رجعت کا مالک نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

ف اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق بائن ہے

بَابُ الْعِنِّيْنِ ١٥٣

عنین کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعِنِّيْنِ اِذَا فُرِّقَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اِمْرَاَتِهٖ اَنَّهَا تَطْلِيْقَةٌ بَائِنٌ ٤٥٨

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عنین کے حق میں جبکہ جدائی کی جائے اس کی عورت کے درمیان تو وہ طلاق بائن ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اِمْرَاَةً اَتَتْهُ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ زَوْجَهَا لَا يَصِلُ اِلَيْهَا فَاَجَّلَهٗ حَوْلًا فَلَمَّا انْقَضَى الْحَوْلُ وَلَمْ يَصِلْ اِلَيْهَا خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عُمَرُ وَجَعَلَهَا تَطْلِيْقَةً بَائِنًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ٤٥٩/٢

ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمر کے پاس آئی اور ان کو خبر دی کہ اس کا خاوند اس سے صحبت نہیں کرسکتا تو عمر رض نے اس کو ایک سال مہلت دی کہ وہ اس میں اپنا علاج کرائے اور جب سال گذر گیا اور وہ اس سے صحبت نہ کرسکا تو حضرت عمر رض نے اس عورت کو اختیار دیا اس نے اپنے تئیں اختیار کیا اور حضرت عمر رض نے ان کے درمیان جدائی کی اور اس کو طلاق بائن گردانا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں، اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو نامرد ہو اور اپنی عورت سے صحبت نہ کرسکے اس کو ایک سال مہلت دی جائے کہ وہ اس میں اپنا علاج کرائے پھر اگر سال تک اچھا نہ ہو

Marfat.com

تو اُن کے درمیان جدائی کی جائے اور عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے

بَابُ ۱۵۴ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَجْحَدُ
طلاق دے کر انکار کرنے کا بیان

۴۸۰ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ اِمْرَاَةٍ سَمِعَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلٰثًا قَالَ تُخَاصِمُهٗ فَاِنْ هُوَ حَلَفَ مَا فَعَلَ اِفْتَدَتْ بِمَالِهَا فَاِنْ لَمْ يَقْبَلْ بِمَالِهَا هَرَبَتْ فَاِنْ قَدَرَ عَلَيْهَا لَمْ تَاْتِهٖ اِلَّا مَغْضُوْبَةً مَقْهُوْرَةً وَتَسْتَغْفِرُ وَلَا تَشَوَّفُ وَلَا تَطَيَّبُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس عورت کے حق میں جو سُنے کہ اس کے خاوند نے اس کو تین طلاقیں دیں ابراہیم نے کہا کہ وہ عورت اس سے جھگڑے اگر وہ مرد قسم کھائے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اپنا مال بدلا دے کر چھوٹے اگر مرد مال لینے سے انکار کرے تو وہ عورت بھاگ جائے اگر وہ مرد اس پر قادر ہو تو وہ عورت نہ آئے۔ مگر یہ کہ مغلوب اور جبر کی گئی اور استغفار کرے اور نہ زینت کرے اور نہ خوشبو ملے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق دے کر انکار کرے تو وہ طلاق باطل نہیں ہوتی اور اس سے وہ عورت اس پر حلال نہیں ہوتی۔

بَابُ ۱۵۵ مَنْ طَلَّقَ لَاعِبًا مذاق کے طور پر طلاق دینے کا بیان

۴۸۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ قَالَ لَعِبُ النِّكَاحِ وَجِدُّهٗ سَوَاءٌ كَمَا اَنَّ لَعِبَ الطَّلَاقِ وَجِدَّهٗ سَوَاءٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَرْبَعٌ جِدٌّ هُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ وَالْعَتَاقُ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ نے کہا نکاح میں کھیل اور قصد دونو برابر ہیں جیسے کہ طلاق میں کھیل اور اس کا قصد برابر ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ چار چیزیں ہیں کہ ان کا قصد کرنا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے ایک طلاق دوسری نکاح تیسری رجعت چوتھی آزاد کرنا

ف یعنے خواہ اُن کے معنے مراد رکھے یا نہ رکھے واقع ہو جاتی ہیں پس اگر ہنسی ہنسی میں مرد اور عورت کے درمیان نکاح ہو جائے تو نکاح درست ہو جاتا ہے بشرطیکہ ایجاب قبول کو دو شخص سننے والے موجود ہوں۔ اسی طرح

Marfat.com

طلاق ہنسی سے واقع ہو جاتی ہے اسیطرح رجوع بھی ہنسی سے ثابت ہو جاتا ہے بخلاف بیع وشراء وغیرہ کے کہ وہ ہنسی سے لازم نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کھیل سے طلاق دے تو طلاق پڑجاتی ہے اگرچہ دل میں اس کا قصد نہ ہو لیکن طلاق ورجعت واعتاق میں. گواہوں کا موجود ہونا ضروری نہیں بخلاف نکاح کے۔

بَابُ الطَّلَاقِ الْبَتَّةِ ۱۵۶ طلاق بتہ کا بیان

۴۸۲ / ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ وَالْبَائِنِ وَالْبَتَّةِ اِنْ نَوٰى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوٰى وَاِنْ نَوٰى ثَلٰثًا فَثَلٰثٌ وَاِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَهُوَ خَاطِبٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْوِ طَلَاقًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ خلیہ اور بریہ اور بائن اور بتہ کے حق میں اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ طلاق ہو گی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہو گی۔ اور وہ پیغام دینے والا ہے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو کچھ چیز نہ ہو گی یعنے کوئی طلاق نہ پڑے گی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق بتہ دیوے یعنی کہے کہ میں نے تجھ کو بتہ کیا اور اس سے طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جائے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی۔

۴۸۳ / ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ ابْتُلِيَ بِهَا وَهُوَ اَمِيْرُ الْكُوْفَةِ فَاَرْسَلَ اِلٰى شُرَيْحٍ وَقَالَ قُلْ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ فَقَالَ قَالَ فِيْهَا عُمَرُ وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَمْلَكُ بِهَا وَقَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ هِيَ ثَلٰثٌ قَالَ قُلْ فِيْهَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَالَا فِيْهَا قَالَ اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا قُلْتَ فِيْهَا قَالَ شُرَيْحٌ اَرٰى قَوْلَهٗ اَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقًا قَدْ خَرَجَ وَاَرٰى قَوْلَهٗ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عروہ بن مغیرہ مبتلا کیا گیا ساتھ اس کے یعنے اس نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دی اور وہ کوفے کا حاکم تھا تو اس نے ایک آدمی شریح کی طرف بھیجا اور کہا کہ اس مرد کا حکم بتلا جو اپنی عورت سے کہے اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ یعنے تجھ کو بتہ طلاق ہے، تو شریح نے کہا کہ حضرت عمر رض نے اس میں کہا کہ وہ ایک طلاق ہے اور وہ اس میں رجعت کا مالک ہے اور شریح نے کہا کہ حضرت علی نے کہا کہ وہ تین طلاقیں ہیں عروہ نے کہا کہ تو بھی اس میں کچھ کہہ یعنے تیرے نزدیک اس کا کیا حکم ہے شریح نے کہا کہ شیخین اس کا حکم کہہ چکے ہیں عروہ نے کہا کہ میں تجھ کو قسم دیتا ہوں مگر یہ کہ تو اس میں اپنی

اَلْبَتَّۃَ بِدْعَۃٌ تَقِفُ عِنْدَ بِدْعَۃٍ فَاِنْ نَوَی ثَلٰثًا فَثَلٰثٌ وَاِنْ نَوَی وَاحِدَۃً فَوَاحِدَۃٌ بَائِنٌ وَھُوَ خَاطِبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

رائے بیان کرے شریح نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ اس کے قول انت طالق میں ایک طلاق پڑتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کا بتہ کہنا بدعت ہے تو بدعت کے نزدیک ٹھہر جا یعنے اس سے دریافت کر کہ اگر اس نے تین طلاق کی نیت کی ہے تو تین پڑینگی اور اگر ایک کی نیت کی تو ایک بائن پڑے گی اور وہ نکاح کا پیغام کرنیوالا ہے یعنے اس کو عورت سے نکاح کرنا درست ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

ف اس سے بھی معلوم ہوا کہ اگر طلاق بتہ میں طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی۔

بَابُ ۱۵۷ مَنْ کَتَبَ بِطَلَاقِ اِمْرَأَتِہٖ
لکھ کر طلاق دینے کا بیان

۴۸۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا کَتَبَ اِلَیْھَا زَوْجُھَا بِطَلَاقِھَا وَھُوَ یَنْوِی الطَّلَاقَ فَھِیَ طَالِقٌ حِیْنَ کَتَبَہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ کَانَ کَتَبَ اِلَیْھَا اِذَا جَاءَکِ کِتَابِیْ ھٰذَا فَاَنْتِ طَالِقٌ لَمْ یُطَلَّقْ حَتّٰی یَاْتِیَھَا الْکِتَابُ وَاِنْ کَانَ کَتَبَ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَھِیَ طَالِقٌ حِیْنَ کَتَبَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کی طرف طلاق لکھے۔ اور اس کی طلاق کی نیت ہو تو اس کو طلاق پڑجاتی ہے جس وقت کہ طلاق لکھے امام محمد رح نے کہا کہ اگر اس کی طرف لکھے کہ جب میرا یہ خط تجھ کو پہنچے تو تجھ کو طلاق ہے تو نہیں طلاق پڑتی یہاں تک کہ وہ خط اس کے پاس پہنچے اور اگر یہ خط لکھے۔ اور اگر یہ لکھے کہ تجھے طلاق ہے، تو جس وقت لکھے اسی وقت سے طلاق پڑجاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۴۸۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَکْتُبُ اِلٰی اِمْرَأَتِہٖ اِذَا جَاءَکِ کِتَابِیْ ھٰذَا فَاَنْتِ طَالِقٌ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت کو لکھے کہ جب تجھ کو میرا یہ خط پہنچے تو تو طلاق والی ہے ابراہیم نے کہا کہ اگر وہ خط اس کے پاس پہنچے تو جس دن اس کو

Marfat.com

قَالَ فَإِنْ أَتَاهَا الْكِتَابُ فَهِيَ طَالِقٌ يَوْمًا يَأْتِيهَا وَإِنْ ضَاعَ الْكِتَابُ أَوْ مُحِيَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَإِنْ كَتَبَ أَمَّا بَعْدُ فَأَنْتِ طَالِقٌ فَإِنَّ الطَّلَاقَ يَوْمَ كَتَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

وہ خط پہنچے اس دن اس کو طلاق پڑے گی اور اگر وہ خط راہ میں ضائع ہوجائے یا لکھ کر مٹایا جائے تو اس سے کوئی طلاق نہیں پڑتی اور اگر یہ خط لکھے کہ اَمّا بعد حال تو یہ ہے کہ طلاق والی ہے تو جس دن لکھی اسی دن سے پڑ جائے گی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

بَابُ طَلَاقِ الْمُبَرْسِمِ وَالنَّشْوَانِ وَالنَّائِمِ

بیہوشی نیند اور مستی کی حالت میں طلاق کا بیان

ح ۴۸۶ / ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ طَلَاقُ الْمُبَرْسِمِ بِشَيْءٍ حَتّٰى يُفِيقَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ لَا يَعْقِلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مبرسم کی طلاق کچھ نہیں یہاں تک کہ ہوش میں آئے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں، کہ اگر برسام والا ہے (ایک مشہور بیماری ہے) اپنی عورت کو طلاق دے تو طلاق نہیں پڑتی جبکہ عقل نہ رکھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ح ۴۸۷ / ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ طَلَاقُ النَّشْوَانِ جَائِزٌ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والی کی طلاق جائز ہے یعنی اگر نشے والا اپنی عورت کو طلاق دے، تو طلاق پڑ جاتی ہے۔

ح ۴۸۸ / ۳ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ طَلَاقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ شریح قاضی نے کہا کہ نشے والی کی طلاق جائز ہے۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نشے والے کی طلاق پڑ جاتی ہے

ح ۴۸۹ / ۴ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَيْسَ طَلَاقُ النَّائِمِ بِشَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سونیوالی کی طلاق کچھ نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کوئی اپنی عورت کو نیند میں طلاق دے تو اس سے طلاق نہیں پڑتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

Marfat.com

۴۹۰
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي السَّكْرَانِ عِتْقُهٗ وَطَلَاقُهٗ وَبَيْعُهٗ جَائِزٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والی کی طلاق اور بیع اور عتق درست ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نشے والے کی طلاق پڑ جاتی ہے اور اس کا بیچنا اور آزاد کرنا درست ہے اور جاری ہوتا ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ ۵۹ مَنْ اَجْبَرَهُ السُّلْطَانُ عَلٰى طَلَاقٍ اَوْ عِتَاقٍ

بادشاہ کے دباؤ سے طلاق یا آزاد کر دینے کا بیان

۴۹۱
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُجْبِرُ السُّلْطَانُ عَلَى الطَّلَاقِ اَوِ الْعِتَاقِ فَيُطَلِّقُ اَوْ يُعْتِقُ وَهُوَ كَارِهٌ قَالَ هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَابْتَلَاهُ بِمَا هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ يَقَعُ كَيْفَ مَا كَانَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر بادشاہ کسی کو طلاق یا عتاق پر جبر کرے اور وہ طلاق دے یا آزاد کرے اس حال میں کہ وہ اس سے ناخوش ہو تو اس پر جائز ہے اور اگر اللہ چاہے تو مبتلا کرے اس جبر کے ساتھ کہ اس سے زیادہ سخت ہو اور کہا کہ ہر طرح سے طلاق واقع ہو گی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی سے جبراً طلاق دلائی جائے تو طلاق پڑ جاتی ہے اور یہی حکم ہے عتاق کا اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہیں مکرہ کی طلاق جائز نہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ اس کی طلاق جائز ہے اور جو حدیثیں کہ عدم جواز میں آئی ہیں وہ محمول ہے حالت کفر پر۔

بَابُ ۶۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ الطَّلَاقِ مکروہ طلاق کا بیان

۴۹۲
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا قَالَ يُطَلِّقُ الرَّجُلُ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى اِذَا حَاضَتْ ثَلٰثَ حِيَضٍ قَبْلَ اَنْ تَفْرُغَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ مت روکو ان کے ستانے کو ابراہیم نے کہا کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے پھر اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ جب تین حیض گذار چکے پہلے اس سے کہ فارغ ہو تیسرے سے تو پھر اس کو کہے کہ میں نے تجھ سے رجوع

Marfat.com

مِنَ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهَا قَدْ رَاجَعْتُكِ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ بِهَا حَتّٰى يَحْبِسَهَا تِسْعَ حِيَضٍ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لِلرِّجَالِ فَهٰذَا الضِّرَارُ قَالَ مُحَمَّدٌ لَسْنَا نَرٰى لَهٗ اَنْ يَّصْنَعَ هٰذَا اَوْ اَنْ يُّطَوِّلَ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ ؕ

کیا پھر اسی طرح اس کے ساتھ کرے یہاں تک کہ اس کو نو حیض تک بند رکھے پہلے اس کے کہ حلال ہو مردوں کے واسطے پس یہ ضرر ہے امام محمد رح نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ اس طرح نہ کرے کہ اس کی عدت دراز کرے

۵۹۳ ح ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا اَحَلَّ اللّٰهُ اَبْغَضَ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الطَّلَاقِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک طلاق سے مبغوض کوئی چیز نہیں

ف اس سے معلوم ہوا کہ بے عذر طلاق نہ دے کہ وہ خدا کے نزدیک مبغوض تر ہے سب حلال چیزوں سے۔

بَابُ مَنْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ فَهِيَ طَالِقٌ

اگر کوئی مرد کہے کہ اگر میں فلانی عورت سے نکاح کروں تو وہ طلاق والی ہے تو اس کا کیا حکم ہے

۵۹۴ ح ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَعَامِرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ قَالَ لِامْرَاَةٍ ذُكِرَتْ لَهٗ اِنْ تَزَوَّجْتُهَا فَهِيَ طَالِقٌ فَلَمْ يَرَ الْاَسْوَدُ ذٰلِكَ شَيْئًا وَسُئِلَ اَهْلُ الْحِجَازِ فَلَمْ يَرَوْا ذٰلِكَ شَيْئًا فَتَزَوَّجَهَا وَدَخَلَ بِهَا وَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّخْبِرَهَا اَنَّهَا اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض نَاْخُذُ وَنَرٰى لَهَا صَدَاقًا نِصْفَ صَدَاقِ الَّذِيْ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَصَدَاقُ مِثْلِهَا بِدُخُوْلِهٖ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم اور عامر سے روایت ہے کہ اسود بن یزید نے اس عورت کے متعلق کہا جس سے کسی شخص نے کہا ہو۔ کہ اگر میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے تو اسود نے اس میں کوئی چیز نہ دیکھی اور اہل حجاز سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بھی کہا کہ اس میں کوئی طلاق نہیں پڑتی اسود نے اس سے نکاح کیا اور اس سے صحبت کی کسی نے یہ حال عبداللہ بن مسعود سے کہا تو انہوں نے کہا کہ اس عورت کو خبر کر دے کہ وہ اپنی جان کی مالک ہے امام محمد رح نے کہا کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو آدھا مہر ملیگا اس مہر سے کہ اس نے اس پر نکاح کیا اور نیز اس کو مہر مثل ملیگا صحبت کرنیکے بدلے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

Marfat.com

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کسی عورت کو کہے کہ اگر میں اس سے نکاح کر دوں تو اس کو طلاق ہے اور پھر اس سے نکاح کرے تو نکاح کے بعد اس کو طلاق پڑ جائے گی۔ اور آدھ مہر اس کو دینا آپڑے گا۔ اور مہر مثل وہ ہے جو عورت کی بہنوں اور پھوپھیوں وغیرہ کا مہر ہو۔

بَابُ ۱۶۲ النَّصْرَانِيِّ وَالْيَهُوْدِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ يُطَلِّقُوْنَ نِسَاءَهُمْ
نصرانی یا یہودی یا مجوسی کا اپنی بیوی کو طلاق دینے کا بیان

۴۹۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ يُطَلِّقُوْنَ نِسَاءَهُمْ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ قَالَ هُمْ عَلٰى طَلَاقِهِمْ لَمْ يَزِدْهُمُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے نصرانی اور یہودی اور مجوسی کے حق میں کہ اپنی عورتوں کو طلاق دیں پھر اسلام لائیں ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنی طلاق پر ہیں نہیں زیادہ کرتا ان کو اسلام مگر مضبوطی یعنے اسلام لانے سے وہ طلاق باطل نہیں ہوتی بلکہ بدستور قائم رہتی ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ ۱۶۳ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا مطلقہ اور بیوہ کی عدت کا بیان

۴۹۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ نَقَلَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيٍّ اِمْرَاَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ مِنْ وَفَاتِ زَوْجِهَا عُمَرَ لِاَنَّهَا كَانَتْ فِيْ دَارِ الْاِمَارَةِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی بیٹی ام کلثوم یعنے حضرت عمرؓ کی بی بی کو منتقل کیا اور وہ اپنے خاوند عمرؓ کی وفات کی عدت میں تھیں اس واسطے کہ وہ امارت کے گھر میں تھیں

۴۹۷ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةُ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بیوہ عورت اس دن سے عدت بیٹھے جس دن سے اس کا خاوند مرا اور طلاق والی اس دن سے عدت میں بیٹھے جس دن سے خاوند نے اس کو طلاق دی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ عورت کی عدت اس دن سے شروع ہوتی ہے جس دن سے اس کا خاوند مرے یا طلاق دے

Marfat.com

۴۹۸/۳ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم ان المتوفى عنها زوجها لا تخرج من منزلها الا في حق لا بد منه ولكن لا تبيت دون منزلها فان عبد الله بن مسعود رضه ردهن من النجف حجاجا في العدة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس عورت کا خاوند مر جائے وہ اپنے گھر سے نہ نکلے مگر ضرورت کے لئے کہ اس سے کوئی چارہ نہ ہو لیکن اپنے گھر کے سوائے اور جگہ رات نہ کاٹے اس واسطے کہ عبداللہ بن مسعود رضہ نے واپس کیا عورتوں کو نجف سے کہ عدت میں حج کو نکلی تھیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو عدت کے دنوں میں اپنے گھر سے باہر نکلنا درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۹۹/۴ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان المطلقة لا تخرج من بيتها في حق ولا باطل حتى تنقضي عدتها وان المتوفى عنها زوجها تخرج في حق الذي لا بد منه ولكن لا تبيتن دون منزلها قال محمد وبه ناخذ لان المطلقة نفقتها واجبة على زوجها فليست تحتاج الى الخروج واما المتوفى عنها زوجها فلا نفقة لها فلا بد لها من الخروج تطلب من فضل الله ولا تبيت غير بيتها وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ طلاق والی عورت میں اپنے گھر سے نہ نکلے نہ جائز کام کے لئے اور نہ باطل کام کے لئے یہاں تک کہ اس کی عدت گذر جائے اور مرے خاوند والی نکلے ایسے کام میں کہ اس سے کوئی چارہ نہ ہو لیکن اپنے گھر کے سوا اور کسی جگہ رات نہ کاٹے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ طلاق والی کا خرچ اس کے خاوند پر واجب ہے اس کو باہر نکلنے کی حاجت نہیں اور مرے خاوند والی تو اس کے لئے اس کے خاوند پر نفقہ نہیں اس لئے اس کو باہر نکلنا ضرور ہے کہ خدا فضل چاہے اور اپنے گھر کے سوا اور کسی جگہ رات نہ کاٹے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب ۱۶۴ الاستثناء في الطلاق — طلاق میں انشاء اللہ کہنے کا بیان

۵۰۰/۱ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم في رجل قال لامرأته انت طالق ثلثا ان شاء الله قال ليس بشيء ولا يقع عليها الطلاق قال محمد وبه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہے کہ تجھ کو تین طلاق ہے اگر اللہ چاہے اور ابراہیم نے کہا کہ یہ کہنا اس کا کچھ چیز نہیں اور نہ اس پر طلاق نہیں پڑتی۔

Marfat.com

نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح — امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق کے ساتھ انشاء اللہ کہے تو اس سے طلاق نہیں پڑتی

بَابُ ۱۶۵ الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اِعْتَدِّیْ

اگر کوئی مرد اپنی عورت کو کہے کہ عدت گذار تو اس سے طلاق پڑتی ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا قَالَ اِعْتَدِّیْ فَهِیَ تَطْلِیْقَةٌ یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ اِذَا نَوٰی طَلَاقًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

٥١١ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کہے عدت گذار تو وہ ایک طلاق ہے۔ اور اس میں رجعت کا مالک ہے جبکہ طلاق کی نیت کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ اَبِی الْهَیْثَمِ یَرْفَعُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِسَوْدَةَ اِعْتَدِّیْ فَجَعَلَهَا تَطْلِیْقَةً یَمْلِكُهَا فَجَلَسَتْ عَلٰی طَرِیْقِهٖ یَوْمًا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاجِعْنِیْ فَوَاللّٰهِ مَا اَقُوْلُ هٰذَا حِرْصًا مِنِّیْ عَلَی الرِّجَالِ وَلٰكِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُحْشَرَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَعَ اَزْوَاجِكَ فَاجْعَلْ یَوْمِیْ مِنْكَ لِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَاَرْجَعَهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ اِذَا طَابَتْ نَفْسُ الْمَرْاَةِ اَنْ تُقِیْمَ مَعَ زَوْجِهَا عَلٰی اَنْ لَّا یَقْسِمَ لَهَا فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَهَا اَنْ تَرْجِعَ عَنْ ذٰلِكَ اِذَا بَدَا لَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

٥١٢ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت نے سودہ سے فرمایا کہ عدت گذار تو آپ نے اس کو ایک طلاق گردانا کہ اس میں رجعت کی مالک تھے وہ ایک دن آپ کی راہ میں بیٹھیں اور عرض کی کہ یا حضرت مجھ سے رجوع کیجئے۔ قسم ہے خدا کی میں یہ بات اس واسطے نہیں کہتی کہ مجھ کو مردوں کی خواہش ہے۔ لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بیبیوں میں میرا حشر ہو اور اپنا دن آپ کی بعض بیبیوں کو دے دیتی ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے رجوع کیا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب عورت راضی ہو کہ اپنے خاوند کے ساتھ رہے اس شرط پر کہ اس کے لئے باری نہ بانٹے تو یہ جائز ہے اور جائز ہے اس کو رجوع کرنا اس شرط سے جب کہ ظاہر ہو واسطے اس کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو کہے کہ تو عدت گذار تو اس سے طلاق رجعی پڑتی ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ اُمِّ الْوَلَدِ یَمُوْتُ

٥١٣ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ام ولد کے حق میں کہ اس کا مالک مر جائے کہا کہ اگر اس کو حیض آتا ہو

Marfat.com

عَنْهَا سَيِّدُهَا قَالَ اِنْ كَانَتْ تَحِيْضُ
ثَلٰثُ حِيَضٍ وَاِنْ كَانَتْ لَا تَحِيْضُ فَثَلٰثَةُ
اَشْهُرٍ كَذٰلِكَ اِذَا اَعْتَقَهَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
۵۰۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِي السِّقْطِ مِنَ الْاَمَةِ لِلسَّيِّدِ
اُمَّةُ قَالَ مَا كَانَ لَا يَسْتَبِيْنُ لَهُ
اُصْبُعٌ اَوْ عَيْنٌ اَوْ فَمٌ اَنَّهَا
لَا تَعْتِقُ وَلَا تَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا اسْتَبَانَ شَيْءٌ
مِّنْ خَلْقِهٖ كَانَتْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ وَاِذَا
لَمْ يَسْتَبِنْ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهٖ لَمْ تَكُنْ بِهٖ
اُمَّ وَلَدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

تو تین حیض عدت گذارے اور اگر اس کو حیض نہ آتا
ہو تو تین مہینے عدت میں بیٹھے اور اسی طرح جب
اس کو آزاد کرے تو اس وقت بھی اسی طور سے
عدت گذارے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کسی لونڈی
کے پیٹ سے اس کے مالک کا کچا بچہ گرے۔ تو
جب تک کہ نہ ظاہر ہو انگلی اس کی یا آنکھ اس
کی یا منہ اس کا تب تک وہ آزاد نہیں ہوتی اور
اس سے ام ولد نہیں بن سکتی **امام محمد** رح نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اس کی پیدائش
سے کوئی چیز ظاہر ہو تو اس سے وہ ام ولد ہو
جاتی ہے اور جب اس کی پیدائش سے کوئی
کوئی چیز ظاہر نہ ہو تو اس سے ام ولد نہیں ہوتی
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۱۶۶ بَابُ نَفَقَةِ الَّتِيْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا غیر مدخولہ کے نفقہ کا بیان

۵۰۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ
الْمَرْاَةَ فَلَا يَبْنِيْ بِهَا قَالَ اِنْ كَانَ
الْحَبْسُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَعَلَيْهِ
النَّفَقَةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ الْمَرْاَةِ
فَلَا نَفَقَةَ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَتْ صَغِيْرَةً
لَا يُجَامَعُ مِثْلُهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَ
اِنْ كَانَتْ كَبِيْرَةً وَالزَّوْجُ
صَغِيْرٌ لَا يُجَامِعُ مِثْلُهُ فَلَهَا
النَّفَقَةُ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق
میں کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اس
سے صحبت نہ کرے ابراہیم نے کہا کہ اگر مرد کی
طرف سے رکاوٹ ہو تو واجب ہے مرد پر خرچ
اس کا اور اگر عورت کی طرف سے رکاوٹ ہو تو
اس کے لئے نفقہ نہیں **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں کہ جب عورت چھوٹی ہو کہ اس
جیسے سے صحبت نہ کی جاتی ہو تو اس کے لئے
نفقہ نہیں اور اگر عورت بڑی ہو اور خاوند چھوٹا
ہو کہ جماع نہ کرتا ہو تو واجب ہے اس پر نفقہ
اس کا اس کے مال میں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

Marfat.com

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر مرد عورت سے جماع نہ کرسکے تو اس کا خرچ اس پر واجب ہے کہ یہ بندش خاوند کی طرف سے ہے عورت کی طرف سے کچھ قصور نہیں۔

باب ۱۶۷ المختلعة خلع والی عورت کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن الھیثم بن ابی الھیثم عن عمر بن الخطاب قال لو اختلعت بعقاص شعرھا جاز ذلك قال محمد وبه ناخذ ما اختلعت به من شیء ولو اختلعت بمالھا کله جاز ذلك فی القضاء قال محمد وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة

۵۰۶ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر عورت اپنے بالوں کے جوڑے سے خلع کرے تو یہ بھی درست ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جس چیز سے خلع کرے درست ہے۔ اور اگر اپنے سب مال سے خلع کرے تو قضا میں بھی درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم قال اذا کان الظلم من قبل المرأة فقد حلت لك الفدیة وان کان المجیء من قبل الرجل فلا تحل له الفدیة قال محمد وبه ناخذ ولا نحب له ان یزداد علی ما اعطاھا شیئا وان فعل فھو جائز فی القضاء

۵۰۷ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ظلم عورت کی طرف سے ہو تو تجھ کو بدلا لینا حلال ہے اور اگر ظلم مرد کی طرف سے ہو تو اس کو بدلا لینا حلال نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں واجب ہے مرد کو زیادہ لینی کوئی چیز اس سے کہ عورت کو دی ہو اور اگر اپنے دیئے ہوئے سے کوئی چیز زیادہ لے تو قضا میں جائز ہے یعنی عنداللہ اس میں گناہ ہے۔

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابی جعفر الشك من قبل محمد عن ابیه عن علی بن ابی طالب انه قال لا تخلعھا الا بما اعطیتھا فانه لا خیر فی الفضل

۵۰۸ ترجمہ حضرت علی رضؓ سے روایت ہے کہ کہا کہ عورت سے خلع نہ کر مگر اس چیز کے بدلے کہ تو نے اس کو دی ہو اس واسطے کہ زیادتی میں بہتری نہیں

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مرد عورت سے خلع کرے تو جس قدر اس کو مال دیا ہو اسی قدر اس سے لے زیادہ نہ لے کہ اس میں بہتری نہیں۔

باب ۱۶۸ من قال لامرأته انت علی حرام

اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو اس کا کیا حکم ہے

Marfat.com

۵۱۹/۱ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقول لامرأته انت علي حرام ان نوى الطلاق فهي واحدة وهو املك برجعتها قال محمد واما في قول ابي حنيفة فان نوى الطلاق فهو ما نوى وان نوى واحدة فهي واحدة بائنة وان نوى طلاقا ولم ينو عددا فهي واحدة بائن وان نوى اثنتين فهي واحدة بائن وان نوى واحدة يملك الرجعة فهي واحدة بائن وان نوى ثلثا فهي ثلث لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وان لم ينو طلاقا فهي يمين وهو مول ان تركها اربعة اشهر لا يقربها بانت بالايلاء وان لم تكن له نية فهو ايلاء ايضا وان نوى الكذب فليس بشيء وهذا قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور وہ رجعت کا مالک ہے امام محمد رح نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کے قول میں اگر طلاق کی نیت کرے تو وہی ہوگی جو نیت کی اور اگر ایک کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر طلاق کی نیت کرے اور کسی عدد کی نیت نہ ہو تو وہ بھی ایک طلاق بائن ہے اور اگر دو کی نیت کرے تو تو بھی ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر ایک طلاق رجعی کی نیت کرے تو بھی ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو وہ تین ہونگی نہیں حلال ہوگی اس کو یہاں تک کہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو وہ قسم ہوگی اور وہ ایلا کرنے والا ہے اور اگر اس کو چار مہینے تک چھوڑ دے اس سے صحبت نہ کرے تو وہ ایلا سے بائن ہو جائے گی اور اگر کوئی نیت نہ ہو تو بھی ایلا ہوگا اور اگر جھوٹ کی نیت ہو تو وہ کچھ چیز نہیں اور یہ قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۱۲۹ باب اللعان

لعان کا بیان

۵۲۰/۱ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اللعان تطليقة بائن

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لعان طلاق بائن ہے

۵۲۱/۲ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المتلاعنين يفرق بينهما لانها تطليقة بائن قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے لو لعان کرنے والوں کے حق میں کہ لعان کے بعد ان کے درمیان جدائی کی جائے اس واسطے کہ لعان طلاق بائن ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

Marfat.com

محمد قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ اَمْرَاَتَهُ ثُمَّ لَمْ يُلَاعِنْهَا كَانَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا فَاِذَا لَاعَنَهَا بَانَتْ بِتَطْلِيقَةٍ بَائِنٍ وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَنْكِحَهَا اَبَدًا اِلَّا اَنْ يُكَذِّبَ نَفْسَهُ فَاِنْ اَكْذَبَ نَفْسَهُ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا اَكْذَبَ نَفْسَهُ ضُرِبَ الْحَدَّ وَبَطَلَتْ شَهَادَتُهُ وَبَطَلَ لِعَانُهُ كَانَ لَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبُو حَنِيفَةَ

۵۱۲ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کا عیب لگائے پھر اس سے لعان نہ کرے تو وہ دونوں اپنے نکاح پر بدستور قائم رہیں گے اور جب مرد اس سے لعان کرے تو وہ عورت جدا ہو جائیگی طلاق بائن کے ساتھ اور اس کو اس سے نکاح کرنا کبھی درست نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ اپنے تئیں جھٹلائے یعنے کہے میں جھوٹا ہوں اگر اپنے تئیں جھٹلائے تو اس سے نکاح کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں جھٹلائے تو حد مارا جائے اور اس کی شہادت اور لعان باطل ہو جائے تو اس کو اس سے نکاح کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِىْ رَجُلٍ قَذَفَ اِمْرَاَتَهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ وَلَا حَدَّ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ قَذَفَهَا وَهِيَ تَحْتَهُ فَوَقَعَ اللِّعَانُ فَلَمْ يُلَاعِنْهَا حَتّٰى طَلَّقَهَا فَبَطَلَ اللِّعَانُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ

۵۱۳ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے پھر اس کو تین طلاقیں دے تو اُن کے درمیان نہ لعان ہے اور نہ مرد پر حد اس واسطے کہ اس نے اس کو تہمت دی اور وہ اس کے نکاح میں تھی تو لعان واقع ہوا اور مرد نے اس سے لعان نہ کیا یہاں تک کہ اس کو تین طلاقیں دیں تو لعان باطل ہو گیا اور وہ اس کے نکاح سے نکل گئی اور مرد پر حد نہیں

ف اس اثر سے معلوم ہوا کہ اگر تہمت دینے کے بعد اس کو تین طلاقیں دے تو لعان باطل ہو جاتا ہے کہ وہ لعان کا محل نہیں رہتی اس واسطے کہ لعان جب ہوتا جب نکاح میں رہتی اور جب نکاح میں نہ رہی تو اب لعان کس سے کرے

محمد قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِىْ رَجُلٍ قَذَفَ اِمْرَاَتَهُ فَسَكَتَتْ مِنْهُ ثُمَّ

۵۱۴ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت کو عیب لگائے اور وہ اس سے چپ رہے پھر اس کو تین طلاقیں دے

Marfat.com

طَلَّقَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ
اسْتَعَدَّتْ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا
لِعَانٌ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

پھر وہ عدت گذار کر نکاح کے لئے تیار ہو یعنے کسی اور خاوند سے نکاح کرے اور وہ اس سے صحبت کرے پھر طلاق دے اور اس کی عدت گذر جائے تو ان کے درمیان لعان نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ ۵۱۵/۲
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ
فَالْتَعَنَ اَحَدُهُمَا تَوَارَثَا
مَا لَمْ يَلْتَعِنِ الْاٰخَرُ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ يَتَوَارَثَانِ
مَا لَمْ يَلْتَعِنَا جَمِيْعًا وَيُفَرِّقَ
الْقَاضِيْ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کہا ابراہیم نے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے اور دونوں میں سے ایک لعان کرے تو دونوں آپس میں وارث ہوں گے جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جب تک کہ دونوں لعان نہ کریں اور قاضی اُن کے درمیان تفریق کر دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

بَابُ الْخِيَارِ وَاَمْرُكِ بِيَدِكِ

کسی کا عورت سے یہ کہنا کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے تو اسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ ۵۱۶/۱
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَالَ
الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهٖ اَمْرُكِ بِيَدِكِ
فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَخْتَارَ اِلَّا وَاحِدَةً
فَاِذَا قَالَ مَا بِيَدِيْ مِنْ طَلَاقٍ فَهُوَ
بِيَدِكِ فَهُوَ بِيَدِهَا تَحْكُمُ فِيْ
مَجْلِسِهَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ
قَالَتْ تَطْلِيْقَةً فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَاِنْ
قَالَتْ تَطْلِيْقَتَانِ فَهِيَ مَا قَالَتْ
مِنْ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا فِيْ
قَوْلِنَا فَاِذَا قَالَ لَهَا اَمْرُكِ بِيَدِكِ
فَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهُوَ مَا نَوٰى

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یعنے اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق پڑ جائے گی اور نہ چاہے تو نہ پڑے گی تو نہیں جائز ہے عورت کو یہ کہ اختیار کرے مگر ایک طلاق اگر مرد کہے کہ جو میرے ہاتھ میں طلاق ہے سو وہ تیرے ہاتھ میں ہے تو وہ عورت کے ہاتھ ہوگی حکم کرے عورت اپنی مجلس میں پہلے جدا ہونے سے اگر ایک طلاق کہے تو ایک طلاق پڑے گی اور اگر دو طلاقیں کہے تو جو چیز وہ کہے وہی پڑیگی امام محمدؒ نے کہا کہ ہمارے قول میں تو یہ ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے

Marfat.com

الزوج فإن نوى واحدة فهي واحدة بائن وإن نوى ثلثا فهي ثلث فإن نوى اثنتين فهي واحدة بائن لا يكون قولها أبدا إلا واحدة بائنا أو ثلثا إن نوى ذالك وإن لم ينو طلاقا وكان ذالك في الغضب لم يصدق في القضاء وصدق فيما بينه وبين الله تعالى وإن كان في غير غضب فهو مصدق في ذالك كله مع يمينه وهذا كله قول أبي حنيفة

اور وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ چیز ہے جو خاوند نے نیت کی اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائن پڑے گی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑیں گی اور اگر دو کی نیت کی تو وہ بھی ایک بائن ہو گی نہ ہوگا یہ کہنا اس کا کبھی مگر ایک طلاق بائن یا تین اگر طلاق کی نیت ہو اور اگر طلاق کی نیت نہ کی ہو یعنے کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی اور یہ غصے میں کہا ہو تو نہ تصدیق کیا جائے گا قضا میں اور تصدیق کیا جائے گا نزدیک خدا کے اور اگر یہ کہنا اس کا غصے میں نہ ہو تو اس کے ان سب حکموں میں قسم کے ساتھ تصدیق کی جائے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته اختاري أو أمرك بيدك قال هما سواء **قال** محمد ونحن نقول أن ذالك لها ما دامت في مجلسها ما لم تأخذ في عمل غير ذالك فإن أخذت في عمل غير ذالك أو قامت من مجلسها بطل خيارها فإن اختارت نفسها افترق القولان أما قوله اختاري إذا أراد طلاقا فهي تطليقة بائن على كل حال إن أراد ثلثا أو غيرها وهذا كله قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

٥١٧ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہے کہ تو اپنے تئیں اختیار کر یا تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے ابراہیم نے کہا کہ یہ دو نو قول اختیار میں برابر ہیں امام محمد رح نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ دونو برابر ہیں اور یہ عورت کے ہاتھ میں ہے جب تک کہ اس مجلس میں ہو اور اس کے سوائے کسی اور کام میں مشغول نہ ہوتی ہو اور اگر کسی کام میں مشغول ہو جائے یا اس مجلس سے اٹھ کھڑی ہو تو اس کا اختیار باطل ہو جاتا ہے اور اگر وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو دونوں قول حکم میں جدا ہوں گے اور اس کا یہ کہنا کہ اپنے تئیں اختیار کر اگر اس سے طلاق کی نیت ہو تو ہر حال میں ایک طلاق بائن ہے خواہ تین طلاق کی نیت ہو یا دو کی ایک طلاق بائن ہی ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة

٥١٨ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا

کہ جب مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ اپنی اسی مجلس سے اٹھ کھڑی ہو تو اس کو کچھ اختیار نہیں رہتا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۵۱۹/۴ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَبُو الشَّعْثَاءِ

ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ جابر نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ عورت اپنی مجلس سے اٹھ کھڑی ہو تو اس کو کچھ اختیار نہیں رہتا **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **امام محمدؒ** نے کہا کہ جس سے جابر نے روایت کی ہے وہ ابن زید ابوشعثاء ہے

۵۲۰/۵ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا خَيَّرَهَا زَوْجُهَا فَاخْتَارَتْهُ فَهِيَ امْرَاَتُهُ وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَزَوْجُهَا اَمْلَكُ بِهَا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اور عبداللہؓ بن مسعود کہتے تھے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اس کی عورت ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ طلاق ہے اور اس کا خاوند رجعت کا مالک ہے

۵۲۱/۶ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَهِيَ اِمْرَاَتُهُ وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلٰثٌ وَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَالزَّوْجُ اَمْلَكُ بِهَا وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا۔

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اس سے کوئی طلاق نہیں پڑتی اور وہ اس کی بی بی ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ تین طلاقیں ہوں گی اور وہ حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت علی کہتے تھے کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور خاوند رجعت کا مالک ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو بھی ایک طلاق ہے اور وہ اپنی جان کی مالک ہے یعنے اسمیں رجوع نہیں۔

Marfat.com

۵۲۲ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن عائشة رض قالت خيرنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاخترناه فلم يعد ذلك علينا طلاقا قال محمد انما ناخذ بقول عائشة التي روت عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم وبقول عمر وابن مسعود انها اذا اختارت زوجها فلا شيء واخذنا بقول علي اذا اختارت نفسها فهي واحدة وهي املك بنفسها وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ہم کو حضرت نے اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کیا یہ اختیار دینا ہم پر طلاق نہ شمار کی گئی امام محمد رح نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو لیتے ہیں جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی اور حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق نہیں پڑتی اور ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور اس میں رجعت کا مالک نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب الایلاء — ایلا کا بیان

۵۲۳ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا آلى الرجل من امراته ثم وقع عليها في الاربعة الاشهر فعليه الكفارة قال محمد وبه ناخذ وقد بطل الايلاء وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے کے اندر اس سے صحبت کرلے تو اس پر کفارہ ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس پر کفارہ آتا ہے اور ایلا باطل ہوا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۵۲۴ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال آلى عبد الله بن انس النخعي من امراته ثم غاب عنها خمسة اشهر ثم قدم فوقع عليها فخرج على اصحابه وراسه يقطر من الجنابة فقالوا له اصبت من فلانة قال نعم قالوا اولم تكن آليت منها

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن انس نے اپنی عورت سے ایلا کیا پھر پانچ مہینے اس سے غائب رہا پھر آیا اور اس سے صحبت کی اور اپنے یاروں کی طرف نکلا اس حال میں کہ اس کے سر سے پانی ٹپکتا تھا غسل جنابت کے سبب سے تو انہوں نے اس سے کہا کہ کیا تو نے فلانی عورت سے صحبت کی ہے اس نے کہا ہاں انہوں نے کہا کہ کیا تو نے اس سے ایلا نہیں کیا تھا اس نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا ہم ڈرتے ہیں

Marfat.com

قَالَ بَلٰى قَالُوْا اِنَّا نَخُوْفُ عَلَيْكَ
اَنْ تَكُوْنَ قَدْ بَانَتْ مِنْكَ فَانْطَلَقُوْا
بِهٖ اِلٰى عَلْقَمَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهٗ
فِيْهَا شَيْئًا فَانْطَلَقَ بِهِمْ
عَلْقَمَةُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَمْرَهٗ
فَاَمَرَهٗ اَنْ يَاْتِيَهَا فَيُخْبِرَهَا
بِمَا قَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَيَخْطُبَهَا
فَاَتَاهَا فَاَخْبَرَهَا ثُمَّ
خَطَبَهَا عَلٰى مَثَاقِيْلَ فِضَّةٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَ
نَرٰى عَلَيْهِ صَدَاقًا بِوُقُوْعِهٖ
عَلَيْهَا قَبْلَ النِّكَاحِ الثَّانِيْ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِبْرَاهِيْمَ
النَّخَعِيِّ وَحَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ ۵۲۵ ح ۳
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ
عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ
فَمَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ
بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ وَكَانَ
خَاطِبًا يَخْطُبُهَا فِي
الْعِدَّةِ وَلَا يَخْطُبُهَا فِيْ عِدَّتِهَا
غَيْرُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
بِهٖ نَاْخُذُ عَزِيْمَةُ الطَّلَاقِ
اِنْقِضَاءُ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ
وَالْفَيْءُ الْجِمَاعُ فِي الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ
يُوْقَفُ بَعْدَهَا وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کہ وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی ہو۔ وہ اس کو علقمہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے ان کے پاس اس میں کچھ چیز نہ پائی یعنی وہ اس کا حکم نہ بتلا سکے تو علقمہ ان کو عبداللہ بن مسعود رض کے پاس لے گئے اور اس کا قصہ ان سے کہا تو عبداللہ بن مسعود نے اس کو حکم کیا کہ اس عورت کے پاس جائے اور اس کو اس قصے سے خبر دے کہ وہ اس سے بائن ہو گئی اور نکاح ٹوٹ گیا اور اس کو نکاح کا پیغام کرے پھر وہ اس عورت کے پاس آیا اور اس کو نکاح کا پیغام کیا چاندی کے چند مثقالوں پر امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ نکاح ثانی سے پہلے صحبت کرنے کے بدلے اس پر مہر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابراہیم نخعی رح اور حماد رح کا

ترجمہ ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے گذر جائیں تو وہ عورت ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے۔ اور اگر خاوند نکاح کا پیغام کرنے والا ہو۔ تو اس کو عدت میں پیغام کرے اور اس کا غیر اس کو عدت میں پیغام نہ کرے امام محمد رح نے کہا کہ وجوب طلاق کا گذرنا چار مہینوں کا ہے یعنی چار مہینے کے گذرنے کے بعد طلاق پڑ جاتی ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کرنا مفت کی غنیمت ہے اس کے بعد رکا جائے اسواسطے کہ ایلا ساقط ہو جاتا ہے لیکن طلاق پڑ جاتی ہے بمجرد گذر جانے چار مہینوں کے پھر حبس کرنے کی کوئی حاجت نہیں رہتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

Marfat.com

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان رجلا ولدت امرأته فقالت لزوجها لا تقربني حتى افطم ابني هذا فاني اخشى ان احمل عليه فحلف ان لا يقربها حتى تفطمه قال فسألت ابراهيم عن ذالك فقال اخاف ان يكون ايلاء وارجوا ان لا يكون ايلاء قال محمد فسألت ابا حنيفة عن ذالك فقال هو ايلاء قال محمد وبه ناخذ

٥٢٦ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ایک مرد کی عورت نے بچہ جنا تو اس نے اپنے خاوند سے کہا کہ نہ صحبت کر تو مجھ سے یہاں تک کہ میں اپنے بیٹے کو دودھ چھوڑاؤں اس واسطے کہ میں حمل سے ڈرتی ہوں اس مرد نے قسم کھائی کہ میں اس سے صحبت نہ کروں گا یہاں تک کہ اس کا دودھ چھوڑائے اس نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے اس کا حکم پوچھا اس نے کہا میں ڈرتا ہوں یہ کہ ایلا ہو اور میں امید کرتا ہوں کہ ایلا نہ ہو امام محمد رح نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے اس کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ یہ ایلا ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابو الخطو في عن الزهري ان النبي صلى الله عليه واله وسلم آلى من نسائه شهرا فلما مضى تسعة وعشرون يوما ارسل الى عائشة رضي الله تعالى عنها فارسلت اليه انك اليت مني ولم ازل اعد الايام والليالي وانه بقي من الشهر يوم فارسل اليها ان الشهر ثلثون وتسع وعشرون قال محمد وبه ناخذ اذا كان بالاهلة واذا كان بغير الاهلة فالشهر ثلثون يوما وهو قول ابي حنيفة

٥٢٧ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ایلا کیا حضرت نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ جب انتیس دن گذرے تو کسی کو عائشہ کے پاس بھیجا کہ تو ہمارے پاس آ عائشہ نے آپ کو کہلا بھیجا کہ آپ نے مجھ سے ایک مہینہ ایلا کیا ہے اور مہینہ میں دن اور راتیں گنتی ہوں اور ابھی مہینے میں ایک دن باقی ہے تو حضرت نے ان کو کہلا بھیجا کہ تو آجا کہ مہینہ تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دن کا بھی ہوتا ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ ایلا چاندوں کے ساتھ ہو اور اگر چاندوں کے بغیر کیا تھا ہو تو مہینہ تیس دن کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم في الرجل يقول لامرأته ان قربتك فانت طالق فتركها اربعة اشهر قال بانت بالايلاء وهو قول ابي حنيفة رح

٥٢٨ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو تو طلاق والی ہے پھر اس کو چار مہینے چھوڑ دے تو وہ عورت ایلا سے بائن ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

Marfat.com

بَابُ مَنْ اٰلٰی ثُمَّ طَلَّقَ

ایلاء کے بعد طلاق دینے کا بیان

۵۲۹/۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اٰلَی الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَالطَّلَاقُ یَهْدِمُ الْاِیْلَاءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّلَسْنَا نَاْخُذُ بِهَا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر اس کو طلاق دے تو طلاق ایلا کو ڈھا دیتی ہے امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے

۵۳۰/۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اِذَا اٰلَی الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَهُمَا کَفَرَسَیْ رِهَانٍ اِنْ هَبَّا ذَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ وَهِیَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ عِدَّتِهَا وَقَعَتْ تَطْلِیْقَةُ الْاِیْلَاءِ مَعَ التَّطْلِیْقَةِ الَّتِیْ طَلَّقَ وَاِنِ انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَبْلَ اَنْ تَجِیْءَ وَقْتُ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ سَقَطَ الْاِیْلَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ بِاَیِّ الْقَوْلَیْنِ نَاْخُذُ قَالَ بِقَوْلِ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ شعبی نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر اس کو طلاق دے تو وہ دونوں گھڑدوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح ہیں کہ ایک دوسرے کے آگے بڑھنا چاہتے ہیں جو آگے بڑھے وہ پالے اگر وہ عورت چار مہینے سے آگے بڑھ جاوے اور اس کی کچھ مدت باقی رہتی ہو تو واقع ہوگی طلاق ایلا کی ساتھ اس طلاق کے کہ اس نے ایلا کے بعد دی یعنی دو طلاقیں پڑینگی اور اگر چار مہینے کے آنے سے پہلے عدت گذر جائے تو ایلا ساقط ہو جائے گا۔ اس واسطے کہ مہینے گذر گئے اور وہ اس کی بیوی نہیں امام محمد نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے کہا کہ تو کس کا قول لیتا ہے یعنے ابراہیم کے قول کو یا شعبی کے قول کو اس نے کہا شعبی کے قول کو امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں گھڑدوڑ کے گھوڑوں کے ساتھ ان کو اس واسطے تشبیہ دی کہ وہ دونو بھی گھوڑوں کی طرح ہیں ایک دوسرے سے حد کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں۔

بَابُ الظِّهَارِ

ظہار کا بیان

۵۳۱/۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَعَلَیْهِ اَرْبَعُ کَفَّارَاتٍ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چار عورتوں سے ظہار کرے تو اس پر چار کفارے ہیں امام محمد رح نے کہا

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَأَتِهٖ أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّيْ يُرِيْدُ التَّغْلِيْظَ أَنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَتَيْنِ قَالَ وَكَذٰلِكَ الْيَمِيْنَانِ فَإِذَا أَرَادَ الْأُوْلٰى فَهِيَ وَاحِدَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

٥٣٢ ح ٢ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے اور اس سے مراد اس کی طلاق کو مضبوط کرنا ہو تو اس پر دو کفارے ہیں اور اسی طرح دو قسموں کا بھی یہی حکم ہے اور اگر پہلے مراد ہو تو وہ ایک ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنْ امْرَأَتِهٖ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا بَعْدَ مَا تَنْقَضِي الْعِدَّةُ قَالَ الظِّهَارُ كَمَا هُوَ لَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

٥٣٣ ح ٣ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر اس کو طلاق دے پھر عدت گذرنے کے بعد اس سے نکاح کرے تو ظہار بدستور قائم ہے اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ کفارہ دے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ امْرَأَتِهٖ لَمْ يَقْرَبْهَا حَتّٰى يُعْتِقَ رَقَبَةً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ بَعْضَ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا يَدْخُلُ فِي ذٰلِكَ إِيْلَاءٌ وَإِنْ طَالَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

٥٣٤ ح ٤ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو پھر اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام نہ پائے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے اگر اس سے یہ بھی نہ ہوسکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر یہ بھی نہ پائے تو اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ ان کفاروں میں سے کوئی کفارہ ادا کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں ایلا داخل نہیں ہوتا اگرچہ ظہار کی مدت دراز ہو جائے ۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ

٥٣٥ ح ٥ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر

Marfat.com

يُظَاهِرُ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ ثُمَّ يَقْرَبُهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ قَدْ اَسَآءَ وَلَا يَعُدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ لَا يَعُوْدُ حَتّٰى يُكَفِّرَ وَلَا تَجِبُ عَلَيْهِ اِلَّا كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کفارہ دینے سے پہلے اس سے صحبت کرلے۔ تو گنہ گار ہوتا ہے اور پھر اس سے صحبت نہ کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ پھر اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ کفارہ دے اور نہیں واجب ہے اس پر مگر ایک کفارہ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۵۳۶ ح۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَقَعُ الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ اِلَّا بِذَاتِ مَحْرَمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو ظہار نہیں واقع ہوتا مگر ساتھ صاحب حرمت کے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

ف صاحب حرمت کی وہ عورت ہے جس کے ساتھ اس مرد کا نکاح درست نہ ہو جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ہے اگر ایسی عورت کے ساتھ اپنی عورت کو تشبیہ دے جس سے کہ اس کا نکاح کبھی درست نہیں تو اس سے ظہار واقع ہوتا ہے اور اگر ایسی عورت کے ساتھ اس کو تشبیہ دے جس سے اس کا نکاح درست ہے۔ تو اس سے ظہار واقع نہیں ہوتا اور نہ کفارہ دینا لازم آتا ہے۔

۵۳۷ ح۷ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ ثُمَّ يُجَامِعُهَا بِاللَّيْلِ وَهُوَ يَصُوْمُ قَالَ يَسْتَقْبِلُ الصَّوْمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا فَاِذَا مَسَّهَا وَهُوَ يَصُوْمُ فَسَدَ صَوْمُهٗ وَاسْتَقْبَلَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر رات کو اس سے صحبت کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو پھر ابتداء سے روزے شروع کرے اور جو روزے کہ اس سے پہلے رکھے تھے وہ سب باطل ہوئے وہ اس کے کفارے میں شمار نہ ہوں گے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ خدا نے فرمایا کہ روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے لگاتار پہلے اس سے کہ وہ دونوں آپس میں ملیں سو جب اس سے جماع کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو اس کے روزے فاسد ہو جاتے ہیں اور پھر سرے سے دو مہینے کے روزے لگاتار رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

Marfat.com

۵۳۸ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اِنْ قَرِبْتُكِ فَاَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ قَالَ اِنْ تَرَكَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ بَانَتْ بِالْاِيْلَاءِ وَاِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا فِي الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَجَبَتْ عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ میں تجھ سے صحبت کردں تو تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے پھر چار مہینے اس سے صحبت نہ کرے تو وہ عورت ایلا سے بائن ہو جاتی ہے اور اگر چار مہینے کے اندر اس سے صحبت کرلے تو اس پر ظہار کا کفارہ دینا آتا ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ ظِهَارِ الْاَمَةِ — لونڈی کی ظہار کا بیان

۵۳۹ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الظِّهَارَ يَقَعُ عَلَى الْاَمَةِ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا مَوْلَاهَا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ فَلَيْسَتِ الْاَمَةُ بِزَوْجَةٍ يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَمُجَاهِدٍ وَعَامِرِ الشَّعْبِيِّ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو اس پر ظہار واقع ہو جاتا ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اس کا خاوند اس سے ظہار کرے تو ظہار واقع ہو جاتا ہے اور جب اس کا مالک اس سے ظہار کرے تو ظہار واقع نہیں ہوتا اس واسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ ماں کہہ بیٹھیں تم میں سے اپنی عورتوں کو تو لونڈی بی بی نہیں کہ اس پر ظہار واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ و سعید و مجاہد اور شعبی کا

ف یعنی اس آیت میں اپنی بی بی کا ذکر ہے اور لونڈی بی بی نہیں پس اس سے ظہار واقع نہ ہوگا۔

بَابُ الدِّيَاتِ وَمَا يَجِبُ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ وَالْمَوَاشِيْ
دیت کا بیان اور جو چیز کہ چاندی اور مواشی والوں پر واجب ہے

۵۴۰ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ فِي الدِّيَةِ عَشَرَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَعَلٰى

ترجمہ عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ چاندی والوں پر دیت میں دس ہزار درہم دینے لازم ہیں اور سونے والوں پر ہزار دینار دینے ہیں اور گائیں والوں پر دو سو گائیں ہیں اور اونٹ والوں پر سو اونٹ ہیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں ہیں

أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْغَنَمِ أَلْفَا شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَأْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ بِالْإِبِلِ وَالدَّرَاهِمِ

اور حلوں والوں پر دو سو حلے ہے امام محمد رح نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے اونٹوں اور درہموں اور دیناروں کو لیتے تھے۔

ف حلہ کہتے ہیں تہ بند اور چادر کو

بَابُ مَا فِيهِ الدِّيَةُ مِمَّا كَانَ فِي الْإِنْسَانِ مِنْهُ وَاحِدًا

اس عضو کی دیت جو انسان کے بدن میں صرف ایک ہے

۵۲۱/۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي اللِّسَانِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ فَامْتَنَعَ مِنَ الْكَلَامِ أَوْ قُطِعَ مِنْ أَصْلِهِ فَفِيهِ الدِّيَةُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب زبان سے کوئی چیز کاٹی جائے اور کلام سے عاجز ہو جائے یا جڑ سے کاٹی جائے۔ تو اس میں دیت ہے یعنے پوری امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۵۲۲/۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ إِلَّا شَيْءٌ وَاحِدٌ فَأُصِيبَ خَطَأً فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً الْأَنْفُ وَالذَّكَرُ وَاللِّسَانُ وَالصُّلْبُ وَذَهَابُ الْعَقْلِ وَأَشْبَاهُهُ وَمَا كَانَ فِي الْإِنْسَانِ اثْنَيْنِ فَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ الثَّدْيَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَالْعَيْنَيْنِ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ آدمی کے بدن میں صرف ایک ہی ہے اور وہ خطا سے کٹ جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں ناک اور ذکر اور زبان اور پیٹھ اور عقل کا دور ہونا اور مانند ان کے اور جو چیزیں کہ انسان کے بدن میں دو دو ہیں تو ہر ایک میں ان دونوں میں سے آدھی دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں دونوں پستان اور دونوں پاؤں اور دونوں آنکھیں اور مثل ان کے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۵۲۳/۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا أُصِيبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ شَيْءٍ عَمْدًا فَفِيهِ الْقِصَاصُ وَمَا لَمْ يُسْتَطَعْ فِيهِ الْقِصَاصُ فَفِيهِ الدِّيَةُ فَإِنْ كَانَ خَطَأً فَخَمْسَةُ أَسْنَانٍ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی جان بوجھ کر ان میں سے کوئی چیز کاٹے تو اس میں بدلا ہے یعنے اگر کوئی کسی کا پاؤں کاٹے تو اس کے بدلے اس کا پاؤں کاٹا جائے اور اگر اس میں بدلہ نہ لے سکے تو اس میں دیت ہے

Marfat.com

مِنَ الْاِبِلِ وَاِنْ كَانَ شِبْهُ الْعَمَدِ فَاَرْبَعَةُ
اَسْنَانٍ مِنَ الْاِبِلِ وَشِبْهُ الْعَمَدِ فِي الْجِرَاحَاتِ
كُلُّ شَيْءٍ تَعَمَّدَ ضَرْبَهُ بِسِلَاحٍ اَوْ غَيْرِهٖ وَلَمْ
يَسْتَطِعْ فِيْهِ الْقِصَاصَ فَفِيْهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةً
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ كَانَ يَاْخُذُ
اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ نَحْنُ اَيْضًا اِلَّا
فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ مَا كَانَ مِنْ
شِبْهِ الْعَمَدِ فَثَلٰثَةُ اَسْنَانٍ مِنَ
الْاِبِلِ مِنَ الْحِقَاقِ سِنٌّ وَمِنَ الْجِذَاعِ
سِنٌّ وَسِنٌّ ثَالِثٌ مَا بَيْنَ الثَّنِيَّةِ
اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ
وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
يَقُوْلُ اَرْبَعَةُ اَسْنَانٍ مِنَ الْاِبِلِ
سِنٌّ مِنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ
مِنْ بَنَاتِ اللَّبُوْنِ وَسِنٌّ مِنَ الْحِقَاقِ
وَسِنٌّ مِنَ الْجِذَاعِ وَاَمَّا الْخَطَاُ
فَقَوْلُنَا وَقَوْلُهٗ فِيْهِ وَاحِدٌ خَمْسَةُ اَسْنَانٍ
مِنَ الْاِبِلِ سِنٌّ مِنْ بَنِي الْمَخَاضِ وَسِنٌّ
مِنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ
اللَّبُوْنِ وَسِنٌّ مِنَ الْحِقَاقِ وَسِنٌّ
مِنَ الْجِذَاعِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا قُلْنَا فِيْ شِبْهِ
الْعَمَدِ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ
فَتْحِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ خَطَاِ الْعَمَدِ
قَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِيْهِ مِائَةٌ مِنَ
الْاِبِلِ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَ
اَرْبَعُوْنَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا

یعنے خون بہا۔ اگر قتل خطا ہو تو پانچ قسم کے اونٹ
دینے لازم ہیں اور اگر شبہ عمد ہو تو چار قسم کے اونٹ
ہیں اور شبہ عمد زخموں میں وہ چیز ہے کہ جان بوجھ
کر اس کو ہتھیار وغیرہ سے مارا ہو اور اس میں قصاص
لینے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس میں دیت مغلظہ
ہے امام محمد رح نے کہا کہ انہیں سب احکام کو
ابو حنیفہ لیتے تھے اور ہم بھی اسی کو لیتے ہیں۔
مگر ایک صورت میں اگر شبہ عمد ہو تو تین قسم کے
اونٹ ہیں ایک قسم تین تین برس کے اونٹنیوں
میں سے اور ایک قسم چار چار برس کی اونٹنیوں میں
سے اور تیسرے قسم مثنیہ جو پانچویں میں لگی ہوں
آٹھ برس تک سب حاملہ اونٹنیاں اور امام ابو حنیفہ
کہتے تھے کہ اس میں چار قسم کی اونٹنیاں دینی
آتی ہیں ایک قسم ایک ایک برس کی اونٹنیوں سے
اور ایک قسم دو دو برس کی اونٹنیوں سے اور
ایک قسم تین تین برس کی اونٹنیوں سے اور ایک
قسم چار چار برس کی اونٹنیوں سے اور قتل خطا
میں ہمارا اور ان کا قول ایک ہے کہ پانچ
قسم کی اونٹنیاں دینی لازم ہیں ایک قسم ایک ایک
برس کے اونٹوں سے اور ایک قسم ایک ایک برس
کی اونٹوں سے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مسعود
کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شبہ عمد
میں یہی روایت ہے جو ہم نے کہا کہ حضرت نے
فتح مکہ کے دن خطبہ میں فرمایا کہ خبردار ہو کہ خطا
عمد کا مقتول کوڑے اور لاٹھی کا مقتول ہے
اس کی دیت سو اونٹنیاں ہیں تیس حقہ اور
تیس جذعہ اور چالیس وہ اونٹ کہ مثنیہ کہ پانچویں
برس میں لگے ہوں آٹھ برس تک بازل کے درمیان
ہوں سب حاملہ اور اسی طرح پہنچی ہم کو روایت

Marfat.com

كلها خلفة بلغنا نحو ذلك عن عمر بن الخطاب برئ منها اربعون في بطونها اولادها وبلغنا نحو ذلك عن عمر بن الخطاب والمغيرة بن شعبة وابي موسى الاشعري وزيد بن ثابت وبه ناخذ

حضرت عمر سے کہ چالیس ان میں سے زیادہ عمر کے ہوں کہ ان کے پیٹ میں بچے ہوں ۔ اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو مغیرہ بن شعبہ اور ابی موسےٰ اور زید بن ثابت سے اور اسی کو ہم لیتے ہیں ۔

۵۲۴ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم بن ابي الهيثم عن علي بن ابي طالب في الرجل يحلق لحية الرجل فلا تنبت قال عليه الدية **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کی داڑھی مونڈ ڈالے اور پھر وہ نہ اُگے ۔ تو اس پر دیت ہے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

باب دية الاسنان والاشفار والاصابع

دانتوں اور پلکوں اور انگلیوں کی دیت کا بیان

۵۲۵ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اصابع اليدين والرجلين سواء في كل اصبع عشر الدية **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونوں ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں ہر انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

۵۲۶ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن شريح قال الاسنان سواء في كل سن نصف عشر الدية **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ دانت سب برابر ہیں ہر دانت میں بیسواں حصہ ہے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

۵۲۷ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال في السمحاق والباضعة واشباه ذلك اذا كان خطأ او عمدا لا يستطاع فيه القصاص ففيه حكومة عدل **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سمحاق[1] اور باضعہ اور ان کے مثل میں جبکہ خطا سے ہو یا عمد سے ہو جس میں کہ قصاص کی طاقت نہ رکھتا ہو تو معتبر اس میں حکم کرنا عادل مرد کا ہے یعنی اس کی دیت منصف آدمی پر موقوف ہے جو وہ کہے وہی دیت دینی ہوگی **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

[1] سمحاق وہ زخم ہے جو ہڈی کھول دیوے اس میں اور موضحہ میں فرق اتنا ہے کہ سر کی ہڈی پر ایک پتلا چمڑا ہے موضحہ میں وہ دور ہو جاتا ہے اور سمحاق میں دور نہیں ہوتا ۔ ۱۲ ۔ م

Marfat.com

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن شريح قال في الجائفة ثلث الدية وفي الآمة ثلث الدية فاذا ذهب العقل فالدية كاملة وفي المنقلة عشر ونصف عشر الدية وفي الموضحة نصف عشر الدية وفي سائر ذلك من الجراحات حكم عدل ولا تكون الموضحة الا في الوجه والرأس ولا تكون الجائفة الا في الجوف **قال** محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة والآمة من الشجاج كل شجة بلغت الدماغ والمنقلة ما نقل منها العظام والموضحة ما اوضحت من العظم والهاشمة ما هشمت العظم وحكومتها عشر الدية وهو قول ابي حنيفة والسمحاق دون الموضحة بينها وبين الموضحة جلدة رقيقة وفيها حكم عدل بلغنا ان علي بن ابي طالب حكم فيها اربعا من الابل والباضعة دون السمحاق وهي التي تبضع اللحم وفيها حكم عدل والدامية دون الباضعة وهي التي تشق الجلد وفيها حكم عدل والمتلاحمة وهي الشجة يسود موضعها او يحمر ولا يسيل منها دم ولا يبضع ففيها حكم عدل وفي كل شيء ما كان من ذلك دون الموضحة لا تعقله العاقلة وهو في مال الرجل

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جائفہ یعنی پیٹ کے زخم میں تہائی دیت ہے۔ اور آمّہ یعنی پوست مغز سر کے زخم میں بھی تہائی دیت ہے اور اگر مغز کے زخم سے عقل دور ہو جائے۔ تو پوری دیت ہے اور منقلہ یعنے اس زخم میں کہ ہڈی سرک گئی ہو دسواں اور بیسواں حصہ دیت ہے اور موضحہ یعنے اس زخم میں کہ ہڈی کھل گئی ہو بیسواں حصہ دیت کا ہے اور ان سب زخموں میں ٹھہرانا مرد عادل کا ہے اور نہیں ہوتا زخم موضحہ مگر منہ اور سر میں اور نہیں ہوتا زخم جائفہ مگر پیٹ میں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور آمّہ وہ زخم ہے کہ دماغ تک پہنچی اور منقلہ وہ زخم ہے کہ اس سے ہڈیاں سرک جائیں اور موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کھول دیوے اور ہاشمہ وہ زخم ہے جو ہڈی توڑ دے اور حکم اس کا دسواں حصہ دیت کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور سمحاق موضحہ سے کم ہے اس کے اور موضحہ کے درمیان ایک پتلی سی کھال ہے اور معتبر اس میں حکم عادل مرد کا ہے اور پہنچی ہم کو روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں چالیس اونٹوں کا حکم کیا اور باضعہ سمحاق سے کم ہے اور وہ یہ ہے کہ پوست اور گوشت توڑ دے اور خون نہ نکلے اور اس میں حکم کرنا معتبر مرد کا ہے اور دامیہ باضعہ سے کم ہے اور وہ یہ ہے کہ کھال کو پھاڑ دے اور معتبر اس میں حکم کرنا عادل مرد کا ہے اور متلاحمہ وہ زخم ہے کہ اس سے جگہ سیاہ یا سرخ ہو جائے اور خون نہ نکلے اور نہ گوشت کٹے تو معتبر اس میں حکم کرنا معتبر مرد کا ہے اور ہماری رائے یہ ہے کہ ان زخموں میں سے جو زخم کہ موضحہ سے کم ہو عصبہ اس کی دیت نہ دیں

Marfat.com

وان کان خطأً

اور وہ اس مرد کے مال میں ہے اگرچہ خطا سے ہو۔

۵۴۹/۵ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال فی اشفار العینین الدیة کاملة اذا لم تنبت وفی کل واحدة منهن ربع الدیة وفی الجفون الدیة وفی کل جفن منها ربع الدیة وفی الشفتین الدیة وفی کل واحدة منهما نصف الدیة قال محمد وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ آنکھوں کے پلکوں میں پوری دیت ہے جبکہ نہ اُگیں اور اُن میں سے ہر ایک میں چوتھائی دیت ہے اور جفنوں میں یعنی آنکھ کے پپوٹوں میں پوری دیت ہے اور ہر ایک جفن میں ان میں سے چوتھائی دیت ہے اور دونوں ہونٹوں میں دیت ہے اور ہر ایک میں اُن دونوں میں سے آدھی دیت ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

باب ما لا یستطاع فیه القصاص

جس زخم میں قصاص نہ لیا جا سکے اس میں کیا کرے

۵۵۰/۱ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الاعمی یفقأ عین الصحیح قال علیه الدیة فی ماله قال محمد وبه ناخذ لانه لا یستطاع القصاص فی ذلك وانما یعنی العمد وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اندھا درست آنکھ والے کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر دیت ہے اس کے مال میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ اس میں بدلے کی طاقت نہیں اور مراد اس سے جان بوجھ کر آنکھ پھوڑنا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۵۵۱/۲ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال من ضرب بحدیدة او بعصا فیما لا یستطاع فیه القصاص فعلیه الدیة فی ماله مغلظة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة وذلك فیما دون النفس

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو لوہے کے ہتھیار یا لاٹھی سے مارے اس چیز میں کہ اس میں بدلے کی طاقت نہ ہو تو اس پر مغلظ دیت ہے اس کے مال میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہ جان مارنے سے کم میں ہے

۵۵۲/۳ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال القتل علی ثلاثة اوجه قتل خطاء وقتل عمد وقتل شبه العمد فالخطاء

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قتل تین قسم پر ہے ایک قتل خطا اور دوسرے قتل عمد اور تیسرے قتل شبہ عمد قتل خطا یہ ہے کہ ارادہ کرے تو کسی چیز کے مارنے کا پس پہنچے

Marfat.com

أَنْ تُرِيدَ الشَّيْءَ فَتُصِيبُ صَاحِبَكَ بِسِلَاحٍ أَوْ غَيْرِهِ فَفِيهِ الدِّيَةُ أَخْمَاسًا وَالْعَمْدُ إِذَا تَعَمَّدْتَ صَاحِبَكَ فَضَرَبْتَهُ بِسِلَاحٍ فَفِي هٰذَا الْقِصَاصُ إِلَّا أَنْ يَصْطَلِحُوا أَوْ يَعْفُوا وَشِبْهُ الْعَمْدِ كُلُّ شَيْءٍ تَعَمَّدْتَ ضَرْبَهُ بِغَيْرِ سِلَاحٍ فَفِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ عَلَى الْعَاقِلَةِ إِذَا أَتَى ذٰلِكَ عَلَى النَّفْسِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ فِي الْجِرَاحَاتِ كُلُّ شَيْءٍ تَعَمَّدْتَ ضَرْبَهُ بِسِلَاحٍ أَوْ غَيْرِهِ فَلَمْ يُسْتَطَعْ فِيهِ الْقِصَاصُ فَفِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ مَا ضَرَبْتَهُ بِهِ بِغَيْرِ سِلَاحٍ وَهُوَ يَقُومُ مَقَامَ السِّلَاحِ أَوْ أَشَدَّ فَفِيهِ أَيْضًا الْقِصَاصُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ الْأَوَّلُ وَلَا قِصَاصَ فِي قَوْلِهِ الْآخِيرِ إِلَّا فِيمَا كَانَ بِسِلَاحٍ

تو اپنے ساتھی کے ہتھیار وغیرہ کے سانھ تو اس میں دیت ہے پانچ قسم کے اونٹ اور قتل عمد یہ ہے کہ تو قصداً اپنے ساتھی کو ہتھیار سے مارے پس اس میں بدلہ ہے یعنے قاتل کو مقتول کے بدلے قتل کیا جائے مگر یہ کہ آپس میں صلح کریں یعنی دیت پر یا معاف کر دیں اور شبہ عمد وہ چیز ہے کہ تو غیر ہتھیار سے کسی کو قصداً مارے تو اس میں مغلظہ دیت دینی آتی ہے عاقلہ یعنی قاتل کی برادری سے دیت لی جائے۔ جبکہ اس سے جان تلف ہو جائے اور شبہ عمد زخموں میں ہر وہ چیز ہے کہ تو ہتھیار یا غیر ہتھیار سے کسی کو قصداً مارے اور اس میں بدلہ ممکن نہ ہو تو اس میں دیت مغلظہ ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ اگر تو اس کو غیر ہتھیار سے مارے اور وہ ہتھیار کی جگہ واقع ہو یعنی ہتھیار کا کام دے یا اس سے سخت تر تو اس میں بھی بدلا ہے اور یہ امام ابوحنیفہ کا پہلا قول ہے اور ان کے اخیر قول میں بدلہ نہیں مگر اس چیز میں کہ ہتھیار سے ہو۔

٥٥٤ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فِي رَجُلٍ رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَأَنْفَذَهُ فَجَعَلَ فِيهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ فَإِنْ نَفَذَتْ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَفِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حضرت ابوبکر سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اس نے کسی مرد کو تیر مارا اور اس کو زخم کیا تو حضرت ابوبکر نے اس کو دو تہائی دیت دینے کا حکم فرمایا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جائفہ زخم میں تہائی دیت ہے اور اگر دوسری طرف نفوذ کر جائے تو اس میں بھی تہائی دیت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

٥٥٥ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ دُونَ النَّفْسِ يَتَعَمَّدُهُ الْإِنْسَانُ ضَرَبَهُ بِحَدِيدَةٍ أَوْ بِعَصًا أَوْ بِيَدٍ أَوْ بِقَصَبَةٍ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جو زخم کہ جان مارنے سے کم ہو کہ آدمی اس کو لوہے یا لاٹھی یا ہاتھ یا کھپانچ وغیرہ سے مارے تو وہ عمد میں داخل ہے اور اس میں بدلا ہے اور اگر اس میں قصاص ممکن نہ ہو

Marfat.com

أو بغير ذالك فهو عمد وفيه القصاص وإن كان لا يستطاع فيه القصاص فهو على الذي جنى في ماله فإن ذهبت منه النفس فكان بحديدة أو بسلاح ففيه القصاص وإن كان بغير ذالك ففيه الدية على العاقلة **قال محمد** وبهذا كله كان يأخذ أبو حنيفة وبه نأخذ نحن أيضًا إلا في خصلة واحدة إذا ضربه بغير سلاح يقع موقع السلاح ففيه القود وهو في قول أبي يوسف وهو قولنا

تو دیت جنایت کرنے والے کے مال میں ہے اور اگر اس سے جان تلف ہو جائے اور وہ لوہے یا ہتھیار میں سے ہو تو اس میں قصاص ہے اور اگر لوہے یا ہتھیار کے علاوہ سے ہو تو اس میں عاقلہ پر دیت ہے امام محمد رح نے کہا کہ امام ابو حنیفہ رح اسی کو لیتے تھے اور ہم بھی اسی کو لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ جب اس کو غیر ہتھیار سے مارے اور وہ ہتھیار کی جگہ واقع ہو تو اس میں بدلہ ہے اور یہ ابو یوسف رح کے قول میں ہے اور یہی ہمارا قول ہے

باب دية الخطاء وما تعقل العاقلة

خطا کی دیت کیا ہے اور عاقلہ پر کیا دیت ہے

۵۵۵ **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في دية الخطاء وشبه العمد في النفس على العاقلة على أهل الورق في ثلاثة أعوام لكل عام الثلث وما كان من الجراحات الخطاء فعلى العاقلة على أهل الديوان إن بلغت الجراحة ثلثي الدية ففي عامين وإن كان النصف ففي عامين وإن كان الثلث ففي عام كذالك كله على أهل الديوان **قال محمد** وبه نأخذ وذالك في أعطية المقاتلة دون أهليهم الذرية والنساء وهو قول أبي حنيفة رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے دیت خطا اور شبہ عمد کی جان مارنے کے متعلق عاقلہ پر چاندی والوں پر تین برس میں ہے ہر برس میں ایک تہائی دیت ہے اور وہ جو جراحات خطا سے ہو اس کی دیت عاقلہ پر ہے اہل دیوان پر اگر پہنچے زخم دو تہائی دیت کو تو اس کی دیت دو برس میں دینی آتی ہے اور اگر آدھی دیت ہو تو بھی دو برس میں دیوے اور اگر تہائی ہو تو ایک برس میں دینی آتی ہے اور یہ سب اہل دیوان پر ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہ دیت اس کے بالغ عصبات پر ہے سوائے چھوٹے بچوں اور عورتوں کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۵۵۶ **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال لا تعقل العاقلة في أدنى من الموضحة **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں آتی دیت عاقلہ پر موضحہ سے کم زخم میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

Marfat.com

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا يعقل العاقلة عمدا ولا صلحا ولا اعترافا

558 ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ نہیں ہے دیت عاقلہ پر نہ قتل عمد میں نہ صلح میں اور نہ اقرار میں

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ما كان من صلح او اعتراف او عمد فهو في مال الرجل **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

559 ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ صلح یا اقرار یا عمد سے ہو تو آدمی کے مال میں ہے امام محمدؒ رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا شهدوا انه ضربه وهو صحيح فلم يزل صاحب فراش حتى مات جازت شهادتهم ولم يكلفا غير ذلك وقال ابراهيم في الرجل يضرب فيموت فيشهد الشهود انه لم يزل صاحب فراش حتى مات قال أقيد منه له من العاقلة الدية ان كان خطأ **قال محمد** وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

560 ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لوگ گواہی دیں کہ اس نے اس کو مارا اس حال میں کہ وہ تندرست تھا ہمیشہ وہ بچھونے پر پڑا رہا یہاں تک کہ مرگیا تو ان کی گواہی جائز ہے اور ان کو اس کے سوائے اور تکلیف نہ دی جائے اور ابراہیم نے کہا اس مرد کے حق میں کہ مارا جائے پس مرجائے اور گواہ گواہی دیں کہ ہمیشہ وہ بچھونے پر پڑا رہا یہاں تک کہ مرگیا کہا کہ اس سے فدیہ لیا جائے اور اس کی عاقلہ سے دیت لی جائے اگر قتل خطا ہو امام محمدؒ رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال تعقل العاقلة الخطاء كله الا ما كان دون الموضحة والسن فما ليس فيه ارش معلوم **قال محمد** وبهذا كله ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

561 ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سب خطا کے زخموں کی دیت عاقلہ دے مگر جو موضحہ اور دانت سے کم ہوں جس میں کوئی دیت معلوم نہیں امام محمدؒ رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال العجماء جبار والقليب جبار والرجل جبار والمعدن جبار وفي الركاز الخمس **قال محمد** وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة والعجماء الهدر

562 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جانوروں کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں مزدور مرجائے تو بدلہ نہیں اور جانور کے پاؤں کا بدلہ نہیں اور اگر کان کھودنے میں مزدور مرجائے تو بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانے پاتی یا پانچواں حصہ خدا کا ہے امام محمدؒ رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

Marfat.com

إذا سار الرجل على الدابة فنفحت برجلها وهي تسير فقتلت رجلا أو جرحته فذلك هدر ولا يجب على عاقلته ولا غيرها والعجماء الدابة المنفلتة ليس لها سائق ولا راكب توطئ رجلا فتقتله فذلك هدر والمعدن والقليب الرجل يستأجر الرجل يحفر له بئرا أو معدنا فيسقط عنه فيموت فذلك هدر ولا شيء على المستأجر ولا على عاقلته

اور جبار کے معنی ہدر ہیں یعنی معاف ہے جب کوئی مرد جانور پر سوار چلا جاتا ہوا اور وہ جانور چلنے کی حالت میں اپنا پاؤں مارے اور مرد کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو وہ معاف ہے نہ عصبوں پر جرمانہ واجب ہے اور نہ غیروں پر اور عجما چھوٹا ہوا جانور ہے جس کا نہ کوئی سوار ہو اور نہ ہانکنے والا اگر کسی کو روند کر مار ڈالے تو یہ معاف ہے اس کے مالک پر تاوان نہیں اور کان اور کنوئیں کا یہ حکم ہے کہ اگر کوئی مرد کسی کو کنواں کھودنے یا کان کھودنے میں مزدور لگائے اور وہ اس میں گر کر مر جائے تو یہ بھی معاف ہے اور اور نہیں کوئی چیز مزدور لگانے والے پر اور نہ اس کے عصبوں پر

باب ۱۸۰ قوم حفروا حائطا فوقع عليهم

اگر کچھ لوگ دیوار کھودیں اور وہ ان پر گر پڑے تو اس کا کیا حکم ہے

۵۶۲ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم أنه قال في القوم يحفرون حائطا فوقع الحائط عليهم قال عليهم الدية بعضهم لبعض قال محمد وبه نأخذ إلا أنه يرفع من دية كل واحد منهم حصته فإن كانوا أربعة بطل ربع الدية من كل واحد وإن كانوا ثلاثة بطل ثلث الدية من كل واحد وهو قول أبي حنيفة رح

ترجمہ امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی قوم دیوار کھودے اور ان پر دیوار گر پڑے تو ان پر دیت ہے بعض کی بعض پر امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر یہ کہ ہر ایک کی دیت میں سے اس کا حصہ دور کیا جائے پس اگر چار آدمی ہوں تو ہر ایک سے چوتھائی دیت کی باطل ہوگی اور اگر تین آدمی ہوں تو ہر ایک سے تہائی دیت کی باطل ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

باب ۱۸۱ دية المرأة وجراحاتها

عورت کی دیت اور اس کے زخموں کا بیان

۵۶۳ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا

Marfat.com

حدثنا حماد عن ابراہیم قال قول علی ابن ابی طالب احب الی من قول عبد اللہ ابن مسعود و زید بن ثابت و شریح فی جراحات النساء والرجال قال محمد و بقول علی و ابراہیم ناخذ کان علی بن ابی طالب یقول جراحات النساء علی النصف من جراحات الرجال فی کل شئ و کان عبد اللہ بن مسعود و شریح یقولان یستوی فی السن والموضحۃ ثم علی النصف فیما سوی ذلک و کان زید بن ثابت یقول یستویان الی ثلث الدیۃ ثم علی النصف فیما سوی ذلک فقول علی بن ابی طالب علی النصف فی کل شئ احب الینا و هو قول ابی حنیفۃ

کہ حضرت علی رض کا قول ہمیں زیادہ پسند ہے نزدیک بہتر ہے عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور شریح کے قول سے عورتوں اور مردوں کے زخموں میں امام محمد رح نے کہا کہ حضرت علی اور ابراہیم کے قول کو ہم لیتے ہیں حضرت علی کہتے تھے کہ عورتوں کے زخم مردوں کے زخم سے آدھے ہیں ہر چیز میں اور عبد اللہ بن مسعود اور شریح کہتے تھے کہ دانت اور موضحہ میں عورت مرد کے برابر ہے پھر اس کے سوا اور زخموں میں آدھوں آدھ ہے اور زید بن ثابت کہتے تھے کہ تہائی دیت تک دونوں برابر ہیں۔ یعنے جن زخموں میں تہائی دیت ہے ان میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اور اس کے ماسوا میں آدھوں آدھ ہے سو حضرت علی کا قول ہر چیز میں آدھا آدھ ہمارے نزدیک بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۵۷۵
۴ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال فی حلمۃ ثدی المرأۃ نصف الدیۃ و فی الحلمتین الدیۃ قال محمد و بہ ناخذ و فی حلمتی الرجل حکومۃ عدل و هذا کلہ قول ابی حنیفۃ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورت کے پستان کی نوک میں آدھی دیت دینی آتی ہے اور دونوں نوکوں میں پوری دیت دینی آتی ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور مرد کی دو نوکوں میں حکم کرنا مرد عادل کا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

باب ۱۸۳ جراحات العبید غلاموں کے زخموں کا بیان

۵۷۶
۱ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال فی سن العبد نصف عشر ثمنہ و قال جراحات العبید قال محمد الثلثۃ قال علی جراحات الحر من قیمتہ قال محمد فبهذا کان

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ غلام کے دانت میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دینا لازم ہے اور کہا کہ غلام کے زخم قیمت میں آزاد کے زخموں کی طرح ہیں یعنی جس طرح آزاد کے موضحہ میں تہائی دیت دینی لازم ہے تو غلام کے موضحہ میں تہائی اس کی قیمت دی جائیگی اور اسی طرح سب کو قیاس کرنا چاہیے کہ آزاد کے زخموں میں

Marfat.com

يَأْخُذُ أَبُو حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَذٰلِكَ كُلُّهُ عَلٰى مَا نَقَصَ الْعَبْدُ مِنْ قِيْمَتِهٖ

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ ٥٦٧/٢
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يُقْتَلُ عَمَدًا قَالَ فِيْهِ الْقَوَدُ فَإِنْ قُتِلَ خَطَأً فَقِيْمَتُهٗ مَا بَلَغَ غَيْرَ أَنَّهٗ لَا يُجْعَلُ مِثْلَ دِيَةِ الْحُرِّ وَيُنْقَصُ مِنْهُ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ وَإِنْ أُصِيْبَ مِنَ الْعَبْدِ شَيْءٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ دُفِعَ الْعَبْدُ إِلٰى صَاحِبِهٖ وَغُرِمَ ثَمَنُهٗ كَامِلًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ كَانَ يَأْخُذُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا أُصِيْبَ مِنَ الْعَبْدِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ مِثْلَ الْعَيْنَيْنِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَسَيِّدُهٗ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَسْلَمَهٗ بِرُمَّتِهٖ وَأَخَذَ قِيْمَتَهٗ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهٗ وَأَخَذَ مَا نَقَصَهٗ

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ ٥٦٨/٢
عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ رَجُلًا حُرًّا عَمَدًا دُفِعَ الْعَبْدُ إِلٰى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَإِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا فَإِنْ عَفَوْا رُدَّ الْعَبْدُ إِلٰى مَوْلَاهُ لِأَنَّهٗ إِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمُ الدِّيَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

دیت کی نصف یا ثلث وغیرہ کا لحاظ رکھا جاویگا اور غلام کے زخموں میں اسکی قیمت کا نصف یا ثلث وغیرہ ملحوظ رکھا جاوے گا امام محمد رح نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسکو لیتے تھے اور ہمارے قول میں پس یہ سب اس چیز پر ہے کہ کم ہو اس کی قیمت سے یعنی جسقدر اسکی قیمت کم ہو وہ لی جاوے

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس غلام کے حق میں کہ قتل کیا جائے جان بوجھ کر کہا کہ اس میں بدلہ ہے اور اگر خطا سے مارے تو اس کی قیمت دینی ہوگی جو بھی اس کی قیمت ہو لیکن وہ آزاد کے دیت کی طرح نہ کی جائے بلکہ اس سے دس درہم کم کئے جاویں اور اگر غلام کا کوئی ایسا عضو تلف ہو کہ اس کے مول کو پہنچے تو غلام اپنے مالک کو دیا جاوے اور مارنے والے پر اس کی پوری قیمت تاوان میں لی جائے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب غلام کا کوئی ایسا عضو تلف کرے کہ اس کی قیمت کو پہنچے مثل دو آنکھوں اور دو نو ہاتھ پاؤں کے تو اس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو اس کی جان سپرد کرے اور اس سے اس کی قیمت وصول کرے اور اگر چاہے تو اس کو اپنے پاس رکھے اور جو قیمت کم ہوئی ہو وہ اس سے لے لے۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب غلام آزاد آدمی کو قصدًا مار ڈالے غلام (مارنے والا) مقتول کے وارثوں کو دیا جاوے چاہے معاف کر دیں چاہے اسے قتل کریں اگر معاف کریں تو غلام مالک کو دیا جائے کیونکہ ان کے لئے قصاص تھا نہ دیت۔

بَابُ جِنَايَةِ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ

Marfat.com

مکاتب اور مدبر اور ام الولد کی جنایت کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ عَلَى الْمَوْلٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَرٰى جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ عَلَيْهِ فِيْ قِيْمَتِهٖ يَكُوْنُ عَلَيْهِ اَقَلَّ مِنْ اَرْشِ الْجِنَايَةِ وَمِنْ قِيْمَتِهٖ وَاَمَّا الْمُدَبَّرُ وَاُمُّ الْوَلَدِ فَعَلَى الْمَوْلٰى الْاَقَلُّ مِنْ اَرْشِ جِنَايَتِهِمَا وَمِنْ قِيْمَتِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

٥٦٩ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتب اور مدبر اور ام الولد کی جنایت مالک پر ہے۔ یعنی اگر کوئی قصور کریں تو اُن کا تاوان اُن کے مالک پر آوے گا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ جنایت مکاتب کی اس پر اس کی قیمت میں ہے کہ اس پر دیت جنایت سے کم ہو اور اس کی قیمت سے یعنی اس کی دیت اور قیمت دونوں میں جو کم ہو وہ دی جاوے اور مدبر اور ام الولد پس اُن کا ڈانڈ مالک پر ہے دیت جنایت اور قیمت میں جو کم ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُعْتَقَةِ عَنْ دُبُرٍ يَجْنِيَانِ قَالَ يَضْمَنُ سَيِّدُهُمَا جِنَايَتَهُمَا لِاَنَّ الْعَتَاقَةَ قَدْ جَرَتْ فِيْهِمَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَدْفَعَهُمَا وَلَا تَعْقِلُ عَنْهُمَا الْعَاقِلَةُ لِاَنَّهُمَا مَمْلُوْكَانِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

٢٧ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ام ولد اور مدبرہ کے بیان میں کہ دونو جنایت کریں کہا کہ ان کی جنایت کا ضامن مالک ہوگا۔ اس واسطے کہ آزادی ان دونوں میں جاری ہو چکی ہے پس نہیں طاقت رکھتا یہ کہ دفع کرے ان کو طرف ولی مقتول کے اور نہیں آتی دیت اُن کی عاقلہ پر اس واسطے کہ وہ دونوں غلام ہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

محمد عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْمُكَاتَبُ فِي الْحُدُوْدِ وَالشَّهَادَةِ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

٥١ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے شریح نے کہا۔ کہ مکاتب حدود اور شہادت میں غلام ہے جب تک کہ اس پر ایک درہم باقی ہو امام محمد رح نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ دِيَةِ الْمُعَاهِدِ ۱۸۴ عہد والے کافر کی دیت کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ قَالُوْا دِيَةُ الْمُعَاهِدِ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمانؓ نے فرمایا عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے

Marfat.com

۵۷۳/۲ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال اخبرنا حماد عن ابراهیم انه قال دیة المعاهد دیة الحر المسلم

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے۔

۵۷۴/۳ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن ابی العطوف عن الزهری عن ابی بکر و عمر و عثمان انهم جعلوا دیة النصرانی و دیة الیهودی مثل دیة الحر المسلم قال محمد و بهذا ناخذ و کذلک المجوسی عندنا و هو قول ابی حنیفة رح

ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نے نصرانی اور یہودی کی دیت مانند دیت آزاد مسلمان کے بنائی امام محمد رح نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی حکم ہے مجوسی کا نزدیک ہمارے اس کی دیت بھی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۵۷۵/۴ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان رجلا من بکر بن وائل قتل رجلا من اهل الحیرة فکتب فیه عمر بن الخطاب رض ان یدفع الی اولیاء القتیل فان شاءوا قتلوا و ان شاءوا عفوا فدفع الرجل الی ولی المقتول الی رجل یقال له حنین من اهل الحیرة فقتله فکتب فیه عمر بعد ذلک ان کان الرجل لم یقتل فلا تقتلوه فرأوا ان عمر اراد ان یرضیهم بالدیة قال محمد و به ناخذ اذا قتل المسلم المعاهد عمدا قتل به و هو قول ابی حنیفة و کذلک بلغنا عن النبی صلی الله علیه و اله و سلم انه قتل مسلما بمعاهد و قال انا احق من وفی بذمته۔

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل کے ایک مرد نے قتل کیا ایک مرد کو اہل حیرہ (ایک قبیلہ کا نام ہے) سے تو حضرت عمر نے اس میں لکھا یہ کہ دیا کیا جائے قاتل مقتول کے ولیوں کی طرف اگر چاہیں تو اس کو قتل کریں اور چاہیں تو اس کو معاف کر دیں۔ دفع کیا گیا قاتل طرف ولی مقتول کے کہ اس کا نام حنین تھا اہل حیرہ سے تو اس نے اس کو مار ڈالا حضرت عمر نے بعد اس کے اس میں لکھا کہ اگر قاتل نہیں مارا گیا تو اس کو نہ مارو۔ انہوں نے سمجھا کہ حضرت عمر کا یہ ارادہ تھا کہ ان کو دیت دے کر راضی کر دیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی عہد والے کافر کو مار ڈالے تو اس کے بدلے اس کو قتل کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی طرح پہنچی ہم کو روایت حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپ نے قتل کیا مسلمان کو عہد والے کافر کے بدلے اور فرمایا کہ میں عہد پورا کرنیوالوں سے زیادہ حقدار ہوں عہد پورا کرنے میں

باب ارتداد المرأة عن الاسلام

عورت کے مرتد ہونے کا بیان

Marfat.com

۵۷۶ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن عاصم بن ابی النجود عن ابی رزین عن ابن عباس قال لا یقتل النساء اذا ارتددن عن الاسلام ویجبرن علیه **قال محمد** وبه ناخذ ولکنا نحبسها فی السجن حتی تموت او یتوب الا الامة فان کان اھلھا محتاجین الی خدمتھا اجبرنھا علی الاسلام فان ابت دفعناھا الی موالیھا فاستخدموھا واجبروھا علی الاسلام وان قتل المرتدة قاتل وھی حرة او امة فلا شیٔ علیہ من دیة ولا قیمة ولا انا نکرہ ذالک لہ فان رای الامام ان یؤدبہ ادبہ وھو قول ابی حنیفة رحمة اللہ علیہ۔

ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر عورتیں اسلام سے مرتد ہو جائیں تو ان کو قتل نہ کیا جائے اور ان پر اسلام کے قبول کرنے میں جبر کیا جائے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن ہم اس کو قید خانے میں قید رکھیں گے یہاں تک کہ مرجاوے یا توبہ کرے مگر لونڈی کو اگر اس کے مالک اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو اس پر اسلام کے قبول کرنے میں جبر کیا جاوے اگر انکار کرے تو ہم اس کو اس کے مالکوں کی طرف پھیر دیں گے اس سے وہ خدمت لیں اور اس کو اسلام کے قبول کرنے پر جبر کریں اور مرتدہ کو کوئی مارنے والا مار ڈالے تو نہ اس پر کچھ دیت آتی ہے اور نہ قیمت خواہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی لیکن ہم مکروہ رکھتے ہیں مارنا اس کا اور اگر امام کی رائے ہو کہ اس کو ادب دے یعنی اگر امام اس کو بطور تادیب کے کچھ تعزیر مارے تو درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۵۷۷ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم انہ قال یقتل المرأة اذا ارتدت عن الاسلام **قال محمد** ولسنا ناخذ بھذا۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے یعنی اسلام سے پھر کر پھر کافر ہو جاوے تو اس کو قتل کیا جاوے امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے۔

باب۸۶ من قتل فعفا بعض الاولیاء

بعض ولی کے قصاص معاف کر دینے کا بیان

۵۷۸ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم ان عمر بن الخطاب اتی برجل قد قتل عمدا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا جس نے جان بوجھ کر کسی کو مار ڈالا تھا تو عمرؓ نے اس کے مارنے کا حکم

Marfat.com

فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ فَعَفَا بَعْضُ الْاَوْلِيَآءِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض كَانَتِ النَّفْسُ لَهُمْ جَمِيْعًا فَلَمَّا عَفٰى هٰذَا اَحْيَى النَّفْسَ فَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّاْخُذَ حَقَّهٗ يَعْنِي الَّذِيْ لَمْ يَعْفُ حَتّٰى يَاْخُذَ حَقَّ غَيْرِهٖ قَالَ فَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَ الدِّيَةَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ وَتَرْفَعَ عَنْهُ حِصَّةَ الَّذِيْ عَفَا قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کیا مقتول کے بعض ولیوں نے اپنا حصہ خون کا معاف کیا عمر نے مارنے کا حکم کیا عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قاتل کی جان ان سب کے ہاتھ میں تھی سو جب اس ولی نے اس کی جان زندہ کی اور اپنا حق معاف کیا تو جس نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق نہیں لے سکتا چہ جائیکہ غیر کا حق لے حضرت عمر نے کہا کہ تیری رائے کیا ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ تو اس کے مال میں اس پر دیت ٹھیراوے اور جس نے اپنا حق معاف کیا ہے اس کا حصہ اس میں سے دور کیا جاوے عمر رض نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے امام محمد رح نے کہا کہ ہماری رائے بھی یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض ولی اپنا حق معاف کر دیوے تو اس وقت قصاص نہیں آتا بلکہ دیت آتی ہے

۵۷۹/۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ عَفَا مِنْ ذِيْ سَهْمٍ فَعَفْوُهٗ عَفْوٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَمَنْ عَفَا مِنْ زَوْجَةٍ اَوْ زَوْجٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ مِنْ اُمٍّ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَعَفْوُهٗ جَائِزٌ وَقَدْ حُقِنَ الدَّمُ وَلِلْبَاقِيَةِ حِصَّتُهُمْ مِنَ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی حصہ دار اپنا حصہ معاف کر دے تو معاف کرنا اس کا جائز ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور جو کوئی معاف کر دے اپنا حصہ بیوی ہو یا خاوند ہو یا ماں ہو یا ماں کی طرف سے بھائی ہو یا کوئی غیر ہو تو اس کا معاف کرنا جائز ہے اور خون بند ہو جاتا ہے یعنی قصاص باطل ہو جاتا ہے یعنی اور باقی وارثوں کیلئے دیت میں حصہ آتا ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابٌ ۱۸ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً قَرَابَتَهٗ

اگر کوئی اپنے قرابتی یا رشتہ دار کو قتل کر ڈالے تو اسکا کیا حکم ہے

Marfat.com

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عبد الکریم عن رجل عن عمر بن الخطاب ان اعرابیا قال لام ولده انطلقی فارعی هذا البهم فقال ابنها اذا ذهب فاحسبها فانی اخشی ان تطیف بها غلمان الناس قال انک لههنا ثم حذفه بسیف یقتله فقطع رجله فدفع ذلک الی عمر بن الخطاب فامر بقتله فقال معاذ بن جبل انه لیس بین الاب وبین الابن قصاص ولکن الدیة فی ماله

قال محمد وبه ناخذ من قتل ابنه عمدا لم یقتل به ولکن الدیة علیه فی ماله فی ثلث سنین یودی فی کل سنة الثلث من الدیة ولا یرث من الدیة ولا من مال ابنه شیئا ویرثه اقرب الناس من الابن بعد الاب لا یحجب الاب عن المیراث احدا وهو فی ذلک بمنزلة المیت هو قول ابی حنیفة

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یقتل عبده عمدا قال یدفع الی اولیاءه فان شاءوا قتلوا وان شاءوا عفوا **قال محمد** ولسنا ناخذ بهذا لیس بین العبد وبین سیده قصاص ولکن السید یوجع ضربا ویستودع السجن وهو قول ابی حنیفة رح

۵۸۰ ترجمہ عبد الکریم سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے اپنی لونڈی ام ولد سے کہا کہ چل اور چار یہ بچھڑا تو اس کے بیٹے نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور اس کو روک رکھتا ہوں بس میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں کے غلام اس کے گرد گھومیں یعنے اس کو چھیڑیں اس نے کہا کہ تو اسی جگہ ٹھیر پھر اس کو قتل کرنے کے لئے تلوار ماری اور اس کا پاؤں کاٹ ڈالا یہ مقدمہ حضرت عمر کی خدمت میں پیش ہوا حضرت عمر نے اس کے مارنے کا حکم کیا تو معاذ بن جبل نے کہا کہ باپ اور بیٹے میں قصاص نہیں یعنے باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو اس کو اس کے بدلے نہ مارا جائے لیکن اس کے مال میں اس پر دیت آتی ہے کہ تین برس میں ادا کرے ہر سال میں دیت کی تہائی ادا کرے اور نہ وہ دیت سے کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور نہ اپنے بیٹے کے مال سے کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور وارث ہوتا ہے اس کا وہ شخص کہ باپ کے بعد سب لوگوں سے اس کے قریب تر ہو اور باپ میراث سے کسی کو محروم نہیں کرتا اور وہ بجائے مردے کے ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

۵۸۱ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد جان بوجھ کر اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس کو اس کے ولیوں کے حوالے کیا جاوے اگر چاہیں تو قتل کریں اور اگر چاہیں تو معاف کریں امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے ہیں کہ مالک اور اس کے غلام کے درمیان بدلہ نہیں لیکن مالک کو مار سے تکلیف دی جائے اور قید خانے میں قید کیا جائے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا

Marfat.com

بَابُ ۱۸۸ مَنْ وُجِدَ فِيْ دَارِهٖ قَتِيْلٌ

اگر کسی کے گھر میں مقتول پایا جائے تو اسکا کیا حکم ہے

۵۸۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَطْرُقُ الرَّجُلَ فِيْ دَارِهٖ فَيُصْبِحُ مَيِّتًا فَيَدَّعِيْ صَاحِبُ الدَّارِ اَنَّهٗ قَاتَلَهٗ وَاَنَّهٗ كَابَرَهٗ فَلِذَالِكَ قَتَلَهٗ قَالَ يُنْظَرُ فِي الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ كَانَ دَاعِرًا يُتَّهَمُ بِالسَّرِقَةِ بَطَلَ دَمُهٗ وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَاِنْ كَانَ لَا يُتَّهَمُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذَالِكَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا قُتِلَ بِهٖ وَاِنْ ادَّعٰى صَاحِبُ الدَّارِ اَنَّهٗ وَجَدَ عَلٰى بَطْنِ امْرَاَتِهٖ فَلِذَالِكَ قَتَلَهٗ قَالَ يُنْظَرُ فَاِنْ كَانَ دَاعِرًا يُتَّهَمُ بِالزِّنَا بَطَلَ الْقِصَاصُ وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَاِنْ كَانَ لَا يُتَّهَمُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذَالِكَ وَلَا يُعْلَمُ فِيْهِ اِلَّا خَيْرًا قُتِلَ هٰذَا بِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي السَّرِقَةِ وَاَمَّا الْفُجُوْرُ فَلَا اَحْفَظُ ذَالِكَ مِنْهُ۔

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس ایک مرد کے حق میں کہ رات کو کسی مرد کے گھر میں جائے۔ اور صبح کو مرا ہوا ہو اور گھر والا دعوے کرے کہ وہ اس سے لڑا تھا اور اس سے زبردستی کی تھی اس واسطے اس نے اس کو قتل کیا ابراہیم نے کہا کہ مقتول کو دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ چوری کے ساتھ تہمت لگایا جاتا ہو تو اس کا خون باطل ہو جاتا ہے اور اس پر دیت آتی ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ تہمت نہ لگایا جاتا ہو اور نہ معلوم ہو اس سے مگر بہتری تو اس کے بدلے قتل کیا جاوے اور اگر گھر والا یہ دعوی کرے کہ اس نے اس کو اپنی عورت کے پیٹ پہ پایا اس واسطے اس کو قتل کیا تو اس کو دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ زنا کی تہمت اس پر لگائی جاتی ہے تو بدلہ باطل ہو جاتا ہے۔ اور اس پر دیت آتی ہے اور اگر اس سے کسی چیز کے ساتھ متہم نہ ہو اور اس سے بہتری کے سوائے کچھ معلوم نہ ہو تو اس کے بدلے قتل کیا جائے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا چوری میں اور گناہ کی صورت میں انکا قول معلوم نہیں۔

بَابُ ۱۸۹ اللِّعَانِ وَالْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ

لعان اور بچے سے انکار کرنے کا بیان

۵۸۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ رَجُلٍ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے بچے سے انکار کرے

Marfat.com

انتفى من ولده ولاعن
تفرق بينهما فقذفه
ابوه الذي انتفى منه
او قذفت امه قال
ان قذفه ابوه الذي
انتفى منه او غيره
من الناس كلهم
او قذفت امه فانه
يجلد قال ابو
حنيفة لا يجلد في قذف
الام من قذفها لان
معها ولدا لا نسب له ومن
قذف الولد في نفسه
خاصة فقال له
يا زان ضرب الحد
وكذلك قال محمد
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال اذا قذف
الرجل امرأته وقد حد
جلدته حدا او قذفها وقد جلدت
حدا فلا لعان بينهما ولا
حد عليه وقال من لا شهادة
له فلا لعان له وهذا قول ابي حنيفة
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال
اذا قذف الرجل امرأته ثم
توفيت قبل ان يلاعنها فانه
يرثها ولا حد ولا لعان و
كذلك اذا قذف الرجل

اور اپنی عورت سے لعان کرے اور اُن کے درمیان
جدائی کی جائے پھر اپنے بچے کو حرام کاری کی
تہمت لگائے جس سے کہ اس نے انکار
کیا تھا اس کی ماں کو زنا کی تہمت دے تو ابراہیم
نے کہا کہ اگر اس کا باپ اس کو تہمت لگائے
جس سے کہ اس نے انکار کیا تھا یا کوئی غیر لوگوں
میں سے یا اس کی ماں کو زنا کی تہمت لگاوے
تو اس کو کوڑے مارے جاویں اور امام ابو حنیفہ
نے کہا کہ اگر کوئی اس کی ماں کو حرام کاری کی
تہمت لگائے تو اس کو کوڑے نہ مارے جائیں
اس واسطے کہ اس کے ساتھ بچہ ہے اور اس
کی نسبت اپنے باپ سے ثابت نہیں ۔ اور
اگر کوئی خاص کر اس لڑکے کو زنا کی تہمت
لگاوے اور اس کو کہے کہ اے زانی تو اس
کو کوڑے ۔ مارے جاویں اور اسی طرح کہا
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے

۵۸۴ ح۲ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی
تہمت لگاوے اور حد میں کوڑے مارا جائے یا
اپنی عورت کو تہمت لگائے جسکے حد ماری گئی ہو تو اُنکے
درمیان لعان نہیں اور نہ مرد پر حد ہے ۔ اور
کہا کہ جس کی شہادت مقبول نہیں اس کے لئے
لعان بھی نہیں اور یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے ۔

۵۸۵ ح۳ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت
لگاوے پھر لعان سے پہلے وہ عورت مر جائے
تو وہ مرد اس کا وارث ہوگا اور نہ حد آتی ہے
اور نہ لعان اور اسی طرح اگر کوئی کسی غیر عورت
کو حرام کاری کی تہمت لگاوے اور اس پر

Marfat.com

غیرُ امرأتِهِ فلا حدَّ علیہ
لانَّہ لا یدری لعلّ الّذی
قذفہ یصدّقہ وإذا قذف
زوجہا ثمّ مات ورثتہ
لانّہ لم یکن لاعن وهذا
کلُّہ قولُ ابی حنیفة

٥٨٦/٤ محمّد قال اخبرنا ابو حنیفة عن
مجالد بن سعید عن عامر الشعبی عن عمر بن
الخطّاب قال اذا اقرّ الرجل بولدہ طرفة عین
فلیس لہ ان ینفیہ وهو قول ابی حنیفة

٥٨٧/٥ محمّد قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حمّاد عن ابراهیم عن شریح قال
اذا انتفی الرجل من ولدہ ثمّ
ادّعاہ فلہ ذالک ویلحقہ الولد
قال محمّد وهذا قول
ابی حنیفة وقولنا۔

٥٨٨/٦ محمّد قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حمّاد عن ابراهیم فی الرجل
یقرّ بابنہ ثمّ ینفیہ قال یلاعنہا
ویلزم الولد امّہ فان کان قد
طلّقہا ضرب حدًّا وان کانت قد
ماتت امّہ قال محمّد و
هذا کلّہ قول ابی حنیفة وقولنا
الّا فی خصلة واحدة اذا
اقرّ بابنہ ثمّ نفاہ وهی
امرأتہ لاعنہا ولزم
الولد ایاہ اذا اقرّ بہ
مرّة لم تکن لہ ان ینفیہ
کما قال عمر رض

بھی حد نہیں اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید
جس کو اس نے قذف کی وہ اس کی تصدیق
کرے اور اگر اس کا خاوند اس کو زنا کی تہمت
لگائے پھر مر جائے تو وہ عورت اس کی وارث
ہوگی اس واسطے کہ اس نے لعان نہیں کیا اور یہ سب
قول امام ابو حنیفہ کا ہے

ترجمہ عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے
فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بیٹے کا لمحہ بھر اقرار
کرے تو نہیں جائز ہے اس کو یہ کہ انکار کرے
اس سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا
کہ جب کوئی مرد اپنے بچے سے انکار کرے کہ میرا نہیں
پھر اس کا دعوے کرے کہ میرا ہے تو اس کو درست
ہے اور اس کی نسب اس سے ثابت ہو جاتی ہے
اور وہ بچہ اس کے ساتھ لگایا جاوے امام محمد رح
نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور امام ابو حنیفہ رح کا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق
میں کہ اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے
کہ وہ اس سے لعان کرے اور بچہ اپنی ماں کے
ساتھ لگایا جائے اور اگر وہ اس کو طلاق دے
چکا تھا تو اس کو حد ماری جائے اگرچہ اس کی ماں
مرگئی ہو امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام
ابو حنیفہ کا ہے اور ہمارا قول ہے مگر صرف ایک صورت
میں کہ جب اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے
اور وہ اس کی عورت ہو تو اس سے لعان کرے
اور بچہ باپ کے ساتھ لگایا جاوے کہ جب
ایک بار اس کا اقرار کرے تو پھر اس کو اس
سے انکار کرنا جائز نہیں جیسے کہ حضرت
عمر رض نے کہا۔

Marfat.com

باب ١٩١ من قذف قوما جميعا وحد الحر والعبد

اگر کوئی مرد ساری قوم کو حرام کاری کی تہمت لگائے تو اس کا کیا حکم ہے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان

٥٨٩ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا فتريت على قوم فقلت يا زناة كان عليك حد واحد **قال** محمد وهذا قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ساری قوم کو زنا کی تہمت لگا دے اور تو کہے کہ اے زانیو تو تجھ پر صرف ایک حد آ دے گی۔ امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٥٩٠ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل قذف رجلا ثم قذف آخر قال لو قذف اهل الجمعة فقذفهم جميعا لم يكن عليه الا حد واحد **قال** محمد وهذا كله قول ابي حنيفة وقولنا ليس عليه الا حد واحد حتى يكمل الحد فان قذف انسانا بعد كمال الحد ضرب حدا مستقبلا الا انه يحبس حتى يبرأ عن الاول ثم يضرب الآخر قال يفرق الحد في اعضائه اذا جلد **قال** محمد وهذا قول ابي حنيفة وقولنا في الحدود كلها الا انا لا نضرب الرأس والوجه والفرج واما في التعزير فانه لا يفرق في الاعضاء كما يفرق في الحدود ولكنه يضرب في مكان واحد هو اشد الضرب لا يجرد في حد ولا تعزير ولا غير ذلك

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد ایک مرد کو زنا کی تہمت لگائے پھر دوسرے کو تہمت لگائے اگر سب جمعہ والوں کو تہمت لگائے تو نہیں ہے اس پر مگر ایک حد امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول ہمارا ہے۔ اور قول ابو حنیفہ کا کہ نہیں ہے اس پر مگر ایک حد یہاں تک کہ حد پوری ہو تو اگر حد پوری ہونے کے بعد کسی کو تہمت لگائے تو پھر سرے سے حد مارا جاوے لیکن اس کو قید رکھا جاوے یہاں تک کہ پہلی حد سے تندرست ہو پھر دوسری حد ماری جاوے اور کہا کہ اس کی اعضا میں متفرق کی جائے امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا اور قول ہمارا سب حدوں میں مگر ہم سر اور منہ اور ستر کو نہیں مارتے اور تعزیر میں اعضاء میں تفرق نہ کی جاوے جیسے کہ حدمیں کی جاتی ہے لیکن ایک جگہ میں ماری جاوے اور وہ سخت مار ہے اور ننگا نہ کیا جائے نہ حدمیں اور نہ تعزیر میں اور نہ اسکے غیر میں

٥٩١ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال الزاني يجلد وقد وضعت عنه ثيابه ضربا مبرحا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ زنا کرنے والی کو کوڑے مارے جائیں ایسی مار کہ ہلاک کرنے والی ہو اور اس کے کپڑے اس سے اتارے

Marfat.com

وَالْقَاذِفُ يُضْرَبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ وَشَارِبُ الْخَمْرِ يُضْرَبُ مِثْلَ مَا يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَضَرْبُهُمَا دُوْنَ ضَرْبِ الزَّانِيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَ يُجَرِّدُ الشَّارِبَ كَمَا يُجَرِّدُ الزَّانِيْ

حماد ہیں اور تہمت لگانے والے کو حد ماری جائے اس حال میں کہ اس کے کپڑے اس پر ہوں ۔ اور شراب پینے والے کو بھی قاذف کی طرح حد ماری جائے اور ان کی مار زانی کی مار سے کم ہے امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ایک حکم میں کہ شارب الخمر کو بھی زانی کی طرح ننگا کیا جائے ۔

۵۹۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الْعَبْدُ اَوِ الْاَمَةُ الْحُرَّ فَحَدُّهُمَا نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ اَرْبَعِيْنَ اَرْبَعِيْنَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام یا لونڈی کسی آزاد کو حرام کاری کی تہمت لگا دے تو ان کی حد آزاد کی حد سے آدھی ہے چالیس چالیس کوڑے امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا

۵۹۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاَمَةِ يُعْتَقُ ثُلُثُهَا اَوْ ثُلُثَاهَا ثُمَّ اسْتُسْعِيَتْ فِيْمَا بَقِيَ فَقَذَفَهَا رَجُلٌ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مَا كَانَتْ تَسْعٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَا يَرٰى عَلٰى مَنْ قَذَفَهَا حَدًّا لِاَنَّهَا عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْاَمَةِ مَا دَامَتْ تَسْعٰى وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَهِيَ حُرَّةٌ اِذَا عَتَقَ بَعْضُهَا عَتَقَ كُلُّهَا وَعَلٰى قَاذِفِهَا الْحَدُّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس لونڈی کے حق میں کہ اس کی ایک تہائی یا دو تہائی آزاد کی جائے پھر سعی کروالے اس چیز میں کہ باقی ہو پھر کوئی مرد اس کو حرام کاری کی تہمت لگا دے ۔ تو ابراہیم نے کہا کہ اس پر کچھ چیز نہیں جب تک کہ سعی کرتے رہے امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ جو اس کو تہمت لگا دے اس پر حد نہیں اس واسطے کہ وہ اس کے نزدیک بجائے لونڈی کے ہے جب تک کہ وہ محنت کرتی رہے مگر ہمارے قول میں وہ آزاد ہے کہ جب اس کا بعض آزاد ہو جائے تو سب آزاد ہو جاتی ہے اور اس کے قاذف پر حد آتی ہے

ف زانی کی حد اگر کوارا ہے تو سو کوڑے ہیں اور اگر بیاہا ہو تو سنگسار کیا جا دے اور زنا کی تہمت لگانے والے کی حد اور شراب پینے والے کی حد اسّی کوڑے ہیں معنے سعی کروانے کے یہ ہیں کہ غلام یا لونڈی کو تکلیف دی جائے کسب مال یا شریک کے واسطے قیمت حاصل کرنے کی

Marfat.com

بَابُ التَّعْزِيرِ ۱۹۱
تعزیر کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يَبْلُغُ بِالتَّعْزِيْرِ اَرْبَعُوْنَ جَلْدَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُنَا وَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۵۹۴ ترجمہ شعبی نے کہا کہ تعزیر میں چالیس کوڑوں کو نہ پہنچے امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِيْ غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَاَدْنَى الْحُدُوْدِ اَرْبَعُوْنَ فَلَا يَبْلُغُ بِالتَّعْزِيْرِ اَرْبَعُوْنَ جَلْدَةً

۵۹۵ ترجمہ ضحاک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پہنچے حد کو غیر حد میں تو وہ حد سے بڑھ جانے والوں میں سے ہے امام محمد رح نے کہا کہ ادنیٰ درجہ کا چالیس کوڑے ہیں سو نہ پہنچے ساتھ تعزیر کے چالیس کوڑوں کو

بَابُ الْحُدُوْدِ اِذَا اجْتَمَعَتْ فِيْهَا قَتْلٌ ۱۹۲
کئی حدوں کے جمع ہونے پر قتل کرنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَى الرَّجُلِ الْحُدُوْدُ وَفِيْهَا الْقَتْلُ دُرِئَتِ الْحُدُوْدُ وَاُخِذَ بِالْقَتْلِ وَاِذَا اجْتَمَعَتِ الْحُدُوْدُ وَفِيْهَا قَتْلٌ قُتِلَ وَدُفِعَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ لِاَنَّ الْقَتْلَ قَدْ اَحَاطَ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا حَدَّ الْقَذْفِ فَاِنَّهٗ مِنْ حُقُوْقِ النَّاسِ يُضْرَبُ حَدَّ الْقَذْفِ ثُمَّ يُقْتَلُ وَاِنَّمَا الَّذِيْ يُدْرَأُ عَنْهُ الْحُدُوْدُ الَّتِيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى

۵۹۶ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک مرد پر کئی حدیں جمع ہو جائیں جن میں کہ قتل ہو تو قتل کر لیا جائے اور باقی سب حدوں کو ساقط کیا جاوے اور جب کئی حدیں جمع ہو جاویں تو ان میں قتل ہو تو قتل کیا جائے اور اس کے سوائے سب حدیں دفع کی جائیں اس واسطے کہ قتل سب کو گھیر لیتا ہے امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور قول ہمارا مگر حد قذف ہیں کہ وہ آدمیوں کے حقوق میں سے ہے سو پہلے اس کو قذف کی حد ماری جاوے پھر قتل کیا جاوے اور ساقط تو صرف خدائے ذوالجلال کی حدیں ہوتی ہیں۔

---

۵ حد اس کو کہتے ہیں کہ شارع کی طرف سے مقرر ہو اور تعزیر اس کو کہ شارع کی طرف سے مقرر نہ ہو امام جہاں جیسے مناسب دیکھے تعزیر لگا دے

Marfat.com

باب ۱۹۳ من غصب امرأة نفسها

زنا بالجبر کا بیان

597/1 محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه من كان من الناس حرا او مملوكا غصب امرأة نفسها فعليه الحد ولا صداق عليه قال واذا وجب الصداق درئ الحد واذا ضرب الحد بطل الصداق قال محمد وهذا كله قول ابي حنيفة وقولنا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد آزاد یا غلام کسی عورت سے جبرًا زنا کرے۔ تو اس پر حد آتی ہے اور مہر نہیں اور جب مہر واجب ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اور جب حد ماری جائے تو مہر باطل ہو جاتا ہے امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ رح کا اور ہمارا ہے

باب ۱۹۴ الشهود على المرأة بالزنا احدهم زوجها

اگر کئی گواہ عورت کے زنا کی گواہی دیں جنمیں کہ اسکا خاوند بھی ہو تو اُن کا کیا حکم ہے

598/1 محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا شهد اربعة بالزنا احدهم زوجها اقيم عليها الحد واذا شهد واحدهم زوجها رجمت ان كان زوجها دخل بها جازت شهادتهم اذا كانوا عدولا قال محمد وهذا قول ابي حنيفة وقولنا فان كان الزوج دخل بها رجمت وان كان لم يدخل بها ضربت الحد مائة جلدة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چار مرد عورت کے زنا کی گواہی دیں۔ کہ ان میں سے ایک اس کا خاوند ہو تو اس پر حد قائم کی جائے اور جب گواہی دیں اور ایک اس کا خاوند ہو تو اس کو سنگسار کیا جاوے اگر خاوند نے اس سے صحبت کی ہو تو اُن کی گواہی جائز ہے جبکہ معتبر ہوں امام محمد رح نے کہا۔ کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ اگر خاوند نے اس سے صحبت کی ہو تو اس عورت کو سنگسار کیا جائے اور اگر اس سے صحبت نہ کی ہو تو اس کو سو کوڑے مارے جاویں۔

باب ۱۹۵ البكر يفجر بالبكر

غیر شادی شدہ کے زنا کی حد کا بیان

599/1 محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعود رض نے

Marfat.com

حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْبِكْرِ تَفْجُرُ بِالْبِكْرِ اِنَّهُمَا يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ سَنَةً وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نَفْيُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ

کہا کہ اگر کوئی کوارا کواری سے زنا کرے تو دونوں کو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال وطن سے نکالے جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وطن سے نکالنا فتنہ ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَفٰى بِالنَّفْيِ فِتْنَةً قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَا يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بِقَوْلِهٖ كَفٰى بِالنَّفْيِ فِتْنَةً اَيْ لَا يُنْفٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض

۶۰۰ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وطن سے نکالنا کافی ہے ازروی فتنہ کے یعنے اس میں بڑا فتنہ ہے امام محمد رح نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے کہا کہ ابراہیم کے اس قول سے کیا مراد ہے (کہ وطن سے نکالنا فتنہ ہے) کیا وطن سے نہ نکالا جائے انہوں نے کہا ہاں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابوحنیفہ کا کہ ہم علی کے قول کو لیتے ہیں

بَابُ ۱۹۶ حَدِّ اللُّوْطِيِّ لوطی کی حد کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اللُّوْطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُنَا وَاِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ ضُرِبَ الْحَدَّ مِائَةً

۶۰۱ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لوطی بجائے زنا کرنے والے کے ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا کہ اگر بیاہا ہوا ہو۔ تو سنگسار کیا جائے اور اگر بیاہا ہوا نہ ہو تو سو کوڑے حد مارا جائے۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ مَنْ قَذَفَ بِاللُّوْطِيَّةِ جُلِدَ الْحَدَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُنَا اِذَا بَيَّنَ فَلَمْ يُكَنِّ فَاَمَّا اِذَا قَالَ يَا لُوْطِيُّ فَهٰذِهٖ لَهَا مَصَادِرُ غَيْرُ الْقَذْفِ فَلَا نَجْلِدُهٗ حَتّٰى يُبَيِّنَ

۶۰۲ ترجمہ ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے کہا کہ جو کوئی کسی کو مرد سے زنا کرنے کی تہمت لگا دے اس کو حد ماری جائے امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا جبکہ کھول کر کہے کنایت نہ کرے اور اگر وطی کی تہمت لگا دے تو یہ لوطیہ کی مصدر ہے سوائے قذف کے سو ہم اسکو حد نہ ماریں گے یہاں تک کہ کھول کر کہے۔

بَابُ ۱۹۷ حَدِّ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ
لونڈی کے زنا کی حد کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

۶۰۳ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ معقل بن مقرن

Marfat.com

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ مُغَفَّلَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ بِاَمَةٍ لَهٗ زَنَتْ قَالَ اَجْلِدْهَا خَمْسِيْنَ جَلْدَةً فَقَالَ اِنَّهَا لَمْ تُحْصَنْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِسْلَامُهَا اِحْصَانُهَا قَالَ فَاِنَّ عَبْدًا لِيْ سَرَقَ مِنْ عَبْدٍ لِيْ اٰخَرَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ مَالُكَ بَعْضُهٗ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِّيْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اَنَامَ عَلٰى فِرَاشٍ اَبَدًا يُرِيْدُ الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَوْلَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَمْ اَسْئَلْكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ وَكَانَ مُوْسِرًا وَاَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اَلْحَدُّ لَا يُقِيْمُهٗۤ اِلَّا السُّلْطَانُ فَاِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ اَوِ الْعَبْدُ كَانَ السُّلْطَانُ هُوَ الَّذِيْ يَحُدُّهٗ دُوْنَ الْمَوْلٰى

اپنی ایک لونڈی عبداللہ بن مسعود رضہ کے پاس لایا۔ جس نے کہ زنا کیا تھا عبداللہ بن مسعود نے کہا۔ کہ اس کو پچاس کوڑے مار اس نے کہا کہ یہ بیاہی ہوئی نہیں۔ عبداللہ نے کہا کہ اس کا **اسلام** لانا بجائے بیاہ کے ہے مغفل نے کہا کہ میرا ایک غلام میرے دوسرے غلام سے کچھ چرائے تو اس کا کیا حکم ہے عبداللہ نے کہا کہ اس پر ہاتھ کاٹنا نہیں سب تیرا مال ہے بعض اس کا بعض میں یعنے خواہ اس کے پاس رہے یا اس کے پاس سب تیرا مال ہے مغفل نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ بچھونے پر کبھی نہ سوؤں گا مراد اس سے عبادت کرنا ہے ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی اے لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام کرو پاکیزہ چیزیں جو کہ حلال کیں اللہ پاک نے واسطے تمہارے اور نہ زیادتی کرو کہ خدا نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو تو اس مرد نے کہا۔ کہ اگر یہ آیت ہوتی تو میں تجھ سے پوچھتا رہتا عبداللہ رضہ نے حکم کیا اس کو غلام آزاد کرنے کا اور تھا وہ مالدار اور یہ کہ سوئے بچھونے پر امام **محمد** رحمہ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت میں وہ یہ کہ نہ قائم کرے کوئی حد مگر بادشاہ تو اگر غلام یا لونڈی زنا کرے تو فقط بادشاہ ہی اس کو حد مارے مالک نہ مارے۔

بَابُ ۱۹۸ مَنْ اَتٰى فَرْجًا بِشُبْهَةٍ

شبہ کی بنا پر زنا کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے علقمہ سے اپنی عورت کی لونڈی کا حکم پوچھا کہ اس سے صحبت کرنی درست ہے یا نہیں۔ اس نے

Marfat.com

فَقَالَ مَا أُبَالِي إِيَّاهَا أَتَيْتُ أَوْ جَارِيَةً عَوْسَجَةً قَالَ وَعَوْسَجَةُ مُنْكَبٌ حَيَّةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا جَارِيَةُ امْرَأَتِهِ وَغَيْرُهَا سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ إِذَا أَتَاهَا عَلَىٰ وَجْهِ الشُّبْهَةِ دَرَأْنَا عَنْهُ الْحَدَّ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ رض

کہا کہ میں نہیں پرواہ کرتا اس کی کہ اپنی عورت کی لونڈی سے صحبت کروں یا لونڈی عوسجہ سے کہا اور عوسجہ منکب حیہ ہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور قول ہمارا کہ اپنی عورت کی لونڈی اور غیر کی برابر ہے لیکن اگر شبہ کیساتھ اس سے صحبت کرے تو ہم اس سے حد ساقط کر دیں گے اور اسی طرح پہنچی ہم کو روایت حضرت علی اور ابن مسعود رض سے ۔

۶۰۵ ح مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ الضَّبِّيِّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ حُرْقُوسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَلِيًّا فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي وَقَعَ عَلَىٰ أَمَتِي فَقَالَ صَدَقَتْ هِيَ وَمَا لَهَا لِي قَالَ اذْهَبْ فَلَا تَعُدْ قَالَ مُحَمَّدٌ يُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ لِأَنَّهَا شُبْهَةٌ

ترجمہ حرقوس سے روایت ہے کہ حضرت علی کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرے خاوند نے میری لونڈی سے صحبت کی اس کے خاوند نے کہا کہ اس نے سچ کہا وہ اور اس کا مال سب میرا ہے حضرت علی نے کہا کہ جا اور پھر ایسا نہ کرنا ۔ امام محمد رح نے کہا کہ ساقط کی جائے اس سے حد اس واسطے کہ وہ شبہ ہے

١٩٩ بَابُ دَرْءِ الْحُدُودِ حدوں کے دفع کرنیکا بیان

۶۰۶ ح مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ فَإِذَا وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَادْرَءُوا عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے کہا کہ دفع کرو حدوں کو مسلمانوں سے جب تک کہ تم سے ہو سکے پس امام کا خطا کرنا اس کے معاف کرنے میں بہتر ہے اس کے خطا کرنے سے سزا دینے میں اگر پاؤ تم مسلمانوں کے واسطے جگہ خلاصی کی تو دفع کرو ان سے حد کو امام محمد رح نے کہ یہی ہے قول ہمارا اور قول ابوحنیفہ کا ۔

ف یہ خطاب حاکموں کو ہے کہ جب تک ہو سکے حدوں کو دفع کریں مسلمانوں سے تلقین کرنے عذروں کے کہ تو دیوانہ ہو گیا ہے یا تو نے شراب پی ہے یا تو نے بوسہ لیا ہے یا تو نے ہاتھ لگایا ہے ۔

۶۰۷ ح مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَالَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور

Marfat.com

الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ إِنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمْ أَجِدْهَا عُذْرَاءَ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَهُوَ قَوْلُنَا

اور کہے کہ میں نے اس کو کواری نہیں پایا، تو اس پر حد نہیں امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ہمارا

٦٠٨/٣ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَسْتَ لِفُلَانَةٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا لِأَنَّهُ لَمْ يَنْفِهِ مِنْ أَبِيْهِ إِنَّمَا قَالَ لَمْ تَلِدْكَ أُمُّهُ وَإِنَّمَا النَّفْيُ الَّذِيْ يُجْلَدُ فِيْهِ الَّذِيْ يَقُوْلُ لَسْتَ لِأَبِيْكَ۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی مرد سے کہے کہ فلانی عورت کا بیٹا نہیں تو اس پر حد نہیں امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا کہ اس پر کچھ حد نہیں اس واسطے کہ اس نے اپنے باپ سے اس کی نفی نہیں کی صرف اس نے یہ کہا کہ اس کی ماں نے اس کو نہیں جنا اور جس انکار میں حد ماری جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے باپ کا نہیں۔

٦٠٩/٤ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ رَجُلٌ يُحَدِّثُهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى بَهِيْمَةٍ فَدَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ وَأَمَرَ بِالْبَهِيْمَةِ فَأُحْرِقَتْ

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس ایک مرد لایا گیا جس نے کہ چارپائے سے زنا کیا تھا تو انہوں نے اس سے حد ساقط کر دی اور حکم کیا، چارپائے کو جلانے کا۔

٦١٠/٥ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَتَى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح وَقَوْلُنَا وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ إِذَا كَانَتِ الْبَهِيْمَةُ لَهُ ذُبِحَتْ وَأُحْرِقَتْ وَلَمْ تُحْرَقْ بِغَيْرِ ذَبْحٍ فَإِنَّهَا مُثْلَةٌ

ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جو چارپائے سے زنا کرے اس پر حد نہیں امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا اور اگر وہ چارپایہ اس کا اپنا ہو تو ذبح کر کے جلایا جاوے بدوں ذبح کے نہ جلایا جاوے کہ وہ مثلہ ہے جو منع ہے

بَابُ حَدِّ السَّكْرَانِ ٢٠ نشے والے کی حد کا بیان

٦١١/١ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُتِيَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ وَهُمْ

ترجمہ عبدالکریم سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک نشے والا لایا گیا تو حکم کیا ان کو یہ کہ ماریں اس کو اپنے جوتوں سے اور وہ اس دن چالیس آدمی تھے سو ہر ایک نے اس کو اپنے دونوں جوتوں سے مارا جب حضرت

Marfat.com

يَوْمَئِذٍ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا فَضَرَبَ كُلُّ اَحَدٍ بِنَعْلَيْهِ فَلَمَّا وَلِيَ اَبُوْ بَكْرٍ اُتِيَ بِسَكْرَانَ فَاَمَرَهُمْ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ وَاسْتَخْرَجَ النَّاسَ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ نَرٰى الْحَدَّ عَلَى السَّكْرَانِ مِنْ نَبِيْذٍ كَانَ اَوْ غَيْرِهٖ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً بِالسَّوْطِ يُحْبَسُ حَتّٰى يَصْحُوَ وَيَذْهَبَ عَنْهُ السُّكْرُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْحَدَّ وَيُفَرَّقُ عَلَى الْاَعْضَاءِ وَيُجَرَّدُ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يُضْرَبُ الْفَرْجُ وَلَا الْوَجْهُ وَلَا الرَّاْسُ وَضَرْبُهٗ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ الْقَاذِفِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس ایک نشے والا لایا گیا تو حکم کیا ابوبکر نے تو انہوں نے اس کو اپنے جوتوں سے مارا اور جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور لوگوں کو بلایا اور کوڑے سے مارا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ نشے والے کو اسی کوڑے مارے جائیں خواہ کھجور کے نچوڑ سے نشہ ہو یا اس کے غیر سے اور قید رکھا جائے یہاں تک کہ ہوش میں آئے اور اس سے نشہ دور ہو جاوے پھر حد مارا جاوے اور حد اس کے اعضا پر متفرق کی جائے اور ننگا کیا جاوے مگر ستر اور منہ اور سر کو نہ مارا جاوے اور اس کی مار سخت تر ہے قاذف کی مار سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

٦١٢ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ حَسْوَةً مِنْ خَمْرٍ ضُرِبَ قَالَ وَاَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ السُّكْرُ مِثْلَ ذٰلِكَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ يُضْرَبُ الْحَدَّ فِي الْحَسْوَةِ مِنَ الْخَمْرِ فَاَمَّا مِنَ السُّكْرِ فَلَا يُحَدُّ حَتّٰى يُسْكَرَ وَلٰكِنَّهٗ يُعَزَّرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد شراب کا بقدر ایک بار کے پیئے۔ تو حد مارا جاوے اور میں ڈرتا ہوں کہ سکر یعنی شربت خرما تر کا جبکہ گاڑھا ہو جائے اور کف بھی لائے اسی کی مانند ہو امام محمد رح نے کہا کہ حد مارا جائے شراب کی حسوہ میں لیکن سکر سے حد نہ مارا جائے یہاں تک کہ نشہ لائے ولیکن تعزیر کیا جائے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا رح

ف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانے میں شراب پینے والے کی حد چالیس کوڑے تھے اور حضرت عمر کی ابتدا خلافت میں یہی دستور تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسی کوڑے مارے اور اس پر اصحاب کا اجماع ہوا پس اب کسی کو اس کی مخالفت کرنی جائز نہیں۔

بَابُ حَدِّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ اَوْ سَرَقَ

راہزنی یا چوری کی حد کا بیان

٦١٣ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ أَقَلِّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

مسعود رض نے کہا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم میں دس درہم سے امام محمد رح نے کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

٦١٤ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَكَانَ ثَمَنُهٗ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ أَيْضًا لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ كَانَ ثَمَنُهٗ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ کاٹا جائے چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں اس کی قیمت اس وقت دس درہم تھی اور اس سے کم میں نہ کاٹا جائے۔

ف امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جب تین درہم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درہم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم میں نہیں۔

٦١٥ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ ابْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُهٗ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ ثَمَرَةٍ وَلَا فِيْ كَثَرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَالثَّمَرُ مَا كَانَ فِيْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ لَمْ يُحْرَزْ فِي الْبُيُوْتِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَهٗ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ جُمَّارُ النَّخْلِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَهٗ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ اس پھل کے چرانے میں جو درخت پر ہوا اور نہ بیچ چرانے گابھے سفید کھجور کے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ثمر وہ میوہ ہے کہ کھجور اور درخت کے سر پر ہو گھروں میں نہ جمع کیا گیا ہو پس نہیں ہے ہاتھ کاٹنا اس پر کہ اس کو چراوے اور کثر کہتے ہیں کھجور کے گابھے کو اگر کوئی اس کو چرائے تو اس پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

ف امام اعظم کا یہی مذہب ہے کہ کسی تر و تازہ میوے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے خواہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسی طرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ کاٹ کر خرمن میں جمع نہ کیا ہو اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ان سب چیزوں میں ہاتھ کاٹنا ہے۔ اگر ہوں محرز اور جو چیزیں حقیر ہیں مانند لکڑی گھانس نرسل تیلی وغیرہ کی ان میں بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہاتھ کاٹنا نہیں ہے

٦١٦ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ إِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى فَإِنْ عَادَ قُطِعَتْ

ترجمہ عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد چوری کرے تو اس کا داہنا ہاتھ کاٹا جائے پھر اگر چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے پھر اگر چوری کرے تو قید خانے میں قید کیا جاوے یہاں تک کہ بہتر بات کہے کہ

وَرِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَإِنْ عَادَ ضُمِنَ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا إِنِّيْ لَأَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ أَنْ أَدَعَهُ لَيْسَتْ لَهُ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِيْ بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِيْ عَلَيْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا يُقْطَعُ مِنَ السَّارِقِ إِلَّا يَدُهُ الْيُمْنٰى وَرِجْلُهُ الْيُسْرٰى لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا إِذَا كَثُرَتِ السَّرِقَةُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَلٰكِنْ يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

میں خدا سے شرم کرتا ہوں کہ اس کو چھوڑ دوں اس حال میں کہ نہ اس کا ہاتھ ہو جس سے وہ کھائے اور استنجا کرے اور پاؤں کہ اس سے چلے امام **محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہ کاٹا جاوے چور کا مگر داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں اس سے زیادہ کچھ نہ کاٹا جائے جبکہ بہت بار چوری کرے لیکن اس کو تعزیر دی جائے یہاں تک کہ بہتر بات کرے یعنے توبہ کرے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا

ف پہلے داہنا ہاتھ کاٹنا پھر بایاں پاؤں کاٹنا تو سب کے نزدیک ہے اور تیسری اور چوتھی بار میں بایاں ہاتھ اور داہنا پاؤں کاٹنے میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک تیسری اور چوتھی بار میں کاٹنا درست نہیں بلکہ قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے

حدیث ۶۱۷ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ وَيُضَمَّنُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا إِذَا قُطِعَ السَّارِقُ بَطَلَ عَنْهُ ضَمَانُ السَّرِقَةِ إِلَّا أَنْ تُوْجَدَ السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا فَتُرَدُّ عَلٰى صَاحِبِهَا وَهُوَ قَوْلُ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَأَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے اور مال کا بدلہ دے امام **محمد** رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جائے تو چوری کا بدلہ باطل ہو جاتا ہے مگر یہ کہ اگر چوری کا مال بعینہ پایا جائے تو اس کے مالک کو پھیر دیا جائے اور یہی قول ہے شعبی اور ابوحنیفہ کا

حدیث ۶۱۸ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ كَبْشَةَ قَالَ أُتِيَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ سَرَقَتْ وَهُوَ عَلٰى دِمَشْقَ فَقَالَ يَا سَلَامَةُ أَسَرَقْتِ قُوْلِيْ لَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوْا تُلَقِّنُهَا يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَتَيْتُمُوْنِيْ بِامْرَأَةٍ لَا تَدْرِيْ مَا يُرَادُ بِهَا لِتَعْتَرِفَ فَأَقْطَعَهَا

ترجمہ زید بن کبشہ سے روایت ہے کہ ابودرداء کے پاس ایک سیاہ لونڈی لائی گئی کہ اس نے چوری کی تھی اور وہ دمشق پر حاکم تھے تو ابودرداء نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی ہے تو کہہ نہیں اس نے کہا نہیں تو لوگوں نے کہا کہ کیا تو اس کو سکھاتا ہے اے ابا درداء اس نے کہا کہ تم میرے پاس ایک عورت لائے ہو جو نہیں جانتی کہ اس سے کیا مراد ہے تاکہ اقرار کرے کہ میں اس کا ہاتھ کاٹوں۔

حدیث ۶۱۹ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أُتِيَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيُّ بِسَارِقٍ فَقَالَ أَسَرَقْتَ قُلْ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابومسعود رض کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی تو کہہ نہیں اس نے کہا نہیں تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا

Marfat.com

لا نقال لا فقطع سبيله **قال محمد** و
اما نحن فنقول لا ينبغي للحاكم ان
يقول له اسرقت ولكن يسكت عنه
حتى يقر او يدع وهو قول ابي حنيفة
قال محمد وانما اراهما قالا
للسارقين قولوا لا لقولهما اسرقتما فخافتا
ان يجيباهم بنعم بمسألتهما اياهما ولم يفعلا
ذلك قال ابو حنيفة في الشاهد يشهد
عند الحاكم لا ينبغي للحاكم ان يقول له
اتشهد بكذا او كذا مخافة ان يقول
نعم ولكن يدعه حتى يأتي بما عنده
من الشهادة فان كانت شهادة
قاطعة انفذها وان كانت
غير قاطعة ردها وكذلك
الحدود

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال اذا خرج ۶۴۲/۸
الرجل فقطع الطريق فاخذ
المال وقتل فللوالي ان يقتله ان
شاء قتله وان شاء قتله صلبا وان
شاء قتله بغير قطع ولا صلب وان شاء
قطع يده ورجله من خلاف ثم قتله
وان اخذ المال ولم يقتل قطع يده
ورجله من خلاف فان لم يأخذ
المال ولم يقتل اوجع عقوبة وحبس
حتى يحدث خيرا **قال محمد**
وهذا كله قول ابي حنيفة رضي الله
تعالى عنه وبه نأخذ الا في خصلة
واحدة ان قتل واخذ

امام محمد رح نے کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ نہیں لائق ہے حاکم کو یہ کہ اس کو کہے کہ کیا تو نے چوری کی لیکن اس سے چپ رہے یہاں تک کہ اقرار کرے یا انکار اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **امام محمد** رح نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ ابو درداء اور ابو مسعودؓ نے جوان کو کہا کہ کہو نہیں جب کہ اس نے کہا کہ تم نے چوری کی ہے تو اس ڈر سے کہا کہ شاید وہ ان کے سوال کے جواب میں ہاں کہہ بیٹھیں اور چوری نہ کی ہو اور اسی طرح کہا ہے ابو حنیفہ نے گواہ کے حق میں کہ حاکم کے نزدیک گواہی دے اور حاکم کو لائق نہیں کہ اس کو کہے کہ کیا تو گواہ دیتا ہے اس طرح اس ڈر سے کہ ہاں کہہ بیٹھے لیکن اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ جو اس کے پاس گواہی ہو بیان کرے اگر گواہی قاطعہ ہو تو اس کو جاری کرے ورنہ رد کرے اور یہی حکم ہے حدوں کا۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد نکلے اور راہزنی کرے یعنے ڈاکہ مارے اور مال چھین لے اور قتل کر ڈالے تو جائز ہے مقتول کے وارث کو جس طرح سے چاہے اگر چاہے تو سولی چڑھا کر مارے اور اگر چاہے بغیر قطع اور سولی کے قتل کرے اور اگر چاہے تو اس کا ہاتھ اور پاؤں مقابل کا کاٹے پھر اس کو مار ڈالے اور اگر راہزن فقط مال لے اور کسی کو مارے نہیں تو اس کا ہاتھ اور پاؤں مقابل کا کاٹا جاوے اور اگر نہ مال لے اور نہ قتل کرے تو تکلیف دیا جائے مارے اور قید کیا جائے یہاں تک کہ نیک بات کہے **امام محمد** رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن ایک صورت میں کہ اگر قتل کرے اور مال لے تو اس کو سولی چڑھا کر مارا جائے اور

Marfat.com

اَلْمَالَ قُتِلَ صُلْبًا وَلَمْ يُقْطَعْ يَدُهُ وَلَا رِجْلُهُ وَإِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ اَحَدُهُمَا يَاْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ بُدِئَ بِالَّذِيْ يَاْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَدُرِئَ الْاٰخَرُ

اُس کا ہاتھ پاؤں نہ کاٹا جائے اور اگر دو حدیں جمع ہو جائیں ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہوئے تو پچھلی کیساتھ ابتدا کی جائے اور دوسری دفع کی جائے جیسے ہاتھ کاٹنا دو بار واجب ہو تو پچھلی بار لیجائے اور پہلی ساقط کی جائے۔

۶۲۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ سَارِقٍ سَرَقَ فَاُخِذَ فَانْفَلَتَ ثُمَّ سَرَقَ فَاُخِذَ الثَّانِيَةَ **قَالَ** يُقْطَعُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى عَلَيْهِ اِلَّا قَطْعًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک چور کے حق میں کہ چوری کی اور پکڑا گیا پھر بھاگ گیا پھر چوری کی اور دوسری بار پکڑا گیا تو ابراہیم نے کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس پر فقط ایک بار کاٹنا آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۲۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ مُخْتَلِسٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا ہے کہ اوچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ف اوچکے کا ہاتھ کاٹنا اس واسطے نہیں آتا کہ وہ خفیہ نہیں لیتا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا۔

بَابُ حَدِّ النَّبَّاشِ — کفن چور کی حد کا بیان

۶۲۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي النَّبَّاشِ اِذَا نَبَشَ عَنِ الْمَوْتٰى فَسَلَبَهُمْ اَنَّهٗ يُقْطَعُ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ لَا يُقْطَعُ لِاَنَّهٗ مَتَاعٌ غَيْرُ مُحْرَزٍ وَلٰكِنَّهٗ يُوْجَعُ ضَرْبًا وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَفْتٰى مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ اَنْ لَا يَقْطَعَهٗ وَهُوَ قَوْلُنَا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کفن چور کے حق میں کہا کہ جب کوئی مُردوں کی قبریں کھودے اور ان کا کفن چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اس واسطے کہ وہ اسباب غیر محرز ہے یعنے حفاظت میں نہیں لیکن اس کو مار سے تکلیف دی جائے اور قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے **امام محمد** رح نے کہا کہ پہنچی ہم کو روایت ابن عباس رض سے کہ انہوں نے مروان کو فتویٰ دیا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹے اور یہی ہے قول ہمارا

ف امام ابوحنیفہ کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اور ابو یوسف اور تینوں اماموں کے نزدیک اس کا ہاتھ کاٹنا آتا ہے۔

Marfat.com

بَابُ ٢٠٣ شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کے معاملہ میں ذمیوں کی شہادت کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِلَى آخِرِهَا قَالَ مَنْسُوخَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِنَّمَا يَعْنِي بِهَذِهِ الشَّهَادَةِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ عَلَى الْوَصِيَّةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَازَتْ شَهَادَةُ أَهْلِ الذِّمَّةِ عَلَى وَصِيَّةِ الْمُسْلِمِ نُسِخَ ذَلِكَ فَلَا يَجُوزُ عَلَى وَصِيَّةِ الْمُسْلِمِ وَلَا غَيْرِهِ ٦٢٤/١

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس آیت "شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت" الخ کے متعلق فرمایا کہ یہ منسوخ ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا۔ مراد اس سے گواہی سفر کی ہے وقت حاضر ہونے موت کے وصیت پر جبکہ کوئی مسلمان نہ ہو تو اہل ذمہ کی شہادت مسلمان کی وصیت پر درست ہے یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے پس نہیں جائز ہے مسلمان کی وصیت پر اور نہ اس کے کسی اور کام پر مگر گواہی مسلمانوں کی۔

بَابُ ٢٠٤ شَهَادَةِ الْحُدُودِ

حدوں کی شہادت کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي نَصْرَانِيٍّ قَذَفَ مُسْلِمَةً فَضُرِبَ الْحَدَّ ثُمَّ أَسْلَمَ أَنَّهُ جَائِزُ الشَّهَادَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ لِأَنَّهُ لَمْ يُضْرَبْ حَدًّا فِي الْإِسْلَامِ ٦٢٥/١

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک نصرانی کے حق میں کہ مسلمان عورت کو حرامکاری کی تہمت لگائے اور حد مارا جائے پھر اسلام لائے کہ اس کی گواہی درست ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اس واسطے کہ وہ اسلام میں حد مارا نہیں گیا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا جُلِدَ الْقَاذِفُ لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهُ أَبَدًا وَقَالَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا قَالَ يُرْفَعُ عَنْهُ اسْمُ الْفِسْقِ فَأَمَّا الشَّهَادَةُ فَلَا تَجُوزُ أَبَدًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح ٦٢٦/٢

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تہمت لگانے والے کو حد ماری جائے تو اس کی گواہی کبھی درست نہیں اور کہا اس آیت کی تفسیر میں مگر جنہوں نے توبہ کی اس کے پیچھے اپنی صلاح کی کہا کہ دور کیا جائے ان سے نام گناہ کا اور شہادت تو وہ کبھی جائز نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ ٦٢٧/٣

ترجمہ ہشیم سے روایت ہے کہ عامر شعبی

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُجِيْزُ شَهَادَةَ الْقَاذِفِ اِذَا تَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا۔

نے کہا کہ جب قاذف توبہ کرے تو میں اس گواہی درست رکھتا ہوں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم نہیں لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۶۲۸ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اَتَاهُ اَقْطَعُ بَنِيْ اَسَدٍ فَقَالَ اَتَقْبَلُ شَهَادَتِيْ وَكَانَ مِنْ خِيَارِهِمْ فَقَالَ نَعَمْ وَاَرَاكَ لِذٰلِكَ اَهْلًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ كُلُّ مَحْدُوْدٍ فِيْ سَرِقَةٍ اَوْ زِنَا اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ اِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ اِلَّا الْمَحْدُوْدَ فِي الْقَذْفِ خَاصَّةً لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا۔

ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ایک مرد ہاتھ کٹا قبیلہ بنی اسد کا شریح کے پاس آیا اور وہ ان کے برگزیدہ لوگوں میں سے تھا تو اس نے کہا کہ تو میری گواہی قبول کرتا ہے اس نے کہا ہاں اور میں تجھ کو اس کے لائق دیکھتا ہوں **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جو آدمی کہ چوری یا زنا یا کسی اور امر میں حد مارا جاوے پھر توبہ کرے تو اس کی گواہی قبول ہے مگر جو خاص قذف میں حد مارا جاوے اس کی گواہی نہ قبول کی جائے اس واسطے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کی گواہی کبھی نہ مانو۔

باب ۲۰۵ شَهَادَةِ الزُّوْرِ جھوٹی گواہی کا بیان

۶۲۹ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اِذَا اُخِذَ شَاهِدُ زُوْرٍ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّوَادِ قَالَ لِلرَّسُوْلِ قُلْ لَهُمْ اِنَّ شُرَيْحًا يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّا اَخَذْنَا هٰذَا شَاهِدَ زُوْرٍ فَاحْذَرُوْهُ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ اَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى مَسْجِدِ قَوْمِهٖ اَجْمَعَ مَا كَانُوْا فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ مِثْلَ مَا قَالَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَلَا يَرٰى عَلَيْهِ ضَرْبًا وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّا نَرٰى عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ التَّعْزِيْرَ وَلَا يُبْلَغُ بِهٖ اَرْبَعِيْنَ سَوْطًا

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ جب کوئی جھوٹا گواہ پکڑا جاتا اور اہل عجم سے ہوتا ہے تو شریح ایلچی کو کہتے کہ ان سے کہہ کہ شریح تم کو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے یہ جھوٹا گواہ پکڑا اس سے بچو اور اگر عرب سے ہوتا تو اس کو اپنی قوم کی مسجد میں بھیجتے جب لوگ معمول سے بہت زیادہ جمع ہوتے۔ اور کہتے ایلچی کو جیسا پہلی بار کہا **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو امام ابو حنیفہ لیتے تھے اور اس پر مار نہیں دیکھتے تھے بلکہ فقط لوگوں میں مشہور کرنا کافی سمجھتے تھے لیکن ہمارے نزدیک تو اس کے ساتھ اس پر تعزیر آتی ہے اور نہ پہنچے اس کیساتھ چالیس کوڑوں کو

۶۳۰ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَضْرِبُ شَاهِدَ الزُّوْرِ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَرْبَعِيْنَ سَوْطًا

ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ وہ مارتے تھے جھوٹے گواہ کو وہ مار کہ اس کی اور چالیس کوڑے کی درمیان ہے یعنی چالیس کوڑوں سے کم مارتے تھے **امام محمد** رح نے کہا

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ

کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

بَابُ شَہَادَۃِ النِّسَآءِ وَمَا یَجُوْزُ مِنْہَا وَمَا لَا یَجُوْزُ

عورتوں کی گواہی کے جائز یا ناجائز ہونے کا بیان

٦٣١ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ شَہَادَۃُ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ جَائِزَۃٌ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ مَا خَلَا الْحُدُوْدِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَحْنُ نَقُوْلُ مَا خَلَا الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورتوں کی گواہی جائز ہے ساتھ مردوں کے ہر چیز میں سوائے حدوں کے امام محمد رح نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ سوائے حدوں اور قصاص کے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا۔

٦٣٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ اَنَّہٗ کَانَ یُجِیْزُ شَہَادَۃَ الْمَرْاَۃِ عَلَی الْاِسْتِہْلَالِ فِی الصَّبِیِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ اِذَا کَانَتْ عَدْلَۃً مُسْلِمَۃً وَکَانَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ یَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ عَلَی الْاِسْتِہْلَالِ اِلَّا شَہَادَۃُ رَجُلَیْنِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَاَتَیْنِ فَاَمَّا الْوِلَادَۃُ مِنَ الزَّوْجَۃِ فَتُقْبَلُ فِیْہَا شَہَادَۃُ الْمَرْاَۃِ اِذَا کَانَ عَدْلَۃً فَھٰذَا عِنْدَنَا سَوَآءٌ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم جائز رکھتے تھے گواہی عورت کی بچے کے آواز کرنے پر امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ عورت معتبر مسلمان ہو اور ابو حنیفہ کہتے تھے کہ نہ قبول کی جائے گواہی بچے کی آواز کرنے پر مگر گواہی دو مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی لیکن اپنی بی بی کی ولادت پر ایک عورت کی گواہی قبول ہے جبکہ معتبر مسلمان ہو پس یہ ہمارے نزدیک برابر ہے یعنی اگر دعوی کرے عورت کہ میرا بیٹا ہے اور ایک عورت آزاد مسلمان اس کی گواہی دے تو اس کی گواہی ہمارے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مقبول ہے۔

بَابُ مَنْ لَا تُقْبَلُ شَہَادَتُہٗ لِلْقَرَابَۃِ وَغَیْرِہَا

کسی شخص کی قرابت داروں کے لئے گواہی درست نہ ہونے کا بیان

٦٣٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْہَیْثَمُ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ اَرْبَعَۃٌ لَا تَجُوْزُ شَہَادَۃُ بَعْضِہِمْ لِبَعْضٍ اَلْمَرْاَۃُ لِزَوْجِہَا وَالزَّوْجُ لِاِمْرَاَتِہٖ وَالْاَبُ لِابْنِہٖ وَالْاِبْنُ

ترجمہ ہثیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ چار آدمی ہیں جن کی گواہی ایک دوسرے کے لئے درست نہیں عورت کی گواہی خاوند کیلئے درست نہیں اور خاوند کی گواہی عورت کے لئے درست نہیں اور باپ کی بیٹے کے لئے درست نہیں اور بیٹے کی

Marfat.com

لَا بِيَلِهِ وَالشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهِ وَالْمَحْدُوْدِ حَدًّا فِيْ قَذْفٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اَنَّا نَقُوْلُ تَجُوْزُ شَهَادَةُ الشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهٖ فِيْ غَيْرِ شِرْكَتِهِمَا

باپ کے لئے درست نہیں اور شریک کی شریک کے لئے درست نہیں اور جو قذف میں حد مارا جائے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا لیکن ہم کہتے ہیں کہ شریک کی شریک کے لئے گواہی درست ہے ان کی شرکت کے غیر امر میں۔

۶۳۴/۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَاَتِهٖ وَلَا الْاَبِ لِابْنِهٖ وَلَا الْاِبْنِ لِاَبِيْهِ وَلَا الشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ترجمہ ہثیم سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہیں جائز ہے گواہی عورت کی اپنے خاوند کے لئے اور نہ خاوند کی اپنی عورت کے لئے اور نہ باپ کی بیٹے کے لئے اور نہ بیٹے کی باپ کے لئے اور نہ شریک کی شریک کے لئے۔

بَابُ ۲۰ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ نابالغ لڑکوں کی گواہی کا بیان

۶۳۵/۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ كَتَبَ هِشَامٌ اِلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ يَسْاَلُهٗ عَنْ خَمْسٍ عَنْ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ وَعَنْ جِرَاحَاتِ النِّسَآءِ وَالرِّجَالِ وَعَنْ دِيَةِ الْاَصَابِعِ وَعَنْ عَيْنِ الدَّابَّةِ وَالرَّجُلِ يُقِرُّ بِوَلَدِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ جَائِزَةٌ اِذَا اتَّفَقُوْا وَجِرَاحَاتُ النِّسَآءِ وَالرِّجَالِ يَسْتَوِيَانِ فِي السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ وَتَخْتَلِفَانِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَدِيَةُ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَآءٌ وَفِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا وَالرَّجُلُ يُقِرُّ بِوَلَدِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ اَنَّهٗ اَصْدَقُ مَا يَكُوْنُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ مُحَمَّدٌ

ترجمہ شریح سے روایت ہے کہ ہشام نے پانچ چیزیں پوچھنے کیلئے ابن ہبیرہ کو لکھا ایک لڑکوں کی گواہی دوسرے عورتوں اور مردوں کے زخموں تیسرے انگلیوں کی دیت چوتھے چارپائے کی آنکھ پانچویں اس مرد کے متعلق جو موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے تو ابن ہبیرہ نے اس کی طرف لکھا کہ لڑکوں کی گواہی آپس میں ایک دوسرے پر درست ہے جب کہ متفق ہوں اور عورتوں اور مردوں کے زخم دانت اور موضحہ میں برابر ہیں یعنی جو مرد کے دانت کی دیت ہے وہی عورت کے دانت کی دیت ہے اور ان کے سوائے اور زخموں میں مختلف ہیں اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے اور اگر کوئی چارپائے کی آنکھ پھوڑ دیوے تو اس کے قیمت کی چوتھائی لازم ہے اور جو مرد موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے اس کا اقرار صحیح ہے کہ وہ موت کے وقت زیادہ تر سچ کہتا ہے امام محمد رح نے کہا

Marfat.com

وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ اِلَّا فِىْ خَصْلَتَيْنِ اَحَدُ هُمَا شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عِنْدَنَا بَاطِلٌ اِتَّفَقُوْا اَوِ اخْتَلَفُوْا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِىْ كِتَابِهٖ وَاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ وَالصِّبْيَانُ لَيْسُوْا مِمَّنْ يُوْصَفُ اَنْ يَّكُوْنُوْا عُدُوْلًا وَّلَا مِمَّنْ يُرْضٰى بِهٖ مِنَ الشُّهَدَآءِ وَالْخَصْلَةُ الْاُخْرٰى جِرَاحَاتُ النِّسَآءِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ فِى السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح

کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر دو حکموں میں ایک یہ کہ لڑکوں کی گواہی ہمارے نزدیک باطل ہے خواہ متفق ہوں یا مختلف اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ اگر گواہ مقرر کرو دو معتبر اپنے میں سے اور گواہ کرو دو گواہ اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں۔ تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم پسند کرتے ہو گواہوں میں سے لڑکے ان لوگوں میں سے نہیں کہ ان کو عادل کہا جائے اور نہ ان لوگوں میں سے کہ ان کو گواہی سے پسند کیا جائے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ عورتوں کے زخموں کی آدھی دیت ہے مردوں کے زخموں سے دانت اور موضحہ میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

۶۳۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا تَجُوْزُ فِيْهَا شَهَادَةُ النِّسَآءِ اَلزِّنَا وَالْقَذْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّكْرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزیں ہیں جن میں عورتوں کی گواہی درست نہیں زنا اور قذف اور شراب کا پینا اور نشے کا ہونا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْوَصِيَّةِ

کس حد تک وصیت جائز ہے

۶۳۷ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَىَّ يَعُوْدُنِىْ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِىْ بِمَالِىْ كُلِّهٖ قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالنِّصْفِ قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ لَا تَدَعْ اَهْلَكَ يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَا يَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لِاَحَدٍ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَاِنْ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری عیادت کو آئے تو میں نے کہا کہ یا حضرت میں اپنے سب مال کی وصیت کا ارادہ کرتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی کہ آدھا مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے عرض کی کہ تہائی مال خیرات کرنے کی وصیت کروں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کر اور تہائی بھی بہت ہے تو اپنے وارثوں کو محتاج نہ چھوڑ کہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کریں۔

Marfat.com

اَوْصٰی بِاَکْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَاَجَازَ ذٰلِکَ الْوَرَثَۃُ بَعْدَ مَوْتِہٖ فَھُوَ جَائِزٌ وَلَیْسَ لِلْوَارِثِ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْمَا اَجَازَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے کسی کو وصیت کرنی زیادہ تہائی سے اور اگر تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث اس کو جائز رکھیں تو درست ہے اور نہیں جائز ہے وارث کو رجوع کرنا اس چیز میں کہ جائز رکھی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۶۳۸/۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِی الرَّجُلِ یُوْصِیْ بِالْوَصِیَّۃِ فَیُجِیْزُھَا الْوَرَثَۃُ فِیْ حَیَاتِہٖ ثُمَّ یَرُدُّوْنَھَا بَعْدَ مَوْتِہٖ قَالَ ذٰلِکَ یُکْرَہُ وَلَا یَجُوْزُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ اِجَازَۃُ الْوَرَثَۃِ لِلْوَصِیَّۃِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَھِیَ بِالثُّلُثِ اَوْ اَکْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَذٰلِکَ جَائِزٌ وَلَیْسَ لَھُمْ اَنْ یَّرْجِعُوْا فِیْہِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ وصیت کرے کہ اس کی زندگی میں اس کے وارث اس کو جائز رکھیں پھر اس کے مرنے کے بعد اس میں رجوع کریں عبد اللہ نے کہا کہ یہ مکروہ ہے اور جائز نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ موت سے پہلے وارثوں کا وصیت کو جائز رکھنا کوئی چیز نہیں اور اگر مرنے کے بعد اس کو جائز رکھیں اور وہ تہائی ہو یا تہائی سے زیادہ تو یہ جائز ہے اور نہیں جائز ان کو رجوع کرنا اس میں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

بَابُ الرَّجُلِ یُوْصِیْ بِالْوَصَایَا اَوْ بِالْعِتْقِ

چند وصیتیں یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کا بیان

۶۳۹/۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِی الْوَصِیَّۃِ فُلَانٌ حُرٌّ وَاَعْطُوْا فُلَانًا اَلْفَ دِرْھَمٍ بُدِئَ بِالْعِتْقِ وَاِذَا قَالَ اَعْتِقُوْا فُلَانًا وَاَعْطُوْا فُلَانًا کَذَا وَکَذَا بُدِئَ بِالْحِصَصِ فَاِذَا قَالَ اَعْطُوْا فُلَانًا ھٰذَا الْعَبْدَ بِعَیْنِہٖ وَاَعْطُوْا فُلَانًا کَذَا اَوْ کَذَا بُدِئَ بِھٰذَا الَّذِیْ یَحِیْنُہٗ مِنَ الثُّلُثِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی شخص وصیت میں کہے کہ فلاں غلام آزاد ہے اور فلانے کو ہزار درہم دو تو پہلے غلام آزاد کیا جائے اور اگر کہے کہ فلانے کو آزاد کر دو اور فلانے کو اتنا اتنا مال دو تو پہلے مال دیا جائے اور اگر کہے کہ فلانے کو یہ غلام دے دو اور فلانے کو اتنا اتنا مال دو تو پہلے تہائی میں سے غلام دیا جائے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس چیز میں کہ بیان کی آزاد کرنے سے یعنی پہلے غلام آزاد کیا جائے پھر اس کے

وبه نأخذ فيما وصف من العتق فاما اذا قال اعطوا فلانا هذا العبد بعينه واعطوا فلانا كذا تحاصا في الثلث وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

بعد اگر کچھ تہائی سے بچے تو دوسری وصیت جاری کی جائے والاخیر اور اگر کہے کہ فلانے کو بعینہ یہ غلام دے دو اور فلانے کو اتنا اتنا مال دو تو دونو تہائی میں خاص ہوں گے یعنی فقط تہائی میں سے دونوں کو حصہ دیا جائے تہائی سے زیادہ دینا درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

۶۲۰ ۲ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يوصي للرجل لعبد بعينه ويوصي لآخر بثلث ماله قال يعطي هذا العبد ويعطي هذا ما بقي ان بقي شيء وان اوصى لهذا بمائة درهم ولهذا بثلث ماله اعطي هذا مائة والآخر ما بقي **قال** محمد ولسنا نأخذ بهذا ولكن صاحبي الوصية يتحاصان في الثلث بوصيتهما ولا يكون واحد منهما احق بالثلث من صاحبه وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ وصیت کرے کسی مرد کے لئے ساتھ معین غلام کے اور دوسرے کے لئے تہائی مال کی وصیت کرے کہا کہ پہلے یہ غلام دیا جاوے اور چوتھائی سے جو باقی رہے وہ دوسرے کو دیا جائے اگر کوئی چیز باقی رہے اور اگر ایک کے لئے سو درم کی وصیت کی اور ایک کے لئے تہائی مال کی وصیت کی تو پہلے کو سو درم دیا جائے اور جو باقی رہے تو دوسرے کو دیا جائے امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن وصیت والے دونوں تہائی میں خاص ہوں گے اور ان میں سے کوئی تہائی کا اپنے ساتھی سے زیادہ حقدار نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

ف یعنے بلکہ تہائی میں دونوں شریک ہیں اس میں سے دونوں کو حصہ دیا جائے اور تہائی سے زیادہ دینا درست نہیں۔

۶۲۱ ۳ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يعتق ثلث عبده عند الموت وثم اوصى بوصايا قال يبدأ بعتق ثلث غلامه ولا يعتق منه ما اعتق ويستسعى فيما لم يعتق منه فاذا اوصى مع عتق ثلثه بوصايا وله مال جعل ثلثا سعايته

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ موت کے وقت اپنے غلام کی تہائی آزاد کرے اور کئی چیزوں کی وصیت کی ہو کہا کہ پہلے اس کے غلام کی تہائی آزاد کی جائے اور نہیں آزاد ہوتا اس سے مگر جو کہ آزاد ہوا اور سعی کرایا جاوے غلام اس چیز میں کہ نہیں آزاد ہوئے اس سے یعنی باقی دو حصوں کی قیمت کما کر ادا کرے اور اگر اس کی تہائی آزاد کرنے کے ساتھ اور کئی وصیتیں کرے

Marfat.com

فِيمَا أُوْصٰى بِهٖ وَلَا أَجْعَلُ
ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا
فَإِذَا عَتَقَ ثُلُثُهُ عَتَقَ
كُلُّهُ وَيُبْدَأُ بِهٖ مِنْ ثُلُثِ
مَالِ الْمَيِّتِ قَبْلَ الْوَصَايَا فَإِنْ
بَقِيَ شَيْءٌ كَانَ لِأَصْحَابِ
الْوَصَايَا بِالْحِصَصِ۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ
يُعْتِقُ عَبْدَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ
دَيْنٌ قَالَ يَسْتَسْعٰى فِي قِيْمَتِهٖ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ
الدَّيْنُ مِثْلَ الْقِيْمَةِ أَوْ
أَكْثَرَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ
فَإِنْ كَانَ الدَّيْنُ أَقَلَّ مِنَ الْقِيْمَةِ
سَعٰى فِي مِقْدَارِ الدَّيْنِ مِنْ قِيْمَتِهٖ
لِلْغُرَمَاءِ وَفِي ثُلُثَيْ مَا بَقِيَ لِلْوَرَثَةِ
وَكَانَ لَهُ الثُّلُثُ وَصِيَّةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْكَفَنِ مِنْ
جَمِيْعِ الْمَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ
يُبْدَأُ بِهٖ قَبْلَ الدَّيْنِ
وَالْوَصِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا أَوْصٰى
بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ وَصِيَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ أَوْ
صَوْمًا أَوْ نَذْرًا أَوْ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ

اور اس کے پاس مال ہو تو کی جائیں دو تہائیاں اسکی
سعی کی جس میں وصیت کی ہو اور میں اس کو وارثوں
کے لئے نہیں ٹھہراتا یعنے وہ مال خیرات کیا جاویگا
وارثوں کو نہیں ملے گا۔ امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا اور ہمارے قول میں تو جب اس
کی تہائی آزاد ہو جائے تو کل آزاد ہو جاتا ہے اور
ابتدا کی جائے اس کی میت کی تہائی مال میں سے
اور وصیتوں کے سوا اگر کوئی چیز باقی رہے تو اور
وصیت والوں کو حصوں کے ساتھ دی جائے۔

٦٤٢/٤ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق
میں کہ موت کے وقت اپنا غلام آزاد کرے اور
اس پر قرض ہو کہا کہ اپنی قیمت میں غلام سے
سعی کرائے جائے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہیں جب کہ قرض اس کے قیمت کے برابر
ہو یا زیادہ اور اس کے سوائے اس کا کچھ مال نہ ہو
اور اگر قرض اس کی قیمت سے کم ہو تو قرض
کے مقدار اس سے سعی کرائی جائے قرض خواہوں کے
واسطے اور دو تہائی میں کہ باقی ہوں وارثوں کے
واسطے اور تہائی میں اس کی وصیت جاری ہو گی یعنی
تہائی خیرات کی جائیگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

٦٤٣/٥ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ کہ ابراہیم نے کہا کہ
کفن تمام مال میں سے ہے امام محمد رح نے کہا
کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قرض اور وصیت سے پہلے
کفن دیا جائے پھر باقی سے قرض ادا کیا جائے پھر
وصیت اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

٦٤٤/٦ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر
میت کسی چیز کی وصیت کرے جو اس پر لازم ہو
یا روزہ ہو یا نذر یا کفارہ قسم کا تو وہ تہائی مال
میں سے جاری ہوگی مگر وارث چاہیں تو زیادہ

Marfat.com

فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ الْوَرَثَةُ ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَذَالِكَ مَا أَوْصَى بِهِ مِنْ حَجَّةٍ فَرِيضَةٍ أَوْ زَكٰوةٍ أَوْ غَيْرِ ذَالِكَ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ إِلَّا أَنْ يُجِيزَ الْوَرَثَةُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ فَيَجُوزُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

میں بھی جاری ہو جائے گی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور اسی طرح وہ چیز کہ وصیت کرے حج فرض یا زکوٰۃ کی یا اس کے علاوہ کسی چیز کی۔ تو بھی تہائی مال میں جاری ہو گی مگر یہ کہ اگر وارث تمام مال میں سے جائز رکھیں تو جائز ہو گی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

٦٢٥ / ٧ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُبْدَأُ بِالْعِتْقِ مِنَ الْوَصِيَّةِ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنَ الثُّلُثِ قُسِمَ بَيْنَ أَهْلِ الْوَصِيَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فِي بَيْنِ الْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ وَالتَّدْبِيرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وصیت میں سے پہلے غلام آزاد کیا جائے پھر اگر تہائی میں سے کوئی چیز باقی رہے تو اہل وصیت میں تقسیم کی جائے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں عتق اور مدبر کرنے کے باب میں جو بیماری میں واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

٦٢٦ / ٨ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا أَوْصَى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ نَذْرٍ أَوْ رَقَبَةٍ فَمِنْ ثُلُثِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح .

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو میّت نذر یا غلام آزاد کرنے میں جس کی وصیت کرے تو وہ تہائی مال میں جاری ہو گی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٦٢٧ / ٩ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْحُبْلٰى إِذَا أَوْصَتْ وَهِيَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا يَعْنِي بِقَوْلِهِ وَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ يَقُولُ مَا وَهَبَتْ أَوْ تَصَدَّقَتْ بِهِ فِي تِلْكَ الْحَالِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے حق میں کہا کہ جب وصیت کرے اور وہ جننے کے درد میں مبتلا ہو پھر مر جائے تو وصیت اسکی تہائی سے جاری ہو گی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور مراد تہائی مال سے وصیت جاری کرنے سے یہ ہے جو کہ ہبہ کرے یا خیرات کرے اس حال میں تو تہائی مال سے جاری ہو گی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

٦٢٨ / ١٠ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي ابْنَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق میں کہ موت کے وقت میں اپنے بیٹے کو ہزار درہم سے خریدے کہا کہ اگر اس کی

Marfat.com

ثمنه ان بلغ الذي اعطى فيه الثلث وارث وان كان ثمنه دون الثلث ورث وان كان اكثر من الثلث واستسعى في شيء لم يرث قال محمد وهذا كله قول ابي حنيفة واما في قولنا فانه يرث في ذلك كله وقيمته دين عليه يحاسب بها بميراثها ويؤدي نفلا ان كان عليه ويأخذ فضلا ان كان له لانه وارث ورقبته وصية له ولا يكون لوارث وصية

قیمت تہائی کو پہنچے تو تو وارث ہوگا اور اگر اس کی قیمت تہائی سے کم ہو تو بھی وارث ہوگا۔ اگر تہائی سے زیادہ ہو اور کسی چیز میں سعی کرایا جاوے تو وارث نہیں ہوگا۔ امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول ابو حنیفہ کا ہے اور ہمارے قول میں تو وہ ان سب صورتوں میں وارث ہوگا اور اس کی قیمت اس پر قرض ہے حساب کیا جائے قرض اس کی میراث کے ساتھ اور اگر اس پر کچھ آتا ہو تو ادا کرے اور اگر اس کا کچھ آتا ہو تو وہ لے لے اس واسطے کہ وہ وارث ہے اور رقبہ اس کا اس کے واسطے وصیت ہے اور وارث کے لئے وصیت درست نہیں۔

باب ٢١١ فضل العتق غلام آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن عمران ابن عمير عن ابيه عن عبد الله ابن مسعود انه اعتق مملوكا له فقال اما ان مالك لي ولكني سادعه لك قال محمد وبه ناخذ من اعتق مملوكا او كاتبه فماله لمولاه وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ عمیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رض نے اپنا غلام آزاد کیا تو اس کو کہا کہ خبردار ہو کہ تیرا مال میرا ہے لیکن میں اس کو تیرے لئے چھوڑ دیتا ہوں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی غلام آزاد کرے یا اس کو مکاتب کرے تو اس کا مال اس کے مالک کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال من اعتق نسمة اعتق الله بكل عضو منها عضوا منه من النار حتى ان كان الرجل ليستحب ان يعتق الرجل لكمال اعضائه والمرأة يعتق المرأة لكمال اعضائها

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی غلام آزاد کرے گا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو غلام کے عضو آزاد کرنے والے کا دوزخ کی آگ سے یہاں تک کہ مرد مستحب رکھتا تھا یہ کہ آزاد کرے مرد کامل اعضاء والے کو اور آزاد کرے عورت کامل اعضاء والی کو کہ اس کا کوئی ناقص نہ ہو

باب ٢١٢ عتق المدبر وام الولد

مدبّر اور ام ولد کے آزاد کرنے کا بیان

١/٦٥١ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال في ولد المدبرة المولود في حال تدبيرها منزلتها قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اس کے مدبر ہونے کی حالت میں پیدا ہوا ہو بجائے اس کے ہے یعنے وہ بھی مدبر ہے مالک کے مرنے کے بعد وہ بھی آزاد ہو جائے گا۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

٢/٦٥٢ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ولد ام الولد من غير سيدها اذا ولدته وهي ام ولد بمنزلتها قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اس کے مالک کے سوائے اور کسی کے نطفہ سے ہو بجائے اس کے ہے یعنی اس کا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہیں جب کہ جنے اس کو اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٣/٦٥٣ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب انه كان ينادي على منبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في بيع امهات الاولاد ان حرام اذا ولدت الامة لسيدها عتقت وليس عليها بعد ذلك رق قال محمد وبه نأخذ الا انها متعة له يطأها ما دام حيا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر ام ولد کے بیچنے کے باب میں پکارتے تھے کہ وہ حرام ہے جب کوئی لونڈی اپنے مالک سے بچہ جنے تو آزاد ہو جاتی ہے اور اس کے بعد اس پر غلامی نہیں امام محمد رح نے کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ جگہ نفع اٹھانے کی ہے مالک کے لئے جب تک زندہ ہو اس سے صحبت کرنی اس کو درست ہے۔

٤/٦٥٤ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم في السقط من الامة انه ما كان لا يستبين له اصبع او عين او فم انها لا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کچے بچے کے بیان میں کہ لونڈی کے پیٹ سے گرے جب تک کہ نہ ظاہر ہوا ہو اس کے لئے انگلی یا آنکھ یا منہ تب تک وہ آزاد نہیں ہوتی اور اس سے ام ولد نہیں ہوتی۔

Marfat.com

تعتق ولا تكون به أم ولد قال محمد
وبه نأخذ إذا الحد يستبين من السقط شيء يعرف
أنه ولد لم تكن به أمه أم ولد وهو
قول أبي حنيفة۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب تک کچے
بچے سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو جس سے پہچانا جائے کہ وہ
بچہ ہے تب تک اس کی ماں اس کے ساتھ ام ولد نہیں
ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال
حدثنا حماد عن إبراهيم في أم ولد تفجر قال
لا تباع على حال قال محمد وبه نأخذ
وهو قول أبي حنيفة رح

۶۵۵ / ۵ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ام ولد کے حق میں کہ
زنا کرے کہا کہ کسی حال میں اس کا بیچنا درست نہیں
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے
قول امام ابوحنیفہ رح کا۔

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن
حماد عن إبراهيم في الرجل يزوج أم
ولده عبدا فتلد أولادا ثم يموت قال
فهي حرة وأولادها أحرار وهي بالخيار
إن شاءت كانت مع العبد وإن شاءت لم تكن
قال محمد وبه نأخذ وهو قول
أبي حنيفة رح

۶۶۶ / ۶ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ
اپنے ام ولد کو کسی غلام سے نکاح کر دے پھر وہ
بچے جنے پھر مالک مر جاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد
ہے اور اس کی اولاد بھی آزاد ہے اور اس کو اختیار ہے
اگر چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو نہ
رہے امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا۔

باب ۲۱۳ العبد يكون بين الرجلين فيعتق أحدهما نصيبه

دو شریکوں میں سے ایک کا اپنے غلام کو آزاد کرنے کا بیان

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال
حدثنا يزيد بن عبد الرحمن عن
الأسود أنه أعتق مملوكا بينه
وبين إخوة له صغار فذكر ذلك
لعمر بن الخطاب رض فأمره أن يقومه
ويدعه حتى تدرك الصبية فإن شاؤوا
ضمنوا قال وهو قول أبي
حنيفة إذا كان المعتق موسرا وأما
في قولنا فإذا أعتق أحدهم فقد
صار العبد حرا كله ولا سبيل للباقين
إلى معتقه بعد ذلك فإن كان

ترجمہ یزید بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ اسود نے
ایک غلام آزاد کیا جو کہ اس کے اور اس کے چھوٹے بھائیوں
کے درمیان مشترک تھا کسی نے یہ حال حضرت عمر رض سے
کہا تو عمر رض نے اس کو حکم کیا اس کی قیمت لگانے کا
اور اس کے تیار رہنے کا یہاں تک کہ وہ لڑکے بالغ ہوں
پھر چاہیں تو آزاد کریں حصہ اپنا اور چاہیں تو آزاد
کرنے والے سے اپنے حصے کی قیمت لے لیں۔
امام محمد رحم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ رح کا جب کہ آزاد کرنے والا غنی ہو لیکن
ہمارے قول میں جب ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے
تو سب غلام آزاد ہو جاتا ہے اور باقیوں کو اس کے

Marfat.com

الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا فِيْ حِصَصِ اَصْحَابِهٖ وَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ حِصَصِهِمْ مِنْ قِيْمَتِهٖ .

آزاد کرنے کی طرف کوئی راہ نہیں سو اگر معتق مالدار ہو تو اپنے شریکوں کے حصوں کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو سعی کرے غلام اس کے شریکوں کے واسطے اس کی قیمت کے لئے

٦٥٨/٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا قَالَ الْاٰخَرُ اِنْ شَاءَ اَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا وَيُضَمِّنُهُ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِلضَّامِنِ وَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا اِسْتَسْعَاهُ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ عَلٰى عِتْقِهٖ بَعْدَ عِتْقِ صَاحِبِهٖ وَقَدْ صَارَ حُرًّا حِيْنَ اَعْتَقَهٗ صَاحِبُهٗ وَاِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا ضَمِنَ حِصَّةَ صَاحِبِهٖ فَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ فِيْ حِصَّةِ صَاحِبِهٖ لَيْسَ لَهٗ غَيْرُ ذٰلِكَ وَالْوَلَاءُ فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيْعًا لِلْمَوْلَى الْمُعْتِقِ الْاَوَّلِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک غلام کے حق میں کہ دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ایک اپنا حصّہ آزاد کردے ابراہیم نے کہا کہ دوسرا شریک اگر چاہے تو اپنا حصہ آزاد کرے اور حق ورثہ اس کا دونوں کے درمیان ہوگا یا اس کو ضامن ٹھہرائے اور اس سے اپنا حصّہ لے اور حق ولاء کا ضامن کے لئے ہوگا اور اگر مفلس ہوگا تو غلام سے استسعا کرے اور حق ولا کا دونوں کے درمیان ہوگا امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے لیکن ہمارے قول میں **اس شریک کے آزاد کرنے کے بعد** وہ آزاد ہو چکا کیونکہ اس کے ساتھی نے اس کو آزاد کیا اور اگر معتق مال دار ہو تو اپنے شریک کے حصّے کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو سعی کرے غلام اس کے شریک کے حصّے میں اس کے سوا اس کے لئے اور اور کچھ نہیں آتا اور حق آزادی کا دونوں صورتوں میں پہلے آزاد کرنے والے مالک کے لئے ہوگا۔

بَابٌ ۱۲۷ مَنْ اَعْتَقَ نِصْفَ عَبْدِهٖ

اپنے غلام کا آدھا حصّہ آزاد کرنے کا بیان

٦٥٩/١ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ نِصْفَ عَبْدِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ اِلَّا مَا اَعْتَقَ مِنْهُ وَيَسْعٰى فِيْمَا لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی صحت میں اپنے غلام کا آدھا حصّہ آزاد کرے تو نہیں آزاد ہوتا اس سے مگر جو آزاد ہوا یعنے آدھا غلام آزاد ہوگا اور آدھا غلام رہے گا اور سعی کرایا جاوے غلام اس چیز میں کہ

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِذَا اُعْتِقَ مِنْهُ جُزْءٌ قَلَّ اَوْ كَثُرَ عَتَقَ كُلُّهٗ وَلَمْ يَسْعَ لَهٗ فِيْ شَيْءٍ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ

نہیں آزاد ہوا اس سے امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور ہمارے نزدیک تو جب غلام کا ایک جزو آزاد ہو جائے خواہ تھوڑی ہو یا بہت تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے اور نہ سعی کی جائے اس کے لئے کسی چیز میں۔

باب ۲۱۵ مَمْلُوْكٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاتَبَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ

دو شریکوں میں سے ایک کا اپنے غلام کو مکاتب کر دینے کا بیان

۶۶۰
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ مَمْلُوْكٍ بَيْنَ شَرِيْكَيْنِ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَةُ اَحَدِهِمَا اِلَّا بِاِذْنِ شَرِيْكِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اس غلام کے حق میں کہ دو شریکوں کے درمیان ہو کہا نہیں جائز ہے مکاتبت ایک کی دونوں میں سے مگر اپنے شریک کی اجازت سے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۶۱
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُكَاتِبُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ قَالَ لِشَرِيْكِهٖ اَنْ يَرُدَّ الْمُكَاتَبَةَ اِذَا عَلِمَ وَاِذَا كَانَ الْمَمْلُوْكُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَرَادَ اَحَدُهُمَا اَنْ يُكَاتِبَهٗ عَلٰى نَصِيْبِهٖ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَتُهٗ عَلٰى نَصِيْبِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس غلام کے حق میں جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کر دے کہا جائز ہے اس کے شریک کو پھیر دینا اس کی مکاتبت کا جب جانے اور جب غلام دو کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کرنی چاہیئے تو جائز ہے اس کو اپنے حصہ کے مکاتبت مگر اپنے شریک کی اجازت سے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

باب ۲۱۶ مُكَاتَبَةُ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی کتابت کا بیان

۶۶۲
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے مکاتب کے حق میں کہا کہ جس قدر بدل کتابت ادا کرے اس قدر آزاد ہوگا اور جس قدر آزاد کرنے سے عاجز ہو اس قدر

Marfat.com

وَيُرَقُّ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا عَجَزَ

٦٦٣/٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ اِذَا اَدّٰى
قِيْمَةَ رَقَبَتِهٖ فَهُوَ
غَرِيْمٌ

٦٦٤/٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ هُوَ مَمْلُوْكٌ
مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُ زَيْدٍ رض
اَحَبُّ اِلَيْنَا وَاِلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ
فِي الْمُكَاتَبِ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ
وَعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ
حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ وَقَوْلُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
فِيْمَا بَلَغَنَا وَبِهٖ نَاْخُذُ

٦٦٥/٤ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ
طَالِبٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض
وَشُرَيْحٍ رض اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ
اِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ وَفَاءً
اُخِذَ مِمَّا تَرَكَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ فَدُفِعَ
اِلٰى مَوْلَاهُ وَصَارَ مَا بَقِيَ بَعْدَهٗ لِوَرَثَةِ الْمُكَاتَبِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

٦٦٦/٥ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ
فِيْهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِمْتُمْ اَنَّ فِيْهِمْ اَدَاءً

غلام رہے گا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے مکاتب کے حق میں کہا کہ جب وہ اپنی گردن کی قیمت ادا کرے یعنی کچھ قیمت تو وہ قرض دار ہے یعنی بعض بدل کتابت ادا کرنے سے آزاد ہوجاتا ہے اور باقی قیمت اس کے ذمہ قرض ہے

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے مکاتب کے حق میں کہا کہ وہ غلام ہے جب تک کہ بدل کتابت میں سے اس پر کوئی چیز باقی رہے گی یعنے جب سب روپیہ ادا کرے گا تب آزاد ہوگا یہ نہیں کہ جس قدر بدل کتابت میں سے روپے ادا کرے اس قدر آزاد ہوجائے امام محمد رح نے کہا کہ زید کا قول ہمارے اور ابوحنیفہ کے نزدیک بہت بہتر ہے علی رض اور عبداللہ کے قول سے یعنی جس قدر بدل کتابت ادا کرے گا اسی قدر آزاد ہوگا اور جس قدر ادا نہ کرے اس قدر غلام رہیگا اور یہی روایت پہنچی ہم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی کو ہم لیتے ہیں

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رض اور عبداللہ بن مسعود رض اور شریح رح کہتے تھے کہ غلام مکاتب مرجائے اور بدل کتابت کے ادا ہونے کے موافق مال چھوڑے تو اس کے مال متروکہ سے باقی بدل کتابت لیا جائے اور اس کے مالک کو دیا جائے اور جو باقی رہے وہ مکاتب کے وارثوں کو ملے گا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں پس مکاتبت کرو ان سے اگر جانو تم ان میں بہتری کہا جانو تم کہ وہ ادا کردینگے یعنی اس میں خیر سے مراد ادا کرنا ہے

Marfat.com

۶۶۷ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كاتب الرجل عبدين له على الف درهم مكاتبة واحدة وجعل نجومهما واحدة قال ان اديا فهما حران وان عجزا فهما ردا فى الرق قال ابراهيم لا يعتقان حتى يؤديا جميع الالف **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رحمة الله تعالى

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی مرد اپنے دو غلاموں کو ہزار درہم پر مکاتب کرے ایک مکاتبت یعنے دونوں سے ہزار درہم پر اکٹھی کتابت کرے علیحدہ علیحدہ نہ کرے اور دونوں کی ایک قسط مقرر کردے ابراہیم نے کہا کہ اگر دونوں بدل کتابت ادا کریں تو دونوں آزاد ہو جائیں گے اور اگر ادا کرنے سے عاجز ہوں تو پھر غلامی میں پھیرے جاویں ابراہیم نے کہا کہ نہیں آزاد ہوں گے وہ یہاں تک کہ سارا رقم ادا کریں۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

۶۶۸ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال فى رجل كاتب غلامين على الف درهم ثم مات احدهما ثم ان كان قال اذا اديتما الالف فانتما حران والا فانتما مملوكان ثم مات احدهما فانه ياخذ الحى بالالف كلها فان كاتبهما على الالف ولم يشترط فانه لا ياخذ الا بالحصة بنصف الاول بقيمة الباقى **قال محمد** وبه ناخذ فى جميع الحديث اذا لم يشترط شيئا فمات احدهما قسمت المكاتبة على قيمتهما فبطل من المكاتبة حصة قيمة الميت وجبت على الحى الآخر قيمته ولم تزل عنه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ایک مرد کے حق میں کہ اس نے دو غلاموں پر ہزار درہم پر کتابت کی پھر دونوں میں سے ایک مر گیا کہ اگر اس نے ان سے یہ کہا تھا کہ اگر تم درہم ادا کرو تو تم دونو آزاد ہو اور نہیں تو تم دونوں غلام ہو پھر دونوں میں سے ایک مر گیا تو وہ اپنا سارا مال زندہ سے لیوے اور اگر دونوں سے ہزار پر کتابت کی اور شرط نہ کی تو وہ نہ لے مگر نصف حصہ پہلے کا اور قیمت باقی کی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں تمام حدیث میں جب کہ کوئی چیز شرط نہ کی ہو اور ایک مر جائے تو تقسیم کی جائے دونوں کی قیمت پر کتابت سے میت کی قیمت کا حصہ باطل ہو گا اور دوسرے زندے کو اپنی قیمت دینی ہو گی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

باب المكاتب يؤخذ منه الكفيل

مکاتب سے ضمانت لئے جانے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ فِی الْکَفَالَۃِ فِی الْمُکَاتَبَۃِ لَیْسَتْ بِشَیْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَالُكَ کَفَلَ لَكَ بِهٖ وَکَذٰلِكَ اَنَّہٗ لَوْ عَجَزَ وَقَدْ اَخَذْتَ مِنَ الْکَفَالَۃِ بَعْضَ مُکَاتَبَتِہٖ رُدَّ الْمُکَاتَبُ فِی الرِّقِّ وَلَمْ یَکُنْ لَكَ مَا اَخَذْتَ لِاَنَّ مَا اَخَذْتَ مِنْہُمْ فَهُوَ مِلْكٌ لَهُمْ وَفِیْ رَقَبَۃِ عَبْدِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ اِذَا کَفَلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِالْمُکَاتَبَۃِ عَلٰی مُکَاتَبِہٖ وَالْکَفَالَۃُ بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔

مکاتبت میں ضامن ہونا کچھ چیز نہیں کہ وہ تو تیرا ہی مال ہے کہ تیرے لئے اس کا ضامن ہوا۔ اور اسی طرح اگر عاجز ہوا اور ضامن سے کچھ بدل کتابت لیا ہو تو مکاتب کو غلامی میں پھیرا جائے اور جو تو نے لیا وہ تجھ کو جائز نہیں اس واسطے کہ جو تو نے ان سے لیا وہ اس کی ملک ہے اور تیری غلامی کی گردن میں ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی کسی کے مکاتب پر بدل کتابت کا ضامن ہو تو کفالہ باطل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ ۲۱۸ مِیْرَاثِ الْقَاتِلِ قاتل کی میراث کا بیان

۷۶۰ ح

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا یَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ خَطَأً اَوْ عَمَدًا وَلٰکِنَّہٗ یَرِثُہٗ اَوْلَی النَّاسِ بِہٖ بَعْدَہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ لَا یَرِثُ مَنْ قَتَلَ خَطَأً اَوْ عَمَدًا مِنَ الدِّیَۃِ وَلَا مِنْ غَیْرِهَا شَیْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں وارث ہوتا مار ڈالنے والا قتل خطا سے یا عمد سے لیکن وارث ہوتا ہے اس کا جو کہ اس کے بعد سب لوگوں سے میت کی طرف نزدیک تر ہو یعنے جو شخص اپنے مورث کو مار ڈالے وہ اسکی میراث سے محروم ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا مقتول سے خواہ قتل عمد ہو یا خطا نہ دیت سے اور نہ اس کے سوا اور مال سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ ۲۱۹ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَتْرُكْ وَارِثًا مُسْلِمًا

اگر کوئی مر جاوے اور کوئی مسلمان وارث نہ چھوڑے تو اس کا کیا حکم ہے۔

۷۶۱ ح

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّہٗ قَالَ الْمُشْرِکُوْنَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ مشرکین آپس میں زیادہ تر حق دار ہیں ایک دوسرے کے نہ ہم ان کے وارث ہوتے

Marfat.com

بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ لَا یَرِثُهُمْ وَلَا یَرِثُوْنَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَالْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ یَتَوَارَثُوْنَ عَلَیْھَا وَاِنِ اخْتَلَفَ اَدْیَانُھُمْ یَرِثُ النَّصْرَانِیُّ الْیَھُوْدِیَّ وَالْیَھُوْدِیُّ الْمَجُوْسِیَّ وَلَا یَرِثُھُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَلَا یَرِثُوْنَھُمْ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ہیں اور نہ وہ ہمارے وارث ہوتے ہیں **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں .... اور کفر سب ایک مذہب ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اگرچہ مختلف ہوں دین ان کے نصرانی یہودی کا وارث ہوتا ہے اور یہودی مجوسی کا اور نہ وہ مسلمان ان کے وارث ہوتے ہیں اور نہ مسلمان ان کے وارث ہوتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

ف اجماع ہے سب مسلمانوں کا اس پر کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں اور اسی طرح مسلمان بھی جمہور کے نزدیک کافر کا وارث نہیں ہوتا اور بعضے اصحاب اور تابعین کہتے ہیں کہ وارث ہوتا ہے اور یہی حکم ہے مرتد کا لیکن امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک جو حالت اسلام میں کمایا ہو اور وہ اس کے مسلمان وارثوں کا ہے اور جو حالت کفر میں کمایا ہو وہ بیت المال کا ہے

٩٤٣ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی النَّصْرَانِیِّ یَمُوْتُ وَلَیْسَ لَہٗ وَارِثٌ قَالَ مِیْرَاثُہٗ لِبَیْتِ الْمَالِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے نصرانی کے حق میں کہ مرجائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو کہا اس کی میراث بیت المال کا حق ہے **امام محمد** رح کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

٩٤٤ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْوَلَدِ الصَّغِیْرِ یَمُوْتُ اَحَدُ اَبَوَیْہِ کَافِرٌ وَالْاٰخَرُ مُسْلِمٌ اَنَّہٗ یَرِثُہُ الْمُسْلِمُ اَیُّھُمَا کَانَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے چھوٹے لڑکے کے حق میں کہ مرجائے اور اس کے ماں باپ سے ایک کافر ہو اور ایک مسلمان تو اس کا وارث مسلمان ہوگا دونوں میں سے جو بھی ہو **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

٩٤٥ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْوَلَدِ یَکُوْنُ اَحَدُ وَالِدَیْہِ مُسْلِمًا وَالْاٰخَرُ مُشْرِکًا قَالَ ھُوَ لِلْمُسْلِمِ مِنْھُمَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ ھُوَ عَلٰی دِیْنِ الْمُسْلِمِ مِنْھُمَا اَیُّھُمَا کَانَ فَاِنْ کَانَا کَافِرَیْنِ جَمِیْعًا اَحَدُھُمَا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ کَانَ الْوَلَدُ عَلٰی دِیْنِ الَّذِیْ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ مِنْھُمَا تَحِلُّ لَہٗ مُنَاکَحَتُہٗ وَاَکْلُ ذَبِیْحَتِہٖ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس لڑکے کے حق میں کہ اس کے ماں باپ میں سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک ہو کہا وہ دونوں میں سے مسلمان کے لئے ہوگا۔ **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ وہ ان دونوں میں سے مسلمان کے دین پر ہے جونسا ان میں سے ہو اور اگر دونوں کافر ہوں اور ان میں سے ایک اہل کتاب ہو تو بچہ اس کے دین پر ہوگا جو دونوں میں سے اہل کتاب ہو حلال ہوگا اس کا نکاح کرنا اس سے اور کھانا اس کے حلال کئے ہوئے جانور کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

Marfat.com

۷۶۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ هَمْدَانَ اَنَّهُ يَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ وَلَا يَتْرُكُ وَارِثًا فَلْيَضَعْ مَالَهُ حَيْثُ اَحَبَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ اِذَا لَمْ يَدَعْ وَارِثًا فَاَوْصٰى بِمَالِهِ كُلِّهِ جَازَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اے ہمدان کے گروہ کوئی مرد تم میں مرتا ہے اور کوئی وارث نہیں چھوڑتا تو چاہیئے کہ رکھے مال اس کا جس جگہ چاہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی وارث نہ چھوڑے اور اپنے سب مال کی خیرات کرنے کی وصیت کر جائے تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ ۲۲ الرَّجُلِ يَمُوْتُ وَيَتْرُكُ اِمْرَاَتَهُ فَيَخْتَلِفَانِ فِي الْمَتَاعِ

مرنے والا اپنی بیوی چھوڑے اور اسباب میں اختلاف ہو تو اس کا کیا حکم ہے

۷۶۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ اِمْرَاَتَهُ فَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لِلنِّسَاءِ وَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعٍ يَكُوْنُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لَهَا لِاَنَّهَا هِيَ الْبَاقِيَةُ وَاِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ فَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ لَهُمَا جَمِيْعًا فَهُوَ لِلرَّجُلِ لِاَنَّهُ الْبَاقِيْ وَاِذَا طَلَّقَهَا فَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ لِاَنَّهُ الْبَاقِيْ وَهِيَ الْخَارِجَةُ اِلَّا اَنْ تُقِيْمَ عَلٰى شَيْءٍ بَيِّنَةً فَتَاْخُذُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ يَاْخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا اَوَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد مرجائے اور عورت چھوڑ جائے تو گھر کا جو اسباب عورتوں کا ہو یعنی اس نے خریدا ہو یا عرف میں اس کی استعمال میں آتا ہو سو عورتوں کا ہے اور جو اسباب مردوں کا ہو وہ مردوں کا ہے اور جو اسباب کہ مرد اور عورت دونوں کا ہو وہ عورت کے لئے ہے اس واسطے کہ وہی باقی ہے۔ اور جب کوئی عورت مرجائے تو جو اسباب گھر کا مردوں کا ہو تو مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو تو عورت کا ہے اور جو دونوں کا ہو تو مرد کا ہے اس واسطے کہ وہی باقی ہے اور عورت نکلنے والی ہے مگر یہ کہ کسی چیز پر گواہ قائم کرے تو اس کو لے لے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اس کو نہیں لیتے لیکن جو مردوں کا اسباب ہو وہ مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو وہ عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو تو وہ ہر حال میں مرد کا ہوگا اگر مرجائے یا طلاق دے یا نہ طلاق دے اور ابن ابی لیلیٰ نے

Marfat.com

وَلٰكِنْ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا
كَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْأَةِ وَمَا كَانَ .....
لَهُمَا جَمِيْعًا فَهُوَ لِلرَّجُلِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِنْ مَاتَ اَوْ طَلَّقَ
اَوْ لَمْ يُطَلِّقْ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى الْمَتَاعُ كُلُّهُ مَتَاعُ
الرَّجُلِ مَا كَانَ ..... لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ
اِلَّا لِبَاسَهَا وَقَالَ غَيْرُهُ مِنَ الْفُقَهَاءِ مَا كَانَ .....
لِلرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا يَكُوْنُ لِلنِّسَاءِ فَهُوَ
لِلْمَرْأَةِ وَمَا كَانَ ..... لَهُمَا جَمِيْعًا فَهُوَ
بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ زُفَرُ وَقَدْ
يُرْوٰى مِنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ
اَيْضًا جَمِيْعُ مَا فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ غَيْرُ ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَ
وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اَيْضًا الْبَيْتُ بَيْتُ الْمَرْأَةِ فَمَا كَانَ
مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ
اَيْضًا يُعْطَى الْمَرْأَةُ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ مَا يُجَهَّزُ بِهِ مِثْلُهَا وَجَمِيْعُ مَا

بَابُ ۲۲ مِيْرَاثِ الْمَوَالِيْ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ
بْنَ الْعَوَّامِ اخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ
مَوْلًى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَاتَ
فَقَالَ الزُّبَيْرُ اُمِّيْ وَاَنَا اَرِثُهَا وَاَرِثُ مَوَالِيَهَا وَقَالَ
عَلِيٌّ عَمَّتِيْ وَاَنَا اَعْقِلُ عَنْهَا فَجَعَلَ عُمَرُ الْمِيْرَاثَ
لِلزُّبَيْرِ وَجَعَلَ الْعَقْلَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْوَلَاءُ .....
لِلْبَنِيْنَ الذُّكُوْرِ دُوْنَ الْاِنَاثِ فَاِذَا

کہا کہ اسباب سب مرد کا ہے خواہ مرد کا ہو یا عورت
کا یا کسی غیر کا مگر عورت کا لباس اور دوسرے فقہاء نے
کہا کہ جو مردوں کا ہو وہ مردوں کا ہے اور جو عورتوں
کا ہو وہ عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو وہ اس کو
دونوں کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا جائے
اور یہی کہا ہے زفر نے اور یہی مروی ہے ابراہیم نخعی
سے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ گھر کا سب اسباب
مردوں اور عورتوں وغیرہ کا ان کے درمیان آدھوں
آدھ تقسیم کیا جائے اور بعضے کہتے ہیں کہ گھر عورت
کا ہے اور جو اسباب کہ گھر میں ہو مرد اور عورت
وغیرہ کے اسباب سے وہ سب عورت کا ہے اور
بعضے فقہا کہتے ہیں کہ جو اسباب کہ گھر میں ایسا ہو کہ
اس طرح کی چیز عورت کو جہیز میں دیا جاتا ہو تو وہ
عورت کو دیا جائے اور باقی تمام اسباب کہ گھر میں
ہو وہ سب مرد کا ہے اگر مرد مر جائے یا عورت

آزاد شدہ غلاموں کی میراث کا بیان

۶۷۷ ح ۱ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ علی اور زبیر دونوں
حضرت عمرؓ کے پاس جھگڑتے گئے بیچ باب غلام آزاد
کردہ صفیہ بنت عبد المطلب کے
جو مر گیا تھا۔ زبیر نے کہا کہ وہ ماں میری ہے میں
اس کا وارث ہوں گا اور اس کے آزاد کردہ غلاموں کا بھی
وارث ہونگا اور حضرت علی نے کہا کہ وہ پھوپھی میری ہے
اور میں اس کی طرف سے دیت دیتا ہوں تو حضرت عمرؓ نے
میراث زبیر کو دلوائی اور دیت حضرت علی پر لازم کی امام محمدؒ
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا
۶۷۸ ح ۲ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حق
آزادی کے واسطے مذکر بیٹوں کے ہے نہ عورتوں کے
سو جب داج ہوں یا چلے جائیں تو ولا عصبوں کی طرف پھر آویگا

Marfat.com

دَ رَجَعُوْا وَ ذَهَبُوْا رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلَى الْعَصَبَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ف ولا کہتے ہیں حق آزادی کو یعنی جس نے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کو چھوڑ کر مرجائے تو اس کا وارث آزاد کرنے والا ہے اور اگر آزاد کرنے والا پہلے مرگیا ہو تو اس غلام کے مال کا وارث ہوگا اور آزاد کرنے والے کی بیٹی اس کی وارث نہیں ہوگی اس واسطے کہ عصبہ مرد ہی ہوتے ہیں عورتیں نہیں ہوتی اگر یہ نہ ہوں تو ولا اصحاب فروض کی طرف پھر آوے گا۔

۶۷۹/۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَیْسٍ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاَسْلَمَ عَلٰى یَدَیِ ابْنِ عَمٍّ مَسْرُوْقٍ وَتَوَلَّاهُ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَانْطَلَقَ مَسْرُوْقٌ فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ مِیْرَاثِهٖ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهٖ

ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرد اہل ذمہ میں سے آیا اور ابن عم مسروق کے ہاتھ پر اسلام لایا اور اس کو اپنا مولیٰ بنایا پھر وہ مرگیا اور مال چھوڑا مسروق چلا اور عبداللہ بن مسعود رض سے اسکی میراث کا حکم پوچھا تو اس کے کھانے کا حکم دیا یعنے اس کی میراث کا کھانا درست ہے

۶۸۰/۴ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا تَوَلَّى الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَعَلَیْكَ عَقْلُهٗ وَلَكَ مِیْرَاثُهٗ وَلَهٗ اَنْ یَّتَحَوَّلَ بِوَلَایَتِهٖ مَا لَمْ یُعْقَلْ عَنْهُ فَاِذَا عَقَلْتَ عَنْهُ فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّتَحَوَّلَ بِوَلَائِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کافر ذمی تجھ کو اپنا والی ٹھیرادے تو تجھ پر دیت ہے اس کی اور تیرے لئے ہے میراث اس کی اور جائز ہے اس کو پھرنا اپنی ولایت سے جب تک کہ اس کی دیت نہ دی جائے اور جب تو نے اس کی دیت دی تو نہیں جائز ہے اسکو پھرنا اپنی ولایت سے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا۔

بَابُ ۲۲۳ مِیْرَاثِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ وَابْنِ الْمُتَلَاعِنَةِ

دو لعان کرنے والوں اور لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کا بیان

۶۸۱/۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَالْتَعَنَ اَحَدُهُمَا تَوَارَثَا مَا لَمْ یَلْتَعِنِ الْاٰخَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ یَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگاوے اور دونوں میں ایک لعان کرے تو وہ آپس میں وارث ہوں گے جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور وہ دونوں ایکدوسر

Marfat.com

بَيْلاعَنَا جميعًا وَيُفرِّقُ السُّلطانُ بَيْنَهُمَا
وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رح
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ مِيْرَاثِ
اِبْنِ الْمُلَاعِنَةِ اِذَا كَانَتِ الْاُمُّ وَوَلَدُهَا وَرِثَتْهُ
ثُلُثَيِ الْمِيْرَاثِ وَاِنْ كَانَتِ الْاُمُّ وَحْدَهَا
فَلَهَا الْمِيْرَاثُ كُلُّهُ وَاِنْ مَاتَتْ اُمُّهُ
ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ ذَالِكَ فَاجْعَلْ ذَوِيْ
قَرَابَتِهٖ مِنْ اُمِّهٖ كَاَنَّهُمْ وَرِثُوْا اُمَّهُ
كَاَنَّهَا هِيَ الَّتِيْ مَاتَتْ اِنْ كَانَ اَخًا
فَلَهُ الْمَالُ كُلُّهُ وَاِنْ كَانَتْ اُخْتًا فَلَهَا
النِّصْفُ وَاِنْ كَانَ اَخًا وَاُخْتًا فَالثُّلُثَانِ
لِلذَّكَرِ وَلِلْاُخْتِ الثُّلُثُ وَاِنْ كَانَتْ
اُخْتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فِيْ قَوْلِهٖ اِذَا
وَرِثَتْهُ اُمُّهُ وَوَلَدُهَا وَفِيْ قَوْلِهٖ
اِذَا وَرِثَتْهُ الْاُمُّ خَاصَّةً فَاَمَّا مَا سِوٰى
ذَالِكَ فَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٖ وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ
اِذَا مَاتَتِ الْاُمُّ نُظِرَ اِلٰى اَقْرَبِهِمْ
مِنِ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ فَجَعَلْنَا لَهُ الْمَالَ فَاِنْ
كَانَتِ الْقَرَابَةُ وَاحِدَةً فَعَلَى الْقَرَابَةِ
وَاِنْ تَرَكَ اَخًا وَاُخْتًا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ
رَجُلٍ غَيْرِ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ وَاِنْ تَرَكَ اَخَاهُ
لِاُمِّهٖ وَاُخْتَهُ لِاُمِّهٖ
وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرَهُمَا وَلَا
عَصَبَةً فَالْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ
وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي ابْنِ

کے مالک ہوں گے جب تک کہ دونوں نہ لعان کریں اور حاکم
ان کے درمیان تفریق کرے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ رح کا
٦٨٢ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے لعان کرنے
والی عورت کے بیٹے کی میراث کے متعلق کہا کہ جب
ماں اور اس کا بیٹا ہو تو وہ تہائی مال کی وارث ہو گی
اور اگر فقط ماں ہی ہو تو سب مال کی وارث ہو گی اور
اگر اس کی ماں مرجائے پھر اس کے بعد وہ بھی مرجائے
تو بنا ماں کی قرابت والوں کو گویا کہ اس کی ماں کے
وارث ہیں گویا کہ وہی مری ہے اگر بھائی ہو تو اسکو
کل مال ملے گا اور اگر بہن ہو تو اس کو آدھا مال ملے گا
اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو دو تہائی بھائی کو
ملے گی اور ایک تہائی بہن کو اور اگر دو بہنیں ہوں تو
دونوں کو دو تہائی ملے گی **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں جبکہ وارث ہو اسکی ماں اور لڑکا
اس کا اور جبکہ صرف اس کی ماں اس کی وارث ہو
اور اس کے علاوہ دوسرے حکم کو ہم نہیں لیتے لیکن
ہم کہتے ہیں کہ اگر ماں مرجائے اور اس کے بعد ابن
ملاعنہ مرجائے تو دیکھا جائے گا جو ابن ملاعنہ کے
نزدیک سب لوگوں سے زیادہ قریب ہو اس کو سب
مال دیا جائیگا اور اگر صرف قرابت ایک ہی ہو تو قرابت
کے موافق اس کو دیا جاوے اور اگر ایک بھائی اور ایک
بہن چھوڑے تو وہ بجائے مرد غیر ابن ملاعنہ کے ہے
اور اگر اپنا ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے جو اسکے
ماں میں شریک ہوں اور ان کے سوائے نہ کوئی وارث
چھوڑے اور نہ عصبہ تو سب مال دونوں کے درمیان
آدھوں آدھ تقسیم ہوگا اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔
٦٨٣ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے مرد اور عورت
لعان کرنے والوں کے بیٹے کے حق میں کہا جو مرجائے

Marfat.com

اَلْمُلَاعَنَيْنِ يَمُوْتُ وَيَتْرُكُ اُمَّهُ وَاَخَاهُ وَاُخْتَهُ لِاُمِّهٖ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَهُمَا الثُّلُثُ وَمَا بَقِيَ لِاُمِّهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّ لَهُمَا وَلِلْاُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ رَدٌّ عَلٰى ثَلٰثَتِهِمْ اَسْهُمِ عَلٰى قَدْرِ مَوَارِيْثِهِمْ وَهٰذَا قِيَاسُ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لِاَنَّهٗ كَانَ يَرُدُّ عَلَى الْاِخْوَةِ مِنَ الْاُمِّ مَعَ الْاُمِّ وَكَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ عَلٰى مَوَارِيْثِهِمْ نَبِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض نَاْخُذُ۔

اور اپنی ماں اور بھائی اور بہن اخیافی چھوڑے ابراہیم نے کہا کہ بھائی اور بہن کو وہ تہائی مال کی ہے اور جو باقی رہے سو ماں کا ہے امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے ولیکن دونوں کو ایک تہائی ملے گی اور ماں کا چھٹا حصہ ملے گا اور جو باقی رہے سو اُن کے حصوں کے موافق ان پر رد کیا جائیگا اور یہی قول عبد اللہ بن مسعود کا ہے اس واسطے کہ وہ اخیافی بھائیوں پر ماں کے ساتھ رد نہ کرتے تھے اور حضرت علی رض ان کے حصوں کے موافق ان پر رد کرتے تھے سو ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں۔

۶۸۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهٗ اِذَا تَرَكَ ابْنُ الْمُلَاعِنَةِ اُمَّهٗ كَانَ الْمَالُ لَهَا فَاِذَا لَمْ يَتْرُكْ اُمَّهٗ نَظَرَ اِلٰى مَنْ يَرِثُ اُمَّهٗ فَهُوَ يَرِثُهٗ ..... قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِذَا تَرَكَ اُمَّهٗ وَلَمْ يَتْرُكْ غَيْرَهَا مِمَّنْ يَرِثُ مِمَّنْ لَهٗ سَهْمٌ فَالْمَالُ لَهَا وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ اُمٌّ حَيَّةٌ لَا ذُوْ سَهْمٍ فَالْمَالُ لِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنِ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ وَلَا يُنْظَرُ فِيْ هٰذَا اِلٰى مَنْ كَانَ يَرِثُ اُمَّهٗ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ماں عصبہ ہے اس کی جس کا کوئی عصبہ نہیں۔ جب ملاعنہ کا بیٹا اپنی ماں چھوڑ مرے تو سب مال اسکو ملے گا اور اگر ماں نہ ہو تو جو ماں کے وارث ہیں۔ وہ اس کے وارث ہوں گے امام محمد رح نے کہا کہ لیکن ہمارے قول میں تو جب ماں کو چھوڑے اور اس کے سوائے اور کوئی وارث حصہ دار نہ چھوڑے۔ تو سب مال ماں کو ملے گا اور اگر اس کی ماں بھی زندہ نہ ہو اور نہ کوئی اصحاب فروض میں سے ہو تو مال اس کو ملے گا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے قریب ہو بقدر قرابت ملاعنہ کے اور اس میں ماں کے وارثوں کی طرف خیال نہ کیا جاوے گا۔ اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے

۶۸۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ابْنُ الْمُلَاعِنَةِ عَصَبَتُهٗ عَصَبَةُ اُمِّهٖ اِذَا تَرَكَ اُمَّهٗ كَانَ لَهَا كُلُّ الْمَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ يَحُوْزُ لَهَا الْمَالُ اِذَا لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرَهَا وَاِنَّمَا تَفْسِيْرُ قَوْلِهٖ عَصَبَتُهٗ عَصَبَةُ اُمِّهٖ فِيْ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن ملاعنہ کا عصبہ وہ ہے جو اس کی ماں کا عصبہ ہے۔ جب اپنی ماں چھوڑ کر مرے تو سب مال اس کو ملیگا امام محمد رح نے کہا کہ سب مال ماں کو ملے گا جب کہ اس کے سوائے اور کوئی وارث نہ ہو اور ماں کے عصبے سے مراد وہ ہے جو اس کی دیت دے یعنی

الْعَقْلِ هُمُ الَّذِيْنَ يَعْقِلُوْنَ عَنْهُ فَاَمَّا الْمِيْرَاثُ فَيَرِثُهُ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهُ عَلٰى قَدْرِ الْقَرَابَةِ مِنَ الْمُلَاعِنَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

اس کی ماں کے عصبے اس کی دیت دیں گے اور میراث تو وارث ہوگا ابن ملاعنہ کا وہ شخص جو سب لوگوں سے قریب ہو موافق قرابت کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ الْعُمْرٰی ۲۲۳

عمرے کا بیان

٦٨٦
۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ حَیَاتَهٗ وَلِعَقِبِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَا یَکُوْنُ مِنْ ثُلُثِهٖ **قَالَ** مُحَمَّدٌ یَقْضِیْ وَلَا یَکُوْنُ مِنْ ثُلُثِ الْمُعْمِرِ الْاَوَّلِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو شخص کہ کیا گیا عمری تو وہ واسطے اس کے ہے اس کے جینے تک اور اس کے وارثوں کے واسطے ہے بعد اس کے اور نہ اس کی تہائی سے شمار ہوگا۔

ف عمرے اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنا مکان کسی کو دے اس طرح سے کہ میں نے تجھ کو یہ مکان تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تک وہ زندہ رہے یہ اس سے لے نہیں سکتا رہا یہ کہ بعد اس کے اس کے وارثوں کو پہنچتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ یہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ مالک کہے کہ یہ مکان تیرا ہے اور میں نے تجھ کو دیا جب تک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مرے گا تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہوگا۔ اور اس پر سب علما کا اتفاق ہے کہ یہ ہبہ ہے اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہے اور جس کو دیا اس کے ملک میں آجاتا ہے اور اس کے بعد اس کے وارث مالک ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت عمر تک جمہور کے نزدیک اس کا حکم بھی پہلے کا سا ہے اور بعض کے نزدیک اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو نہیں پہنچتا ہے بلکہ اصل مالک کی طرف رجوع کر جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ مکان تیرے لئے ہے تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے اور میرے وارثوں کے ملک میں ہوگا۔ صحیح یہ ہے کہ یہ بھی پہلے کا حکم رکھتا ہے اور یہ شرط فاسد ہے نزدیک امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور امام احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نزدیک اس طرح کا عمرے فاسد ہے اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک عمری سب صورتوں میں مالک کو رہتا نفع کا ہے نہ اصل کا۔

٦٨٧
۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالٌ مِنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَشَتِ الْعُمْرٰی فِی الْمَدِیْنَةِ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عمری کرنا مدینے میں عام ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو روک رکھو اپنے مال اپنے پاس اور نہ خراب کرو ان کو لیں تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص عمری دیا گیا کوئی چیز اپنی زندگی

Marfat.com

أَحْسِبُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُهْلِكُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فِي حَيَاتِهِ فَهُوَ لِلَّذِي أُعْمِرَ بَعْدَ مَوْتِهِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

ہیں تو وہ چیز اسی کی ہوئی جس کو عمری دیا گیا بعد مرنے اُس کے یعنے مرنے کے بعد اُسی کے وارثوں کو ملیگی **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَهُ قَاعِدًا إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعُمْرٰى فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا مِيرَاثٌ لِلَّذِي هِيَ فِي يَدِهِ ۶۸۸/۳

ترجمہ حبیب سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اُن کے پاس ایک گنوار آیا اور اُن سے عمرے کا حکم پوچھا تو خبر دی اس کو عبداللہ نے کہ وہ میراث ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ہے۔ یعنے جس کو عمرے ملا اس کے وارث اس کے مالک کے وارثہ ہوں گے

بَابُ ۲۲۴ مِيرَاثِ الْحَمِيلِ وَالْوَلَدِ الَّذِي يَدَّعِيهِ رَجُلَانِ

اُٹھائے لڑکے کی میراث کا بیان اور اُس لڑکے کی میراث کا بیان جس کا دو آدمی دعوے کریں۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ لَا يُوَرَّثُ الْحَمِيلُ إِلَّا أَنْ تُقِيمَ بَيِّنَةً وَبِهِ نَأْخُذُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيلُ اِمْرَأَةٌ تُسْبٰى وَمَعَهَا صَبِيٌّ تَحْمِلُهُ فَتَقُولُ هُوَ ابْنِي فَلَا يَكُونُ ابْنَهَا بِقَوْلِهَا إِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَتُقْبَلُ عَلٰى وِلَادَتِهَا شَهَادَةُ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ مُسْلِمَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ۶۸۹/۱

ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نہ وارث کیا جاوے اُٹھایا ہوا لڑکا مگر یہ کہ عورت گواہ قائم کرے اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔ **امام محمد** رح نے کہا کہ حمیل ایک عورت ہے. کہ قیدی پکڑی آئے اور ساتھ اس کا ایک لڑکا ہو۔ جس کو وہ اُٹھائے ہوئے ہو اور وہ عورت کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے تو وہ اس کا بیٹا نہ ہوگا مگر ساتھ گواہ کے اور قبول کی جائے اس کی ولادت پر گواہی ایک عورت آزاد مسلمان کی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ الْوَلَدَ أَنَّهُ ابْنُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ وَهُوَ لِلْبَاقِي يَرِثُهُمَا مِنْهُمَا **قَالَ** ۶۹۰/۲

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے دو مردوں کے حق میں کہا جو ایک لڑکے کا دعویٰ کریں کہ وہ ان کا بیٹا ہے اور وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ اسکے وارث ہوں گے اور وہ واسطے اس کے ہے جو دونوں میں باقی رہے

Marfat.com

مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

وہ اس کا وارث ہوگا ان میں سے امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

باب ۲۲۵ مَنْ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ وَمَنْ یُجْبَرُ عَلَی النَّفَقَۃِ

بچے کا مستحق کون ہے اور نفقہ کی ذمہ داری کس پر ہے

۶۹۱ ح ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ الْوَلَدُ لِاُمِّہٖ حَتّٰی یَسْتَغْنِیَ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ اِذَا اسْتَغْنَی الصَّبِیُّ عَنْ اُمِّہٖ فِی الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ فَالْاَبُ اَحَقُّ بِہٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ اَمَّا الذَّکَرُ فَھِیَ اَحَقُّ بِہٖ حَتّٰی یَاْکُلَ وَحْدَہٗ وَیَشْرَبَ وَحْدَہٗ وَیَلْبَسَ وَحْدَہٗ ثُمَّ اَبُوْہُ اَحَقُّ بِہٖ وَاَمَّا الْجَارِیَۃُ فَاُمُّھَا اَحَقُّ بِھَا حَتّٰی تَحِیْضَ ثُمَّ اَبُوْھَا اَحَقُّ بِھَا وَلَا خِیَارَ فِیْ ذٰلِکَ لِوَاحِدٍ مِّنْھُمَا فَاِنْ تَزَوَّجَتِ الْاُمُّ فَلَا حَقَّ لَھَا فِی الْوَلَدِ وَالْجَدَّۃُ اُمُّ الْاُمِّ تَقُوْمُ مَقَامَھَا فَاِنْ کَانَ لِلْجَدَّۃِ زَوْجٌ فَکَانَ ھُوَ الْجَدَّ لَمْ تُحْرَمِ الْوَلَدَ لِمَکَانِ زَوْجِھَا فَاِنْ کَانَ لَھَا زَوْجٌ غَیْرُ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَھَا فِی الْوَلَدِ وَالْجَدَّۃُ اُمُّ الْاَبِ اَحَقُّ مِنْھَا اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَھَا زَوْجٌ وَھُوَ الْجَدُّ لَمْ تُحْرَمْ اَیْضًا الْوَلَدَ لِمَکَانِ زَوْجِھَا وَاِنْ کَانَ زَوْجُھَا غَیْرَ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَھَا فِی الْوَلَدِ وَھٰذَا کُلُّہٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لڑکا ماں کا ہے یہاں تک کہ بے پرواہ ہو اپنی ماں سے کھانے پینے میں سو اس کا باپ اس کا زیادہ حق دار ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور بچہ اگر نر ہو تو ماں اس کی زیادہ حق دار ہے یہاں تک کہ اکیلا کھائے اور اکیلا پیئے اور اکیلا پہنے پھر اس کا باپ اس کا زیادہ حق دار ہے اور لڑکی تو اس کی ماں زیادہ حق دار ہے یہاں تک کہ اس کو حیض آوے پھر اس کا باپ زیادہ حق دار ہے اور نہیں اختیار اس میں واسطے کسی کے ان دونوں میں سے اور اگر ماں نکاح کرلے تو اس کو بچے کا حق نہیں اور نانی ماں کی ماں قائم مقام ہے ماں کے سو اگر نانی کا خاوند وہی نانا ہو تو نہ محروم ہوگی بچے سے اپنے خاوند کے سبب سے اور اگر ہو اس کا خاوند سوائے نانا کے یعنے نانا حقیقی مرگیا پھر دوسرے خاوند سے نکاح کیا تو اس کو بچے کا حق نہیں اور دادی باپ کی ماں اس کی زیادہ حق دار ہے اگر اس کا خاوند نہ ہو اور اگر اس کا خاوند ہو اور وہ دادا ہو تو بھی بچے سے محروم نہ ہوگی اپنے خاوند کے سبب سے اور اگر اس کا خاوند دادا کا غیر ہو تو اس کو بچے کا حق نہیں اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے۔

۶۹۲ ح ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اُجْبِرَ عَلَی النَّفَقَۃِ کُلُّ ذِیْ رَحِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر رشتہ دار کھانے کپڑے پر جبر کیا جاوے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ابو حنیفہ کا قول ہے

Marfat.com

باب ہبۃ المرأۃ لزوجہا والزوج لامرأتہ ۲۲۶
شوہر کا بیوی کو اور بیوی کا شوہر کو ہبہ کرنے کا بیان

۶۹۳ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال الزوج والمرأۃ بمنزلۃ القرابۃ ایہما وہب لصاحبہ فلیس لہ ان یرجع فیہ قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ خاوند اور عورت دونوں بجائے قرابت کے ہیں جو نسا ان میں سے کوئی چیز اپنے ساتھی کو ہبہ کرے تو نہیں جائز ہے اس کو رجوع کرنا بیچ اس کے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

باب الایمان والکفارۃ فیہا ۲۲۷ قسموں اور کفاروں کا بیان

۶۹۴ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اقسم او اقسم باللہ او اشہد او اشہد باللہ او احلف او احلف باللہ وعلی عہد اللہ وعلی ذمۃ اللہ وعلی نذر وعلی نذر اللہ وہو یہودی وہو مجوسی وہو بریٔ من الاسلام کل ہذا یمین یکفرہا اذا حنث قال محمد وبہذا کلہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں یا اللہ پاک کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا کہے کہ مجھ پر اللہ کا عہد ہے یا اللہ کا ذمہ ہے یا مجھ پر نذر ہے یا اللہ کی نذر ہے اور وہ یہودی ہے یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے تو یہ سب قسم ہے اگر توڑے تو کفارہ دے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ف: قسم کی تین قسمیں ہیں ایک غموس کہلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کھائے امر گذشتہ پر یا حال پر جھوٹ قصداً جیسے کہے قسم ہے میں نے یہ کام کیا تھا یا نہ کیا تھا یا فلانے کے مجھ پر ہزار درہم ہیں یا نہیں اور واقع میں وہ کہنا اس کا جھوٹ ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ قسم کھانے والا گناہ گار ہوتا ہے توبہ کرے اور اس میں کفارہ نہیں اور دوسری لغو ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کھائے امر ماضی یا حال پر اس حال میں کہ وہ گمان کرے کہ وہ اس طرح ہے اور واقع میں ایسا نہ ہو جیسے کہے واللہ کیا میں نے اس طرح اور حالانکہ نہ کیا تھا اور حکم اس کا یہ ہے کہ امید ہے کہ قسم کھانے والا ماخوذ نہ ہوگا تیسری منعقدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے ایک کام کے کرنے پر زمانے آئندہ میں اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس میں کفارہ واجب ہوتا ہے

Marfat.com

٦٩٥ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في كفارة اليمين اطعام عشرة مساكين لكل مسكين نصف صاع من بر والكسوة وهو ثوب او تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام قال محمد وبهذا كله نأخذ والايام الثلثة متتابعات لا يجزئه ان يفرق بينهن لانها في قراءة ابن مسعود فصيام ثلثة ايام متتابعات وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ قسم کے کفارے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو دو سیر گیہوں دے یا لباس دے اور وہ کپڑا ہے یا ایک گردن آزاد کرے اور جو نہ پائے تو تین روزے رکھے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور تین دن پے در پے ہیں ان کے درمیان جدائی کرنی درست نہیں اس واسطے کہ ابن مسعود کی قراءت میں متتابعات کا لفظ آیا ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٦٩٦ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا اردت ان تطعم في كفارة اليمين فغداء وعشاء قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو قسم کے کفارے میں کھانا کھلانا چاہیئے تو صبح و شام دونوں وقت کھلا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ٢٢٨ ما يجزي في كفارة اليمين من التحرير

قسم کے کفارے میں کس غلام کا آزاد کرنا کافی ہے

٦٩٧ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا يجزي المكاتب ولا ام الولد ولا المدبر في شيء من الكفارات ويجزي الصبي والكافر في الظهار قال محمد وبهذا كله نأخذ الا في خصلة واحدة المكاتب اذا لم يؤد شيئا من مكاتبته حتى يعتقه مولاه عن كفارة يمينه اجزأه ذلك وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جائز نہیں ہے آزاد کرنا مکاتب کا اور نہ ام ولد کا اور نہ مدبر کا کسی چیز میں کفاروں سے اور کافی ہے آزاد کرنا لڑکے کا اور کافر کا ظہار کے کفارے میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ اگر ایک مکاتب نے بدل کتابت میں سے کوئی چیز ادا نہ کی ہو اس کا مالک اس کو کفارے میں آزاد کر دے تو درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

باب ٢٢٩ الاستثناء في اليمين

قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان

٦٩٨ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه

ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ جو کوئی قسم کھائے کسی چیز

Marfat.com

عن عبد الله بن مسعود قال من حلف على يمين فقال ان شاء الله فقد استثنى

پر اور کہے انشاء اللہ یعنے متصل قسم کے اس لے استثنار کیا تو اس کی قسم منعقد نہیں ہوتی ۔

٦٩٩/٢ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال من حلف على يمين فقال ان شاء الله فقد خرج من يمينه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قسم کھائے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تو وہ اپنی قسم سے نکلا ۔

٧٠٠/٣ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبيد الله عن سعيد بن جبيل عن ابن عمر قال من حلف على يمين فقال ان شاء الله فلا حنث عليه قال محمد فبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة في الايمان كلها اذا كان قوله ان شاء الله موصولا بكلامه قبل كلامه او بعد كلامه

ترجمہ سعید بن جبیل سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جو کوئی قسم کھائے کسی چیز پر پس کہے انشاء اللہ تو اس پر حنث نہیں یعنے اگر انشاء اللہ قسم کے متصل کہے تو نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اس کے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا سب قسموں میں جبکہ انشاء اللہ اس کے کلام یعنی قسم کے ساتھ متصل ہو قسم سے پہلے ہو یا پیچھے ۔

٧٠١/٤ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال الاستثناء اذا كان متصلا والا فلا شيء قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة وذلك يجزئه وان لم يرفع به صوته

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر انشاء اللہ قسم کے متصل ہو تو کوئی چیز نہیں یعنے وہ قسم نہیں ہوتی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اس کو انشاء اللہ کہنا کافی ہے اگرچہ اپنی آواز اس کے ساتھ بلند نہ کرے

٧٠٢/٥ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم اذا حرك بالاستثناء شفتيه فقد استثنى قال محمد وبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب اپنی دو لبیں انشاء اللہ کے ساتھ ہلا دے تو اس نے انشاء اللہ کہا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

٧٠٣/٦ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل قال لامرأته انت طالق ان شاء الله قال ليس بشيء ولا يقع عليها الطلاق قال محمد وبهذا نأخذ اذا كان استثناؤه موصولا بيمينه تقدم او

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے متعلق کہ اپنی عورت سے کہا کہ تو طلاق والی ہے انشاء اللہ ابراہیم نے کہا کہ یہ کچھ چیز نہیں اور اس پر طلاق نہیں پڑتی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ انشاء اللہ قسم کے متصل ہو اس سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہی

Marfat.com

آخِرَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ — قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

ف اور اسی طرح انشاء اللہ متصل کہنا تمام عقود کے منعقد ہونے سے مانع ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا اور حد متصل کی یہ ہے کہ دوسرے کلام میں مشغول نہ ہو جب قسم کے بعد اور کلام میں مشغول ہوا تو متصل نہ ہوا بہ منفصل ہے

باب ۲۳ النَّذْرِ فِی الْمَعْصِیَۃِ گناہ کی نذر ماننے کا بیان

۷۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے یعنے اگر نذر مانے کہ میرا یہ کام ہو تو میں مثلاً نماز نہ پڑھوں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو اس کا پورا کرنا درست نہیں اور لازم آتا ہے اس میں کفارہ قسم کا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۷۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ الشَّعْبِیَّ یَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ مَعْصِیَۃٍ فَلْیَرْجِعْ وَلَا کَفَّارَۃَ عَلَیْہِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا وَلٰکِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَمِنْ ذٰلِکَ اَنْ یَّحْلِفَ الرَّجُلُ اَنْ لَّا یُکَلِّمَ اَبَاہُ اَوْ اُمَّہٗ اَوْ اَنْ لَّا یَحُجَّ وَلَا یَتَصَدَّقَ وَنَحْوُ ذٰلِکَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ فَلْیَفْعَلِ الَّذِیْ حَلَفَ اَنْ لَّا یَفْعَلَ وَلْیُکَفِّرْ یَمِیْنَہٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی جَعَلَ الظِّھَارَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَجَعَلَ فِیْھَا الْکَفَّارَۃَ فَکَذٰلِکَ ھٰھُنَا وَھٰذَا کُلُّہٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں جو کوئی گناہ کی چیز پر قسم کھائے تو چاہیئے کہ پھر جاوے اور اس پر کفارہ نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن ہم پہلی حدیث کو لیتے ہیں کہ لازم آتا ہے اس میں کفارہ قسم کا اور اسی قبیل سے ہے کہ یہ قسم کھائے مرد اس کی کہ اپنی یا اپنے باپ سے کلام نہ کروں گا یا نہ حج کروں گا اور نہ خیرات کروں گا اور مانند اسکے اقسام نیکی سے تو چاہیئے کہ جس کے نہ کرنے کی قسم کھائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے کیا نہیں دیکھتا تو کہ اللہ تعالے نے ظہار کو بری بات اور جھوٹ ٹھہرایا اور اس میں کفارہ گردانا پس اسی طرح گناہ کی قسم اور نذر میں بھی کفارہ دینا لازم ہے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے

Marfat.com

باب ۱۲۳ الخیار فی الکفارۃ والذی یجعل مالہ فی المساکین

کفارہ میں اختیار اور اپنا مال مسکینوں کو دینے کا بیان

محمد قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِیفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ مَا کَانَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ قَولِہٖ اَوْ فَصَاحِبُہٗ فِیہِ بِالْخِیَارِ اَیَّ ذَالِکَ شَاءَ فَعَلَ یَعْنِی فِی الْکَفَّارَۃِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَمِنْ ذَالِکَ قَولُہٗ تَعَالٰی فِی کَفَّارَۃِ الْیَمِینِ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسَاکِینَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ اَهْلِیکُمْ اَوْ کِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیرُ رَقَبَۃٍ فَاَیُّ هٰذِہِ الْکَفَّارَاتِ کَفَّرَ بِهَا یَمِینَہٗ اَجْزَاہُ ذَالِکَ وَلَا یُجْزِئُہُ الصَّومُ مَا دَامَ یَجِدُ بَعْضَ هٰذِہِ الْکَفَّارَاتِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُولُ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَلَمْ یُخَیِّرْہُ فِی الصَّومِ کَمَا خَیَّرَہٗ فِی غَیرِہٖ وَهٰذَا قَولُ اَبِی حَنِیفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس جگہ قرآن میں کفارے میں اَوْ کا لفظ آیا ہے تو اس کے صاحب کو اختیار ہے جونسا کفارہ چاہے دے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسی قبیل سے ہے خدا کا قسم کے کفارے میں فرمانا کہ کھلانا دس محتاجوں کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو تم اپنے گھر والوں کو یا ان کو کپڑا دینا یا گردن آزاد کرنی تو ان کفاروں میں سے جونسا کفارہ اپنی قسم سے دے اس کو کافی ہوگا اور نہیں کافی اس کو روزہ رکھنا جب تک کہ ان کفاروں میں سے کسی کی طاقت رکھتا ہو اس واسطے کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ فرماتا ہے کہ جو نہ پائے تو روزہ تین دن کا ہے اور جیسا کہ اس کو ان کفاروں میں اختیار دیا اور ویسے روزے میں اختیار نہیں دیا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِیفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ اِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَہٗ فِی الْمَسَاکِینِ صَدَقَۃً فَلْیَنْظُرْ مَا یَسَعُہٗ وَیَسَعُ عِیَالَہٗ فَلْیُمْسِکْہُ وَیَتَصَدَّقُ بِالْفَضْلِ فَاِذَا اَیْسَرَ تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا اَمْسَکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنا سب مال مسکینوں میں خیرات کر دے تو چاہیئے کہ نظر کرے اس چیز کو کہ اس میں اس کا اور اس کے بال بچوں کا گذارہ ہو پس چاہیئے کہ اس قدر مال روک رکھے اور جو زیادہ ہو اس کو خیرات کرے پھر جب میسر ہو تو جس قدر مال روکا تھا اس قدر خیرات کرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحؒ کا۔

Marfat.com

باب ۲۳۲ من جعل على نفسه الشيء

اپنے اوپر کسی چیز کے واجب قرار دینے کا بیان

۲۰۸ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم انه قال فيمن
جعل على نفسه المشي بعضا وركب
بعضا قال يعود فيمشي ما ركب
قال محمد ولسنا ناخذ بهذا
ولكنا ناخذ بقول علي بن ابي
طالب اذا ركب اهدى هديا
او شاة يجزئه يذبحها ويتصدق
بها ولا ياكل منها شيئا ويتم
عمرة او حجة ولا شيء عليه غير
ذالك وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اپنی جان پر پیادہ واجب کرے یعنے نذر مانے پھر کچھ مسافت پیادہ چلے اور کچھ سوار ہو کر تو پھر آئے اور جس قدر سوار ہو کر چلا ہو اسی قدر پیادہ چلے امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم لیتے نہیں ولیکن ہم حضرت علی رض کے قول کو لیتے ہیں کہ جب سوار ہو تو قربانی بھیجے یا بکری کافی ہے اس کو ذبح کر کے خیرات کرے اور اس سے آپ کچھ نہ کھائے اور عمرہ ادا کرے یا حج یعنے جس کی نیت ہو سو ادا کرے اس کے سوائے اس پر اور کوئی چیز واجب نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ۲۳۳ من جعل على نفسه نحر ابنه او نحر نفسه

اپنے بیٹے یا اپنی جان ذبح کرنے کی نذر ماننے کا بیان

۲۰۹ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن
حماد عن ابراهيم في الرجل يجعل عليه ان
ينحر ابنه ان عليه مائة ناقة ينحرها قال
محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنا ناخذ
بقول ابن عباس ومسروق بن الاجدع

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا کہ واجب آتی ہے اس پر سو اونٹنی کہ ذبح کرے اس کو امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن ہم ابن عباس اور مسروق کے قول کو لیتے ہیں اور وہ یہ ہے

۲۱۰ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا سماك بن حرب عن محمد
بن المنتشر قال اتى رجل ابن عباس
قال اني جعلت ابني نحيرا ومسروق
بن الاجدع جالس في المسجد فقال
له ابن عباس اذهب الى ذالك الشيخ
فاسئله ثم تعال فاخبرني بما

ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اور مسروق بن اجدع مسجد میں بیٹھے تھے تو ابن عباس نے اس کو کہا کہ اس شیخ کے پاس جا اور اس سے پوچھ پھر آ اور خبر دے مجھ کو اس کی جو وہ کہے سو وہ مرد مسروق کے پاس آیا اور اس سے پوچھا سو مسروق نے کہا کہ اگر مسلمان

Marfat.com

يَقُوْلُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ إِنْ كَانَتْ نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ تَعَجَّلَتْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَتْ كَافِرَةً عَجَّلْتَهَا إِلَى النَّارِ اِذْبَحْ كَبْشًا فَإِنَّهُ يُجْزِئُكَ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَهُ بِمَا قَالَ مَسْرُوْقٌ قَالَ وَأَنَا آمُرُكَ بِمَا أَمَرَكَ بِهِ مَسْرُوْقٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

جان ہے اور تو نے اس کو قتل کیا تو اس نے بہشت کی طرف جلدی کی اور اگر جان کافر ہے تو تو نے اس کو دوزخ میں جلدی بھیجا ایک دنبہ ذبح کر کہ وہ تجھ کو کافی ہے وہ ابن عباس کے پاس آیا اور جو کچھ مسروق نے کہا تھا ان سے بیان کیا تو ابن عباس نے کہا کہ جو تجھ کو مسروق نے حکم کیا وہ میں کرتا ہوں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ واجب ہے اس میں ذبح کرنا ایک دنبہ یا بکری کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

ف ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر تو مسلمان ہے تو تو نے مسلمان جان کو قتل کیا یعنے اپنے تئیں قتل کرنا ہر حال میں گناہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متن کی حدیث کے الفاظ غلط ہیں۔

۳/۱۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ أَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ قَالَ كَبْشًا وَشَاةً **قَالَ**

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے پیارے کو ذبح کرنے کی نذر مانے کہا دنبہ یا بکری ذبح کرے

بَابُ مَنْ حَلَفَ وَهُوَ مَظْلُوْمٌ مظلوم کے قسم کھانے کا بیان

۱/۱۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا اسْتُحْلِفَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَظْلُوْمٌ فَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَا نَوٰى وَعَلٰى مَا وَرّٰى وَإِذَا كَانَ ظَالِمًا فَالْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ مَنِ اسْتَحْلَفَهُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ الْيَمِيْنُ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب قسم کھائی جائے کسی مرد سے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اس چیز پر ہے کہ نیت کی اس نے اور توریا کیا اس نے کہ اور جب قسم کھانے والا ظالم ہو تو قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قسم اس کے اور خدا کے درمیان کا معاملہ ہے جس کا حکم اس کی نیت پر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ف یعنی قسم کے سچ ہونے میں نیت معتبر اس شخص کی ہے کہ قسم دے کسی کو اور ارادہ رکھے اور اس میں قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں جیسے مثلاً زید کا روپیہ عمر پر آتا ہے اور عمر منکر ہے اور زید کے پاس گواہ نہیں زید نے عمر کو قسم دی اس نے قسم کھائی کہ تیرا روپیہ

Marfat.com

میرے پاس موجود نہیں پس زید کی تو یہ مراد تھی کہ تو قسم کھا کہ تیرے ذمہ میرا روپیہ نہیں عمرو نے اس قسم کھانے میں یہ مراد رکھی کہ فی الحال تیرا روپیہ میرے پاس نہیں کہ اس کو توریہ اور تحویل کہتے ہیں اس میں نیت زید کی معتبر ہے نہ عمرو کی لیکن اگر قسم کھانے والا مظلوم ہو تو اس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے

۴۱۳/۴ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اليمين يمينان يمين يكفر ويمين فيها الاستغفار فاليمين التي تكفر ان يقول الرجل والله لا نفعلن والتي فيها الاستغفار ان يقول الذي يقول اما والله لقد فعلت **قال** محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قسم کی دو قسم ہے ایک میں کفارہ آتا ہے اور ایک میں استغفار اول یہ کہ کہے میں ضرور ایسا کرونگا اسمیں کفارہ ہے دوم یہ کہ کہے میں نے ایسا کیا تھا اسمیں استغفار ہے امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۴۱۴/۴ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عائشة ام المؤمنين رض في اللغو قالت هو كل شيء يصل به الرجل كلامه لا يريد يمينا لا والله وبلى والله وما لا يعقد عليه قلبه **قال** محمد وبه ناخذ ومن اللغو ايضا الرجل يحلف على الشيء يرى انه على ما حلف عليه فيكون على غير ذالك فهذا ايضا من اللغو وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائیشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قسم لغو ہے۔ کہ آدمی اس کو اپنی کلام کے ساتھ ملائے اور قسم کا ارادہ نہ ہو جیسے کہے قسم ہے اللہ کی میں نے یہ کام نہیں کیا اور قسم ہے اللہ کی میں نے یہ کام کیا اور اس کا دل میں قصد نہ ہو کہ اکثر اوقات آپس میں کلام کرنے کے وقت یہ لفظ بولتے ہیں اور اس کے کہنے میں ارادہ قسم کا نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور لغو کے قبیل سے ہے یہ بھی ہے کہ مرد قسم کھائے کسی چیز پر گمان کرے کہ وہ حق ہے اور واقع میں ایسا نہ ہو سو یہ بھی لغو قسم ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور امام شافعی کے نزدیک قسم لغو ہے کہ بلا قصد صادر ہو۔

باب ۲۳۵ التجارة والشرط في البيع تجارت اور بیع میں شرط کا بیان

۴۱۵/۱ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا يحيى بن عامر عن رجل عن عتاب بن اسيد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال له انطلق الى اهل الله يعني اهل مكة فانهم

ترجمہ عتاب بن اسید سے روایت ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ مکے والوں کے پاس جا سو منع کر ان کو چار چیز سے ایک اس چیز کے بیچنے سے جس پر قبضہ نہ کیا ہو یعنی قبضہ سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں دوسرے

Marfat.com

عَنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ بَيْعِ مَالَمْ يَقْبِضُوْا وَ
عَنْ رِبْحِ مَالَمْ يَضْمِنُوْا وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ
بَيْعٍ وَعَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَ
بِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ وَاَمَّا قَوْلُهٗ سَلَفٌ
وَبَيْعٌ فَالرَّجُلُ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ بِعْتُ
عَبْدِيْ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا عَلٰٓى اَنْ تُقْرِضَنِيْ
كَذَا وَكَذَا وَيَقُوْلُ تُقْرِضُنِيْ عَلٰٓى اَنْ اَبِيْعَكَ
فَلَا يَنْبَغِيْ هٰذَا وَقَوْلُهٗ شَرْطَيْنِ فِيْ
بَيْعٍ فَالرَّجُلُ يَبِيْعُ الشَّيْئَ فِي الْحَالِ
بِاَلْفِ دِرْهَمٍ وَاِلٰى شَهْرٍ بِاَلْفَيْنِ فَيَقَعُ
عُقْدَةُ الْبَيْعِ عَلٰى هٰذَا فَهٰذَا لَا
يَجُوْزُ وَاَمَّا قَوْلُهٗ عَنْ رِبْحِ مَالَمْ
يَضْمِنُوْا فَالرَّجُلُ يَشْتَرِيْ
الشَّيْئَ فَيَبِيْعُهٗ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهٗ
يَرْبَحُ فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ لَهٗ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ
لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَبِيْعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ
حَتّٰى يَقْبِضَهٗ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْعِقَارُ
مِنَ الدُّوْرِ وَالْاَرْضِيْنَ قَالَ لَا
بَاْسَ اَنْ يَبِيْعَهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا
قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا لِاَنَّهَا
لَا يَتَحَوَّلُ عَنْ مَوْضِعِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
هٰذَا عِنْدَنَا لَا يَجُوْزُ
وَهُوَ كَغَيْرِهٖ مِنَ
الْاَشْيَآءِ ۔

اس چیز سے نفع اٹھانے سے کہ ضمان میں نہیں آئے تیسرے دو شرطیں کرنے سے بیع میں چوتھی قرض اور بیع سے امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور قرض اور بیع تو یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے کو کہے کہ میں اپنا یہ غلام تیرے ہاتھ اتنے اتنے کو بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تو مجھ کو اس قدر روپیہ قرض دے یا کہے کہ تو مجھ کو قرض دے اس شرط پر کہ میں تیرے ہاتھ اس کو بیچوں پس یہ درست نہیں اور بیع میں دو شرطیں کرنی یہ ہیں کہ ایک شخص بیچے کوئی چیز ہزار درہم کو ہاتھوں ہاتھ اور دو ہزار کو مہینے تک پس عقد بیع اس پر واقع ہو پس یہ بھی جائز نہیں اور جو چیز ضمان میں نہ آئی ہو اس سے نفع اٹھانا یہ ہے کہ ایک شخص ایک چیز مول لے پھر اس کو قبضہ کرنے سے پہلے بیچے اور نفع اٹھائے پس یہ بھی جائز نہیں یعنے اس واسطے کہ اگر وہ ضائع ہوتی تو بیچنے والی کی ہوتی پس نفع یعنی کرایہ وغیرہ بھی اسی کو ملے گا اور اسی طرح نہیں جائز ہے اس کو بیچنا کسی چیز کا کہ مول لے اس کو یہاں تک کہ قبضہ کرے اس پر اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے مگر غیر منقول چیز میں یعنے گھروں اور زمینوں میں کہا کہ قبضہ سے پہلے اس کو بیچنا درست ہے اس واسطے کہ وہ اپنی جگہ سے پھر نہیں سکتے امام محمدؒ نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ بھی درست نہیں اور وہ اور سب چیزوں کی طرح ہے یعنے قبضہ سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں خواہ منقول ہو یا غیر منقول اور امام صاحب کے نزدیک غیر منقول کا بیچنا درست ہے ۔

۴۱۶ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک شخص کے حق میں کہ ایک لونڈی خریدی اور اس پہ شرط کی جائے

Marfat.com

وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَبِيْعَ فَكَرِهَهُ وَ
قَالَ لَيْسَتْ بِامْرَاَةٍ تَتَزَوَّجُهَا وَلَا
بِمِلْكِ يَمِيْنٍ تَصْنَعُ بِهَا مَا تَصْنَعُ
بِمِلْكِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
كُلِّهٖ نَاْخُذُ كُلُّ شَرْطٍ اشْتُرِطَ
فِي الْبَيْعِ لَيْسَ مِنَ الْبَيْعِ فِيْهِ
مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوْ لِلْمُشْتَرِيْ اَوْ
لِلْمُشْتَرٰى لَهٗ فَالْبَيْعُ فِيْهِ
فَاسِدٌ وَمَا كَانَ
مِنْ شَرْطٍ لَا مَنْفَعَةَ
فِيْهِ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَالْبَيْعُ
فِيْهِ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ فِيْهِ
بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

کہ اس کو بیچے نہیں اور کہا کہ نہ وہ عورت ہے جس
سے تو نکاح کرے اور نہ وہ لونڈی ہے کہ کرے
تو اس کے ساتھ جو اپنی لونڈی سے کرتا ہے۔ یعنے
نہ وہ منکوحہ ہے اور نہ لونڈی امام محمد رح نے کہا
کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط کہ بیع میں کی جائے
اور بیع میں سے نہ ہو اور اس میں سے بائع یا مشتری
یا مبیع کا نفع ہو جیسے کہ بیچنے والا ایک مہینے تک
گھر میں رہنے کی شرط کرے یا خریدار شرط کرے
یا بائع اس کپڑے کی پوشاک سے دے یا یہ شرط
کرے کہ غلام کو خریدار آزاد کر دے تو وہ بیع فاسد
ہے یعنے اس لئے کہ پہلی صورت میں بائع کا نفع
ہے اور دوسری میں خریدار کا اور تیسری میں مبیع
کا اور اگر ایسی شرط ہو کہ اس میں کسی کا نفع نہ ہو
تو وہ بیع درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

ح ۴۱۷ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ
وَسُئِلَ عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ فَلَمْ
يَرَ بِهٖ بَاْسًا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ
السِّبَاعِ كُلِّهَا اِذَا كَانَ لَهَا قِيْمَةٌ

ترجمہ ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ میں نے عطا
سے سنا کہ بلی کی قیمت کے متعلق ان سے پوچھا
گیا تو کہا اس میں ڈر نہیں امام محمد رح نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا کہ سب درندے چار پایوں کا بیچنا
درست ہے جب کہ ان کی قیمت ہوتی ہو

بَابُ ۲۳ مَنْ بَاعَ نَخْلًا اَوْ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ

اگر کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اس کے پاس مال ہو تو اس کا کیا حکم ہے

ح ۴۱۸ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا
مُؤَبَّرًا اَوْ عَبْدًا لَهٗ مَالٌ

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور کا
درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اس
کے پاس مال ہو تو اس کا پھل اور مال بیچنے والے
کا ہے مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کرے

Marfat.com

ثَمَرَتُهٗ وَالْمَالُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُشْتَرِيْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا طَلَعَ الثَّمَرُ فِي النَّخْلِ اَوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ زَرْعٌ نَابِتٌ فَبَاعَهَا صَاحِبُهَا فَالثَّمَرَةُ وَالزَّرْعُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ ذٰلِكَ الْمُشْتَرِيْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ اِذَا كَانَ لَهٗ مَالٌ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رح نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت میں میوہ لگے یا زمین میں کھیتی جمے اور مالک اس کو بیچ ڈالے تو پھل اور کھیتی بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدار پھل کی بھی شرط کرلے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے حکم غلام کا جب کہ ہو اس کے لئے مال اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ف تابیر اس کو کہتے ہیں کہ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اس میں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے حکم الٰہی سے امام شافعی رح اور امام احمد رح کا یہی مذہب ہے کہ پیوند کے بعد پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کرلی ہو تو مول لینے والا مالک ہے امام اعظم کے نزدیک جب درخت کا پھل ظاہر ہوجائے تو درخت کے بکنے سے پھل نہیں بکتا پیوند ہوا ہو یا نہ ہو بلکہ اس کا مالک ہر حال میں بیچنے والا ہے

بَابُ مَنِ اشْتَرٰى سِلْعَةً فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا اَوْ حَبَلًا

اگر کوئی شخص خرید کرے اسباب پھر اس میں عیب یا حمل پائے اس کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ
۴۱۹ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَطَؤُهَا ثُمَّ يَجِدُ بِهَا عَيْبًا قَالَ لَا يَسْتَطِيْعُ رَدَّهَا وَلٰكِنَّهٗ يَرْجِعُ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكَذٰلِكَ اِنْ لَّمْ يَطَاْهَا وَحَدَثَ بِهَا عَيْبٌ عِنْدَهٗ ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا دَلَّسَهٗ لَهُ الْبَائِعُ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَطِيْعُ رَدَّهَا وَلٰكِنَّهٗ يَرْجِعُ بِحِصَّةِ الْعَيْبِ الْاَوَّلِ مِنَ الثَّمَنِ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْبَائِعُ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِالْعَيْبِ الَّذِيْ حَدَثَ عِنْدَ الْمُشْتَرِيْ وَلَا يَاْخُذُ لِلْعَيْبِ اَرْشًا وَّلَا لِلْوَطْيِ عُقْرًا فَاِنْ شَاءَ ذٰلِكَ

ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے کہا کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور اس سے صحبت کرے پھر اس میں عیب پائے تو وہ اس کو پھیر نہیں سکتا لیکن رجوع کرے نقصان عیب کے ساتھ یعنی عیب کے موافق اس سے قیمت پھیر لے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اسی طرح اگر خریدار نے اس سے صحبت نہ کی اور اس کے نزدیک اس میں کوئی عیب پیدا ہوا پھر اس نے اس میں اور عیب پایا جس کو بیچنے والے نے اس سے چھپایا تھا تو وہ اس کو پھیر نہیں سکتا لیکن پہلے عیب کے حصے کے موافق اس سے قیمت پھیر لے مگر یہ کہ بیچنے والا چاہے کہ اس کو لے اس عیب کے ساتھ جو خریدار کے پاس ہوا اور عیب کی دیت سے اور صحبت کے بدلے مہر نہ لینا چاہے تو لونڈی کو لے اور

Marfat.com

اَخَذَهَا وَاَعْطَى الثَّمَنَ كُلَّهُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رح

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ جَارِيَةً حُبْلٰى ثُمَّ ادَّعَى الْوَلَدَ الْمُشْتَرِيْ وَالْبَائِعُ جَمِيْعًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِيْ فَاِنْ ادَّعَاهُ الْبَائِعُ وَنَفَاهُ الْمُشْتَرِيْ فَهُوَ وَلَدُهُ وَاِنْ نَفَيَاهُ جَمِيْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِيْ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ عِنْدَ الْمُشْتَرِيْ لِاَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَادَّعَيَاهُ جَمِيْعًا مَعًا فَهُوَ ابْنُ الْبَائِعِ وَيَنْتَقِضُ الْبَيْعُ فِيْهِ وَفِيْ اُمِّهٖ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ لِاَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مُنْذُ وَقَعَ الشِّرَاءُ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِيْ وَلَا دَعْوَةَ لِلْبَائِعِ فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ اَوْ جَحَدَاهُ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِيْ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا وَطِئَ الْمَمْلُوْكَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فِيْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ فَادَّعَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ لِلْاٰخِرِ وَاِنْ نَفَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْاٰخِرِ وَاِنْ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ وَرِثُوْهُ وَوَرِثَهُمْ جَمِيْعًا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّهُمْ اِنْ ادَّعَوْهُ جَمِيْعًا مَعًا نَظَرْنَا كَمْ جَاءَتْ بِهٖ مُنْذُ مَلَكَهُ الْاٰخِرُ فَاِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهٖ لِاَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ

اس کی سب قیمت پھیر دے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہے۔

٤٢٠ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے۔ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی حاملہ لونڈی بیچے پھر بائع اور مشتری دونو بچے کا دعوی کریں تو بچہ خریدار کا ہوگا اور اگر بائع اس کا دعوے کرے اور مشتری انکار کرے تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اگر دونوں اس سے انکار کریں تو وہ مشتری کا غلام ہوگا اور اگر دونوں اس میں شک کریں تو دونوں کے درمیان مشترک ہوگا امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے ولیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر لونڈی خریدار کے پاس چھ مہینے سے کم میں بچہ جنے اور دونوں اس کا دعوے کریں تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اس کی اور اس کی ماں کی بیع ٹوٹ جائے گی اور اگر چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ جنے اس دن سے کہ خریداری ہوئی تو وہ خریدار کا بیٹا ہے اور اس میں بائع کا کسی حال میں کچھ دعوی نہیں اور اگر دونوں اس میں شک کریں یا دونوں انکار کریں تو وہ خریدار کا بیٹا ہوگا اور یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے

٤٢١ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تین آدمی ایک لونڈی سے ایک طہر میں جماع کریں اور سب بچے کا دعوی کریں۔ تو وہ پچھلے کا ہے اور اگر اس سے سب انکار کریں تو پچھلے کا غلام ہے اور اگر کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اس کے وارث ہوں گے اور وہ ان سب کا وارث ہوگا امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے لیکن اگر سب اس کا دعوے کریں تو ہم دیکھینگے کہ وہ کتنی مدت میں بچہ جنی جس دن سے کہ پچھلا آدمی اس کا مالک ہوا اگر چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ جنے ہو تو وہ پچھلے خریدار

Marfat.com

أَشْهُرٍ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِي الْآخِرِ وَإِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ لِأَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مُنْذُ بَاعَهَا الْأَوَّلُ فَهُوَ ابْنُ الْأَوَّلِ وَإِنْ نَفَوْهُ جَمِيعًا أَوْ شَكَّرَانِيهِ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْآخِرِ وَلَا يَلْزَمُ النَّسَبُ بِالشَّكِّ حَتّٰى يَأْتِيَ الْيَقِيْنُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ـ

کا بیٹا ہوگا اور اگر چھ مہینے سے کم میں بچہ جنی ہو جس دن سے کہ پہلے نے اس کو بیچا تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اس سے انکار کریں یا اس میں شک کریں تو وہ پچھلے کا غلام ہے اور شک سے نسب لازم نہیں آتی یہاں تک کہ یقین حاصل ہو اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے ۔

بَابُ ۲۳۸ الْفُرْقَةِ بَيْنَ الْأَمَةِ وَزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا

لونڈی اور شوہر یا بیٹے کے درمیان جدائی کرنے کا بیان

۴۲۲ / ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَقْبَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِرَقِيْقٍ مِنَ الْيَمَنِ فَاحْتَاجَ إِلٰى نَفَقَةٍ يُنْفِقُ عَلَيْهِمْ فَبَاعَ غُلَامًا مِنَ الرَّقِيْقِ كَانَ مَعَهُ أُمُّهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَصَفَّحَ الرَّقِيْقَ فَيَصْفَحُ بِالْأُمِّ قَالَ مَا لِيْ أَرٰى هٰذِهٖ وَالِهَةً قَالَ احْتَجْنَا إِلٰى نَفَقَةٍ فَبِعْنَا ابْنَهَا فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَ فَيَرُدَّهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ نَكْرَهُ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ أَوِ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ إِذَا كَانَ صَغِيْرًا وَكَذٰلِكَ الْإِخْوَانُ وَكُلُّ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ إِذَا كَانَا صَغِيْرَيْنِ أَوْ كَانَ أَحَدُهُمَا صَغِيْرًا وَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فِي الْبَيْعِ فَأَمَّا إِذَا كَانُوْا كِبَارًا كُلُّهُمْ فَلَا بَأْسَ بِالْفُرْقَةِ بَيْنَهُمْ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رحـ

ترجمہ عبد اللہ بن حسن سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ یمن سے کئی غلام لائے ان کے کھانے کپڑے کا محتاج ہوا کہ ان پر خرچ کرے تو غلاموں میں سے ایک غلام بیچا جس کی ماں اس کے ساتھ تھی تو جب وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے غلاموں کا حال دریافت کیا اور ایک لونڈی دیکھی فرمایا کیا ہے مجھ کو کہ میں اس کو بیقرار دیکھتا ہوں زید نے کہا کہ ہم خرچ کے محتاج ہوئے تھے، سو ہم نے اس کا بیٹا بیچ ڈالا تو حکم کیا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھیر لینے کا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ جدائی کی جائے درمیان ماں یا باپ اور بچے کے جبکہ چھوٹا ہو اور اسی طرح بھائیوں اور ہر رشتہ دار کا جدا کرنا بھی مکروہ ہے جب کہ دونوں چھوٹے ہوں یا دونوں میں سے ایک چھوٹا ہو نہیں لائق ہے تفریق کرنی درمیان ان دونوں کے بیچ میں اور جب سب بڑے ہوں تو ان کو جدا کر کے بیچنے میں کچھ ڈر نہیں۔ اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے

۴۲۳ / ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے اس لونڈی کے حق میں کہ بیچی جائے اور اس کا خاوند موجود ہو کہا کہ

Marfat.com

فالمملوکۃ تباع ولھا زوج قال بیعھا طلاقھا
قال محمد ولسنا ناخذ بھذا ھی امرأتہ
وان بیعت قال بلغنا ذلک عن عمر بن الخطاب
وعن علی بن ابی طالب وعن عبد الرحمن بن عوف
وحذیفۃ بن الیمان ولکن لا بأس ان یفرق بینھما
فی البیع وھی امرأتہ علی حالھا وھو قول ابی حنیفۃ

اس کا بیچنا اس کی طلاق ہے امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے بلکہ وہ اس کی عورت ہے اگرچہ بیچی جائے کہا پہنچی ہم کو یہ روایت حضرت عمر اور علی اور عبدالرحمن بن عوف اور حذیفہ سے لیکن ان کو جدا جدا کرکے بیچنا درست ہے اور وہ ہر حال میں اسی کی عورت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ۲۳۹ السلم فیما یکال و یوزن
کیلی اور وزنی چیز میں بیع سلم کرنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ رح عن حماد عن ابراھیم قال اسلم ما یکال فیما یوزن وما یوزن فیما یکال ولا یسلم ما یکال ولا یوزن فیما یوزن واذا اختلف النوعان فی ما لا یکال ولا یوزن فلا بأس باثنین بواحد یدا بید ولا بأس بہ نساء و اذا کان من نوع واحد مما لا یکال ولا یوزن فلا بأس باثنین بواحد یدا بید قال محمد وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ

۷۲۴ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بیع سلم کرو کیلی چیز کی وزنی چیز میں اور وزنی چیز کی کیلی چیز میں یعنی مثلاً کیلی چیز بالفعل دے دیوے اور اس کے عوض میں وزنی چیز ایک مدت تک ٹھہرا لے یا بالعکس تو یہ درست ہے اور نہ بیع سلم کو کیلی چیز کی کیلی چیز میں اور نہ وزنی چیز کی وزنی میں اور جب دونوں جنسیں جدا جدا ہوں غیر کیلی اور وزنی چیز میں مانند کپڑے وغیرہ کے تو درست ہے بیچنا دو کو بدلے ایک کے ہاتھوں ہاتھ بھی اور ادھار بھی اگرچہ بیع اور ثمن دونوں کپڑے کی قسم سے ہوں اور جب دونوں ایک قسم سے ہوں غیر کیلی اور وزنی چیز میں تو دو کو ایک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہے یعنی اور ادھار بیچنا درست نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یکون لہ علی الرجل الدین فیجعلہ فی السلم قال لا خیر فیہ حتی یقبضہ قال محمد وبہ ناخذ لان ذلک بیع الدین بالدین

۷۲۵ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اس کا قرض کسی شخص پر آتا ہو اور اس کو بیع سلم میں گردانے کہا اس میں بہتری نہیں جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ یہ بیع قرض کی قرض کے عوض

Marfat.com

وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ رح کا۔

ف اس صورت حال اس کی یہ ہے کہ مثلاً زید کے عمرو پر دس روپے آتے تھے اور زید بکر کو کہے کہ جو دس روپے کہ میرے عمرو پر آتے ہیں وہ میں نے تجھ کو دیئے اور ان کے بدلے میں تجھ سے اتنی مدت میں اس قسم کا اتنا گیہوں لوں گا تو یہ درست نہیں۔

بَابُ السَّلَمِ فِی الْفَاکِھَۃِ اِلَی الْعَطَاءِ وَغَیْرِہٖ

میوؤں میں عطا وغیرہ تک بیع سلم کرنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ یُکْرَہُ السَّلَمُ اِلَی الْحَصَادِ وَاِلَی الْعَطَاءِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ لِاَنَّہٗ اَجَلٌ مَجْھُوْلٌ یَتَقَدَّمُ وَیَتَاَخَّرُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ ہے بیع سلم کرنی میوؤں کے کٹنے اور خیرات ملنے تک یعنے جب میوہ کٹے گا یا خیرات ملیگا اس وقت دوں گا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ وہ مدت مجہول ہے معلوم اور متعین نہیں کبھی مقدم ہوتی ہے اور کبھی موخر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ فِی الْفَاکِھَۃِ اِلَی الْعَطَاءِ یَاْخُذُ قَفِیْزًا قَفِیْزًا قَالَ الْاٰخِرُ خَیْرُھُمَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس شخص کے حق میں کہ بیع کرے میوؤں میں خیرات ملنے تک کہ اس کو لے قفیز قفیز کہا اس میں بہتری نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ فِی الثَّمَرِ قَالَ لَا حَتّٰی یُطْعَمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّسْلِمَ فِیْ ثَمَرَۃٍ لَیْسَتْ فِیْ اَیْدِی النَّاسِ اِلَّا فِیْ زَمَانِھَا فَبَعْدَ بُلُوْغِھَا وَیَجْعَلُ اَجَلَ السَّلَمِ قَبْلَ اِنْقِطَاعِھَا فَاِذَا کَانَ کَذٰلِکَ فَھُوَ جَائِزٌ وَاِلَّا فَلَا خَیْرَ فِیْہِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس شخص کے حق میں کہ میوے میں بیع سلم کرے کہا نہیں درست یہاں تک کہ کھایا جائے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں نہیں لائق ہے بیع سلم کرنی ایسے میوے کی کہ آدمی کے ہاتھ میں نہ ہو مگر اس کے وقت میں بعد پہنچنے اس کے اور مقرر کی مدت بیع سلم کو وقت ختم ہونے سے پہلے یعنے وقت تک وہ موجود ہو سو جب ایسا کرے تو جائز ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

ف اس سے معلوم ہوا کہ جو میوہ آدمیوں کے ہاتھ میں موجود نہ ہو اس میں بیع سلم کرنی درست نہیں

Marfat.com

مگر اس کے زمانے میں بعد لگنے اس کے کے یہاں تک کہ کھا یا جائے

بَابُ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ

حیوان میں سلم کرنے کا بیان یعنے قیمت پہلے دینی اور حیوان ایک مدت کے بعد لینا درست ہے یا نہیں

۴۲۹/۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ دَفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ خُوَيْلِدَةَ الْبَكْرِيِّ مَالًا مُضَارَبَةً فَاَسْلَمَ زَيْدٌ اِلٰى عِتْرِيْسِ بْنِ عُرْقُوْبٍ الشَّيْبَانِيِّ فِيْ قَلَائِصَ فَلَمَّا حَلَّتْ اَخَذَ بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ فَاَعْسَرَ عِتْرِيْسُ وَبَلَغَهُ اَنَّ الْمَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَاَتَاهُ يَسْتَرْفِقُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَفَعَلَ زَيْدٌ قَالَ نَعَمْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اُرْدُدْ مَا اَخَذْتَ وَخُذْ رَاْسَ مَالِكَ وَلَا تُسْلِمَنَّ مَالَنَا فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ لَا يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے اپنا مال مضاربت کے لئے زید بن خویلد کو دیا تو زید نے عتریس کے ساتھ اونٹوں میں بیع سلم کی جب وقت آیا تو اس نے بعض اونٹ لئے اور بعض باقی رہے اور عتریس مفلس ہو گیا اور پہنچی اس کو یہ خبر کہ یہ مال عبداللہ کا ہے تو وہ اس کے پاس آیا اور اس سے مہلت چاہی اور عبداللہ نے کہا کہ کیا زید نے یہ کام کیا ہے اس نے کہا ہاں اور کسی کو اس کی طرف بھیج کر بلایا اور اس سے پوچھا تو عبداللہ نے اس کو کہا کہ جو تو نے لیا وہ پھیر دے اور اپنا اصل مال اس سے لے اور نہ بیع سلم کر ہمارے مال کو کسی چیز میں حیوان سے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے بیع سلم کرنی کسی حیوان میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ الْكَفِيْلِ وَالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ

بیع سلم میں ضامن اور رہن رکھنے کا بیان

۴۳۰/۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِالرَّهْنِ وَالْكَفِيْلِ فِي السَّلَمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ بیع سلم میں رہن اور ضامن کا کچھ ڈر نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۳۱/۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السَّلَمِ فِي الْفُلُوْسِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے فلوس میں بیع سلم کرنے اور اسی میں ضمانت لینے کے متعلق انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی ڈر نہیں

Marfat.com

فیاخذ الکفیل قال لا باس به قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

باب ۲۴۳ السلم یاخذ بعضه وبعض راس ماله
بیع سلم میں کچھ مال لینا اور کچھ راس المال لینا

۴۳۲ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة رح قال حدثنا ابو عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی السلم یحل فیاخذ بعضه ویاخذ بعض راس ماله فیما بقی قال هذا المعروف الحسن الجمیل قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے بیع سلم میں کہ اس کا وقت آ پہنچے پس کچھ مبیع لے اور کچھ اصل مال پھیر لے کہا یہ بات عمدہ اور بہتر بات ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

باب ۲۴۴ السلم فی الثیاب
کپڑوں میں بیع سلم کرنے کا بیان

۴۳۳ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا اسلم فی الثیاب ثم کان معروفا عرضه ورقعته فهو جائز وهو قول ابی حنیفة قال محمد وبه ناخذ اذا سمی الطول والعرض والرقعة والجنس والاجل ونقد الثمن قبل ان یتفرقا فهو جائز

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کپڑوں میں بیع سلم کرے اور اس کا عرض اور رقعہ مشہور ہو تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اس کا طول اور عرض اور قسم اور جنس اور مدت معین ہو اور قیمت نقد دے مجلس عقد سے جدا ہونے سے پہلے تو جائز ہے۔

۴۳۴ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یسلم الثیاب فی الثیاب قال اذا اختلفت انواعها فلا باس به قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ کپڑے کی کپڑے سے بیع سلم کرے۔ جب اس کی قسمیں مختلف ہوں تو جائز ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

باب ۲۴۵ السوم علی سوم اخیه
اپنے بھائی کے مول پر مول تول کرنا

۴۳۵ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة رح عن حماد عن ابراهیم عن ابی سعید الخدری وابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم

ترجمہ ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ خریداری کی بات کرے اپنے مسلمان بھائی کے مول

Marfat.com

قَالَ لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَتِهٖ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَايَعُوْا بِاِلْقَاءِ الْحَجَرِ وَمَنِ اسْتَاجَرَ اَجِيْرًا فَلْيُعْلِمْهُ اَجْرَهٗ وَلَا تُزَوَّجُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا وَلَا تَسْئَلُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفِئَ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَازِقُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَلَا تَنَاجَشُوْا فَالرَّجُلُ يَبِيْعُ الشَّیْءَ فَيَزِيْدُ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ فِی الثَّمَنِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَّشْتَرِیَ لِيَسْمَعَ بِذٰلِكَ غَيْرُهٗ وَيَشْتَرِیْ عَلٰی سَوْمِهٖ فَهٰذَا هُوَ النَّجْشُ فَلَا يَنْبَغِیْ وَاَمَّا قَوْلُهٗ لَا تَبَايَعُوْا بِاِلْقَاءِ الْحَجَرِ فَهٰذَا كَانَ بَيْعًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اِذَا اَلْقَيْتُ الْحَجَرَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ فَلَا يَنْبَغِیْ وَالْبَيْعُ فِيْهِ فَاسِدٌ

قول پر اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اپنے بھائی کے پیغام پر اور نہ نجش کرو یعنے اگر ایک شخص کچھ خریدتا ہو اور دوسرا آکر اس جنس کی تعریف کرے یا زیادہ مول لگائے اور لینا منظور نہ ہو بلکہ منظور یہی ہو کہ لینے والا دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے تو یہ درست نہیں اور نہ بیع کرو آپس میں ساتھ ڈالنے پتھر کے یعنے بائع مشتری کو کہے کہ میرے اسباب میں جس چیز پر تیری کنکری پڑے وہ چیز میں نے تیرے ہاتھ بیچی یہ درست نہیں اور جو کوئی مزدور رکھ لے تو اس کی اجرت اس کو بتلائے مثلاً روزمرہ دو آنے دوں گا اور نہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ اپنی خالہ پر اور نہ چاہے طلاق اپنی سوکن کی تاکہ الٹائے وہ چیز جو اس کے پیالہ میں ہے یعنے اس کے لئے اپنا حق سمیٹ لے اس واسطے کہ اس کا رازق خدا ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور نجش کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے اور پتھر ڈالنے کی تفسیر یہی اوپر گذر چکی ہے اور یہ بیع فاسد ہے

باب ۲۲ حَمْلِ التِّجَارَةِ اِلٰی اَرْضِ الْحَرْبِ

دارالحرب کی طرف تجارت کا مال لے جانیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی التَّاجِرِ يَخْتَلِفُ اِلٰی اَرْضِ الْحَرْبِ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ مَا لَمْ يَحْمِلْ اِلَيْهِمْ سِلَاحًا اَوْ كُرَاعًا اَوْ سَبْيًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے تجارت کرنے والے کے حق میں کہا کہ جو دارالحرب کی طرف ۲۳۶
تجارت کا مال لے جائے کہ اس میں کچھ ڈر نہیں جب تک کہ نہ اٹھائے اس کی طرف ہتھیار یا گھوڑے یا اسباب جنگ کا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

Marfat.com

باب ۲۲۶ التجارة في العصير والخمر

نچوڑ اور شراب میں تجارت کرنیکا بیان

٤٣٧/١ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَصِيْرِ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَنْ تَبِيْعَهُ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خَمْرًا وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ انگور کے نچوڑ میں کہ جائز ہے بیچنا اس کا اس شخص سے کہ بنا دے اس سے شراب اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

٤٣٨/٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَهٗ رَفِيْقٌ لَهٗ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَعَنْ اَكْلِ ثَمَنِهَا قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ اَنْ يَاْكُلُوْهَا فَاسْتَحَلُّوْا بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَحَرَّمَ بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کے ایک ساتھی نے اُن سے شراب بیچنے کا اور اس کی قیمت کھانے کا حکم پوچھا ابن عمر نے کہا کہ اللہ لعنت کرے یہود پر کہ حرام کی گئیں اُن پر چربیاں اور حلال جانا انہوں نے بیچنا اس کا اور اس کی قیمت کا کھانا خدا نے حرام کیا شراب کو اس لئے حرام ہے بیچنا اس کا اور کھانا اس کی قیمت کا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

٤٣٩/٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ يُكْنٰى اَبَا عَامِرٍ كَانَ يُهْدِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ فَاَهْدٰى اِلَيْهِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ حُرِّمَتْ رَاوِيَةً كَمَا كَانَ يُهْدِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ خَمْرِكَ قَالَ فَخُذْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبِعْهَا وَاسْتَعِنْ بِثَمَنِهَا عَلٰى حَاجَتِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرد ثقیف کا ہر سال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مٹکا شراب کا ہدیہ بھیجا کرتا تھا تو ہدیہ بھیجا اس نے مٹکا اپنا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس سال میں شراب حرام ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ اے ابا عامر اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کی اس لئے ہم کو تیری شراب کی حاجت نہیں اس نے کہا کہ یا حضرت آپ لے لیں اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت اپنے کام میں لائیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ اے ابو عامر جس نے اس کا پینا حرام کیا اس نے اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کا کھانا بھی حرام کیا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

Marfat.com

باب ۲۸ بيع الآجام والسمك والقصب
جنگل کے بانس اور مچھلی کے بیچنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم انه كان يكره بيع صيد الآجام وقصبها قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے بیع جنگل کے شکار اور ان کی بانس امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد قال طلبت الى عبد الحميد ان يكتب الى عمر بن عبد العزيز ان يسأله عن صيد الآجام وقصبها فكتب اليه عمر انه الجنس لا باس به ولسنا ناخذ بهذا نجيز بيع القصب اذا باعه خاصة واما الصيد فلا نجيز بيعه الا ان يكون يؤخذ بغير صيد فيجوز البيع فيه ويكون صاحبه بالخيار اذا راه ان شاء اخذه وان شاء تركه وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے عبد المجید سے طلب کی یہ بات کہ وہ عمر بن عبد العزیز کی طرف خط لکھے اور اس سے اجام کے شکار کرنے اور ان کے قصب کا حکم پوچھے تو عمر نے اس کی طرف لکھا کہ وہ ایک جنس ہے اس کا کچھ ڈر نہیں اور ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ اگر صرف بانس کو بیچے تو اس کو جائز رکھتے ہیں اور شکار کی بیع کو ہم جائز نہیں رکھتے مگر یہ کہ بغیر شکار کے پکڑا جائے تو اس میں بیع جائز ہے اور مول لینے والے کو اختیار ہے جب کہ دیکھے اس کو اگر چاہے لے اس کو رکھے اور چاہے تو پھیر دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

باب ۲۹ شراء الذهب والفضة تكون في السيف والحلي
سونا اور چاندی کہ جو تلوار اور زیور میں ہو اس کے خریدنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كان الخاتم فضة وفيه فص فاشتره بما شئت قليلا وان شئت كثيرا ولسنا ناخذ بهذا ولا نجيز البيع حتى يعلم ان الثمن اكثر من الفضة التي

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اس میں نگینہ ہو تو اس کو جس طرح خریدے درست ہے خواہ تھوڑے مول سے خواہ بہت سے اور ہم اس کو نہیں لیتے نہیں جائز رکھتے ہم بیع یہاں تک کہ معلوم کیا جائے کہ مول چاندی سے زیادہ ہے جو کہ انگوٹھی میں ہے بس زیادہ

Marfat.com

فِي الْخَاتَمِ فَيَكُونُ فَضْلُ الثَّمَنِ بِالْفَصِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

...... مول نگینہ کا بدلہ ہو جائے گا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٦٢٣ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سَرِيعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى عُمَرَ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ خُسْرُوَانِيٍّ قَدْ أُحْكِمَتْ صَنْعَتُهُ فَأَمَرَ الرَّسُولَ أَنْ يَبِيعَهُ فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنِّي أُزَادُ عَلَى وَزْنِهِ قَالَ عُمَرُ رض لَا فَإِنَّ الْفَضْلَ رِبًوا وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ خسروانی چاندی کا ایک برتن عمر رض کے پاس بھیجا گیا جس کی صنعت مضبوط کی گئی تھی تو حضرت عمر رض نے ایلچی کو اس کے بیچنے کا حکم کیا ایلچی پھر آیا اور کہا کہ مجھ کو اس کے تول سے زیادہ قیمت ملتی ہے عمر نے کہا کہ زیادہ قیمت نہ لے کہ زیادتی بیاج ہے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ شِرَاءِ الدَّرَاهِمِ الثِّقَالِ بِالْخِفَافِ وَالرِّبٰو

ہلکے درہموں سے بھاری درہموں کو خریدنے اور سود کا بیان

٦٢٤ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْزُوقٌ عَنْ أَبِي لَيْلَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّا نَقْدَمُ الْأَرْضَ بِهَا الْوَرَقُ الثِّقَالُ الْكَاسِدَةُ وَمَعَنَا وَرَقٌ خِفَافٌ نَافِقَةٌ أَفَنَبِيعُ وَرَقَنَا بِوَرَقِهِمْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ بِعْ وَرَقَكَ بِالدَّنَانِيرِ وَوَرَقَهُمْ اِشْتَرِ بِالدَّنَانِيرِ وَلَا يُفَارِقُ صَاحِبَكَ شَيْئًا حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ مِنْهُ فَإِنْ صَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ فَاصْعَدْ مَعَهُ وَإِنْ وَثَبَ فَثِبْ مَعَهُ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

ترجمہ ابی لیلہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے کہا کہ ہم ایک زمین میں آتے ہیں جس میں چاندی بھاری کھوٹی ہے اور ہمارے ساتھ چاندی ہلکی کھری ہے کیا ہم اپنی چاندی سے ان کی چاندی خریدیں ابن عمر رض نے کہا کہ نہ خرید لیکن اپنی چاندی دیناروں کے ساتھ بیچ ڈال پھر دیناروں سے ان کی چاندی خرید اور نہ جدا ہووے تجھ سے ساتھی تیرا یہاں تک کہ پورا لے تو اس سے حق اپنا یعنی قبضہ کرے اور اگر وہ گھر پر چڑھ جائے تو تو بھی اس کے ساتھ گھر پر چڑھ جا اور اگر کھڑا ہو وے تو تو بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

ف اس سے معلوم ہوا کہ چاندی کو چاندی سے کم و بیش کر کے بیچنا درست نہیں اگرچہ ایک طرف کھری ہو اور ایک طرف کھوٹی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں

٦٢٥ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح

ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے برابر برابر ہو زیادہ لینا بیاج ہے۔ اور چاندی چاندی کے بدلے برابر چاہیئے اور زیادتی بیاج ہے اور گیہوں گیہوں کے بدلے برابر ہو اور زیادتی بیاج ہے اور جو ساتھ جو کے بدلے برابر ہو۔ اور زیادتی بیاج ہے اور کھجور بدلے کھجور کے برابر چاہیئے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور نمک نمک کے بدلے برابر ہو اور زیادتی بیاج ہے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

ف یعنے چاندی اور سونے اور تلنے والی چیزوں کے بیچنے میں دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک جنس ہو جیسے چاندی کو چاندی سے بیچنا یا گیہوں کو گیہوں سے تو اس میں یہ شرط ہے کہ اسی وقت ہاتھوں ہاتھ ہو ادھار نہ ہو اور تول میں دونوں برابر ہوں اور اگر کم و بیش ہو یا ایک چیز موجود ہو اور دوسری غائب ہو تو بھی بیاج ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف دو جنسیں ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچنا یا جو کو گیہوں سے بیچنا تو اس میں شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کمی بیشی درست ہے اور اگر ایک طرف سے ادھار ہو تو یہ درست نہیں۔

بَابُ الْقَرْضِ ۱۵۲ — قرض لینے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ اَقْرَضَ رَجُلًا دَرَاهِمَ فَجَاءَهٗ بِاَفْضَلَ مِنْهَا قَالَ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ اَكْرَهُ الْفَضْلَ فِيْهَا حَتّٰى يَاْتِيَ بِمِثْلِهَا وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا لَا بَاْسَ بِهٰذَا مَا لَمْ يَكُنْ شَرْطًا اشْتَرَطَهٗ عَلَيْهِ فَاِذَا كَانَ شَرْطًا اشْتَرَطَهٗ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق ۶۴۶/۱
میں کہ اس نے ایک مرد کو چاندی قرض دی وہ اس کے پاس اس سے افضل چاندی لایا ابراہیم نے کہا کہ چاندی کے بدلے چاندی مکروہ رکھتا ہوں اس میں زیادتی یہاں تک کہ اس کے مانند لائے اور ہم اس کو نہیں لیتے اگر اس پر کوئی شرط نہ کی ہو تو اس کا کوئی ڈر نہیں اور اگر اس پر کوئی شرط کر لی ہو تو اس میں بہتری نہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ عَلٰى اَنْ يُؤَدِّيَهٗ بِالرَّيِّ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق ۶۴۷/۲
میں کہ کسی مرد کو درہم قرض دے اس شرط پر کہ اس کو ری میں ادا کرے کہا میں مکروہ رکھتا ہوں اس کو

Marfat.com

قَالَ اَكْرَهُهٗ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا

۴۴۸ ح۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَلَا خَیْرَ فِیْهِ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قرض نفع کھینچے اس میں بہتری نہیں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

بَابُ الْعَقَارِ وَالشُّفْعَةِ ۲۵ زمین اور شفعہ کا بیان

۴۴۹ ح۱ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ الشُّفْعَةُ مِنْ قِبَلِ الْاَبْوَابِ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِهٰذَا اَلشُّفْعَةُ لِلْجِیْرَانِ الْمُلَازِقِیْنَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ حق شفعہ دروازوں کی طرف سے ہے یعنی اگر دروازے ملے ہوئے ہوں تو حق شفعہ ثابت ہے ورنہ نہیں اور ہم اس کو نہیں لیتے شفعہ متصل ہمسایوں کے لئے ہے یعنے جس کا گھر ملا ہوا ہو اس کے لئے حق شفعہ ثابت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

۴۵۰ ح۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا شُفْعَةَ اِلَّا فِیْ اَرْضٍ اَوْ دَارٍ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ثابت ہے شفعہ مگر زمین میں یا گھر میں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۵۱ ح۳ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِیْمِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رض قَالَ عَرَضَ عَلَیَّ سَعْدٌ بَیْتًا لَهٗ فَقَالَ خُذْهُ فَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ بِہٖ اَكْثَرَ مِمَّا تُعْطِیْنِیْ بِہٖ وَلٰكِنَّكَ اَحَقُّ بِہٖ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ سعد نے اپنا ایک گھر مجھ کو پیش کیا اور کہا کہ تو اس کو لے لے کہ مجھ کو اس سے زیادہ قیمت ملتی ہے جو تو مجھ کو دیتا ہے لیکن تو اس کا زیادہ حق دار ہے اس واسطے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہمسایہ زیادہ حق دار ہے اپنے نزدیک ہونے کے سبب سے جب کوئی مکان بکے تو ہمسائے کے ہوتے اجنبی آدمی اس کو مول نہیں لے سکتا **امام محمد رح** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

Marfat.com

باب ٢٥٣ المضاربة بالثلث والمضاربة بمال اليتيم ومخالطته

تہائی حصے پر مضاربت کرنا اور یتیم کے مال سے مضاربت کرنا اور اس کے مال کو اپنے مال سے ملانا۔

٤٥٢ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يعطي المال مضاربة بالثلث او النصف وزيادة عشرة دراهم قال لا خير في هذا ارأيت لو لم يربح درهما ما كان له وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ کسی کو سوداگری کے لئے مال دے تہائی نفع سے یا آدھوں آدھ سے اور زیادتی دس درہم کی یعنے شرط کر لی کہ معین حصے سے علاوہ دس درہم اور لوں گا کہا اس میں بہتری نہیں بھلا بتلاؤ اگر ایک درہم بھی نفع نہ ہو تو اس کو کیا ملے گا اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

٤٥٣ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عائشة انها قالت لو وليت مال يتيم لخلطت طعامه بطعامي وشرابه بشرابي ولم اجعله بمنزلة الرجس **قال** محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة محمد في مال اليتيم قال ما شاء الوصي صنع به ان رأى ان يودعه وان رأى ان يتجر به وان رأى ان يدفعه مضاربة دفعه وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اگر میں یتیم کے مال کی والی ہوں تو البتہ میں ملاؤں کھانا اس کا اپنے کھانے کے ساتھ اور اس کا پانی اپنے پانی کے ساتھ اور نہ گردانوں میں اس کو بجائے گندگی کے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا امام محمد رح نے کہا کہ یتیم کے مال میں وصی جو چاہے سو کرے اگر اس کو امانت رکھنا چاہے تو امانت رکھے۔ اور اگر اسے سوداگری کرنی چاہے تو سوداگری کرے اور اگر کسی کو مضاربت کے طور سے دینا چاہے تو دے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٤٥٤ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن سعيد بن جبير انه قال في هذه الآية من كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف قال قرضا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا اس آیت کی تفسیر میں جو مالدار ہو سو چاہیے کہ بچتا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو کھائے موافق دستور کے کہا مراد اس سے قرض ہے۔

Marfat.com

۴۵۵/۴ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن الهیثم عن رجل عن عبد الله بن مسعود قال لا یاکل الوصی مال الیتیم شیئا قرضا و لا غیره و به ناخذ و هو قول ابی حنیفة

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ کہا وصیت دار یتیم کے مال سے کوئی چیز نہ کھائے نہ بطور قرض کے اور نہ کسی اور طرح سے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۴۵۶/۵ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا لیث بن ابی سلیم عن مجاهد عن ابن مسعود قال لیس فی مال الیتیم زکوٰة و به ناخذ و هو قول ابی حنیفة

ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

باب ۲۵۴ من کان عنده مال مضاربة او ودیعة
اگر کسی کے پاس مضاربہ یا امانت کا مال ہو تو اسکا کیا حکم ہے

۴۵۷/۱ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی المضاربة والودیعة اذا کانت عند الرجل فمات و علیه دین قال یکونون جمیعا اسوة الغرماء اذا لم تعرفا باعیانهما الودیعة والمضاربة و به ناخذ و هو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے مضاربت اور امانت کے متعلق جبکہ کسی مرد کے پاس ہو اور مر جائے اور ہو اس پر قرض یا امانت کہا کہ سب قرضخواہ برابر ہیں جب کہ بعینہ امانت اور مضاربت کی ذات نہ پہچانی جاوے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

باب ۲۵۵ المزارعة بالثلث والربع
تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کرنے کا بیان

۴۵۸/۱ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد انه سال طاوسا و سالم بن عبد الله عن المزارعة بالثلث او الربع فقال لا باس به فذکرت ذالک لابراهیم فکرهه فقال ان طاوسا له ارض یزارع فمن اجل ذلک قال **قال محمد** کان ابو حنیفة یاخذ بقول ابراهیم و نحن ناخذ بقول سالم و طاوس لا نری بذلک باسا۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اس نے طاؤس اور سالم سے تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ اس کا کچھ ڈر نہیں سو میں نے ابراہیم سے یہ بات ذکر کی سو اس نے اس کو مکروہ رکھا اور ابراہیم نے کہا کہ طاؤس کی زمین ہے اس میں مزارعت کراتا ہے پس اس واسطے اس نے اس کے جواز کا حکم کیا امام محمدؒ نے کہا کہ ابو حنیفہ ابراہیم کے قول کو لیتے تھے اور ہم سالم اور طاؤس کے قول کو لیتے ہیں ہم اس کا کچھ ڈر نہیں دیکھتے

۴۵۹/۲ **محمد** قال اخبرنا عبد الرحمٰن الاوزاعی عن واصل بن ابی جلیل عن

ترجمہ مجاہد نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت چار آدمی شریک ہوئے ایک نے کہا میں تخم

Marfat.com

مُجَاهِدٍ قَالَ اِشْتَرَكَ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاحِدٌ مِّنْ عِنْدِيْ الْبَذْرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِي الْعَمَلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِي الْفَدَّانُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِي الْاَرْضُ قَالَ فَاَلْغٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْاَرْضِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ اَجْرًا مُّسَمًّى وَّجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ دِرْهَمًا لِّكُلِّ يَوْمٍ وَّاَلْحَقَ الزَّرْعَ كُلَّهٗ بِصَاحِبِ الْبَذْرِ

دوں گا اور دوسرے نے کہا کہ میں محنت کروں گا۔ اور تیسرے نے کہا کہ میں بیل دوں گا اور چوتھے نے کہا کہ میں زمین دوں گا پس لغو قرار دیا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صاحب زمین کو یعنے اُس کا حصہ باطل کیا اور بیل والے کے واسطے مزدوری مقرر کی اور گردانا واسطے صاحب عمل کے ایک درہم بدلے ہر دن کے اور کھیتی سب تخم والے کے حوالے کی۔

بَابُ ۲۵۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ عَلٰى مَنْ اٰجَرَ الشَّيْءَ بِاَكْثَرَ مِمَّا اسْتَاْجَرَهٗ

ایک چیز اجرت پر لے کر دوسرے شخص کو زیادہ اُجرت پر دینے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاْجِرُ الْاَرْضَ ثُمَّ يُوَاجِرُهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا اسْتَاْجَرَهَا قَالَ لَا خَيْرَ فِي الْفَضْلِ اِلَّا اَنْ يُّحْدِثَ فِيْهَا شَيْئًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۷۶۰/۱ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ کسی سے زمین اُجرت پر لے پھر اوس سے زیادہ اُجرت پر کسی کو دے کہا کہ اس میں بہتری نہیں مگر یہ کہ اس میں کوئی نئی چیز پیدا کرے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّ بِحَائِطٍ فَاَعْجَبَهٗ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَاْجَرْتُهٗ قَالَ لَا تَسْتَاْجِرْهُ بِشَيْءٍ مِّنْهُ ....

۷۶۱/۲ **ترجمہ** رافع سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک باغ کے پاس سے گذرے تو وہ باغ آپ کو اچھا معلوم ہوا سو فرمایا یہ باغ کس کا ہے رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلعم میرا ہے میں نے اس کو اُجرت پر لیا ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کوئی حصہ اُجرت پر نہ دینا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّادِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا وَقَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ اُجُوْرِ بُيُوْتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَاِنَّمَا

۷۶۲/۳ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالٰی نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اُس کے گھروں کا بیچنا اور اس کی قیمت کا کھانا اور فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھروں کی اُجرت کھائے تو سوا اس کے نہیں کہ وہ آگ کھاتا ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی

Marfat.com

يأكل ثمنها قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة يكره أن تباع الأرض ولا يكره بيع البناء والله أعلم

ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ زمین کا بیچنا مکروہ ہے اور عمارت کا بیچنا مکروہ نہیں

باب ۲۵۷ العبد يأذن له سيده في التجارة أنه ضامن

غلام ضامن ہے اگر اسکا مالک اسکو تجارت کی اجازت دے

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العبد يأذن له سيده في التجارة فصار عليه دين فأعتقه صاحبه أن عليه قيمته فإن فضل عليه بعد قيمته من الدين الذي كان عليه فضل طلب الغرماء العبد بما كان عليه من فضل وإن باعه السيد ضمن الغرماء ثمنه فإن أعتق العبد تبعوه بالذي أخذ الغرماء بما كان فضل عليه من الدين بعد ثمنه قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة إذا أجاز الغرماء البيع فإن لم يجيزوه كان لهم أن ينقضوه حتى يباع العبد لهم في دينهم إلا أن يقضيهم البائع أو المشتري دينهم فيجوز البيع وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى۔ ح ۷۶۳

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کسی غلام کو اس کا مالک سوداگری کے لئے اجازت دے اور غلام پر قرض ہو جائے اور اس کا مالک اس کو آزاد کر دے تو لازم ہے غلام پر قیمت اپنی یعنے قرض خواہ کو دی جائے اور اگر زیادہ ہو اس پر کوئی چیز بعد قیمت اسکی قیمت کے بعد اس قرض سے کہ اس پر تھا تو طلب کریں قرضخواہ غلام سے وہ چیز کہ باقی ہو قرض سے اور اگر مالک اس کو بیچ ڈالے تو تاوان لگایا جائے اس پر مول اس کا قرض خواہوں کے واسطے اگر کبھی غلام آزاد کیا جائے تو پکڑیں اسکو قرض خواہ ساتھ اس چیز کے کہ اس کے مول کے بعد اس پر قرض باقی ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا جب کہ جائز رکھیں قرض خواہ بیع کو اور اگر بیع کو جائز نہ رکھیں تو جائز ہے ان کو توڑنا اس کا یہاں تک کہ بیچا جائے غلام ان کے قرض میں مگر یہ کہ ادا کر دے بائع یا خریدار قرض ان کا تو جائز ہو گی بیع اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ۲۵۸ ضمان الأجير المشترك

مزدور مشترک کی ضمانت کا بیان

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة رح عن حماد عن إبراهيم أن شريحا لم يضمن أجيرا قط قال محمد رح ح ۷۶۴

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ شریح نے مزدور کو قابل ضمانت نہیں قرار دیا ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام حنیفہ علیہ الرحمۃ اللہ کا

Marfat.com

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ لَا یَضْمَنُ الْاَجِیْرُ الْمُشْتَرَكُ اِلَّا مَا جَنَتْ یَدُهٗ

کہ نہیں ضامن ہوتا مزدور مشترک مگر جو قصور کیے اس کا ہاتھ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ رح عَنْ بِشْرٍ اَوْ بُشَیْرٍ شَكَّ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ كَانَ لَا یُضَمِّنُ الْقَصَّارَ وَلَا الصَّبَّاغَ وَلَا الْحَائِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

۴۶۵ ح ترجمہ ابی جعفر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ضامن ٹھہراتے تھے دھوبی کو اور رنگساز کو اور نہ جولاہے کو اور امام محمد رح علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا

بَابُ الرَّهْنِ فِی الْعَارِیَةِ وَالْوَدِیْعَةِ مِنَ الْحَیْوَانِ وَغَیْرِهٖ ۲۵۹

حیوان وغیرہ کے رہن اور عاریت اور امانت کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْعَارِیَةِ مِنَ الْحَیْوَانِ وَالْمَتَاعِ مَا لَمْ یُخَالِفِ الْمُسْتَعِیْرُ اِلٰی غَیْرِ الَّذِیْ یُسْرَقُ الْمَتَاعُ اَوْ اَضَلَّهٗ اَوْ تَلِفَتِ الدَّابَّةُ فَلَیْسَ عَلَیْهِ ضَمَانٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

۴۶۶ ح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حیوان اور متاع کی عاریت میں جب تک کہ مستعیر معیر کے قول کی مخالفت نہ کرے اور اسباب چوری جائے یا اس کو گم کرے یا چارپایہ ضائع ہو جائے تو اس پر بدلہ نہیں امام محمد رح علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ یُضَمِّنُ الْعَارِیَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

۴۶۷ ح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عاریت میں بدلہ نہ لیتے تھے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا كَانَ الرَّهْنُ یَسْوَی اَكْثَرَ مِمَّا فِیْهِ فَهُوَ فِی الْفَضْلِ مُؤْتَمَنٌ وَاِذَا كَانَ الرَّهْنُ اَقَلَّ مِمَّا رُهِنَ فِیْهِ ذَهَبَ مِنْ حَقِّهٖ بِقَدْرِ الرَّهْنِ وَكَانَ مَا بَقِیَ عَلٰی صَاحِبِ الرَّهْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ

۴۶۸ ح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ اگر چیز مرہون زیادہ ہو اس چیز سے کہ وہ اس میں رہن ہے تو مرتہن زیادتی کا امین ہے اور اگر ہو چیز مرہون کم اس چیز سے کہ اس میں رہن ہے تو دور ہو گا حق اس کا بقدر رہن کے اور جو باقی رہا تو قرض ہو گا راہن پر امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ اَتٰی شُرَیْحًا رَجُلٌ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ دَفَعَ اِلَیَّ هٰذَا

۴۶۹ ح ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ ایک مرد شریح کے پاس آیا اور میں اس کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھ کو رنگنے کیلئے کپڑا

Marfat.com

ثوبًا لِصبغه فاحترق بيتي فاحترق ثوبه في بيتي قال ادفع اليه ثوبه قال اادفعه وقد احترق بيتي قال ارأيت لو احترق بيته كنت تدع اجرك **قال محمد** قال ابو حنيفة لا يضمن ما احترق في بيته لان هذا ليس من جنايته بيده

دیا تھا میرا گھر جل گیا اور میرے گھر میں اس کا کپڑا بھی جل گیا اس نے کہا کہ اس کا کپڑا اس کو پھیر دے اس نے کہا کہ میں اس کا کپڑا اس کو پھیر دوں حالانکہ میرا گھر جل گیا شریح نے کہا کہ بھلا بتلاؤ کہ اگر اس کا گھر جل جاتا تو کیا تم اپنی اجرت چھوڑ دیتا۔ **امام محمد** رحمہ نے کہا کہ نہیں ضامن ہوگا اس چیز کا کہ اس کے گھر میں جلی اس واسطے کہ وہ اس کے ہاتھ کا قصور نہیں کہ اس پہنچا وہاں آئے۔

باب [illegible] من ادعى دعوى حق على رجل

کسی شخص پر حق کے دعوی کا بیان

٧٧٠ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال البينة على المدعى واليمين على المدعى عليه وكان لا يرد اليمين **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ گواہ کا لانا مدعی پر ہے اور اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ پر قسم آتی ہے اور وہ قسم رد نہ کرتے تھے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

باب [illegible] من احدث في غير فنائه فهو ضامن

اپنے صحن کے علاوہ کسی چیز میں نئی بات پیدا کرنے والا ضامن ہے

٧٧١ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يجعل في حائطه الصخرة فيشرع بها او يعرض له او يخرج الكنيف الى الطريق قال يضمن كل شيء اذا اصاب هذا الذي ذكرت لانه احدث شيئا فيما لا يملك ولا يملك سمائه فقد ضمن ما اصاب **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی دیوار میں پتھر لگا یا اور اس کے ساتھ حولہ کو ڈانکنے یا پنجالے کو راہ کی طرف نکالے کہا جن چیزوں کا تم سے ذکر کیا ان کا ضامن ہوگا اس واسطے کہ اس نے اپنے غیر ملک میں ایک چیز پیدا کی اور نہیں مالک ہے وہ اس کے سما کا لہٰذا اس امر میں سے کسی کا نکاب ضامن ہوگا **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

Marfat.com

باب الأُضْحِيَّةِ وَإِخْصَاءِ الْفَحْلِ

قربانی اور نر کے خصی کرنے کا بیان

محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْأُضْحِيَّةُ وَاجِبَةٌ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۷۷۲/۱ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی واجب ہے شہر والوں پر سوائے حاجیوں کے کہ ان پر قربانی واجب نہیں۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْأَضْحٰى ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۷۷۳/۲ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ قربانی تین دن کرنی درست ہے قربانی کے دن اور دو دن اس سے پیچھے یعنے گیارہویں اور بارھویں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرَ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۷۴/۳ ترجمہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی کے دو دنبے کالے اور سفید کی ایک اپنی طرف سے ذبح کیا۔ اور دوسرا اس شخص کی طرف سے کہ اس نے کلمہ پڑھا یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا

محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ كِبَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نِعْمَ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ السَّمِيْنُ مِنَ الضَّأْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

۷۷۵/۴ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا کہ اچھی قربانی سات مہینے کا دنبہ فربہ ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ الْبَقَرَةُ تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ يُضَحُّوْنَ بِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۷۷۶/۵ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گائے کافی ہے سات آدمی کی طرف سے کہ قربانی کریں اس کو امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُطْعِمُ أُضْحِيَّتَهُ وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۷۷۷/۶ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی قربانی اوروں کو کھلائے اور آپ اس سے کچھ بھی نہ کھائے اسکا کچھ ڈر نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

Marfat.com

۴۷۸/۷ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الاضحية يشتريها الرجل وهي صحيحة ثم يعرض لها عور او عجف او عرج قال تجزئه ان شاء الله **قال** محمد ولسنا ناخذ بهذا لا تجزئ اذا عورت او عجفت عجفا لا تنقي او عرجت حتى لا تستطيع ان تمشي هو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے قربانی کے حق میں کہ اس کو آدمی خریدے اور وہ تندرست ہو پھر عارض ہو اس کو کانا ہونا یا دبلا ہونا یا لنگڑا ہونا کہ کافی ہے اس کو اگر چاہے اللہ تعالیٰ **امام محمد** رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے کہ نہیں جائز ہے قربانی جب کہ کانی ہو یا دبلی ہو کہ اس کی ہڈی میں مخ نہ رہے یا لنگڑی ہو یہاں تک کہ چل نہ سکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۴۷۹/۸ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا باس ان يشتري بجلد اضحيتك متاعا ولا تبيعه بدراهم قال ابراهيم اما انا فاتصدق بجلد اضحيتي **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس میں کہ خرید لے تو اپنے کھال کے عوض اسباب اور نہ بیچے تو اس کو ساتھ درہموں کے ابراہیم نے کہا کہ میں تو اپنی قربانی کی کھال خیرات کر دیتا ہوں **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ رح کا

۴۸۰/۹ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الجذع من الضان يضحى قال تجزئ والمثنى افضل **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سات مہینہ کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے اور ایک سال کا افضل ہے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

۴۸۱/۱۰ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال سئل ابراهيم عن الخصي والفحل ايهما افضل للاضحية فقال الخصي لانه انما طلب بذلك صلاحه **قال** محمد اسمنهما...... خيرهما وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا کہ خصی قربانی کرنا افضل ہے یا نر اس نے کہا خصی قربانی کرنا افضل ہے اس واسطے کہ مطلوب اس سے بہتری اس کی ہے **امام محمد** رح نے کہا کہ زیادہ فربہ بہت بہتر ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

۴۸۲/۱۱ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا باس باخصاء البهائم اذا كان يراد به صلاحها **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چارپایوں کا خصی کرنا درست ہے جب کہ اس سے ان کی بہتری مقصود ہو **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

۴۸۳/۱۲ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه كان يكره

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے ذکر کرنا نام آدمی کا ساتھ نام اللہ عزوجل کے قربانی پر

Marfat.com

اَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اِنْسَانٍ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ عَلٰى ذَبِيْحَتِهٖ
اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

بَابُ الذَّبَائِحِ ٢٦٣

٤٨٤ ح ١ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ اِسْمُ التَّسْمِيَةِ سَمّٰى اَوْ لَمْ يُسَمِّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

٤٨٥ ح ٢ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَكَاةُ كُلِّ مُسْلِمٍ حَلَالٌ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ يَذْبَحُ وَيَنْسٰى اَنْ يُسَمِّيَ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَكْلِ ذَبِيْحَتِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

٤٨٦ ح ٣ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ اَرْنَبًا بِاُحُدٍ فَلَمْ يَجِدْ سِكِّيْنًا فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

٤٨٧ ح ٤ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اذْبَحْ بِكُلِّ شَيْءٍ اَفْرَى الْاَوْدَاجَ وَاَنْهَرَ الدَّمَ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَالْعَظْمَ فَاِنَّهَا مُدَى الْحَبَشَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

کہ کہے شروع نام اللہ کے قبول کر فلانے کی طرف سے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

ذبیحہ کا بیان

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ہر مسلمان کے دل میں بسم اللہ ہے خواہ بسم اللہ ذبح کے وقت پڑھے یا نہ پڑھے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ بھول کر بسم اللہ چھوڑ دے۔

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذبح کرنا ہر مسلمان کا حلال ہونا اس کا ہے۔ اگر کوئی شخص جانور ذبح کرے اور بسم اللہ کہنی بھول جائے تو کھانا حلال ہے اس کے ذبح کئے ہوئے کا **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

ترجمہ عامر شعبی نے کہا کہ بنی سلمہ کے ایک مرد نے احد میں خرگوش پکڑا اور اس نے ذبح کے لئے چھری نہ پائی سو اس کو تیز پتھر سے حلال کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو حکم کیا اس کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کھانے کا **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے کہا کہ جائز ہے ذبح کرنا اس چیز کے ذریعے جو رگیں کاٹے اور خون بہائے سوائے دانت اور ناخن اور ہڈی کے کہ وہ چھریاں حبشیوں کی ہیں۔ **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

Marfat.com

٤٨٨/٥ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبد الملك بن ابي بكر عن نافع عن ابن عمر رض قال اتى كعب بن مالك رض رضي الله تعالى عنه النبي صلى الله عليه و آله وسلم فسأله عن راعية له كانت في غنمه فتخوفت على شاة الموت فذبحتها بمروة فامره النبي صلى الله عليه وسلم باكلها قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اپنی ایک لونڈی کا حکم پوچھا کہ اس نے ایک بکری کو مرنے کے خوف سے پتھر سے ذبح کیا۔ تو حکم کیا اس کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے کھانے کا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

٤٨٩/٦ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان بعيرا من ابل الصدقة ند فطلبوه فلما اعياهم ان ياخذوه رماه رجل بسهم فاصاب مقتله فقتله فسأل النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن اكله فقال ان لها اوابد كاوابد الوحش فاذا احسستم منها شيئا من هذا فاصنعوا به كما صنعتم بهذا ثم كلوه قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه۔

ترجمہ عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے۔ کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگا سو لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا لیکن جب اس کے پکڑنے نے ان کو تھکایا تو ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور اس کو قتل کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس کے کھانے کا حکم پوچھا۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ درمیان ان کے بھاگنے والے اور نفرت کرنے والے ہیں بھاگنے جنگلی جانوروں کی طرح تو جب تم ان سے کوئی بات دیکھو یعنے نفرت تو کرو ساتھ اس کے جو کہ کیا تم نے ساتھ اس کے پھر اس کو کھاؤ۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

٤٩٠/٧ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن ابن عمر ان بعيرا تردى في بئر بالمدينة فلم يقدر على منحره فوجئ بسكين من قبل خاصرته حتى مات فاخذ منه ابن عمر عشيرا بدرهمين قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک اونٹ مدینہ کے ایک کنوئیں میں گرا سو نہ قدرت پائی گئی اس کے ذبح کرنے پر سو اس کو پہلو کی طرف سے چھری چبوئی گئی یہاں تک کہ مر گیا سو ابن عمر رض نے اس کا دسواں حصہ دو درہموں سے لیا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

٤٩١/٨ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اونٹ کے حق میں

Marfat.com

عن حماد عن ابراهیم فی البعیر یتردی فی بئر قال اذا لم یقدر علی نحره فحیث ما وجئها فهو منحره **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رح

کہ کنوئیں میں گرے کہا کہ جب اس کی نحر کی قدرت نہ ہو تو جس جگہ کہ تو اس کو چھید دے بس وہی ہے جگہ اس کے نحر کرنے کی کہا امام محمدؒ نے کہ اس کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ۲۶۴ زکوة الجنین والعقیقة جنین کے ذبح کرنے اور عقیقہ کا بیان

۴۹۲ ح ۱ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا تکون ذکوة نفس ذکوة نفسین یعنی ان الجنین اذا ذبحت امه لم یؤکل حتی یدرک ذکوته **قال** محمد ولسنا ناخذ بهذا ذکوة الجنین ذکوة امه اذا تم خلقه وقال ابو حنیفة علیه الرحمة والغفران بقول ابراهیم رضی الله تعالی عنه هذا۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ہوتا ذبح کرنا ایک جان کا ذبح کرنا دو جانوں کا یعنے جب ماں ذبح کی جاوے تو اس کے پیٹ کا بچہ نہ کھایا جاوے یہاں تک کہ اس کو حلال کیا جائے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ بچے کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے جب کہ تمام ہو چکی ہو اس کی پیدائش یعنے اگر مثلاً کوئی بکری حلال کرے اور اس کے پیٹ سے مرا بچہ نکلے اور اس کا کھانا درست ہے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران ابراہیم کے قول کے ساتھ قائل ہیں۔

۴۹۳ ح ۲ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال کانت العقیقة فی الجاهلیة فلما جاء الاسلام رفضت۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تھا عقیقہ بیچ زمانے جاہلیت کے جب اسلام آیا تو وہ چھوڑا گیا یعنے واجب نہ رہا اس واسطے کہ اس کا جواز باقی ہے

۴۹۴ ح ۳ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا رجل عن محمد بن الحنفیة ان العقیقة کانت فی الجاهلیة فلما جاء الاسلام رفضت **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ عقیقہ جاہلیت میں تھا سو جب اسلام آیا تو وہ چھوڑا گیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

باب ۲۶۵ ما یکره من الشاة والدم وغیره
بکری کی کیا چیز مکروہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان

۴۹۵ ح ۱ **محمد** قال اخبرنا عبد الرحمن بن

ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ مکروہ قرار دی حضرت

Marfat.com

عمرو الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیل عن مجاهد قال کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الشاۃ سبعا المرارۃ والمثانۃ والغدۃ والحیاء والذکر والانثیین والدم وکان رسول اللہ صلعم یحب من الشاۃ مقدمها

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری سے سات چیز ایک پتّا دوسری مثانہ تیسری غدہ چوتھی حیا اور پانچویں ذکر چھیویں خصیے ساتویں خون اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند رکھتے تھے بکری سے اگلی طرف اسکی

باب ۲۲۶ ما اکل فی البر والبحر

کونسے جنگلی اور دریائی جانور کا کھانا درست ہے

٤٩٦ ١ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم قال لا خیر فی شیء مما یکون فی الماء الا السمك قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ پانی کی کسی چیز میں بہتری نہیں مگر مچھلی میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

٤٩٧ ٢ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم قال کل ما جزر عنه الماء وما قذف به ولا ناکل ما طفا قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ رح

ترجمہ ابراہیم نے کہا کھالے ہر وہ مچھلی کہ کھل گیا اس سے پانی یعنے خشک ہوگیا یا سرک گیا اور وہ مچھلی کہ دریا نے کنارے پر پھینکدی اور نہ کھا وہ مچھلی کہ مرکر پانی کے اوپر آجائے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

٤٩٨ ٣ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم قال کل السمك کله الا الطافی

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تو کہا سب مچھلی مگر جو مرکر پانی کے اوپر آجائے۔

٤٩٩ ٤ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم عن عمر بن الخطاب قال وددت ان عندی قفعۃ او قفعتین من جراد قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ ہو میرے پاس ایک زنبیل یا دو زنبیلیں ٹڈی کی امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

باب ۲۲۷ ما یکرہ من اکل لحوم السباع والبان الحمر

درندوں کے گوشت اور گدھوں کے دودھ کا بیان

۵۰۰ ١ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم عن عائشۃ رض انه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ بھیجا گیا حضرت عائشہ رض کو ایک سوسمار تو عائشہ نے اس کے کھانے کا

Marfat.com

أُهْدِيَ لَهَا ضَبٌّ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهٖ فَنَهَاهَا عَنْهُ فَجَاءَ سَائِلٌ فَأَرَادَتْ أَنْ تُطْعِمَهٗ إِيَّاهُ فَقَالَ أَتُطْعِمِيْنَهٗ مَا لَا تَأْكُلِيْنَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

حکم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اس کے کھانے سے منع کیا پھر ایک سائل آیا اور عائشہ رضؓ نے چاہا کہ وہ اس کو کھلائیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کو کھلاتی ہے وہ چیز جو آپ نہیں کھاتی **امام محمد** رحؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحؒ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَكْحُوْلُ الشَّامِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ...... وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَأَنْ تُوْطَأَ الْحَبَالٰى مِنَ الْفَيْءِ وَأَنْ يُّؤْكَلَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رحؒ

۸۰۱ حم ۲ **ترجمہ** مکحول سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر دانت والے درندوں کے کھانے سے اور ہر جنگل والے پرندوں سے اور منع فرمایا صحبت کرنے جہاد کی پکڑی ہوئی لونڈیوں سے جو حاملہ ہوں یعنی جب تک کہ بچہ نہ جنے اور فرمایا گھر کے پلے ہوئے گدھے کے گوشت سے امام محمد رحؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ كَرِهَ لَحْمَ الْفَرَسِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** هٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٖ وَلَا نَرٰى بِلَحْمِ الْفَرَسِ بَأْسًا وَقَدْ جَاءَ فِيْ إِحْلَالِهٖ آثَارٌ كَثِيْرَةٌ۔

۸۰۲ حم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے مکروہ کہا گوشت گھوڑے کا **امام محمد**ؒ نے کہا کہ یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ ہم گھوڑے کے گوشت کا کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور اس کے حلال ہونے میں بہت حدیثیں آچکی ہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَأَلْبَانِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رحؒ

۸۰۳ حم **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ گدھوں کے گوشت اور دودھ میں کچھ بہتری نہیں ہے امام محمد رحؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

بَابُ ۱۲۶ أَكْلِ الْجُبْنِ پنیر کھانے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۸۰۴ حم ۱ **ترجمہ** عطیہ سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ ان کے پاس ایک مرد آیا

Marfat.com

قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهُ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ وَمَا الْجُبْنُ قَالَ شَيْءٌ يُصْنَعُ مِنْ اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَاَلْبَانِ الْمَعْزِ وَعَامَّةُ مَنْ يَصْنَعُهُ الْمَجُوْسُ قَالَ اذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

اور اس سے پنیر کا حکم پوچھا اس نے کہا جبن کیا ہے اس نے کہا ایک چیز ہے کہ اونٹوں اور بکریوں کے دودھ سے بنائی جاتی ہے اور اس کو اکثر مجوس بناتے ہیں ابن عمر نے کہا کہ بسم اللہ پڑھ اور کہا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

بَابُ الصَّيْدِ تَرْمِيْه

شکار کو تیر مارنے کا بیان

۸۰۵ ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ اَوْ يَضْرِبُهُ قَالَ اِذَا قَطَعَهُ بِنِصْفَيْنِ فَكُلْهُمَا جَمِيْعًا وَاِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّاْسَ اَقَلَّ فَكُلْهُمَا جَمِيْعًا وَاِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّاْسَ اَكْثَرَ فَكُلْ مِمَّا يَلِي الرَّاْسَ وَاَلْقِ مَا بَقِيَ مِنْهُ مِمَّا يَلِي الْعَجُزَ فَاِنْ قَطَعْتَ مِنْهُ قِطْعَةً اَوْ عُضْوًا فَبَانَتْ فَلَا تَاْكُلْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُعَلَّقًا فَاِنْ كَانَ مُعَلَّقًا فَكُلْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ شکار کو تیر مارے یا اس کو اور چیز سے مارے ابراہیم نے کہا کہ جب تو اس کو دو ٹکڑے کر ڈالے تو دونوں کو کھا اور اگر سر کے ساتھ کم بدن ہو تو تب بھی دونوں ٹکڑے کھا اور اگر سر کے ساتھ زیادہ ہو تو جو سر کے ساتھ ہو کھا اور جو کولے کی طرف باقی ہو اس کو پھینک دے اور اگر تو اس سے کوئی ٹکڑا یا کوئی عضو کاٹے اور جدا ہو جائے تو اس کو نہ کھا مگر یہ کہ اس کے ساتھ لٹکا ہوا ہو پس اگر لٹکا ہوا ہو تو کھا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

۸۰۶ ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَاهُ غُلَامٌ اَسْوَدُ فَقَالَ اِنِّيْ فِيْ مَاشِيَةِ اَهْلِيْ وَاِنِّيْ بِسَبِيْلٍ مِنَ الطَّرِيْقِ اَفَاَسْقِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا قَالَ نَعَمْ وَاِنِّيْ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاُصْمِيْ وَاُنْمِيْ قَالَ كُلْ مَا اَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا اَنْمَيْتَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ اَصْمَيْتَ

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ایک غلام سیاہ ابن عباس کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ میں اپنے مالکوں کے مواشی میں رہتا ہوں اور میں راہ میں ہوتا ہوں تو کیا میں مسافروں کو دودھ پلاؤں انہوں نے کہا ہاں اور کہا کہ میں شکار کی طرف تیر پھینکتا ہوں اور اس کو نظر سے غائب نہیں پاتا اور کبھی غائب پاتا ہوں ابن عباس نے کہا کہ جو تیری نظر سے غائب نہ ہو اس کو کھا اور جو غائب ہو اس کو نہ کھا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور مراد

Marfat.com

مَا لَمْ يَتَوَارَىٰ عَنْ بَصَرِكَ وَمَا أَنْمَيْتَ وَمَا تَوَارَىٰ عَنْ بَصَرِكَ فَإِذَا تَوَارَىٰ عَنْ بَصَرِكَ وَأَنْتَ فِي طَلَبِهِ حَتَّىٰ تُصِيبَهُ لَيْسَ بِهِ جُرْحٌ غَيْرُ سَهْمِكَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ۔

اس کی قول اصمیت اسے یہ ہے کہ جب تک تیری نظر سے غائب نہ ہوا اور انمیت سے یہ ہے کہ تیری نظر سے غائب ہوا اور تو اس کی تلاش میں ہو یہاں تک کہ تو اس کو پہنچے اس حال میں کہ تیرے تیر کے سوا اس میں کسی چیز کا زخم نہ ہو تو اس کے کھانے کا کچھ ڈر نہیں۔

۸۰۷ ح ۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ وَسَمَّيْتَ فَإِنْ قَطَعْتَ بِنِصْفَيْنِ فَكُلْهُ وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّأْسَ أَكْثَرَ أَكَلْتَ مِمَّا يَلِي الرَّأْسَ وَلَمْ تَأْكُلْ مِمَّا سِوَاهُ وَإِنْ قَطَعْتَ مِنْهُ يَدًا أَوْ رِجْلًا أَوْ قِطْعَةً مِنْهَا فَكُلْ مِنْهُ غَيْرَ مَا قَطَعْتَ مِنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو شکار کو تیر مارے اور بسم اللہ کہے اگر تو اس کو دو ٹکڑے کر ڈالے تو اس کو کھا اور اگر سر کی طرف زیادہ ہو تو جو سر کی طرف ہو اس کو کھا اور جو اس کے سوا ہو اس کو نہ کھا اور اگر تو اس کا ہاتھ یا پاؤں یا کوئی ٹکڑا کاٹ ڈالے تو کھا اس کے علاوہ جو تو نے کاٹا امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ کتّے کے شکار کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ إِذَا قَتَلَهُ الْكَلْبُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ ذَكَاتَهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهِ إِذَا كَانَ عَالِمًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کتّا شکار مار ڈالے ذبح کرنے سے پہلے تو اسکا کیا حکم ہے تو حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے کھانے کا بشرطیکہ کتّا تعلیم یافتہ ہو امام **محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کتّا شکار کو مار ڈالے اس کو کھانا درست ہے اگرچہ ذبح نہ ہوا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۸۰۹ ح ۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَمْسَكَ عَلَىٰ كَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ غَيْرُ الْمُعَلَّمِ فَلَا تَأْكُلْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر پکڑ رکھے شکار کو تیرے معلم کتے پر غیر معلم یعنی تیرے کتے معلم کیساتھ کوئی اور کتا غیر معلم شریک ہو جاوے تو اس کو نہ کھا امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

Marfat.com

۸۱۰/۲۳ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال امسک علیک کلبک ان کان عالما فکل فان اکل فلا تاکل منہ فانما امسک علٰی نفسہ واما الصقر والبازی فکل وان اکل فان تعلیمہ اذا دعوتہ ان یجیبک ولا یستطیع ضربہ حتٰی یدع الاکل **قال** محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفة رحمہ اللہ

۸۱۱/۲۴ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم فی الذی یرسل کلبہ وینسٰی ان یسمی فاخذہ فقتلہ قال اکرہ اکلہ وان کان یھودیا او نصرانیا فمثل ذالک **قال** محمد ولسنا ناخذ بھذا لاباس باکلہ اذا ترک التسمیة ناسیا وھو قول ابی حنیفة علیہ الرحمة۔

۸۱۲/۲۵ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا قتادة عن ابی قلابة عن ابی ثعلبة الخشنی رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال قلنا انا ناتی ارض المشرکین افناکل فی آنیتھم قال ان لم تجدوا منھا بدا فاغسلوھا ثم کلوا فیھا قلنا فانا بارض صید قال کل ما امسک علیک سھمک او ترسل او کلبک اذا

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جو شکار تیرے واسطے تیرا کتا پکڑ رکھے اگر کتا سکھایا ہوا ہو تو کھا اور کتے نے اگر اس سے کھایا ہو تو نہ کھا اس سے اس واسطے کہ پکڑا کتے نے شکار کو اپنے لئے اور شکرہ اور باز تو ان کا شکار کھا اگرچہ کھایا ہو اس سے اس واسطے کہ نشانی تعلیم اس کی یہ ہے کہ جب تو اس کو بلائے تو پھر آئے اور نہیں طاقت اس کے مارنے کی یہاں تک کہ کھانا چھوڑے یعنے باز وغیرہ کا کھانا چھوڑانا ممکن نہیں **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص شکار کے پیچھے کتا چھوڑے اور بسم اللہ کہنی بھول جائے اور کتا شکار کو پکڑ لے اور مار ڈالے تو اس کا کھانا مکروہ ہے اور اگر یہودی یا نصرانی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے امام محمد رح علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے اگر بسم اللہ بھول کر چھوڑ دے تو اس کے کھانے کا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

ترجمہ ابی ثعلبہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کی کہ ہم مشرکین کی زمین میں جاتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھاویں فرمایا کہ اگر تم اس سے کوئی چارہ نہ پاؤ تو دھو ان کو پھر کھاؤ ان میں ہم نے کہا کہ ہم شکار کی زمین میں رہتے ہیں کہ وہاں شکار بہت ہے فرمایا کہ وہ شکار تو کہ رکھے تیرے لئے تیر تیرا یا گھوڑا تیرا یا کتا تیرا جبکہ سکھایا ہوا ہو اور منع فرمایا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے ہر دانت والے درندے کے سے اور ہر پنجہ والے پرندے سے اور یہ کہ کھاویں

Marfat.com

كَانَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَاَنْ نَاكُلَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ہم گوشت گدھے گھر کے پلے ہوؤں کا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا

ف نشانی تعلیم کتے وغیرہ ذی ناب کی یہ ہے کہ تین بار شکار پکڑ پکڑ کر چھوڑ دے کھائے نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اگر اہل کتاب کے باسنوں کے سوا اور باسن پائے جاویں تو اہل کتاب کے باسنوں کو دھو کر استعمال کرنا بھی درست نہیں لیکن فقہا نے لکھا ہے کہ اہل کتاب کے باسنوں کو دھو کر استعمال کرنا بلا کراہت درست ہے خواہ اُن کے سوا اور باسن موجود ہوں یا نہ ہوں اور مراد حدیث میں وہ باسن ہیں کہ اُن میں سور کا گوشت پکایا جاتا ہے اور مراد فقہا کی وہ باسن ہیں کہ اکثر اوقات نجاست میں مستعمل نہ ہوتے ہوں

بَابُ الْاَشْرِبَةِ وَالْاَنْبِذَةِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا وَمَا يُكْرَهُ فِي الشَّرَابِ

پینے کی چیزوں اور نبیذوں اور کھڑے ہو کر پینے کا بیان اور پینے کی چیزیں کیا مکروہ ہے

۸۱۳ ح **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ زِيَادٍ اَنَّهٗ اَفْطَرَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَقَاهُ شَرَابًا لَهٗ فَكَاَنَّهٗ اَخَذَ مِنْهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا هٰذَا الشَّرَابُ مَا كِدْتُ اَهْتَدِيْ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا زِدْنَاكَ عَلٰى عَجْوَةٍ وَزَبِيْبٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

ترجمہ ابن زیاد سے روایت ہے کہ اس نے عبد اللہ بن عمر کے پاس روزہ افطار کیا تو عبد اللہ نے اسکو شربت پلایا تو جیسے کہ اس نے اس کو پکڑا سو جب اُس نے صبح کی تو کہا کہ کیا ہے یہ شربت نہیں قریب ہوں میں کہ راہ پاؤں اپنے گھر کی طرف یعنے مجھ کو اس سے نشہ ہو گیا عبد اللہ نے کہا کہ نہیں زیادہ کیا ہم نے تجھ کو کھجور اور خشک انگور سے امام محمد رح علیہ الرحمۃ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

۸۱۴ ح **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يُنْبَذُ لَهٗ نَبِيْذُ الزَّبِيْبِ فَلَمْ يَكُنْ يَسْتَمْرِئُهٗ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ اَطْرَحِيْ فِيْهِ تَمَرَاتٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کے لیے خشک انگور بھگویا جاتا تھا اور کھجور نہ ڈالی جاتی تھی تو انہوں نے لونڈی سے کہا کہ اس میں کھجوریں ڈال دے امام محمد رح رحمۃ اللہ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

Marfat.com

۸۱۵/۳ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال لا باس بشرب نبيذ التمر والزبيب اذا خلطهما فانهما اذا كره الشدة العيش في الزمن الاول كما كره السمن واللحم فاما اذا وسع الله تعالى على المسلمين فلا باس بهما **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة عليه الرحمة۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کھجور اور خشک انگور کی نبیذ پینے میں کوئی حرج نہیں جب کہ دونوں کو ملا کر بھگوئے اس لئے کہ ان وقت صرف ابتدا میں معاش کی تنگی کے سبب سے ان دونوں کا ملا کر بھگونا مکروہ تھا جس طرح کہ گھی اور گوشت مکروہ تھا لیکن جب خدا تعالے نے مسلمانوں پر فراخی کی تو دونوں کا اکٹھا بھگونا درست ہے **امام محمد** رح نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

باب النبيذ الشديد گاڑھی نبیذ کا بیان

۸۱۶/۱ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال كنت التقي النبيذ فدخلت على ابراهيم وهو يطعم فطعمت معه فاوتي بقدح من نبيذ فلما راى ابطاءه عنه قال حدثني علقمة عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له نبذته سيرين ام ولد عبد الله فشرب وسقاني **قال محمد** وهذا قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں کھجور کے نچوڑ سے بچتا تھا میں ابراہیم کے پاس گیا اور وہ کھانا کھاتے تھے میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا انہوں نے میری تاخیر دیکھی تو کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے علقمہ نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ انہوں نے اکثر اوقات ان کے پاس کھانا کھایا پھر عبد اللہ نے اپنا نبیذ منگایا کہ سیرین ان کی ام ولد ان کے لئے بھگوئی تھی تو پیا اور مجھ کو پلایا **امام محمد** رح نے کہا کہ یہی قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے

۸۱۷/۲ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا مزاحم بن زفر عن الضحاك بن مزاحم قال انطلق ابو عبيدة فاراه جرا اخضر لعبد الله بن مسعود كان ينبذ له فيه **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ضحاک سے روایت ہے کہ ابو عبیدہ چلے تو ان کو عبد اللہ کی سبز ٹھلیا دکھائی جس میں ان کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تھا **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۸۱۸/۳ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة رح قال حدثنا ابو اسحاق السبيعي عن عمرو بن ميمون الاودي عن عمر بن الخطاب قال ان للمسلمين جزرا لطعامهم وان العتق منها لال عمر وانه لا يقطع لحوم هذه الابل في

ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں کے لئے اونٹ ہیں ان کے کھانے کے واسطے۔ اور ان میں پرانی عمر کی آل کے ہیں اور تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں قطع کرتا گوشت ان اونٹوں کا ان کے پیٹوں میں مگر نبیذ جس کو

Marfat.com

يطبخونها الا النبيذ الشديد **قال محمد** و هو قول ابي حنيفة رح

گاڑھا ہو اور جوش مارے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

٨١٩ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عمر رضي الله عنه اتي باعرابي قد سكر فطلب له عذرا فلما اعياه ذهاب عقل قال احبسوه فاذا صحا فاجلدوه ودعا بفضلة فضلت في اداوته فذاقها فاذا النبيذ شديد ممتنع فدعا بماء فكسره و كان عمر رضي الله عنه يحب الشراب الشديد فشرب وسقي جلساءه ثم ...... قال اكسروه بالماء اذا غلبكم شيطانه **قال** محمد و هذا قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے - کہ حضرت عمر کے پاس ایک گنوار لایا گیا اس حال میں کہ مست تھا اُس نے اُن سے عذر چاہا جبکہ تھکا یا اُن کو عقل کے دُور ہونے نے تو کہا کہ اُس کو قید رکھو سو جب درست ہو تو اس کو کوڑے مارو اور جو شربت اس کے برتن میں بچا ہوا تھا اُس کو منگایا اور چکھا بس ناگاہ وہ گاڑھا نبیذ تھا جو ممنوع ہے تو پانی منگایا اور اس کو توڑا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پسند کرتے تھے گاڑھے شربت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شربت پیا اور اپنے پاس بیٹھنے والوں کو پلایا پھر کہا کہ جب اس کا شیطان تم پر غالب ہو یعنی گاڑھا ہو کر جوش مارے تو اس کو پانی سے توڑ ڈالو امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا ۔

باب ٢٧٣ نبيذ الطبخ والعصير نبیذ اور عصیر پکائے ہوئے کا بیان

٨٢٠ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا طبخ العصير فذهب ثلثاه وبقي ثلثه قبل ان يغلي فلا باس به **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگور کا نچوڑ پکایا جاوے اس کی دو تہائی خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے قبل اس کے کہ جوش مارے تو اس میں کچھ حرج نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۔

ف مشہور قول میں امام محمد کے نزدیک یہ شربت حرام ہے

٨٢١ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه كان يشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه وبقي ثلثه ويجعل له منه نبيذ فيتركه حتي اذا اشتد شربه ولم ير

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ طلا پیتے تھے جس کی دو تہائی خشک ہو جاتی تھی اور ایک تہائی باقی رہتی اور ان کے لئے نبیذ بنایا جاتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ جب گاڑھا ہو جاتا تو اسکو پیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے اور

Marfat.com

بِذٰلِكَ بَاْسًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

۸۲۲/۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ بْنُ سَرِیْعٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ یَشْرَبُ الطِّلَاءَ عَلَی النِّصْفِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّشْرَبَ مِنَ الطِّلَاءِ اِلَّا مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِیَ ثُلُثُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ۔

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ وہ پیتے تھے طلاء کو آدھا ہونے پر یعنی جو آگ پر آدھا خشک ہو جاتا امام محمد رح نے کہا کہ اس کو نہیں ہم لیتے اور نہیں لائق ہے اس کو پینا طلاء کا مگر جس کی دو تہائی خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

بَابُ السُّكْرِ وَالْخَمْرِ — سکر اور شراب کا بیان

۸۲۳/۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ بِهٖ صُفْرٌ فَسَاَلَهٗ عَنِ السَّكَرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد اُن کے پاس آیا کہ اس کا رنگ پیلا تھا تو اُن سے سکر کا حکم پوچھا تو منع کیا اس کو اس سے۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا۔

۸۲۴/۲ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَی الْفِطْرَةِ فَلَا تَدَاوُوْهُمْ بِالْخَمْرِ وَلَا تَغْذُوْهُمْ بِهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَجْعَلْ فِی الرِّجْسِ شِفَاءً اِنَّمَا اِثْمُهُمْ عَلٰی مَنْ سَقَاهُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہاری اولاد اسلام کے طریق پر پیدا ہوتی ہے اسلئے شراب سے ان کا علاج نہ کرو اور نہ غذا میں دو اس واسطے کہ خدائے پاک نے حرام میں شفا نہیں رکھی اس کا گناہ صرف اُن لوگوں پر ہے جو اُن کو پلاتے ہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا۔

ف جو چیز مست کردے یا نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے خواہ کھجور سے خواہ منقے یا شہد یا گیہوں یا جوار یا باجرہ یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑا اور بہت اس کا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام شراب وہی ہے جو شیرۂ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اس کے سوائے اور چیزیں بدوں نشے کے اُن کے نزدیک حرام نہیں لیکن فتوائے امام محمد رح کے قول پر ہے کہ ہر قسم کی شراب حرام ہے انگور سے ہو یا کھجور وغیرہ سے۔

Marfat.com

باب ۲۷۵ الشرب في الاوعية والظروف والجر وغيره

برتنوں اور ٹھلیا وغیرہ میں پینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ولا تقولوا هجرا فقد اذن لمحمد في زيارة قبر امه وعن لحوم الاضاحي ان تمسكوها فوق ثلاثة ايام فامسكوها ما بدا لكم وتزودوا فانما نهيتكم ليوسع موسعكم على فقيركم وعن النبيذ في الدباء والحنتم والمزفت فاشربوا في كل ظرف فان الظرف لا يحل شيئا ولا يحرمه ولا تشربوا المسكر **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله

۸۲۵/۱ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو منع کیا کرتا تھا قبروں کی زیارت سے تو اب تم ان کی زیارت کیا کرو اور نہ چھوڑو ان کو ہجر پس تحقیق اجازت دی گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اور منع فرمایا میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے سے تو اب رکھو جب تک تمہارا جی چاہے اور جمع کر رکھو کہ میں نے تم کو صرف اس واسطے منع کیا تھا تاکہ فراخی کرے مالدار محتاج پر اور منع کیا تھا میں نے تم کو چھوہارے کے بھگونے سے کدو میں اور سبز برتن میں اور رال والے روغنی برتن میں تو اب سب برتنوں میں پیو اس واسطے کہ برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ کسی کو حرام کرتا ہے اور نہ پیو نشے والی چیز کو **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا اسحاق بن ثابت عن ابيه عن علي بن حسين رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه غزا غزوة تبوك فمر بقوم يرتثون فقال لهم ما هؤلاء فقالوا اصابوا من شراب لهم قالوا ظروفهم قال الدباء والحنتم والمزفت فنهاهم ان يشربوا فيها فلما مر بهم راجعا من غزاته شكوا اليه ما لقوا من التخمة فاذن لهم

۸۲۶/۲ **ترجمہ** علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں گئے تھے تو ایک قوم پر گذرے جو گالی بکتی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا کہ ان کو کیا ہے لوگوں نے عرض کی کہ انہوں نے شراب پی ہے فرمایا کہ ان کے برتن کیا ہیں لوگوں نے کہا کہ کدو اور سبز برتن اور رال والا پس منع فرمایا ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں پینے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ سے پلٹ کر آتے ہوئے ان کے پاس سے گذرے تو انہوں نے آپ سے شکایت کی تخمہ کی جس سے انہیں دوچار ہونا پڑا تھا اجازت دی

Marfat.com

۸۳۲/۳ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة رح عن سلیمان بن ابی المغیرة قال سأل مجبر سعید بن جبیر وانا جالس عنده عن لبس الحریر فقال سعید غاب حذیفة ابن الیمان غیبة فکسی بنیه و بناته قمص الحریر فلما قدم امر به فنزع عن الذکور وترک علی الاناث **قال محمد** وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة

ترجمہ سلیمان سے روایت ہے کہ مجبر نے سعید بن جبیر سے ریشم کے پہننے کا حکم پوچھا اور میں اُن کے پاس بیٹھا تھا تو سعید نے کہا کہ حذیفہ کچھ دن غائب رہے تو اُن کے بیٹیوں اور بیٹوں نے ریشمی کرتے پہنے جب حذیفہ آئے اس کے اتارنے کا حکم دیا مردوں سے کھینچا گیا اور عورتوں پر چھوڑا گیا **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

۸۳۳/۴ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الھیثم بن ابی الھیثم البصری ان عثمان بن عفان و عبد الرحمن بن عوف وابا ھریرة وانس ابن مالک وعمران بن حصین وحسینا وشریحا کانوا یلبسون الخز **قال محمد** وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة رحمه الله

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان اور عبد الرحمن اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک اور عمران ابن حصین اور حسین اور شریح خز پہنتے تھے **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ خز کا پہننا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۸۳۴/۵ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا سعید بن المرزبان عن عبد الله بن ابی اوفی انه کان یلبس الخز

ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفے سے روایت ہے کہ وہ خز پہنتے تھے۔

۸۳۵/۶ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا زید بن ابی انیسة عن رجل من اھل مصر عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه اخذ الحریر و الذھب بیده ثم قال ھذا محرم علی الذکور من امتی **قال محمد** ولا نری به للاناث باسا وھو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه

ترجمہ زید بن ابی انیسہ سے روایت ہے وہ مصر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشم اور سونا اپنے ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا یہ حرام ہے میری امت کے مردوں کے لئے **امام محمد** رح نے کہا کہ عورتوں کے لئے ہم اس میں مضائقہ نہیں سمجھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

۸۳۶/۷ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم انه قال لا باس بالحریر والذھب للنساء **قال محمد** وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورتوں کو ریشم اور سونے کے پہننے میں کچھ حرج نہیں **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

۸۳۷/۸ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن عمرو بن دینار عن عائشة حلت اخواتها

ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہنیوں کو سونا پہنایا اور ابن عمر نے بھی اپنی

Marfat.com

بِالذَّهَبِ قَالَ اِبْنُ عُمَرَ حَلّٰى بَنَاتِهٖ بِالذَّهَبِ — بیٹیوں کو سونا پہنایا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ — ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ لِبَاسِ جُلُوْدِ الثَّعَالِبِ وَدِبَاغِ الْجِلْدِ
درندوں کا چمڑا پہننے اور دباغت کا بیان

۸۳۸ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ رَاٰى عَلَى اِبْرَاهِيْمَ قَلَنْسُوَةَ ثَعَالِبَ وَكَانَ لَا يَرٰى بَاسًا بِجُلُوْدِ النَّمِرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ انہوں نے ابراہیم کے سر پر لومڑی کی ٹوپی دیکھی اور وہ چیتے کی کھال میں کچھ حرج نہیں دیکھتے تھے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۸۳۹ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زَكٰوةُ كُلِّ مَسْكٍ دِبَاغُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ پاکی ہر کھال کی پختہ کرلینا اس کا ہے یعنے جب چمڑا پکا لیا جاوے تو پاک ہوجاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا۔

۸۴۰ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مَنَعَ الْجِلْدَ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ دِبَاغٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جو چیز کہ کھال کو بگڑنے سے منع کرے پس وہی اس کی دباغت ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

بَابُ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيْدِ وَغَيْرِهٖ وَنَقْشِ الْخَاتَمِ
سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہننے اور اس کے نقش کا بیان

۸۴۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَللّٰهُ وَلِيُّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَكَانَ خَاتَمُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّتَخَتَّمَ بِالذَّهَبِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ ابراہیم کا ولی اللہ پاک ہے اور ابراہیم کی انگوٹھی لوہے کی تھی امام محمد رح علیہ الرحمۃ نے کہا کہ نہیں پسند ہم کو پہننا انگوٹھی سونے اور چاندی کا اور نہ کسی

Marfat.com

وَالْحَدِيْدِ وَلَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحِلْيَةِ غَيْرِ الْفِضَّةِ
لِلرِّجَالِ فَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا بَاسَ لَهُنَّ بِالذَّهَبِ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ۸۴۲/۴
اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ
نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوْقٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ وَ
كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حَمَّادٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَلَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ ذِكْرُ
اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ اٰيَةً تَامَّةً فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ
فِيْ يَدِهٖ فِي الْجَنَابَةِ وَالَّذِيْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

چین کا زیور سے سوائے چاندی کے واسطے
مردوں کے لیکن عورتوں کو سونے کے پہننے کا
کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ
مسروق کی انگوٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اور حماد کی انگوٹھی کا نقش لا الہ الا اللہ تھا **امام محمدؒ**
نے کہا کہ جائز ہے انگوٹھی میں کھودنا ذکر اللہ پاک
کا جب تک کہ پوری آیت نہ ہو کیونکہ جنابت اور
بے وضو ہونے کی حالت میں اس کا ہاتھ میں رہنا
مناسب نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ ۲۸ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْ يَّدْعُوْ مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ الدَّعْوَةُ

جہاد فی سبیل اللہ اور جن کو دعوت اسلام نہ پہنچی ہو ان کو دعوت دینے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ ۸۴۳/۱
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ
اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِذَا بَعَثَ
جَيْشًا قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ
لَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا
وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا حَاصَرْتُمْ
حِصْنًا اَوْ مَدِيْنَةً فَادْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ
فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَاَخْبِرُوْهُمْ اَنَّهُمْ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ لَهُمْ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ
مَا عَلَيْهِمْ وَادْعُوْهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ اِلٰى
دَارِ الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَوْا فَاَخْبِرُوْهُمْ
اَنَّهُمْ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب لشکر
کو کہیں روانہ کرتے تو ان کو فرماتے کہ اللہ کے نام
سے خدا کی راہ میں لڑو کافروں سے جنگ کرو اور
غنیمت کے مال میں چوری نہ کرنا عہد شکنی نہ کرنا
اور کسی کا کان ناک نہ کاٹنا اور لڑکے کو نہ مارنا۔
اور جب تم کسی قلعہ والوں یا شہر والوں کو گھیر و تو
بلاؤ ان کو اسلام کی طرف کہ مسلمان ہو جائیں۔ اگر وہ
مسلمان ہو جائیں تو ان کو خبر کر دو کہ وہ تحقیق مسلمانوں
سے ہیں ان کو ملے گا جو مسلمانوں کو ملتا ہے یعنی ثواب
اور غنیمت اور ان پر واجب ہوگا جو مسلمانوں پر
واجب ہوتا ہے پھر ان سے درخواست کرو کہ
اپنا وطن چھوڑ کر دار السلام میں آرہیں۔ اور اگر
وہ لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نہ کریں تو

Marfat.com

فادعوهم الى اعطاء الجزية
فان فعلوا فاخبروهم انهم ذمية
وان ابوا ان يعطوا الجزية فانبذوا
اليهم ثم قاتلوهم وان ارادوكم
ان تنزلوهم على حكم الله فلا
تنزلوهم فانكم لا تدرون
ما حكم الله فيهم ولكن انزلوهم
على حكمكم ثم احكموا فيهم
واذا ارادوا منكم ان تعطوهم
ذمة الله فلا تعطوهم
ولكن اعطوهم
ذممكم وذمم آبائكم
فانكم ان تخفروا
ذممكم خير
من ان تخفروا
ذمة الله عز
وجل **قال**
محمد وبه ناخذ
وهو قول ابي حنيفة
رضي الله تعالى عنه

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال اذا
قاتلت قوما فادعهم اذا لم
يبلغهم الدعوة **قال**
محمد وبه ناخذ فان كانت
بلغتهم الدعوة فان شئت
فادعهم وان شئت فلا
تدعهم وهو قول ابي
حنيفة رضي الله تعالى عنه

تو اُن کو خبر کر دے کہ وہ ویسے ہی مسلمانوں کی طرح
ہوں گے اور اگر وہ مسلمان ہونے سے انکار کریں
تو اُن سے جزیہ مانگ اگر جزیہ دے دینا قبول
کریں تو خبر کر دے اُن کو کہ وہ لوگ ذمی ہیں یعنی
خدا اور رسول کی پناہ میں ہیں اور اگر جزیہ دینے
سے انکار کریں تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو
پھر ان سے لڑو اور اگر وہ تم سے چاہیں کہ تم اُن
کو خدا کے حکم پر اُتارو یعنے اُن سے خدا کا عہد
کرو تو اُن کو خدا کے حکم پر نہ اُتارو اس واسطے
کہ تم نہیں جانتے کہ کیا ہے حکم اللہ کا ان کے بارے
میں یعنے اُن سے صلح کرنے کا فیصلہ خدا کی مرضی
کے موافق ہے یا نہیں ہے لیکن اتارو تم ان کو
اپنے حکم پر اور اپنی مرضی پر پھر حکم کرو اُن کے درمیان
اور اگر وہ تم سے چاہیں کہ تم اُن سے خدا اور اس
کے رسول کا عہد کرو تو اُن سے عہد نہ کرو لیکن
ان کو اپنا اور اپنے باپ دادوں کا قول اقرار
دو اس واسطے کہ اگر تم سے عہد شکنی ہو جائے تو
خدا کی عہد شکنی سے گناہ میں بہتر ہے **امام محمدؒ**
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا۔

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ جب تو کسی قوم سے لڑے تو ان کو اسلام
کی طرف بلا جب کہ اُن کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی
ہو **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اور اگر ان کو پہنچے اسلام کی دعوت
تو پھر خواہ ان کو دعوت دو یا نہ دو یعنے
ان کو دعوت کرنا ضرور نہیں اور یہی قول ہے
ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کا۔

Marfat.com

بَابُ الْغَنِيْمَةِ وَالنَّفْلِ

مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبيد الله بن داود عن المنذر بن ابي حمصة قال بعثه عمر في جيش الى مصر فاصابوا غنائم فقسم للفارس سهمين وللراجل سهما فرضي بذالك عمر رضي الله عنه قال محمد وهذا قول ابي حنيفة ولسنا ناخذ بهذا ولكنا نرى للفارس ثلثة اسهم سهما له وسهمين لفرسه ٨٢٥/١

ترجمہ منذر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان کو ایک لشکر میں مصر کی طرف بھیجا ان کو غنیمت ہاتھ لگی تو سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ دیا حضرت عمر اس سے خوش ہوئے امام محمد رح نے کہا کہ یہ قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ہم اس کو نہیں لیتے اور لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ سوار کو تین حصہ دیئے جاویں ایک حصہ اس کا اور دو حصے اسکے گھوڑے کے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه كان يستحب النفل ليجزي بذالك المسلمين على عدوهم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح ٨٢٦/٢

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مستحب رکھتے تھے زیادہ حصہ دینے کو علاوہ حصہ غنیمت کے تاکہ مسلمانوں کو لڑائی کی ترغیب ہو۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال النفل ان يقول من جاء بسلب فهو له ومن جاء براس فله كذا وكذا وهذا النفل قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح ٨٢٧/٣

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نفل یہ ہے کہ امام کہے کہ جو کسی کو مار کر اس کا اسباب اور ہتھیار لائے تو وہ اسی کے لئے ہے اور جو کسی کا سر لائے تو اس کے لئے ایسا ایسا مال ہے پس یہ نفل ہے۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ما احرز اهل الحرب من اموال المسلمين ثم اصابه المسلمون فهو رد على صاحبه ان اصابه قبل ان يقسم الفيء وان ٨٢٨/٤

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مال مسلمانوں کا حربی لوگ لوٹ لیں پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو وہ اس کے مالک کو پھیر دیا جاوے اگر مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے پہنچے اور اگر مال غنیمت تقسیم ہونے کے بعد اس کو پہنچے تو وہ حق دار ہے اس کا

Marfat.com

أَصَابَهُ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِثَمَنِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اس کی قیمت کے ذریعے یعنے قیمت دے کر اس کو خریدلے امام محمد رح نے کہا کہ ثمن قیمت کو کہتے ہیں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

٨٤٩/٥ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ أَصَابَهُ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنْ وَجَدَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ وَجَدَهُ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا يَعْنِيْ بِالثَّمَنِ الْقِيْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جو چیز کہ کافروں کی ہاتھ لگے پھر بعد اس کے مسلمان اس پر غالب ہوں اگر پائے اس کو مالک اس کا پہلے اس سے کہ تقسیم کریں اس کو مسلمان تو وہ اس کا حقدار ہے اور اگر تقسیم کے بعد پائے تو وہ حقدار ہے اس کی قیمت کے بدلے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور مراد ثمن سے قیمت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

بَابُ ٢٨٢ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَمَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يَتَذَاكَرُ الْفِقْهَ

صحابہ کے فضائل اور فقہ کا تذکرہ کرنے والے صحابہ کا بیان

٨٥٠/١ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَذَاكَرُوْنَ الْفِقْهَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَأُبَيٌّ وَأَبُوْ مُوْسٰى عَلَى حِدَةٍ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ

ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ اصحاب آپس میں فقہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے اُن میں حضرت علی اور ابی اور ابوموسٰی علیحدہ تھے۔ اور عمر اور زید اور ابن مسعود علیحدہ۔

٨٥١/٢ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَسَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک کو ہاتھ لگایا اس حال میں کہ

Marfat.com

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَحْمُوْمٌ فَقَالَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيَاْخُذُكَ
هٰكَذَا وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهَا
اِذَا اَخَذَتْ نَبِيًّا شَقَّتْ عَلَيْهِ اِنَّ
اَشَدَّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَلَاءً نَبِيُّهَا
ثُمَّ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ وَكَذٰلِكَ
الْاَنْبِيَاءُ قَبْلَكُمْ
وَالْاُمَمُ۔

۸۵۲ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ قَالَ كَانَ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُطْعِمُ
النَّاسَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَطُوْفُ
عَلَيْهِمْ بِيَدِهٖ عَصًا فَمَرَّ
بِرَجُلٍ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ
فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ كُلْ بِيَمِيْنِكَ
قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَشْغُوْلَةٌ
قَالَ فَمَضٰى ثُمَّ مَرَّ بِهٖ
وَهُوَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ
فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ كُلْ
بِيَمِيْنِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّهَا
مَشْغُوْلَةٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
قَالَ وَمَا شَغَلَهَا قَالَ اُصِيْبَتْ
يَوْمَ مُؤْتَةَ قَالَ فَجَلَسَ
عُمَرُ عِنْدَهٗ يَبْكِيْ فَجَعَلَ
يَقُوْلُ لَهٗ مَنْ يُوَضِّئُكَ مَنْ
يَغْسِلُ رَاْسَكَ وَثِيَابَكَ مَنْ
يَصْنَعُ كَذَا وَكَذَا فَدَعَا لَهٗ بِخَادِمٍ
وَاَمَرَ لَهٗ بِرَاحِلَةٍ وَطَعَامٍ

کہ آپ کو بخار تھا تو عمرؓ نے کہا کہ یا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو اسی طرح
کا بخار آتا ہے حالانکہ آپ رسول ہیں حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھ
کو بخار آتا ہے تو مجھ پر نہایت شاق گذرتا
ہے اس امت میں سب سے زیادہ سخت
آزمائش نبی کی ہوتی ہے پھر جو بہتر لوگ
ہوں پھر جو بہتر لوگ ہوں یہی حال تم سے قبل
کے انبیاء اور امتوں کا تھا۔

ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ عمر
کھانا کھلاتے تھے لوگوں کو مدینے میں اور وہ
ان پر گھومتے تھے اس حال میں کہ آپ
کے ہاتھ میں لاٹھی تھی سو عمر ایک مرد پر گذرے
کہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا عمر نے
کہا کہ اے اللہ کے بندے اپنے داہنے
ہاتھ سے کھا اس نے کہا کہ اے بندے اللہ
کے وہ ہاتھ مشغول ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ
تعالے عنہ چلے گئے دوسرے دن اس کے
پاس سے گذرے اور وہ بائیں ہاتھ سے کھانا
کھاتا تھا تو عمر نے اس سے کہا کہ اے عبداللہ
داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا کہ اے عبداللہ
وہ مشغول ہے اسی طرح تین بار یہ واقع ہوا حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اس کو کس
چیز نے مشغول کر رکھا ہے اس نے کہا کہ جنگ
موتہ کے دن کاٹا گیا تھا تو جناب حضرت عمر
رضی اللہ تعالے عنہ اس کے پاس بیٹھ کر رونے
لگے اور کہنے لگے کہ تجھ کو وضو کون کراتا ہے
اور تیرا سر اور کپڑے کون دھوتا ہے کون
ایسا ایسا کرتا ہے پھر اس کے لئے غلام منگایا

Marfat.com

وَمَا يُصْلِحُهُ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ حَتّٰى رَفَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَصْوَاتَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ لِعُمَرَ رض مِمَّا رَأَوْا مِنْ رِقَّتِهٖ بِالرَّجُلِ وَاهْتِمَامِهٖ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

اور اس کے لئے سواری اور طعام اور اس کی ضروریات کی چیزوں کا حکم دیا یہاں تک حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنی آوازیں بلند کیں اس حال میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرتے تھے اُس سبب سے کہ انہوں نے اس مرد کے ساتھ حضرت عمر کی نرمی دیکھی اور مسلمانوں کے امر میں ان کا اہتمام دیکھا ......

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ طُعِنَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ كُنْتُ أَلْقَى اللّٰهَ بِصَحِيْفَتِهٖ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ

٨٥٣ ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علی عمر کے پاس آئے جبکہ اُن کو نیزہ مارا گیا تو کہا کہ تم پر اللہ رحم کرے قسم ہے خدا کی نہیں زمین میں کوئی کہ ملوں میں اللہ کو ساتھ حکم نامے اُس کے کے محبوب تر نزدیک میرے تجھ سے یعنے تیرا حکم نامہ مجھکو سب سے زیادہ محبوب تر ہے

بَابُ ٢٨٣ الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبُهْتَانِ

صدق وکذب غیبت اور بہتان کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا كِذْبَةً وَاحِدَةً قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الطَّائِفِ يُرَحِّلُ لَهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ كَانَ يُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

٨٥٤ ترجمہ معن بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہیں جھوٹ بولا میں نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا مگر ایک بار کسی نے کہا کہ کیا ہے وہ اے ابا عبدالرحمن اس نے کہا کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری تیار کیا کرتا تھا طائف کا ایک مرد لایا گیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سواری تیار کرے سوار نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کون تیار کرتا تھا اُس کو کہا گیا کہ ام عبد کا بیٹا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فَقِيلَ لَهُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ فَأَتَانِي فَقَالَ لِي أَيُّ الرَّاحِلَةِ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ الطَّائِفِيَّةُ الْمُنْكَبَةُ فَرَحَلَهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ وَكَانَتْ مِنْ أَبْغَضِ الرَّاحِلَةِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ رَحَلَ هٰذِهٖ فَقَالُوا الرَّجُلُ الطَّائِفِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُرُوا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ فَلْيَرْحَلْ لَنَا قَالَ فَرُدَّتْ إِلَيَّ الرَّاحِلَةُ

کے نزدیک کون سواری بہت پیاری تھی میں نے کہا کہ طائفیہ منکیہ (ایک سواری کا نام ہے) اس کو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تیار کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور وہ سواری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک دشمن ترتھی سو آپ نے فرمایا کہ یہ سواری کس نے تیار کی لوگوں نے عرض کی کہ طائف کے رہنے والے مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ام عبد کے بیٹے کو حکم کرو کہ ہماری سواری تیار کرے لہذا سواری پھر میری طرف پھیری گئی۔

۸۵۵ ح ۲ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَ حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ حَبِيبِ اللّٰهِ

ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ جب وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا تھا تو کہتا تھا کہ حدیث بیان کی مجھ سے بہت سچی عورت بہت سچے کی بیٹی خدا کے محبوب کی محبوب نے۔

۸۵۶ ح ۳ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَا فِيهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کا عیب کہے جو اس میں ہو تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر تو اس کا عیب کہے جو اس میں نہ ہو تو تو نے اس پر بہتان باندھا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَبِرِّ الْوَالِدَيْنِ

صلۂ رحم اور والدین کیساتھ نیک سلوک کا بیان

۸۵۷ ح ۱ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ نَاصِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عمل نہیں جس میں خدا کی

Marfat.com

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ عَمَلٍ اُطِيْعَ اللّٰهُ اَعْجَلَ
ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ وَمَا مِنْ عَمَلٍ عُصِيَ
اللّٰهُ فِيْهِ اَعْجَلَ عُقُوْبَةً مِنَ الْبَغْيِ وَالْيَمِيْنِ
الْفَاجِرَةِ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ

اطاعت کی جائے کہ اس کا بدلا دنیا میں جلد
ملے برادری کے سلوک کرنے سے اور نہیں ہے
کوئی ایسا عمل کہ اس میں خدا پاک کی نافرمانی
کی جائے جو جلد تر ہو از روئے عذاب کے دنیا
میں زنا اور جھوٹی قسم سے کہ وہ شہروں
کو ویران کر دیتی ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَتَيْتُكَ لِاُجَاهِدَ مَعَكَ وَتَرَكْتُ
وَالِدَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَضْحِكْهُمَا
كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يَنْبَغِيْ
اِلَّا بِاِذْنِ وَالِدَيْهِ مَا لَمْ
يَضْطَرَّ الْمُسْلِمُوْنَ
اِلَيْهِ فَاِذَا اضْطُرُّوْا اِلَيْهِ
فَلَا بَاْسَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۸۵۸ **ترجمہ** محمد بن سوقہ سے روایت ہے کہ ایک
مرد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آیا اور عرض کی کہ میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ
آپ کے ساتھ جہاد کروں اور میں نے اپنے
ماں باپ روتے چھوڑے ہیں حضرت نے فرمایا
جا اور جیسے تو نے ان کو رولایا ویسے ان کو
ہنسا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اور نہیں جائز ہے جہاد کرنا مگر ماں باپ کی
اجازت کے ساتھ جب تک کہ نہ بے قرار ہوں
مسلمان اس کی طرف اور جب اس کی طرف
بے قرار ہوں تو اس کو جہاد میں جانے کا کچھ ڈر
نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

بَابُ ۲۸۵ مَا يَحِلُّ لَكَ مِنْ مَالِ وَلَدِكَ

اولاد کے مال میں سے کیا چیز حلال ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
قَالَتْ اَفْضَلُ مَا اَكَلْتُمْ كَسْبُكُمْ وَاِنَّ
اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَلَا
بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا اَنْ يَاْكُلَ مِنْ مَالِ
اِبْنِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ وَاِنْ كَانَ غَنِيًّا فَاَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا
فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۸۵۹ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا
کہ افضل اس چیز کا کہ کھاؤ تم تمہاری کمائی ہے
اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی میں سے ہے
امام محمد رح نے کہا کہ اولاد کا مال دستور کے
موافق کھانے میں کچھ حرج نہیں جبکہ باپ محتاج
ہو اور اگر مال دار ہو اور بیٹے کے مال سے کوئی چیز
لے تو وہ اس پر قرض ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

Marfat.com

۸۶۰ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ لِلْاَبِ مِنْ مَالِ ابْنِهٖ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَحْتَاجَ اِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ اَوْ شَرَابٍ اَوْ كِسْوَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز باپ کو کوئی چیز اپنے بیٹے کے مال میں سے مگر یہ کہ محتاج ہو اس کا کھانے اور پینے کپڑے میں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

باب ۲۸۶ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَيْرٍ كَمَنْ فَعَلَهٗ

بھلائی کا بتانے والا کرنے والے کے مثل ہے

۸۶۱ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ سَاَدُلُّكَ عَلٰی فَتًی مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْطَلِقْ فَاِنَّكَ سَتَجِدُهٗ فِيْ مَقْبَرَةِ بَنِيْ فُلَانٍ يَرْمِيْ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ فَاِنَّ عِنْدَهٗ بَعِيْرًا سَيَحْمِلُكَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتّٰی اَتٰی مَقْبَرَةَ بَنِيْ فُلَانٍ فَوَجَدَهٗ فِيْهَا يَرْمِيْ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ اَجِدْ عِنْدَهٗ شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَذَكَرَ هٰذَا لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ فَانْطَلَقَ فَحَمَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعِيْرٍ

ترجمہ علقمہ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس سواری مانگنے کو آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں جس پر میں تجھ کو سوار کردوں لیکن میں تجھ کو ایک جوان انصاری کی طرف راہ بتلاتا ہوں جا کہ تو اس کو بنی فلاں کے مقبرے میں پائے گا وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کرتا ہے اس کے پاس ایک اونٹ ہے اور وہ تجھ کو اس پر سوار کرے گا وہ مرد چلا یہاں تک کہ بنی فلاں کے مقبرے میں آیا اس کو وہاں پایا اس حال میں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کرتا اس سے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو آیا تھا میں نے آپ کے پاس کوئی چیز نہ پائی اور اس نے اس کو اس حال سے خبر کی تو اس نے کہا قسم ہے اس اللہ جل جلالہ کی کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں البتہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ سے ذکر کیا تھا اس نے یہ بات دو بار کہی پھر چلا

Marfat.com

فَحَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقْ فَاِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

اور اس کو اونٹ پر سوار کیا اور وہ اونٹ پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ جا تحقیق کرنے کی راہ بتانے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے

بَابُ ٢٨٦ الْوَلِيْمَةِ

ولیمہ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَوْلَمَ عَلَيْهَا سَوِيْقًا وَتَمْرًا وَقَالَ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَسَبَّعْتُ لِصَوَاحِبَاتِكِ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ يُقِيْمُ عِنْدَهَا سَبْعًا وَعِنْدَ صَوَاحِبَاتِهَا سَبْعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح کیا تو ولیمہ کیا اس پر ستو اور کھجور سے اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے پاس سات دن رہوں اور سات دن تیری ساتھیوں کے پاس رہوں امام محمد رح نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اس کے پاس سات دن ٹھہریں اور اس کے مصاحبوں کے پاس بھی سات دن امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ ٢٨٨ الزُّهْدِ

زہد کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَةً مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَمَا زَالَتِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ عَسِرَةً كَدِرَةً حَتّٰى قُبِضَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قُبِضَ اَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ صَبًّا

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا نہیں پیٹ بھر کھایا آل محمد نے تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی یہاں تک کہ آپ نے دنیا چھوڑی اور ہمیشہ دنیا ان پر تنگ رہی یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو متوجہ ہوگئی ان پر دنیا اسی طرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مال کی بہت کثرت ہوئی اور اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما بہت مال دار ہوگئے

Marfat.com

باب ٢٨٩ الدعوة — دعوت کا بیان

٨٦٤ / ١ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا محمد بن قيس ان ابا العوجاء العشار وكان صديقا لمسروق فكان يدعوه فياكل من طعامه ويشرب من شرابه ولا يسأله قال محمد وبه ناخذ ولا بأس بذلك ما لم تعرف شيئا بعينه وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ابا عوجا عشار والا مسروق کے دوست تھے وہ ان کی دعوت کیا کرتے تھے مسروق اُن کا کھانا کھاتے تھے اور ان کا پانی پیتے تھے اور اس سے پوچھتے نہ تھے کہ یہ وجہ حلال ہے یا حرام امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں جب تک کہ ہو بہو حرام کو پہچان لے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

٨٦٥ / ٢ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا دخلت على الرجل فكل من طعامه واشرب من شرابه ولا تسأله عنه قال محمد وبه ناخذ ما لم يسترب شيئا وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کے پاس جائے تو اس کا کھانا کھا اور اس کا پانی پی اور اس سے حال نہ پوچھ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور جب تک کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

٨٦٦ / ٣ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كان يقال اذا دخلت بيت امرئ مسلم فكل من طعامه واشرب من شرابه ولا تسأل عن شيء قال محمد وبه ناخذ ما لم يسترب شيئا وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ جب تو کسی مسلمان کے گھر میں جائے تو اس کا کھانا کھا اور اس کا پانی پی اور کسی سے نہ پوچھ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک کہ کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

٨٦٧ / ٤ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن عاصم بن كليب عن رجل من اصحاب محمد صلى الله عليه وآله وسلم قال صنع رجل من اصحاب محمد صلى الله عليه وآله وسلم طعاما فدعاه فقام النبي صلى الله عليه وآله وسلم

ترجمہ عاصم بن کلیب سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب آپ کے آگے کھانا رکھا گیا تو آپ نے کھایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا وُضِعَ الطَّعَامُ
تَنَاوَلَ وَتَنَاوَلْنَا مَعَهُ فَأَخَذَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
بِضْعَةً فَلَاكَهَا فِي فِيْهِ طَوِيْلًا لَا
يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَأْكُلَهَا فَأَلْقَاهَا مِنْ
فِيْهِ وَأَمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ
أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ لَحْمِكُمْ هٰذَا مِنْ
أَيْنَ هُوَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ شَاةٌ كَانَتْ
لِصَاحِبٍ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا
شَيْءٌ نَشْتَرِيْهَا فَعَجِلْنَا بِهَا
فَذَبَحْنَاهَا فَصَنَعْنَاهَا لَكَ حَتّٰى
يَجِيْءَ صَاحِبُهَا فَنُعْطِيَهُ ثَمَنَهَا
فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَرْفَعَ الطَّعَامَ وَأَنْ يُطْعِمَهُ
الْأُسَارٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ
وَلَوْ كَانَ اللَّحْمُ عَلٰى حَالِهِ الْأَوَّلِ
مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُطْعِمَهُ الْأُسَارٰى وَلٰكِنَّهُ رَآهُ قَدْ
خَرَجَ مِنْ مِلْكِ الْأَوَّلِ وَكَرِهَ أَكْلَهُ لِأَنَّهُ عِنْدَنَا
لَمْ يَضْمَنْ قِيْمَتَهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِيْ أُخِذَتْ
شَاتُهُ وَمَنْ ضَمِنَ شَيْئًا فَصَارَ لَهُ مِنْ
غَصْبٍ فَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهٖ وَلَا يَأْكُلَهُ
وَكَذٰلِكَ نَفْعُهُ وَالْأُسَارٰى عِنْدَنَا أَهْلُ
السِّجْنِ الْمُحْتَاجِيْنَ وَهٰذَا كُلُّهُ قِيَاسُ
قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

نے ایک بوٹی پکڑی اور اس کو دیر تک اپنے منہ میں
چبایا اور اس کو نہ کھا سکے تو اس کو اپنے منہ سے
پھینک دیا اور کھانے سے باز رہے اور فرمایا
خبر دے مجھ کو اپنے گوشت سے کہ یہ کہاں سے
ہے اس نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے
ایک ساتھی کی بکری تھی اور ہمارے پاس کوئی چیز
نہ تھی کہ اس کو خریدیں تو ہم نے اس کے ساتھ
جلدی کی اور وہ بکری ذبح کر کے آپ کے لئے
تیار کی یہاں تک کہ اس کا مالک آئے تو ہم اس
کو اس کی قیمت دے دیں گے حکم کیا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ کھانا اٹھایا
جائے اور قیدیوں کو کھلایا جائے امام محمد رح
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر گوشت اپنے
پہلے حال پر ہوتا یعنے حرام ہوتا تو نہ حکم کرتے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس
کو قیدیوں کے کھلانے کا ولیکن آپ نے دیکھا
کہ وہ پہلے کی ملک سے نکل گیا اور اس کا کھانا
مکروہ رکھا اس واسطے کہ ہمارے نزدیک نہیں
ضامن ہوتا قیمت کے واسطے جس کی بکری لیگئی
اور جو کسی چیز کا ضامن ہو پس ہوگی وہ چیز اس
کے لئے ایک غصب کے طور سے چنانچہ ہمارے
نزدیک یہ ہے کہ اس کو خیرات کر ڈالے اور اس
کو کھالے نہیں اور اسی طرح نفع اس کا اور قیدی
ہمارے نزدیک یہ ہے کہ قید خانے میں رہنے
والے محتاج ہیں اور یہ سب قیاس امام ابوحنیفہ کا ہے

بَابُ جَوَائِزِ الْعُمَّالِ محصلین کے ہدیوں کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ

۵۶۸ ۳۴ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
بن عبد اللہ کی طرف نکلا اور وہ حلوان پر عامل تھا

Marfat.com

انه خرج الى زهير بن عبد الله الازدي وكان عاملا على حلوان فطلب جائزته هو وذر الهمداني فاجازهما قال محمد وبه ناخذ ما لم يعرف شيئا حراما بعينه وهو قول ابي حنيفة

اس کی دعوت طلب کی ابراہیم اور ذر ہمدانی نے تو دونوں نے اس کو جائزہ رکھا امام محمد رح نے کہا کہ جب تک حرام کو بعینہٖ نہ پہچانے تو اس کا کھانا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٨٧٩ / ٢ محمد قال اخبرنا العلاء بن زهير قال رأيت ابراهيم النخعي اتى والدي وهو على حلوان فطلب جائزته فاجازه

ترجمہ علا بن زہیر سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ وہ میرے والد کے پاس آئے اور وہ حلوان پر عامل تھے تو انہوں نے اس کی دعوت طلب کی پس انہوں نے اس کو جائزہ رکھا

٨٨٠ / ٣ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا باس بجوائز الامراء قال قلت فاذا كان العاشر او مثله قال اذا كان ما يعطيك لم يكن شيئا غصبه بعينه مسلما او معاهدا فاقبل

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے حاکموں کو ہدیوں کا میں نے کہا کہ جب عشر لینے والا یا اس کے مثل ہو کہا کہ جب تجھ کو ایسی چیز دے کہ بعینہٖ اس کو نہ چھینا ہو مسلمان سے یا ذمی سے تو قبول کر

باب الرفق والخرق

نرمی اور سختی کرنے کا بیان

٨٨١ / ١ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ عن مجاهد يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم قال لو نظر الناس الى خلق الرفق لم يروا مما خلق الله خلقا احسن منه ولو نظروا الى خلق الخرق لم يروا مما خلق الله خلقا اقبح منه

ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ نرمی کی پیدائش کی طرف دیکھتے تو خدائے تعالیٰ کی تمام مخلوق میں اس سے بہتر کوئی چیز نہ دیکھتے اور اور اگر سختی کی پیدائش کو دیکھتے تو خدا کی تمام مخلوق میں اس سے بدتر کوئی چیز نہ دیکھتے

باب الرقية من العين والاكتواء

جھاڑ پھونک اور داغنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رض کے دوست نے داغا اور چہرہ سے منتر پڑھا

عَنْهُ اَنَّهُ الْتَوَى وَاحِدٌ مِنْ اَجْنَبَتِهِ وَ اسْتَرَقَ مِنَ الْحُمَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَلَا بَاسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۸۷۳ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ رض اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنٌ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَابْنٌ مِنْ جَعْفَرٍ رض فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَتَخَوَّفُ عَلٰى بَنِيْ اَخِيْكَ الْعَيْنَ اَفَاَرْقِيْهِمَا قَالَ نَعَمْ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ اِذَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللهِ اَوْ مِنْ كِتَابِ اللهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس کا کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا۔

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس حضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس آئیں اور ان کے لئے ایک بیٹا ابی بکر سے تھا اور ایک بیٹا جعفر سے تو ان سے کہا کہ یا حضرت میں آپ کے دونوں بھتیجوں پر نظر سے ڈرتی ہوں کہ ان کو نظر لگ جائے کیا میں ان پر منتر پڑھوں یا جھاڑ پھونک کروں فرمایا ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو اس سے آنکھ سبقت کرتی یعنے تاثیر نظر کی حق ہے اور سحر کی طرح آدمی وغیرہ میں اثر کرتی ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ منتر پڑھنا درست ہے جبکہ اللہ جل جلالہٗ کے ذکر سے ہو یا قرآن سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

ف: جس منتر میں شرک کا مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا درست ہے اور جس میں شرک کا مضمون ہو وہ حرام ہے اور کفر ہے۔

بَابُ ۲۹۳ نَفَقَةِ اللَّقِيْطِ

گری پڑی چیز کے خرچ کا بیان

۸۷۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَنْفَقْتَ عَلَى اللَّقِيْطِ تُرِيْدُ بِهِ اللهَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَمَا اَنْفَقْتَ عَلَيْهِ تُرِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ عَلَيْهِ فَهُوَ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ تَطَوُّعٌ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ تو پڑی ہوئی بچہ پر خرچ کرے جس سے کہ تو خدا کی مرضی چاہتا ہو تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں اور جو چیز تو اس پر خرچ کرے اس ارادے سے کہ وہ اس پر قرض ہو وہ تیرا اس پر قرض ہوگا امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب نفل ہے خواہ اللہ کے لئے خرچ کرے یا اس ارادے

Marfat.com

وَلَا يَرْجِعُ عَلَى اللَّقِيطِ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ

سے کہ وہ بطور قرض کے ہے اور وہ نہ رجوع کریگا لقیط پر ساتھ کسی چیز کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا

بَابُ ۲۹۴ جُعْلِ الْآبِقِ — بھاگنے والے کی اجرت کا بیان

٨٧٥ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ جَعَلَ جُعْلَ الْآبِقِ إِذَا أَصَابَهُ خَارِجًا مِنَ الْمِصْرِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا

ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ مقرر کیا اس نے اجرت بھاگنے والی کو جب کہ پائے اس کو باہر شہر سے چالیس درہم۔

٨٧٦ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِي جُعْلِ الْآبِقِ أَيْضًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي أَصَابَهُ فِيهِ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا فَجُعْلُهُ أَرْبَعُونَ وَإِذَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ أُرْضِخَ لَهُ عَلَى قَدْرِ السَّيْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ اس کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب اس کو ایسی جگہ پائے کہ وہ تین دن کی مسافت ہو یا زیادہ تو اس میں چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اجرت ٹھہرائی جائے اس کی موافق مسافت کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

ف یعنے اگر کسی کا غلام بھاگ جائے اور کوئی آدمی اس کو پکڑ لائے تین دن کی مسافت سے تو اس کی اجرت چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اسی حساب سے اجرت دیجائے

بَابُ ۲۹۵ مَنْ أَصَابَ لُقَطَةً يُعَرِّفُهَا
گری پڑی چیز کے اعلان کا بیان

٨٧٧ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ فِي اللُّقَطَةِ يُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا أَوْ بَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا غَيْرَ أَنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ ضَمَّنَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا پڑی ہوئی چیز کے حق میں کہ مشہور کرے اس کو ایک برس پھر اگر اس کا مالک آئے تو اس کو دے ورنہ اس کو خیرات کر دے یا بیچ ڈالے اور اس کی قیمت کو خیرات کردے لیکن اس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے بدلا لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

Marfat.com

۸۷۸ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي اللُّقَطَةِ تَتَصَدَّقُ بِهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَكْلِهَا فَاِنْ كُنْتَ مُحْتَاجًا فَاَكَلْتَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ پڑی ہوئی چیز کے حق میں کہ صدقہ کرے اس کو بہتر ہے میرے نزدیک اس کے کھانے سے کہا اگر تو محتاج ہو تو کھائے تو تو کچھ حرج نہیں امام **محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ ۲۹۶ الْوَشْمِ وَالْوَصْلَةِ فِي الشَّعْرِ وَاَخْذِ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ وَالْمُحَلِّلِ

بدن گودنے اور بال ملانے اور حلالہ کرنے کا بیان

۸۷۹ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لُعِنَتِ الْمُوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَمَّا الْوَاصِلَةُ فَالَّتِيْ تَصِلُ شَعْرًا اِلٰى شَعْرِهَا فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا وَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ صُوْفًا وَاَمَّا الْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ فَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَيَسْاَلُ رَجُلًا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا لَهٗ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ لِلسَّائِلِ وَلَا لِلْمَسْئُوْلِ اَنْ يَّفْعَلَاهُ وَالْوَاشِمَةُ الَّتِيْ تَشِمُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّفْعَلَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لعنت کی گئی وہ عورت جو دوسری عورت کے بال میں بال جوڑے اور وہ عورت جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑائے اور لعنت کیا گیا حلالہ کرنیوالے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا اور وہ عورت جو دوسرے کا بدن گودے اور اس میں نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گداوے امام **محمد** رح نے کہا کہ واصلہ تو وہ عورت ہے کہ دوسرے عورت کے بال میں بال جوڑے اور یہ مکروہ ہے نزدیک ہمارے اور اگر صوف یعنی اون کو ملاوے تو اس کا کچھ ڈر نہیں اور محلل اور محلل لہ کا یہ بیان ہے کہ ایک مرد اپنی عورت کو طلاق تین دے پھر چاہے کہ اس کو کسی دوسرے مرد سے نکاح کردے تاکہ وہ اس کو اس کے لئے حلال کردے پس یہ لائق نہیں واسطے سائل کے اور نہ واسطے مسئول کے کہ یہ کام کریں اور واشمہ وہ عورت ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں اور اپنا منہ گودے اور اس میں نیل بھر دے یہ بھی کرنا لائق نہیں۔

۸۸۰ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ام ثور سے روایت ہے کہ ابن عباس رض

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ اُمِّ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا بَاْسَ بِالْوَصْلِ فِي الرَّاْسِ اِذَا كَانَ صُوْفًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اگر سر کے بالوں میں اُون جوڑے تو اس کا کچھ ڈر نہیں امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ حَفِّ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ يُقَالُ حَفَّتِ الْمَرْاَةُ وَجْهَهَا اَيْ اَخَذَتْ عَنْهُ الشَّعْرَ

منہ سے بال لینے کا بیان کہا جاتا ہے کہ عورت نے اپنے منہ کو حف کیا جب کہ اس سے بال لے

٨٨١ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْهَا اَحُفُّ وَجْهِيْ فَقَالَتْ اَمِيْطِيْ عَنْكِ الْاَذٰى

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ میں اپنے منہ سے بال لوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ دور کر اس سے ایذا کو یعنی منہ سے بال لینا درست ہیں۔

٨٨٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْهَا اَحُفُّ وَجْهِيْ فَقَالَتْ اَمِيْطِيْ عَنْكِ الْاَذٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے پوچھا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں اُس نے کہا دور کر اس سے ایذا کو امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٨٨٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُوْسَمَ الدَّابَّةُ فِيْ وَجْهِهَا اَيْ يُضْرَبَ الْوَجْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مکروہ رکھتے تھے وہ یہ کہ داغ دیا جائے چارپایہ اپنے منہ سے یعنے اُس کے منہ کو مارا جائے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

٨٨٤ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ كَانَ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقَبْضَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہا پکڑتے تھے اپنی داڑھی کو پھر کاٹتے وہ چیز کہ زیادہ ہوتی مٹھی سے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

Marfat.com

باب ٢٩٨ الخضاب بالحناء والوسمة

مہندی اور وسمے سے خضاب کرنیکا بیان

٨٨٥ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عثمان بن عبد الله قال اتتنا ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وآله وسلم بمشانة من شعر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مخضوبة بالحناء

ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ لائے ہمارے پاس ام سلمہ بی بی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جوڑا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کا رنگا ہوا مہندی سے

٨٨٦ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال سألت ابراهيم عن الخضاب بالوسمة قال بقلة طيبة ولم ير بذلك باسا قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے وسمہ کے خضاب کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ پاک درخت ہے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھا امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

٨٨٧ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابو حجية عن ابن بريدة عن ابي الاسود الدولي عن ابي ذر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احسن ما غيرتم به الشعر الحناء والكتم

ترجمہ ابی ذر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین اس چیز کی کہ تغیر کرو اس کے ذریعے بال کو مہندی اور کتم ہے یعنے مہندی اور وسمے کو ملا کر اس سے خضاب کرو

٨٨٨ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا محمد بن قيس قال اتي برأس الحسين بن علي رض فنظرت الى لحيته وراسه قد نصلت من الوسمة

ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ لایا گیا سر مبارک حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا تو میں نے ان کی داڑھی اور سر کی طرف نظر کی تو رنگی ہوئی تھی وسمہ سے

٨٨٩ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن يزيد بن عبد الرحمن عن انس بن مالك انه قال كاني انظر الى لحية ابي قحافة كانها ضرام عرفج يعني مزينة

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف داڑھی ابی قحافہ کی گویا وہ بھنی سرخ ہے یعنی نہایت سرخ ہے

باب ٢٩٩ شرب الدواء والبان البقر والاكتواء

دوا اور گائے کا دودھ پینے اور داغنے کا بیان

٨٩٠ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة

ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً اِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ فَعَلَيْكُمْ اَلْبَانَ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق خدا نے نہیں رکھی کوئی بیماری مگر اس کے لئے دوا رکھی سوائے موت اور بڑھاپا کے اس لئے کوئی دوا نہیں لازم پکڑو تم دودھ گائے کا کہ وہ ہر درخت سے مخلوط ہوتا ہے

٨٩١ ٢ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ اَهْلِ كُلِّ بَلَدٍ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ستارہ چڑھتا ہے تو ہر شہر سے آفت اٹھائی جاتی ہے

٨٩٢ ٣ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ كَوٰی عَبْدَ اللّٰهِ اِبْنَهُ عَنِ الْعَرْصَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ خباب نے اپنے بیٹا عبداللہ کو داغا عرصہ سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ تَقْلِيْدِ الْعِلْمِ

علم کے لکھنے کا بیان

٨٩٣ ١ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْكُتُبَ ثُمَّ حَسَّنَهَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ يَكْتُبُهَا بَعْدَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ لکھنے کو مکروہ رکھتے تھے پھر اس کو اچھا جانا حماد نے کہا کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ بعد اس کے کتابیں لکھتے تھے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ الَّذِيْ يُسَلِّمُ عَلَى الْمُسْلِمِ يَرُدُّ السَّلَامَ

مسلمان کو ذمی کے سلام کرنے کا بیان

٨٩٤ ١ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ صَحِبَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُفَارِقَهُ

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک ذمی مرد کے ساتھ ہوئے جب اس سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو کہا کہ السلام علیک ابن مسعود نے کہا وعلیک السلام امام محمد رح

Marfat.com

قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ مُحَمَّدٌ نَكْرَهُ اَنْ يَبْدَأَ الْمُسْلِمُ الْمُشْرِكَ بِالسَّلَامِ وَلَا بَاْسَ بِالرَّدِّ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ ابتدا کرے مسلمان کافر کو سلام کی اور اس کو سلام کا جواب دینے میں کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ اَبِي النُّجُوْدِ عَنْ ذِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رض قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَذٰلِكَ اَنَّ الشَّمْسَ تُصْبِحُ صَبِيْحَتَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَاَنَّهَا طَشْتٌ تَرَقْرَقُ

ترجمہ ذر بن حبیش سے روایت ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ شبقدر کی رات ستائیسویں رات ہے سورج چڑھتا ہے اس دن کی صبح کو اس طرح سے کہ اس کو کچھ روشنی نہیں ہوتی جیسے وہ طشت سے گھومتا ہوا۔

بَابُ مَنْ عَمِلَ سِرًّا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ رِدَاءَهُ وَارْحَمُوا الضَّعِيْفَيْنِ الْمَرْاَةَ وَالصَّبِيَّ

پوشیدہ نیک عمل کرنے والوں کو اللہ اپنی چادر پہنائے گا اور رحم کرو ضعیفوں پر یعنی عورت اور لڑکے پر

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَسِرُّوْا مَا شِئْتُمْ وَاَعْلِنُوْا مَا شِئْتُمْ مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَيْئًا اِلَّا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رِدَاءَهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز چاہو پوشیدہ کرو اور جو چاہو ظاہر کرو اور نہیں کوئی بندہ کہ ڈھانکے مگر کہ خدائے تعالیٰ اس کو اپنی چادر پہنائے گا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِرْحَمُوا الضَّعِيْفَيْنِ الْمَرْاَةَ وَالصَّبِيَّ

ترجمہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرو ضعیفوں پر عورت اور لڑکے پر

بَابُ الْاِمَارَةِ وَمَنِ اسْتَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عُمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ

امارت اور اس شخص کا بیان جس نے بہتر طریقہ ایجاد کیا اور بعد والوں نے اس پر عمل کیا۔

Marfat.com

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ثلثة يوجر فيهم الميت بعد موته ولد يدعو له بعد موته فهو يوجر في دعائه ورجل علم علما يعمل به ويعلمه الناس فهو يوجر على ما عمل به او علم ورجل ترك ارضا صدقة ٨٩٨ / ١

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تین چیزیں ہیں جن کے باعث مردے کو مرنے کے بعد ثواب دیا جاتا ہے ایک تو لڑکا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اس کی دعائیں اور دوسرا وہ مرد ہے کہ علم سکھا دے اور اس پر عمل کرے اور لوگوں کو سکھا دے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے بسبب اس پر عمل کرنے یا سکھانے کے اور تیسرا وہ مرد ہے کہ زمین خیرات کر جائے۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن ابي غسان عن الحسن البصري عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال يا اباذر ان الامارة امانة وهي يوم القيامة خزي وندامة الا من اخذها بحقها ثم ادى الذي عليه فيها واني له ذالك يا اباذر (رضي الله عنه) ٨٩٩ / ٢

ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر سرداری امانت ہے۔ اور وہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی ہے مگر جو کہ اس کو حق کے ساتھ لے اور اس کا حق ادا کرے لیکن یہ اس کو کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے اے ابوذر یعنی اس کا حق ادا نہیں کر سکتا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة رحمة الله عليه عن حماد عن ابراهيم قال البلاء موكل بالكلام ٩٠٠ / ٣

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بلا کلاموں کے ساتھ موکل ہے۔ جو خرابی پیدا ہوتی ہے کلام سے پیدا ہوتی ہے اگر آدمی خاموش رہے تو نجات پائے واللہ اعلم بالصواب

تمت

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی
قرآن محل، مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الآثار (امام محمدؒ)

مترجم اردو

حضرت امام محمدؒ کے مرتب کردہ تقریباً نو سو آثار کا مجموعہ

معہ ترجمہ و فوائد

از

حضرت ابو الفتح محمد صغیر الدین صاحب

ناشران

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی

قرآن محل ـــ مقابل مولوی مسافر خانہ ـــ کراچی

مجلد آٹھ روپے

Marfat.com